



بوستانِ سعدی

مع فرہنگ

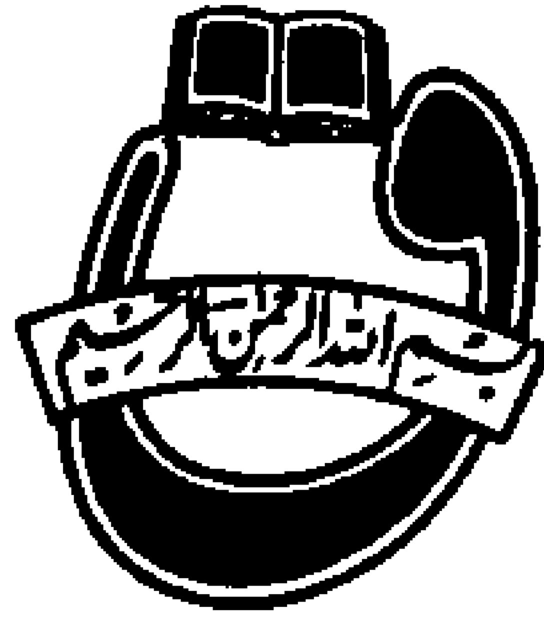
بہ تحشیہ مولانا قاضی سجاد حسین صاحب

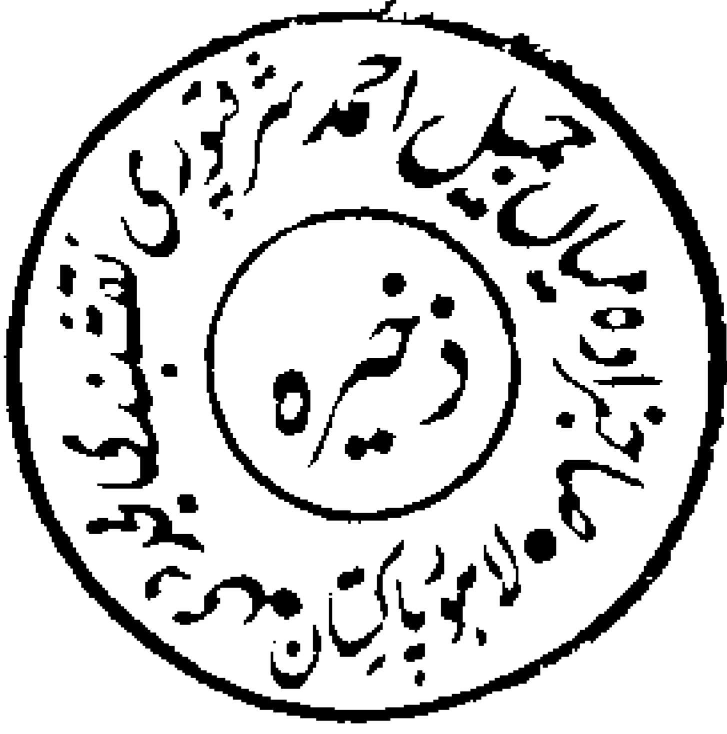
ناشر

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ۔ کراچی ۱

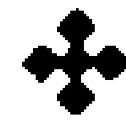






بوستان سعدی

بہ تحشیہ مولانا قاضی سجاد حسین صاحب



ناشر

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ کراچی ۱

60218

اس ایڈیشن کی خصوصیات

ارادتمندانِ شیخ سعدیؒ کی خدمت میں تحفۂ "بوستاں" پیش کیا جارہا ہے۔ فارسی ادب ی اس عظیم کتاب کے بہت سے ایڈیشن شائع ہوئے ہیں، لیکن ہم نے اِس ایڈیشن کو سابقہ او وجودہ ایڈیشنوں سے بہتر بنانے کے لیے مندرجہ ذیل التزامات کئے ہیں:

۱۔ "بوستاں" کے مستند نسخوں کو سامنے رکھ کر مروجہ نسخوں کی اغلاط کو درست کیا گیا ہے۔

۲۔ "بوستاں" کے عام نسخوں میں یائے معروف اور یائے مجہول کی کتابت میں کوئی فرق نہیں تھا، ور نہ نون غنہ اور نون ساکن میں کوئی امتیاز تھا۔ ہم نے یہ التزام کیا ہے کہ یائے معروف کو گول (ی) ور یائے مجہول کو لمبا (ے) لکھا ہے۔ نیز نون غنہ پر نقطہ نہیں لگایا ہے اور نون ساکن پر نقطہ لگایا ہے س سے دونوں میں امتیاز ہو گیا ہے۔

۳۔ جو حروف ایسے ہیں کہ ان کے حرکات بدل جانے سے معنی بدل جاتے ہیں، ان پر حرکتیں لگادی ہیں، اور جہاں کہیں اضافت ہے اس کو حرکتِ اضافت کے ذریعہ ظاہر کیا گیا ہے۔

۴۔ سابقہ و مروجہ ایڈیشنوں کے حواشی سے موجودہ دور کے طلبہ استفادہ نہیں کر سکتے تھے۔ اس ایڈیشن میں آسان اردو زبان میں ایسے طور پہ حاشیہ لکھا گیا ہے کہ ہر مشکل لفظ کا ترجمہ ہو جائے اور شعر کا مطلب بآسانی سمجھ میں آجائے۔ اس کے علاوہ مفرد کا جمع اور جمع کا مفرد بھی بیان کر دیا گیا ہے۔

۵۔ "بوستاں" کے بعض اشعار میں اختلافات پائے جاتے ہیں۔ ایسے اختلاف کی صورت میں

وہی شعر لیا گیا ہے جو سب سے زیادہ مستند اور موزوں تھا۔

۶۔ "بوستاں" کے مروجہ نسخوں میں فہرست مضامین شامل نہیں تھی۔ قارئین کی سہولت کے لیے ہم نے کتاب کے شروع میں فہرستِ ابواب و حکایات شامل کر دی ہے تاکہ اگر کوئی مخصوص مضمون تلاش کرنا ہو تو وہ باآسانی نکالا جا سکے۔

۷۔ کتاب کے شروع میں شیخ سعدیؒ کی مختصر سوانح حیات بھی شامل کی جا رہی ہے جو باوجود مختصر ہونے کے مفید معلومات پر مشتمل ہے۔

۸۔ طلبہ کی سہولت کی خاطر کتاب کے آخر میں مشکل الفاظ کی شرح کے لیے ایک فرہنگ لگا دی گئی ہے۔

۹۔ کتاب کی اہمیت کے پیشِ نظر اس کی کتابت و طباعت اور کاغذ کا معیار بلند رکھا گیا ہے اور کتاب کو خوبصورت انداز میں شائع کیا گیا ہے۔

ان التزامات کے بعد امید ہے کہ قارئین اس نسخۂ "بوستاں" کو سب سے عمدہ، مفید اور صحیح پائیں گے۔

معراج محمد

قدیمی کتب خانہ کراچی



پیش لفظ

انسان مرنے، مٹنے، فنا ہو جانے کے لئے پیدا ہوا ہے، مگر کچھ انسان ایسے بھی ہوتے ہیں، جو مر جانے، مٹ جانے، فنا ہو جانے پر بھی مُردہ تاریخ کے صفحوں اور زندہ انسانوں کے دلوں میں زندہ رہتے ہیں۔ یہ خوش بخت انسان وہی ہوتے ہیں، جن پر فضلِ الٰہی کسی کمال کو ارزاں کر دیتا ہے اور یہ انسان اس کمال کی بدولت حیاتِ جاودانی سے شادکام ہو جاتے ہیں۔

شیخ سعدی بھی ایسے ہی موہوب من اللہ خوش بخت انسان تھے۔ اُنھیں مَرے صدیاں بیت گئیں، مگر آج بھی ویسے ہی زندہ ہیں، جیسے اپنی زندگی میں زندہ تھے، بلکہ امتدادِ زمانہ کے ساتھ اُن کی یہ بعد از موت زندگی ہی نہیں بلکہ شہرت، مقبولیت، محبوبیت بھی ممتد ہوتی جاتی ہے۔ دنیا کے باکمال اہلِ قلم میں کم ہی آدمی اس خوش نصیبی میں شیخ سعدی کے شریک کہے جا سکتے ہیں۔

حکمتِ الٰہی کے بھید کون جان سکتا ہے؟ اکثر بڑے آدمیوں کی طرح شیخ بھی کمسنی میں باپ کے سائے سے محروم ہو گیا تھا، لیکن فطرتِ سلیم تھی اور گھر میں دینداری کی فضا تھی، اس لئے شیخ کی اُٹھان، دینداری و پرہیزگاری پر ہوئی۔ آخر عمر تک اُس کی زندگی بے داغ رہی۔ عبادت، زُہد، تصوّف کا اُس پر غلبہ رہا۔

لیکن شیخ شاعر تھا، پیدائشی و فطری شاعر، اس لئے قدرتی طور پر اس کے حواس بیدار تھے اور ادراکِ حُسن میں از حد حسّاس، فطری شاعروں کی طرح شیخ بھی زہد و اتقا کے ساتھ حُسن سے کما حقہٗ متاثر ہوتا اور اپنی کوثر و تسنیم میں دُھلی ہوئی زبان سے

حُسن کے بیان و شرح میں ڈوب جایا کرتا۔

پھر شیخ سیّاح بھی تھا، ایسا سیّاح نہیں کہ آنکھیں بند کئے زمین ناپ آئے۔ شیخ کی سیّاحی، دنیا کا گہرا معائنہ اور ٹھوس مطالعہ تھا۔ آدمی فطری شاعر ہو اور کُھلی آنکھوں سے دنیا کی سَیر بھی کر لے، تو ظاہر ہے کہ بے ارادہ بھی سب آدمیوں سے الگ آدمی بن جائے گا۔

شیخ بھی ایک ایسا ہی الگ آدمی بن گیا تھا۔ اُس کی دنیا سب آدمیوں سے الگ تھلگ خود اپنی بنائی ہوئی دنیا تھی۔ وہ اپنی اس دنیا کا شہنشاہ تھا اور بے خوف خطر سُلطانی کرتا تھا۔

لیکن ہر بڑے آدمی کی طرح شیخ کو بھی حاسدوں، معترضوں، نکتہ چینوں کی چھریاں کھانا پڑیں۔ الحاد، زندقہ، حُسن پرستی و رندی کی تہمتیں تراشی گئیں، لیکن شیخ کی دنیا ان دنیاداروں سے کہیں ارفع و اعلیٰ و اشرف تھی۔ وہ اپنی دنیا میں مگن تھا۔ اس کی دنیا تقویٰ و طہارت، محاسبۂ نفس و اصلاحِ خلق کی دنیا تھی۔ اس دنیا پر سلطانی کرنے والا شیخ بھلا لوگوں کی دُشنام و غوغا سے کب متاثر ہو سکتا تھا؟ برابر اپنے کاموں میں مصروف رہا۔ تصنیف و تالیف اس کا مَن بھاتا مشغلہ تھا اور وہ اپنے قلم و صحائف میں مستغرق رہتا۔

شیخ کے لئے سب سے بڑی اِبتلا یہ تھی کہ بادشاہوں کے دربار میں کبھی کبھی جانا پڑتا تھا، مگر شیخ اس ابتلا میں بھی پورا اُترا۔ مدحیہ قصیدے تو اُس نے لکھے مگر دوسرے شاعروں کی طرح خوشامد، تملق، چاپلوسی، جھوٹ سے اس کا دامن آلودہ نہ ہونے پایا۔

بوستاں میں فرماتا ہے :۔

دلیر آمدی سعدیا در سخن ... چو تیغے بدست است فتحے بکن
بگو آنچہ دانی کہ حق گفتہ بہ ... نہ رشوت ستانی و نہ رشوہ دہ

طمع بند و دفتر ز حکمت بشوے　　　طمع بگسل و ہر چہ خواہی بگوے

شیخ پر زور دیا جاتا تھا کہ بادشاہوں کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملادو۔ دولت پھٹ پڑے گی! شیخ کا جواب ہمیشہ ایک ہی ہوتا "آزاد گردن بھی کسی کے آگے جھک سکتی ہے؟"

شیخ کی زندگی پر قناعت کی چھاپ سب سے اُبھری نظر آتی ہے، مگر شیخ کے نزدیک قناعت کا مفہوم ہمعصر علماء و صوفیاء سے مختلف تھا۔ ان بزرگوں کی قناعت یہ تھی کہ اُمراء سے تو بچا جائے، لیکن غریبوں کی کمائی پر گل چھرے اُڑائے جائیں۔ اس غلط روی کا نتیجہ یہ نکلا کہ اکثر علماء و مشائخ شاہی درباروں اور چاپلوسیوں سے دور رہے، مگر عوام کو اپنا رزاق سمجھ کر اُن کی خوشامد و چاپلوسی میں لگ گئے۔ ان کی پسندیدہ بدعتوں کو سراہنے لگے۔ ان کی بیہودگیوں کے مدح خواں بن گئے۔ آخر وہی ہوا جو ہونا تھا۔ عوام بے مہار ہو کر دین و شریعت کے جادے سے ہٹ گئے اور اپنی خرافات ہی کو حق و ہدایات سمجھ بیٹھے۔ آج تک مصلحین اس فساد کے ازالے میں سرگرم ہیں، مگر کامیابی دور ہے۔

ہمارے شیخ کی قناعت ایسی نہ تھی۔ اُس زمانے میں بھی خوشحالی و تونگری بدترین ذلتوں سے حاصل ہوتی تھی۔ خوشامد، ذلتِ نفس، منافقت، ریاکاری، زمانہ سازی، ان ننگِ انسانیت خصلتوں میں پختہ ہوئے بغیر آدمی آسودگی حاصل نہیں کر سکتا تھا، لیکن مولانا نعمانیؒ کے لفظوں میں شیخ کے بعض اشعار کا ترجمہ ملاحظہ ہو:۔

"تم قناعت اختیار کرو گے، تو تم کو بادشاہ و فقیر یکساں نظر آئیں گے تم بادشاہ کے آگے کیوں سر جھکاتے ہو، طمع چھوڑ دو، تم خود بادشاہ ہو، جو شخص طمع چھوڑ دے گا وہ اپنے آپ کو غلام اور خانہ زاد نہیں لکھ سکتا۔ نفسِ امارہ انسان کو ذلیل کرتا ہے۔ اگر تم کو عقل ہے تو نفس کی عزت کرو، تم کو زمین پر پڑ کر سو رہنا چاہیے، لیکن قالین کے لئے کسی کے آگے زمین نہیں چومنی چاہیے۔"

شیخ کی گلستاں کی طرح بوستاں کو بھی قبولِ عام حاصل ہوگیا اور گلستاں کی طرح بوستاں نے بھی رہتی دنیا تک دوام و خلود کا مرتبہ حاصل کرلیا۔ دنیا کی وہ کون متمدن زبان ہے جس میں بوستاں کا ترجمہ نہیں ہوا اور دنیا کا وہ کون مہذب خطہ ہے جو گلستاں کے ساتھ بوستاں پر حیرت و استعجاب سے سر نہیں دُھن رہا ہے۔ شیخ کے کمالات، اس کی معجزانہ جادو بیانی، اس کی بلند و برتر شاعری، غزل، اخلاقی تعلیم، حکیمانہ موشگافیوں میں اُس کے فن پر گفتگو کرنا سچ مچ سورج کو چراغ دکھانا ہے۔

یہاں اس دیباچے کے مختصر صفحوں نے مجالِ کلام کا دائرہ محدود کردیا ہے۔ شیخ کی سوانح اور علمی فضائل و کمالات سے واقفیت پیدا کرنے والوں کو مولانا حالی کی "حیاتِ سعدی" اور مولانا شبلی کی "شعر العجم" پڑھنا چاہیے۔

سجاد حسین

صدر مدرس مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی



مختصر سوانح شیخ سعدیؒ

معراج محمد

آپ کا نام شرف الدین، لقب مُصلح الدین اور تخلص سعدی ہے جو کہ آپ نے بادشاہِ شیراز اتابک سعد زنگی کے نام کی نسبت سے اختیار کیا۔ اسی کے ہاں آپ کے والد عبداللہ شیرازی ملازم تھے۔ آپ کے سنِ ولادت میں اختلاف ہے، بعض ۵۸۹ھ ۱۲۲۳ء بیان کرتے ہیں اور بعض اس سے بہت پہلے ۵۷۱ھ قرار دیتے ہیں۔

شیخ کے والد متشرع اور خدا ترس انسان تھے، اور گھر میں دینداری کا ماحول تھا۔ لہٰذا بچپن ہی سے انہیں روزہ نماز کے مسائل یاد کرا دیئے گئے تھے اور ابتدائے عمر سے ہی ان میں عبادت، شب بیداری اور تلاوتِ کلام پاک کا شوق پیدا ہو گیا تھا۔ والد نے ان کی اخلاقی تربیت میں بھی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی، لیکن شیخ کی بعض تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کمسنی میں ہی یتیم ہو گئے تھے اور اس کے بعد ان کی والدہ نے ان کی تربیت کی جو شیخ کی جوانی تک زندہ رہیں۔

شیراز اس زمانہ میں ایک اہم علمی مرکز تھا اور اس کے علمی ماحول نے شیخ کے دل میں تحصیلِ علم کا شوق پیدا کر دیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے ابتدائی تعلیم وہیں پائی، لیکن اب وہ علاقہ سیاسی ابتری کا شکار ہو گیا تھا۔ لہٰذا انہوں نے اعلیٰ تعلیم بغداد جا کر مدرسہ نظامیہ میں حاصل کی۔ اسکے علاوہ وہاں کے مقتدر علماء مثلاً علامہ ابوالفرج ابن الجوزیؒ وغیرہ سے بھی کسبِ فیض کیا، اور تصوف و سلوک میں شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے مرید ہوئے۔

تذکرہ نویسوں نے ان کی عمر کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے تیس برس تحصیل علم کی اور تیس برس مختلف ممالک کی سیاحت کی، اور بقیہ عمر بیٹھ کر جمعیتِ خاطر اور یادِ الٰہی کا لطف حاصل کیا۔

تحصیلِ علم سے فارغ ہو کر شیخ نے درویشی اختیار کی اور میدانِ سیاحت میں قدم رکھا تاکہ دنیا و اہلِ دنیا کا مشاہدہ و مطالعہ کیا جائے، اور جو کچھ کتابوں میں پڑھا ہے اس کا تجربہ حاصل کیا جائے۔ چنانچہ مدت تک شام اور بیت المقدس کے جنگلوں میں رہے۔ صعوبتیں جھیل کر لمبے لمبے سفر کئے، چودہ حج کئے جن میں دس پاپیادہ تھے، ملک ملک کی سیر کی حتیٰ کہ ہندوستان بھی آئے۔

طویل سیاحت کے بعد شیخ سعدیؒ بڑھاپے میں وطن واپس آئے جہاں اب نئے بادشاہ قتلغ خاں ابوبکر بن سعد بن زنگی (۶۲۳۔ ۵۸ھ) نے امن و امان قائم کر لیا تھا۔ یہ بادشاہ اور اس کا بیٹا شہزادہ سعد بن ابی بکرؒ "بوستاں" و "گلستاں" میں شیخ کے ممدوح ہیں لیکن شیخ سعدی عام شاعروں کی طرح صرف دعا و ثنا پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ ساتھ ساتھ کچھ وعظ و نصیحت بھی کرتے جاتے ہیں، اسی لیے سرکاری درباروں میں ان کی خاطر خواہ پذیرائی نہیں ہوتی تھی لیکن وہ نوجوانی سے ہی اپنے کلام و شاعری کی بدولت عوام اور ذی علم حلقوں میں مقبول و مشہور تھے اور عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے

شیراز واپس آکر شیخ نے شہر سے تین میل دور مقامِ دلکشا سے کچھ فاصلہ پر پہاڑ کے دامن میں ایک خانقاہ بنوائی اور بقیہ عمر وہیں خلوت گزیں ہو کر گزاری۔ معتقدین وہیں حاضر ہو کر ملاقات کرتے۔ بالآخر آپ اسی خانقاہ میں جو اب سعدیہ کہلاتی ہے تقریباً ۱۲۰ برس کی عمر میں ۶۹۱ھ میں راہگرائے عالمِ بقا ہوئے۔ لفظ خاص سے تاریخ وفات نکلتی ہے۔

شیخ سعدیؒ نے "بوستاں" بغداد کی تباہی سے ایک سال قبل ۶۵۵ھ میں نظم کی ہے اور "گلستاں" ۶۵۶ھ میں تصنیف کی ہے۔ ان کے علاوہ بہت سے قصائد و غزلیات بھی یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کی کلیات تقریباً ۲۰ ہزار ابیات پر مشتمل ہے لیکن متذکرہ بالا دو تصانیف یعنی "بوستاں" و "گلستاں" اپنے پیرایۂ بیان و طرزِ ادا، فصاحت و بلاغت، روانی و زیبائی، دلربائی و جادو بیانی اور حکمت و معرفت میں ایسی ہیں کہ نہ صرف فارسی زبان بلکہ کسی اور زبان میں بھی ان کی نظیر نہیں ملتی۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ ان کو تصنیف کئے ہوئے ساڑھے سات سو برس گزر چکے ہیں لیکن یہ آج بھی اسی طرح تعلیم یافتہ لوگوں میں مقبول اور طلبہ و مدارس میں متداول چلی آرہی ہیں اور دنیا کی بہت سی زبانوں میں انکے ترجمے ہو چکے ہیں اور امید ہے کہ ان دونوں کی خوشبو دنیا میں تادیر اسی طرح مہکتی رہے گی۔



فہرستِ ابواب و حکایاتِ "بوستان"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بنامِ[1] جہاندار جاں آفریں
حکیم سخن در زباں آفریں

خداوندِ بخشندۂ دستگیر
کریم خطا بخش پوزش پذیر

عزیزے کہ ہر کز درش سر بتافت
بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

سرِ پادشاہانِ گردن فراز
بدرگاہِ او بر زمینِ نیاز

نہ گردن کشاں را بگیرد بفور
نہ عذر آوراں[2] را براند بجور

وگر خشم گیرد بکردارِ زشت
چو باز آمدی ماجرا در نوشت

اگر با پدر جنگ جوید کسے
پدر بیگماں خشم گیرد بسے

وگر خویش راضی نباشد ز خویش
چو بیگانگانش براند ز پیش

وگر بندہ چابک نیاید بکار
عزیزش ندارد خداوندگار[3]

وگر بر رفیقاں نباشد شفیق
بفرسنگ بگریزد از وے رفیق

وگر ترکِ خدمت کند لشکری
شود شاہِ لشکر کش از وے بری

ولیکن خداوندِ بالا و پست
بعصیاں درِ رزق بر کس نہ بست

دوکونش[4] یکے قطرہ در بحرِ علم
گنہ بیند و پردہ پوشد بحلم

۱ بنام - یہ شعر بسملہ کے قائم مقام ہے - جہاں - گیہاں کا معرب ہے - حکیم - یعنی وہ حکیم جس نے زبان کو قوت گویائی بخشی - خداوند - مالک - دستگیر - مددگار - پوزش بوزن سوزش عذر - عزیزے - یعنی جو عزت والا خدا کے دربار سے منہ موڑیگا اس کو کسی جگہ عزت نصیب نہ ہوگی - گردن فراز یعنی باقدر - نیاز - عاجزی - گردن کشاں - متکبر - بفور - فوراً - ۲ عذر آوراں توبہ کرنے والے - جور - ظلم - خشم - غصہ - زشت - بد - ماجرا - گذشتہ - درنوشت - یعنی معاف کردیتا ہے - کسے - یعنی بیٹا - بسے - بہت - خویش - رشتہ دار - بیگانگاں - غیر - بندہ - خادم - چابک - چست - عزیز - عزت والا - ۳ خداوندگار - آقا - رفیقاں - دوست - شفیق - مہربان - فرسنگ - تین میل - لشکری - سپاہی - لشکرکش - سپہ سالار - بالا و پست - یعنی آسمان و زمین - عصیاں - نافرمانی - ۴ دوکون - دو جہاں - بحر - سمندر - حلم - بردباری -

ل ادیم زمین ۔ روئے زمین ۔ خوانِ یغما ۔ وہ دسترخوان جس پر ہر شخص کو کھانے کی اجازت ہو ۔ جفاپیشہ ۔ ظالم ۔ قہر ۔ عذاب ۔ امان بچاؤ ۔ ضد و جنس ۔ یعنی نہ اللہ جیسا نہ اس کے مقابلہ کا ۔ پرستار ۔ عبادت گذار ۔ امر ۔ حکم پہن ۔ چوڑا ۔ سیمرغ ۔ ایک فرضی جانور ہے گویا اس کے پروں میں تیس پرندوں کے سے رنگ ہیں ۔ قاف ۔ نام پہاڑ ۔ قسمت ۔ نصیبہ ۔ لطیف مہربان ۔ مدارا ۔ دارندہ کبریا ۔ بڑائی ۔ منی ۔ خودی غنی ۔ بے نیاز ۔ اندر ۔ زیادہ ہے ۔ تخت ۔ یعنی تخت شاہی ۔ سعادت نیک بختی ۔ گلیم ۔ گدڑی ۔ ٢ شقاوت ۔ بدبختی ۔ بر ۔ تن گلستاں ۔ باغ ۔ خلیل ۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ۔ گرو ہے ۔ یعنی فرعون کے لشکری جو حضرت موسیٰ کے تعاقب میں دریائے نیل میں گھسے تھے ۔ آن ۔ یعنی گلستاں منشور ۔ فرمان ۔ این ۔ یعنی آگ میں داخل کر دینا توقیع ۔ سزا کے حکمنامہ کی مہر ۔ آلای ۔ نعمتیں ۔

ادیمِ زمیں سفرۂ عامِ اوست ۔ چہ دشمن بریں خوانِ یغما چہ دوست

اگر بر جفا پیشہ بشتافتے ۔ کہ از دستِ قہرش اماں یافتے

بری ذاتش از تہمتِ ضد و جنس ۔ غنی مُلکش از طاعتِ جن و انس

پرستارِ امرش ہمہ چیز و کس ۔ بنی آدم و مرغ و مور و مگس

چناں پہن خوانِ کرم گسترد ۔ کہ سیمرغ در قاف قسمت خورد

لطیفِ کرم گسترِ کارساز ۔ کہ دارائے خلقست دانائے راز

مر او را رسد کبریا و منی ۔ کہ ملکش قدیمست و ذاتش غنی

یکے را بسر بر نہد تاجِ بخت ۔ یکے را بخاک اندر آرد ز تخت

کلاہِ سعادت یکے بر سرش ۔ گلیمِ شقاوت یکے در برش

گلستاں کند آتشے بر خلیل ۔ گروہے بر آتش برد ز آبِ نیل

گر آنست منشورِ احسانِ اوست ۔ ور اینست توقیعِ فرمانِ اوست

پسِ پردہ بیند عملہائے بد ۔ ہمو پردہ پوشد بآلائے خود

بتہدید اگر بر کشد تیغِ حکم ۔ بمانند کرّو بیاں صُمّ و بُکم

وگر در دہد یک صلائے کرم ۔ عزازیل گوید نصیبے برم

بدرگاہِ لطف و بزرگیش بر ۔ بزرگاں نہادہ بزرگی ز سر

فروماندگاں را برحمت قریب ۔ تضرّع کناں را بدعوت مجیب

براحوالِ نابودہ علمش بصیر ۔ باسرارِ ناگفتہ لطفش خبیر

بقدرت نگہدارِ بالا و شیب ۔ خداوندِ دیواں روزِ حسیب

نہ مستغنی از طاعتش پشتِ کس ۔ نہ بر حرف او جائے انگشتِ کس

تہدید ۔ دھمکی ۔ کرّو بیاں ۔ ملائکہ کی وہ جماعت جنکا تدبیر دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ ٣ صُمّ ۔ بہرے ۔ بکم ۔ گونگے ۔ صلا ۔ صدا ۔ عزازیل شیطان ۔ نصیب ۔ حصہ ۔ ب و بر ۔ جب یکجا استعمال ہوں تو اوّل یا دوم کو زائد قرار دیا جائیگا ۔ بزرگان ۔ یعنی بڑے لوگ بھی فروتنی اختیار کرتے ہیں ۔ تضرع ۔ عاجزی ۔ مجیب ۔ قبول کرنیوالا ۔ نابودہ ۔ جنکا دنیا میں وجود نہیں ہے ۔ لطف ۔ باریک بینی ۔ شیب ۔ نشیب کا مخفف ہے

سلہ نقشبند - یعنی رحم مادر میں بچے کے نقوش بنانیوالا - گیتی - دنیا - ستوہ - رنج وملال - فروکوفت - گاڑدی - کہ - کدام

قدیمے نکوکار نیکی پسند ۔ بکلک قضا در رحم نقشبند ۱
رواں کرد وگسترد گیتی برآب ۔ زمشرق بمغرب مہ وآفتاب
زمیں از تب لرزہ آمد ستوہ ۔ فرو کوفت بر دامنش میخ کوہ
دہد نطفہ را صورتے چوں پری ۔ کہ کردست برآب صورت گری
نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ ۔ گل لعل در شاخ پیروزہ رنگ
ز ابر افگند قطرۂ سوئے یم ۔ ز صلب آورد نطفۂ در شکم
ازاں قطرہ لولوئے لالا کند ۔ وزیں صورتے سرو بالا کند
برو علم یک ذرہ پوشیدہ نیست ۔ کہ پیدا و پنہاں بہ نزدش یکیست
مہیا کن روزئے مار و مور ۔ وگرچند بیدست وپا اند و زور
بامرش وجود از عدم نقش بست ۲ ۔ کہ داند جز او کردن از نیست ہست
دگرہ بکتم عدم در برد ۔ وزانجا بصحرائے محشر برد
جہاں متفق بر الٰہیتش ۔ فرو ماند در کنہ ماہیتش
بشر ماورائے جلالش نیافت ۔ بصر منتہائے جمالش نیافت
نہ بر اوج ذاتش پرد مرغ وہم ۔ نہ در ذیل وصفش رسد دست فہم
دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار ۔ کہ پیدا نشد تختۂ برکنار
چہ شبہا ۳ نشستم دریں سیر گم ۔ کہ دہشت گرفت آستینم کہ قم
محیط است علم ملک بر بسیط ۔ قیاس تو بروے نگردد محیط
نہ ادراک در کنہ ذاتش رسد ۔ نہ فکرت بغور صفاتش رسد
تواں در بلاغت بسحباں رسید ۔ نہ در کنہ بیچون سبحاں رسید

صورتگری - نقاشی - صلب سخت - گل لعل - یعنی لعل کے رنگ کا پھول فیروزہ رنگ شاخ میں پیدا فرما دیتا ہے - یم - سمندر - صلب - پشت - ازاں - یعنی وہ قطرہ جو سمندر میں گرتا ہے - لالا - روشن - وزیں - یعنی وہ قطرہ جو شکم مادر میں جاتا ہے - مار - سانپ - مور - چیونٹی - وگر - یعنی اگرچہ سانپ بے دست و پا ہے اور چیونٹی بے زور ہے - سلہ نقش بست - پیدا ہوا - دگرہ - یعنی انسان موجود ہونیکے بعد پھر معدوم ہوجاتا ہے اور پھر اس کو میدان حشر میں حاضر ہونا ہے - الٰہیت - خدائی - کنہ - حقیقت - جلالش - یعنی اللہ کی جلالی صفات

جمالش - اللہ کی جمالی صفات - اوج - بلندی - ذیل - دامن - ورطہ - بھنور - سلہ چہ شبہا - بہت سی راتیں - قم - کھڑا ہو - محیط است - یعنی دہشت نے کہا - ملک - خدا - بسیط - زمیں یا مجردات - ادراک - علم - کنہ - حقیقت - غور - گہرائی - سحبان - عرب کا مشہور فصیح - بیچوں - بیمثال - سبحان - پاک ذات -

که خاصاں دریں ره فرس رانده اند	بلا احصی از تگ فرو مانده اند
نه هر جائے مرکب تواں تاختن	که جاها سپر باید انداختن
وگر سالکے محرم راز گشت	به بندند بروے در بازگشت
کسے را دریں بزم ساغر دهند	که داروئے بیهوشیش در دهند
یکے باز را دیده بر دوخته است	یکے دیده ها باز و پر سوخته است
کسے ره سوئے گنجِ قاروں نبرد	وگر برد ره باز بیروں نبرد
بمردم دریں موجِ دریائے خوں	کزو کس نبرده ست کشتی بروں
اگر طالبی کیں زمیں طے کنم	نخست اسپ باز آمدن پے کنم
تامل در آئینهٔ دل کنی	صفائی بتدریج حاصل کنی
مگر بوی از عشق مستت کند	طلبگار عهدِ الست کند
به پائے طلب ره بدینجا بری	وزینجا ببالِ محبت پری
بدرد یقیں پرده هائے خیال	نماند سرا پرده الا جلال
وگر مرکبِ عقل را پویه نیست	عنانش بگیرد تحیر که ایست
دریں بحر جز مردِ داعی نرفت	گم آں شد که دنبالِ راعی نرفت
کسانے که زیں راه برگشته اند	برفتند بسیار و سرگشته اند
خلافِ پیمبر کسے راه گزید	که هرگز بمنزل نخواهد رسید
مپندار سعدی که راهِ صفا	تواں رفت جز بر پئے مصطفیٰ

در نعت سرورِ کائنات علیه افضل الصلوات

کریم السجایا جمیل الشیم	نبی البرایا شفیع الامم

۱؎ خاصان۔ انبیاء، اولیاء۔ بلا احصی یعنی ان کو بھی کہنا پڑا ہے کہ اے خدا ہم تیری تعریف تیری شایانِ شان نہیں کرسکتے۔ مرکب سواری۔ سپر انداختن۔ عاجز ہوجانا۔ سالک۔ ولی۔ درِ بازگشت۔ واپسی کا دروازہ۔ ساغر یعنی شراب معرفت کا جام۔ دارو۔ دوا۔ باز یعنی وہ ولی جس کو ابھی تک نورِ معرفت حاصل نہیں ہوا۔ دیدہا باز۔ کھلی ہوئی آنکھیں گنجِ قارون یعنی معرفتِ خداوندی کا خزانہ۔ وگر بردہ یعنی معرفتِ خداوندی حاصل ہوگئی۔ بحرِ خون یعنی دریائے عشق۔ کشتی۔ یعنی سفینۂ عقل۔ ایں زمیں۔ یعنی میدانِ معرفت۔ اسپ را پے کردن۔ گھوڑے کے پیر کاٹنا تاکہ وہ رفتار کے قابل نہ رہے۔ تامل۔ غور و فکر۔ ۲؎ عہدِ الست۔ وہ پیمان جو خدا نے ازل میں بندگی کا لیا تھا۔ بدیں جا یعنی مرتبۂ عشق۔ یقین یعنی ذات و صفات کا۔ سراپردہ۔ خیمہ کے دروازے کا پردہ۔ مرکب۔ سواری۔ تحیر۔ راہِ سلوک کا ایک ایسا مرتبہ ہے جس میں سالک گم ہوکر رہ جا
داعی یعنی پیغمبرِ خدا۔ راعی یعنی پیغمبرِ خدا۔ زیں راہ یعنی آنحضورؐ کا اتباع۔ منزل۔ مقصود۔ راہِ صفا۔ نجات کا راستہ۔ پے قد
کریم السجایا۔ آنحضور شریفانہ عادتوں والے پسندیدہ خصلتوں والے ہیں۔ تمام دنیا کے لئے نبی اور امتوں کی سفارش کرنے والے ہی

۱۰

ے ہبط۔ اترنے کی جگہ۔ خواجہ۔ سردار۔ بعث ونشر۔ قیامت۔ کلیمے یعنی آپ معراج میں خدا سے ہمکلام ہوتے۔ ہمہ نورہا یعنی تمام کائنات آنحضورؐ کے نور سے پیدا ہوئی ہے۔ ناکردہ قرآن درست۔ یعنی آپ نے کسی مکتب میں الف با تا بھی نہیں پڑھی۔

امامِ رُسُل پیشوائے سبیل — امینِ خدا مہبطِ جبرئیل
شفیعُ الوریٰ خواجۂ بعث ونشر — امام الہدیٰ صدرِ دیوانِ حشر
کلیمے کہ چرخِ فلک طورِ اوست — ہمہ نورہا پرتوِ نورِ اوست
یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست — کتب خانہ چند ملّت بشست
چو عزمش برآہیخت شمشیرِ بیم — بمعجز میانِ قمر زد دو نیم
چو صیتش در افواہِ دنیا فتاد — تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد
بلا قامتِ لات بشکست خُرد — باعزازِ دیں آبِ عزّیٰ ببرد
نہ از لات و عزّیٰ برآورد گرد — کہ توریت و انجیل منسوخ کرد
شبے برنشست از فلک برگذشت — بتمکین و جاہ از ملک درگذشت
چناں گرم در تیہِ قربت براند — کہ در سدرہ جبریل ازو باز ماند
بدو گفت سالارِ بیت الحرام — کہ اے حاملِ وحی برتر خرام
چو در دوستی مخلصم یافتی — عنانم ز صحبت چرا تافتی
بگفتا فراتر مجالم نماند — بماندم کہ نیروئے بالم نماند
اگر یک سرِ موئے برتر پرم — فروغِ تجلّی بسوزد پرم
نماند بعصیاں کسے در گرو — کہ دارد چنیں سیّدِ پیشرو
چہ نعتِ پسندیدہ گویم ترا — علیک السلام اے نبیِّ الوریٰ
درودِ ملک بر روانِ تو باد — بر اصحاب و بر پیروانِ تو باد
نخستیں ابوبکرِ پیرِ مُرید — عمر پنجہ برپیچ دیوِ مَرید
خردمند عثمانِ شب زندہ دار — چہارم علی شاہِ دُلدل سوار

پھر بھی اللہ نے آپ کو وہ علم دیا جس نے پہلے تمام مذہبی علوم منسوخ کردیئے۔ عزم۔ ارادہ۔ بمعجز۔ شق القمر کے معجزہ کی طرف اشارہ ہے۔ صیت۔ شہرہ۔ افواہ فوہ کی جمع منہ۔ تزلزل۔ آنحضورؐ کی پیدائش کے روز کسریٰ کے قلعہ کے کنگرے زلزلہ سے گرگئے تھے۔ بلا۔ یعنی لاالٰہ الّا اللہ کے ذریعہ۔

۱۰

ے بشکست خرد۔ یعنی ریزہ ریزہ کردیا۔ آب۔ رونق۔ لات و عزیٰ عرب کے مشہور بُت تھے۔ نہ۔ یعنی نہ کہ صرف۔ گرد برآوردن۔ ڈھادینا۔ کہ۔ بلکہ۔ شبے۔ یعنی شب معراج۔ تمکین وجاہ۔ مرتبہ۔ ملک۔ یعنی حضرت جبرئیل بھی ساتھ نہ دے سکے۔ سالار بیت الحرام۔ آنحضور۔ حاملِ وحی۔ حضرت جبرئیل۔ تیہ۔ میدان۔ سدرہ۔ یعنی سدرۃ المنتہیٰ۔ عنان از صحبت تافتن۔ ساتھ چھوڑ دینا۔ نیرو۔ طاقت۔ گرو۔ یعنی جہنم کی قید۔ ترا۔ یعنی نبی کریم۔ الوریٰ۔ مخلوق۔ ملک۔ فرشتہ۔ رواں۔ روح۔ پیر۔ حضرت ابوبکر بڑھاپے میں اسلام لائے۔ عمر۔ حدیث میں ہے عمر کے سایہ سے بھی شیطان بھاگتا ہے۔ مَرید۔

سلہ نبی فاطمہ حسنین کی اولاد۔ قول ایمان۔ کلمہ طیبہ۔ اگر یعنی تو میری دعا قبول فرمائے یا نہ فرمائے تجھے اختیار ہے میں

خدایا بحق بنی فاطمہ — کہ بر قولِ ایماں کنم خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول — من و دست و دامانِ آلِ رسول
چہ کم گردد اے صدرِ فرخندہ پے — ز قدرِ رفیعت بدرگاہِ حے
کہ باشند مشتے گدایانِ خیل — بمہمان دار السلامت طفیل
خدایت ثنا گفت و تبجیل کرد — زمیں بوس قدر تو جبریل کرد
بلند آسماں پیشِ قدرت خجل — تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل
تو اصلِ وجود آمدی از نخست — دگر ہرچہ موجود شد فرع تست
ندانم کدامیں سخن گویمت — کہ والاتری زانچہ من گویمت
ترا عزِّ لولاک تمکیں بس ست — ثنائے تو طٰہٰ و یٰس بس ست
چہ وصفت کند سعدئے ناتمام — علیک الصلوٰۃ اے نبی والسلام

سببِ نظمِ کتاب

در اقصائے عالم بگشتم بسے — بسر بردم ایام باہر کسے
تمتع زہر گوشۂ یافتم — زہر خرمنے خوشۂ یافتم
چو پاکانِ شیراز خاکی نہاد — ندیدم کہ رحمت براں خاک باد
تولائے مردانِ ایں پاک بوم — برانگیختم خاطر از شام و روم
دریغ آمدم زاں ہمہ بوستاں — تہیدست رفتن سوئے دوستاں
بدل گفتم از مصر قند آورند — برِ دوستاں ارمغانے برند
مرا گر تہی بود ازاں قند دست — سخنہائے شیریں تر از قند ہست

بہر حال آلِ رسول کا دامن نہ چھوڑونگا۔ پے خصلت حے۔ یعنی حی قیوم۔ دار السلامت بہشت۔ طفیل۔ طفیلی۔ تبجیل۔ تعظیم کرنا۔ زمیں بوس۔ بوسندۂ زمیں۔ قدر۔ مرتبہ۔ خجل۔ شرمندہ۔ تو مخلوق۔ حدیث میں ہے میں نبی تھا۔ اور آدم اس وقت مٹی کا پتلا تھے۔ سلہ تو اصل وجود۔ حدیث میں ہے سب سے پہلے اللہ نے میرا نور پیدا فرمایا۔ لولاک حدیث میں ہے اللہ نے آنحضور سے فرمایا اگر تو نہ ہوتا تو میں زمین و آسمان پیدا نہ کرتا۔ طٰہٰ و یٰسین۔ سورۃ طٰہٰ و یٰسین میں آنحضور کی تعریف ہے۔ اقصار۔ اطراف۔ بسر۔ یعنی بہت سی صحبتیں حاصل کیں۔ تمتع۔ نفع اندوزی۔ خرمن انبار۔ کہ رحمت۔ خدا اس سرزمین پر رحمت نازل فرمائے۔ تولا۔ دوستی۔ پاک بوم۔ یعنی شیراز۔ بوستان۔ یعنی شام و روم۔ مصر۔ قند مصری مشہور ہے۔ بر۔ نزدیک۔ ارمغان۔ تحفہ۔

سلہ مردم بصورت۔ ظاہر بین ارباب معنیٰ۔ یعنی باطن بین۔ کاخ۔ قلعہ مراد یہ کتاب ہے۔ دہ در۔ یعنی (اس

نہ قندے کہ مردم بصورت خورند | کہ اربابِ معنیٰ بکاغذ برند
چو ایں کاخِ دولت بپرداختم | برو دہ دَر از تربیت ساختم
یکے بابِ عدلست وتدبیر ورائے | نگہبانئ خلق وترسِ خدائے
دوم بابِ احساں نہادم اساس | کہ محسن کند فضلِ حق راسپاس
سوم بابِ عشقست ومستی وشور | نہ عشقے کہ بندند برخود بزور
چہارم تواضع رضا پنجمیں | ششم ذکرِ مردِ قناعت گزیں
بہفتم در از عالمِ تربیت | بہشتم در از شکر بر عافیت
نہم راہِ توبہ است وراہِ صواب | دہم در مناجات وختمِ کتاب
بروز ہمایون وسالِ سعید | بتاریخ فرخ میانِ دو عید
ز ششصد فزوں بود پنجاہ وپنج | کہ پُر دُر شد ایں نام بردار گنج
الا اے خردمند فرخندہ خوی | ہنرمند نشنیدہ ام عیب جوی
قبا گر حریرست وگر پرنیاں | بناچار حشوش بود درمیاں
تو گر پرنیانی بایذا مکوش | کرم کار فرما وحشوم بپوش
ننازم بسرمایۂ فضلِ خویش | بدریوزہ آوردہ ام دست پیش
شنیدم کہ در روز امید وبیم | بداں را بہ نیکاں ببخشد کریم
تو نیز ار بدے بینیم در سخن | بخلق جہاں آفریں کار کن
چو بیتے پسند آیدت از ہزار | بمردی کہ دست از تعنت بدار
ہمانا کہ در پارس انشاءِ من | چو مشک ست بے قیمت اندر ختن
چو بانگِ دُہل ہولم از دور بود | بعیبہ درم عیب مستور بود

کتاب کے دس باب ہیں اساس۔ بنیاد۔ کہ۔ تاکہ۔ سپاس۔ شکر گذاری عشق۔ محبت خداوندی مستی وشور۔ تصوف کا مقام حیرت۔ ختم کتاب۔ یعنی یہ بوستان ۶۵۵ھ ہجری میں جمعہ کے روز ذیقعدہ کے مہینہ میں ختم ہوئی۔ قبا گر۔ یعنی قبا خواہ کسی کپڑے کی ہو اس میں بھراؤ ہوتا ہے۔ پرنیاں۔ ایک قسم کا ریشمین کپڑا ہے۔ دریوزہ۔۔۔ گداگری۔ روز امید وبیم روز قیامت۔ خلق۔ اخلاق بمردی۔ تجھے اپنی آدمیت کی قسم۔ تعنت۔ عیب جوئی۔ ہمانا۔ یقیناً۔ چو مشک یعنی جس طرح ختن میں مشک بے قدر ہے اسی طرح میرا کلام پارس میں

عیبہ۔ گٹھری۔

لہ فلفل ہندوستان۔ سرخ مرچ ہندوستان کی پیداوار ہے۔ استخوان۔ یعنی چھوارہ کی گٹھلی۔ اتابک۔ استاد

گل آورد سعدی سوئے بوستاں	بشوخی و فلفل ہندوستاں
چو خرما بشیرینی اندودہ پوست	چو بازش کنی استخوانے درو ست

ذکرِ محامد اتابک ابوبکر بن سعد زنگی طاب ثراہ

مرا طبع زیں نوع خواہاں نبود	سرِ مدحتِ پادشاہاں نبود
ولے نظم کردم بنامِ فلاں	مگر باز گویند صاحبدلاں
کہ سعدی کہ گوئے بلاغت ربود	در ایامِ بوبکر بن سعد بود
سزد گر بدورش بنازم چناں	کہ سیّد بدورانِ نوشیرواں
جہاندارِ دیں پرورِ داد گر	نیامد چو بوبکر بعد از عمر
سرِ سرفرازان و تاجِ مہاں	بدورانِ عدلش بناز اے جہاں
گر از فتنہ آید کسے در پناہ	ندارد جز ایں کشور آرامگاہ
فطوبیٰ لِباب کبیتِ العتیق	حوالیہ من کلِ فجٍ عمیق،
ندیدم چنیں گنج و ملک و سریر	کہ وقفست بر طفل و درویش و پیر
نیامد برش دردناکِ غمے	کہ ننہاد بر خاطرش مرہمے
طلبگارِ خیرست و امیدوار	خدایا امیدیکہ دارد بر آر
کلہ گوشہ بر آسمانِ بریں	ہنوز از تواضع سرش بر زمیں
زگردن فرازاں تواضع نکوست	گدا گر تواضع کند خوئے اوست
اگر زیر دستے بیفتد چہ خاست	زبردست افتادہ مردِ خداست
نہ ذکر جمیلش نہاں میرود	کہ صیتِ کرم در جہاں میرود

کہتے ہیں۔ سعد بن زنگی سنجر کا اتالیق تھا۔ مرا طبع زین نوع۔ یعنی مجھے اپنی اس کتاب میں بادشاہوں کی مدح سرائی منظور نہیں۔ صرف اس لئے بادشاہ کا ذکر کردیا ہے کہ بعد میں آنے والے کہہ سکیں کہ سعدی فلاں بادشاہ کے زمانہ میں تھا۔ کہ سید۔ آنحضورؐ نے نوشیرواں کے زمانہ میں اپنی ولادت پر فخر فرمایا ہے۔ چو بوبکر۔ مراد ابن سعد ہے لہ مہاں۔ بزرگ۔ اسے جہاں۔ یعنی اہل جہان۔ ایں کشور۔ یعنی ابوبکر کے ممالک محروسہ۔ فطوبیٰ۔ خوشحال وہ دروازہ جو خانہ کعبہ کیطرح ہے۔ جس کے اطراف میں لوگ دور و دراز راستہ سے

آتے ہیں۔ کہ وقفست۔ یعنی ہر شخص اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ نیامد۔ وہ ہر دردمند کا غمگسار ہے۔ کلہ گوشہ۔ یعنی اگرچہ وہ بہت ہی بلند مرتبہ ہے پھر بھی متواضع ہے۔ زیردست۔ کمزور۔ بیفتد۔ تواضع کرے۔ صیت۔ شہرہ۔

چنوئے خردمند فرخ نہاد — ندارد[1] جہاں تا جہانست یاد

نہ بینی در ایامِ او رنجۂ — کہ نالد زبیدادِ سرپنجۂ

کس ایں رسم و ترتیب و آئیں ندید — فریدون باآں شکوہ ایں ندید

ازاں پیش حق پایگاہش تو بیست — کہ دستِ ضعیفاں بجاہش قویست

چناں سایہ گسترد بر عالمے — کہ زالے نیندیشد از رستمے

ہمہ وقت مردم زجورِ زماں — بنالند واز گردشِ آسماں،

در ایامِ عدلِ تو اے شہریار — ندارد شکایت کس از روزگار

بعہدِ تو می بینم آرامِ خلق — پس از تو ندانم سر انجامِ خلق

ہم از بختِ فرخندہ فرجامِ تست — کہ تاریخ سعدی در ایامِ تست

کہ تا بر فلک ماہ و خورشید ہست — دریں دفترت ذکر جاوید ہست

ملوک ار نکونامی اندوختند — زپیشینگاں سیرت آموختند

تو در سیرتِ پادشاہیِ خویش — سبق بردی از پادشاہانِ پیش،

سکندر بدیوارِ روئین[2] و سنگ — بکرد از جہاں راہِ یاجوج تنگ

ترا سدِ یاجوجِ کفر از زرست — نہ روئیں چو دیوار اسکندرست

زباں آورے کاندریں امن وداد — سپاس نگوید زبانش مباد

زہے بحرِ بخشایش و کانِ جود — کہ مستظہرند از وجودت وجود

بروں بینم اوصافِ شاہ از حساب — نگنجد دریں تنگ میداں کتاب

گر آں جملہ را سعدی املا کند — مگر دفترے دیگر انشا کند

فرو ماندم از شکرِ چندیں کرم — ہماں بہ کہ دستِ دعا گسترم

---

[1] ندارد۔ یعنی ازل سے اُس جیسا کوئی پیدا نہیں ہوا۔ سرپنجہ۔ ظالم۔ فریدون۔ مشہور کہانی بادشاہ ہے۔

پائگاہ۔ مرتبہ۔ جاہ۔ مرتبہ۔ زالے۔ یعنی کمزور کو قوی کا ڈر نہیں ہے۔ شہریار۔ بادشاہ۔ ہم از بخت۔ یعنی تیری نیک بختی ہے کہ سعدی جیسا تیرے زمانہ میں پیدا ہوا۔ تا بر فلک۔ یعنی قیامت تک۔ آموختند۔ یعنی خوبیاں اُنکی ذاتی نہ تھیں۔ پادشاہاں پیش۔ ترکستان کے بادشاہ جو کہ اکثر ظالم تھے [2] روئیں۔ تانبہ یاجوج۔ ایک مفسد قوم تھی جس کی روک کے لئے سکندر نے سد بنائی تھی۔ از زرست چنگیز کی فوج کو روپیہ دے کر ملک کو تباہی سے بچالیا زباں آور۔ فصیح آدمی از وجودت۔ یعنی تمام موجودات کو تیری ذات سے قوت ہے۔ املاء۔ بول کر لکھانا۔

جہانت بکام و فلک یار باد	جہاں آفرینت نگہدار باد
بلند اخترت عالم افروختہ	زوال اخترِ دشمنت سوختہ
غم از گردشِ روزگارت مباد	وز اندیشہ بر دل غبارت مباد
کہ بر خاطرِ پادشاہاں سے ہمے	پریشاں کند خاطرِ عالمے
دل و کشورت جمع و معمور باد	ز ملکت پراگندگی دور باد
تنت باد پیوستہ چوں دیں درست	بد اندیش را دل چو تدبیر سست
درونت بتائیدِ حق شاد باد	دل و دین و اقلیمت آباد باد
جہاں آفریں بر تو رحمت کناد	دگر ہرچہ گویم فسانست و باد
ہمینت بس از کردگارِ مجید	کہ توفیق خیرت بود بر مزید
نرفت از جہاں سعد زنگی بدرد	کہ چوں تو خلف نام بردار کرد
عجب نیست ایں فرع زاں اصل پاک	کہ جانش باوجست و جسمش بخاک
خدایا براں تربتِ نامدار	بفضلت کہ بارانِ رحمت ببار
گر از سعدِ زنگی مثل ماند و باد	فلک یاورِ سعدِ بوبکر باد

در مدح شاہزادۂ اسلام سعد بن ابی بکر بن سعد گوید

جوانِ جواں بخت روشن ضمیر	بدولت جوان و بتدبیر پیر
بدانش بزرگ و بہمّت بلند	ببازو دلیر و بدل ہوشمند
زہے دولتِ مادرِ روزگار	کہ رود ے چنیں پرورد درکنار
بدستِ کرم آبِ دریا ببرد	برفعت محلِّ ثریا ببرد

لہ کام۔ مقصد۔ وز اندیشہ۔ یعنی دل پر فکر کا غبار نہ پڑے ہم۔ غم۔ معمور۔ آباد۔ فسانہ۔ بے اصل کہانی۔ مزید۔ زیادتی۔ خلف۔ جانشین اوج۔ یعنی بہشت۔ بفضلت۔ تجھے اپنی بزرگی کی قسم۔ مثل۔ کہاوت۔ یاد۔ یادگاری۔ بتدبیر پیر۔ یعنی اس میں بوڑھوں کی سی تدبیر ہے۔ رود۔ یعنی فرزند۔ بدستِ کرم یعنی اس کی سخاوت کے مقابلہ میں دریا ہیچ ہو گیا

له چشمِ دولت۔ یعنی تمام بادشاہوں کی نگاہیں تجھ سے لگی ہیں۔

زہے چشمِ له دولت بروئے تو باز — ہمہ شہریارانِ گردن فراز
صدف را کہ بینی ز دُردانہ پر — نہ آں قدر دارد کہ یکدانہ دُر
تو آں دُرِّ مکنونِ یک دانۂ — کہ پیرایۂ سلطنت خانۂ
نگہدار یارب بچشمِ خودش — بپرہیز از آسیب چشمِ بدش
خدایا در آفاق نامی کنش — بتوفیقِ طاعت گرامی کنش
مقیمش در انصاف و تقویٰ بدار — مرادش بدنیا و عقبیٰ برار
غم از دشمنِ ناپسندت مباد — ز دورانِ گیتی گزندت مباد
بہشتی درخت آورد چوں تو بار — پسر نامجوی و پدر نامدار
ازاں خانداں خیر بیگانہ داں — کہ باشند بدگوئے اینخانداں
زہے له دین و دانش زہے عدل و داد — زہے ملک و دولت کہ پایندہ باد

باب اوّل در عدل و رای و تدبیر جہانداری

نگنجد کرمہائے حق در قیاس — چہ خدمت گزارد زبانِ سپاس
خدایا تو ایں شاہِ درویش دوست — کہ آسایشِ خلق در ظلِّ اوست
بسے بر سرِ خلق پایندہ دار — بتوفیقِ طاعت دِلش زندہ دار
برومند دار از درختِ امید — سرش سبز و رویش برحمت سفید
براہِ تکلُّف مرو سعدیا — اگر صدق داری بیار و بیا
تو منزل شناسی و شہ راہ رو — تو حق گوی و خسرو حقائق شنو
چہ حاجت کہ نہ کرسیِ آسماں — نہی زیر پائے قزل ارسلاں

صدف۔ سیپی۔ یکدانہ دُر۔ دریکتا۔ دُرِ مکنون۔ چھُپا ہوا موتی۔ پیرایہ آرایش۔ آسیب۔ صدمہ۔ آفاق۔ یعنی تمام جہان۔ گرامی۔ بزرگ۔ مقیم یعنی ثابت قدم۔ دوران۔ گردش بہشتی درخت۔ یعنی شجرِ طوبیٰ۔ خیر بیگانہ دان۔ یعنی اس خاندان کی خیریت نہیں جو اس خاندان کا بدخواہ ہو۔ له زہے۔ کلمۂ تحسین ہے۔ قیاس۔ اندازہ۔ سپاس۔ شکر۔ ظل۔ سایہ۔ برومند۔ کامیاب۔ سرش سبز۔ یعنی جوانی کی وجہ سے اس کے سر کے بال کالے رہیں۔ حقائق شنو۔ یعنی جبکہ ممدوح حقیقت آگاہ ہے تو ظہیر فاریابی

۱۰

کے بے اصل مبالغوں کی جو اس نے قزل ارسلان کی تعریف میں کئے ہیں۔ تجھے کیا ضرورت ہے۔

مگو پائے عزّت بر افلاک نہ ۔ بگو روئے اخلاص بر خاک نہ
بطاعت بنہ چہرہ بر آستاں ۔ کہ اینست سرجادۂ راستاں
اگر بندۂ سر بریں در بنہ ۔ کلاہِ خداوندی از سر بنہ
چو طاعت کنی لبس شاہی مپوش ۔ چو درویشِ مخلص برآور خروش
کہ پروردگارا توانگر توئی ۔ توانا، درویش پرور توئی
نہ کشور خدایم نہ فرماں دہم ۔ یکے از گدایانِ ایں در گہم
چہ برخیزد از دست و کردارِ من ۔ مگر دستِ لطفت شود یارِ من
تو بر خیر و نیکی دہم دسترس ۔ وگرنہ چہ خیر آید از من بکس
دعا کن بشب چوں گدایاں بسوز ۔ اگر میکنی پادشاہی بروز
کمر بستہ گردن کشاں بر درت ۔ تو بر آستانِ عبادت سرت
زہے بندگاں را خداوندگار ۔ خداوند را بندۂ حق گزار

حکایت

یکے دیدم از عرصۂ رودبار ۔ کہ پیش آمدم بر پلنگے سوار
چناں ہَول ازانحال برمن نشست ۔ کہ ترسیدنم پائے رفتن ببست
تبسّم کناں دست بر لب گرفت ۔ کہ سعدی مدار آنچہ دیدی شگفت
تو ہم گردن از حکم داور مپیچ ۔ کہ گردن نپیچد ز حکمِ تو ہیچ
چو خسرو بفرمانِ داور بود ۔ خدایش نگہبان و یاور بود
محالست چوں دوست دارد ترا ۔ کہ در دستِ دشمن گزارد ترا
رہ اینست رو از طریقت متاب ۔ بنہ گام و کامیکہ خواہی بیاب

لـ مگو۔ یعنی بادشاہ کو غرور کی تعلیم نہ دے۔ آستاں۔ درگاہِ خداوندی۔ لُبس۔ لباس مخلص بے ریا۔ کشور خدا۔ یعنی صاحب مُلک۔ چہ برخیزد۔ کیا ہو سکتا ہے۔ لطف۔ مہربانی۔ بسوز۔ یعنی سوز دل سے گردن کشاں۔ متکبر۔ زہے۔ یعنی وہی بادشاہ لائقِ تحسین ہے جو اپنے خادموں کا آقا اور اپنے آقا کا خادم بنا رہے۔ عرصہ۔ میدان۔ رودبار۔ قزوین و گیلان کے درمیان ایک شہر ہے۔ پلنگ، تیندوا۔ کہ۔ یعنی خوف کی وجہ سے پیر جم گئے۔

۱۰

لـ۲ شگفت۔ عجب۔ داور۔ خدا۔ یاور۔ مددگار۔ گام۔ قدم۔

نصیحت کسے سودمند آیدش	کہ گفتار سعدی پسند آیدش

پند دادن کسرے ہرمزرا

شنیدم کہ در وقتِ نزعِ رواں — بہرمز چنیں گفت نوشیں رواں

کہ خاطر نگہدارِ درویش باش — نہ در بندِ آسایشِ خویش باش

نیاساید اندر دیارِ تو کس — چو آسایشِ خویش خواہی و بس

نیاید بنزدیک دانا پسند — شباں خفتہ و گرگ در گوسفند

برو پاسِ درویش محتاج دار — کہ شاہ از رعیت بود تاجدار

رعیت چو بیخند و سلطاں درخت — درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

مکن تا توانی دلِ خلق ریش — وگر میکنی میکنی بیخِ خویش

اگر جادۂ بایدت مستقیم — رہِ پارسایاں امیدست و بیم

گزندِ کسانش نیاید پسند — کہ ترسد کہ در ملکش آید گزند

وگر در سرشتِ وے ایں خوی نیست — دراں کشور آسودگی بوئے نیست

اگر پائے بندی رضا پیش گیر — وگر یکسوارہ سرِ خویش گیر

فراخی دراں مرز و کشور مخواہ — کہ دلتنگ بینی رعیت زشاہ

ز مستکبرانِ دلاور بترس — از آں کو نترسد ز داور بترس

وگر کشور آباد بیند بخواب — کہ دارد دلِ اہلِ کشور خراب

خرابی و بدنامی آید ز جور — بزرگاں رسند ایں سخن را بغور

رعیت نشاید بہ بیداد کشت — کہ مر سلطنت را پناہند و پشت

١ نزعِ رواں - جانکنی - دیار - ملک - شبان - چرواہا - پاس نگہداشت - ریش - زخم و زخمی - میکنی بیخ - اپنی جڑ اکھاڑیگا - مستقیم - سیدھا - رہِ پارسایاں - بزرگ اللہ سے خوف و امید کی حالت میں زندگی گذارتے ہیں - گزند - مصیبت - کساں - یعنی رعایا - کشور - ملک - اگر پائے بندی - یعنی اگر انسان صاحب حشم و خدم ہے تو اس کو سب کی رضامندی حاصل کرنی چاہئیے - اگر تنہا ہے تو اسے اپنا اختیار ہے - مرز - زمین - مستکبران دلاور - یعنی مغرور بہادروں سے سلطنت کے امور متعلق نہ کر - ٢ از آں کو - جو خدا سے نہ ڈریں اُن سے ڈرتا رہ - کشور آباد بیند بخواب - چونکہ تعبیر عموماً الٹی ہوتی ہے تو مطلب یہ ہوا کہ ملک کی تباہی وہ شخص دیکھیگا جو اہلِ ملک کو ناراض رکھیگا - کہ - برائے علت ہے - پشت - مددگار -

١٠

مراعاتِ دہقاں کن از بہرِ خویش	کہ مزدورِ خوشدل کند کار بیش
مروّت نباشد بدی با کسے	کز و نیکوئی دیدہ باشی بسے

پند دادن خسرو شیرویہ را

شنیدم کہ خسرو بشیرویہ گفت	دراں دم کہ چشمش ز دیدن بخفت
براں باش تا ہرچہ نیّت کنی	نظر در صلاحِ رعیّت کنی
مپیچ اے پسر گردن از عقل و رای	کہ مردم ز دستت نہ پیچند پای
گریزد رعیّت ز بیداد گر	کند نام زشتش بگیتی سمر
بسے بر نیاید کہ بنیادِ خود	بکند آنکہ بنہاد بنیادِ بد
خرابی کند شیر و شمشیر زن	نہ چندانکہ دودِ دلِ طفل و زن
چراغے کہ بیوہ زنے بر فروخت	بسے دیدہ باشی کہ شہرے بسوخت
وزاں بہرہ ورتر در آفاق کیست	کہ در ملک رانی بانصاف زیست
چو نوبت رسد زیں جہاں غربتش	ترحّم فرستند بر تربتش
بد و نیک مردم چو می بگذرند	ہماں بہ کہ نامت بہ نیکی برند
خدا ترس را بر رعیّت گمار	کہ معمارِ ملکست پرہیزگار
بد اندیشِ تست آن و خونخوارِ خلق	کہ نفعِ تو جوید در آزارِ خلق
ریاست بدستِ کسانے خطاست	کہ از دستِ شاں دستہا بر خداست
نکوکار پرور نہ بیند بدی	چو بد پروری خصمِ جانِ خودی
مکافاتِ دشمن بمالش مکن	کہ بیخش بر آوردہ باید زبن

خسرو۔ پرویز کے بیٹے کا نام ہے۔ شیرویہ۔ یعنی شیر کی مانند۔ کہ چشمش۔ یعنی مرتے وقت صلاح۔ بہبودی مپیچ۔ یعنی بے عقلی کے کام نہ کرنا۔ رعایا مطیع رہے گی۔ سمر۔ قصہ کہانی۔ بسے بر نیاید۔ زیادہ وقت نہیں گذرتا ؎ دود دل۔ بددعا۔ بر فروخت یعنی آہ وزاری کے ذریعہ۔ شہرے بسوخت ویران ہوگیا۔ بہرہ ور۔ نصیبہ ور۔ نوبت۔ باری ترحّم۔ دعائے رحمت۔ تربت۔ قبر۔ بد و نیک۔ یعنی جبکہ نیک و بد سب کو مرنا ہے تو بہتر یہی ہے کہ تیرا نام تیرے بعد نیکی سے لیا جائے معمار۔ آباد کرنے والا۔ بد اندیش۔ یعنی جو دوسروں کو ستا کر تیرا نفع چاہے وہ تیرا خیر خواہ نہیں ہے۔ دستہا بر خدا یعنی اس سے پناہ چاہنے کے لئے۔ خصم۔ دشمن۔ مکافات۔ بدلہ۔ بن۔ جڑ

۱۰

مکن صبر بر عاملِ ظلم دوست ۔۔۔ چه از فربهی بایدش کند پوست
لہ سرِ گرگ باید هم اوّل برید ۔۔۔ نه چوں گوسفندانِ مردم درید

حکایت

چه خوش گفت بازرگانِ اسیر ۔۔۔ چو گردش گرفتند دزداں به تیر
چو مردانگی آید از رہزناں ۔۔۔ چه مردانِ لشکر چه خیلِ زناں
شہنشه که بازرگاں را بخست ۔۔۔ درِ خیر بر شہر و لشکر ببست
کے آنجا دگر ہوشمنداں روند ۔۔۔ چو آوازۂ رسمِ بد بشنوند،
نکو بایدت نام و نیکی قبول ۔۔۔ نکو دار بازرگان و رسول
بزرگاں مسافر بجاں پرورند ۔۔۔ که نامِ نکوئی بعالم برند
تبه گردد آں مملکت عنقریب ۔۔۔ کزو خاطرِ آزرده آید غریب
غریب۲ آشنا باش و سیّاح دوست ۔۔۔ که سیّاح جلّابِ نامِ نکوست
نکو دار ضیف و مسافر عزیز ۔۔۔ وز آسیبِ شاں بر حذر باش نیز
ز بیگانه پرہیز کردن نکوست ۔۔۔ که دشمن تواں بود در زیِّ دوست
قدیمانِ خود را بیفزای قدر ۔۔۔ که ہرگز نیاید ز پرورده غدر
چو خدمت گزاریت گردد کہن ۔۔۔ حقِ سالیانش فرامش مکن
گر او را ہرم دستِ خدمت ببست ۔۔۔ ترا بر کرم ہمچناں دست ہست

حکایت

شنیدم که شاپور دم درکشید ۔۔۔ چو خسرو برسمش قلم درکشید
چو شد حالش از بینوائی تباه ۔۔۔ نبشت ایں حکایت بنزدیکِ شاه

لہ سرِ گرگ۔ یعنی بکریاں پھاڑنے سے پہلے ہی بھیڑیئے کو مار ڈالنا چاہیئے۔ بازرگان۔ تاجر۔ اسیر۔ قیدی۔ چه مردانِ لشکر یعنی سپاہی اور عورت برابر تو ایسے لشکر سے کیا فائدہ۔ خست۔ زخمی کیا۔ رسمِ بد۔ برا طور۔ نکو بایدت۔ یعنی جس بادشاہ کو نیک نام رہنا ہے اُسے تاجروں اور قاصدوں سے بہتر سلوک کرنا چاہیئے۔ کہ نامِ نکوئی۔ نیک نامی مسافروں کے ذریعہ پھیلتی ہے۔ ۲ غریب۔ مسافر۔ سیاح۔ مسافر۔ جلّاب۔ نقل کرنے والا۔ ضیف۔ مہمان۔ آسیب، تکلیف۔ حذر۔ بچاؤ۔ زیّ۔ لباس۔ قدیمان یعنی پرانے میل جول والے۔ غدر۔ دھوکا۔ سالیانہ۔ وہ تنخواہ جو سالانہ دی جائے۔ ہرم۔ بڑھاپا۔ کرم۔ مہربانی۔ شاپور۔ خسرو کا وزیر جس نے شیریں کو اس سے ملایا تھا

برسمش۔ یعنی ملازمت سے اُس کو برطرف کردیا۔ بینوائی۔ مفلسی۔

۱۵ آفاق گستر بعدل - ملک میں انصاف رکھنے والا - نماندم - یعنی میں کسی لائق نہ رہا تو کوئی مضائقہ نہیں -

کہ اے شاہِ آفاق گستر بعدل	اگر من نماندم تو مانی بفضل
چو بذلِ تو کردم جوانئے خویش	بہنگامِ پیری مرانم زپیش
غریبے کہ پر فتنہ باشد سرش	میازار و بیروں کن از کشورش
تو گر خشم بروے نرانی رواست	کہ خود خوئے بد دشمنش در قفاست
وگر پارسی باشدش زاد بوم	بصنعاش مفرست وسقلاب و روم
ہم آنجا امانش مدہ تا بچاشت	نشاید بلا بر دگر کس گماشت
کہ گویند برگشتہ باد آں زمیں	کزو مردم آیند بیروں چنیں،
عمل گر دہی مردِ منعم شناس	کہ مفلس ندارد زسلطاں ہراس
چو مفلس فرو بُرد گردن بدوش	ازو بر نیاید دگر جز خروش
چو مشرف دو دست از امانت بداشت	بباید برو ناظرے بر گماشت
ورا و نیز در ساخت با خاطرش	زمشرف عمل بر کن و ناظرش
خداترس باید امانت گزار	امیں کز تو ترسد امینش مدار
بیفشاں و بشمار و عاقل نشیں	کہ از صد یکے را نہ بینی امیں
دو ہمجنسِ دیرینہ را ہم قلم	نباید فرستاد یکجا بہم
چہ دانی کہ ہمدست کردند و یار	یکے دزد باشد یکے پردہ دار
چو دزداں زہم باک دارند و بیم	رود در میاں کاروانے سلیم
یکے را کہ معزول کردی زجاہ	چو چندے برآید بہ بخشش گناہ
برآوردن کامِ امیدوار	بہ از قید بندی شکستن ہزار
نویسندہ را گر ستونِ عمل	بیفتد نبُرّد طنابِ امل

بذل تو کردم - بڑے کاموں میں صرف کی - مرانم - مجھے نہ ہٹا - غریب - غیر ملکی - کشور - ملک - خشم نرانی - عتاب نازل نہ کرے - قفا - گدّھی - زاد بوم - یعنی بوم زاد - صنعاء - یمن کا دارالسلطنت - سقلاب - ترکستان کا ایک شہر ہے - بچاشت یعنی چاشت کے وقت تک بھی اس کو زندہ نہ چھوڑ - برگشتہ باد - برباد ہو - منعم - باآبرو - چو مفلس - اگر مفلس نے خیانت کی تو اُس سے کچھ وصول نہ ہو سکیگا - ناظر - نگراں - زمشرف - یعنی دونوں کو معزول کردے - عاقل نشیں - پھر بھی نگرانی رکھنا ۲ - ہم قلم - شریک کار -

ہمدست - ساتھی - چو دزداں یعنی جب چوروں میں باہمی اطمینان نہو تب ہی قافلہ بچ سکتا ہے - چندے برآید - کچھ دن گذرنے پر نویسندہ را - یعنی ماہر آدمی پر کام میں اعتماد کردے تاکہ اُسے غلطی کیوجہ سے امید قطع کرنیکی نوبت ہی نہ آئے -

۱ بفرمان بران۔ بادشاہ کو ماتحتوں کے ساتھ باپ کا سا برتاؤ رکھنا چاہیئے گہے میکند۔ کبھی آنسو پونچھتا ہے۔

بفرمان[1] بران بر شہِ دادگر — پدروار خشم آورد بر پسر
گہش میزند تا شود دردناک — گہے میکند آبش از دیدہ پاک
چو نرمی کنی خصم گردد دلیر — وگر خشم گیری شوند از تو سیر
درشتی و نرمی بہم در بہ ست — چو رگ زن کہ جرّاح و مرہم نہ ست
جوانمرد و خوش خلق و بخشندہ باش — چو حق بر تو باشد تو بر خلق پاش
چو یاد آیدت عہدِ شاہانِ پیش — ہمیں نقش برخواں پس از عہدِ خویش
نیامد کس اندر جہاں کو بماند — مگر آں کز و نامِ نیکو بماند
نمرد[2] آنکہ ماند پس از وے بجائے — پل و خانی و خوان و مہماں سرائے
ہر آنکو نماند از پسش یادگار — درختِ وجودش نیاورد بار
وگر رفت و ایثار و خیرش نماند — نشاید پس مرگش الحمد خواند
چو خواہی کہ نامت بود در جہاں — مکن نامِ نیکِ بزرگاں نہاں
ہمیں کام و ناز و طرب داشتند — بآخر برفتند و بگذاشتند
یکے نامِ نیکو ببرد از جہاں — یکے رسمِ بد ماند ازو جا[3]وداں
بسمعِ رضا مشنو ایذائے کس — وگر گفتہ آید بغورش برس
گنہگار را عذرِ نسیاں بنہ — چو زنہار خواہند زنہار دہ
گر آید گنہگارے اندر پناہ — نہ شرط ست کشتن باوّل گناہ
چو بارے بگفتند و نشنید پند — دگر گوشمالش بزندان و بند
وگر پند و بندش نیاید بکار — درختِ خبیث ست بیخش برآر
چو خشم آیدت بر گناہِ کسے — تامّل کنش در عقوبت بسے

شوند از تو سیر۔ سب کے دل بھر جائیں گے۔ رگ زن۔ فصد کھولنے والا۔ بر تو باشد۔ یعنی خدا جب تجھے نوازے۔ ہمیں نقش۔ یعنی تجھے بھی تیرے بعد نیکی یا بدی سے یاد کریں گے۔ مگر آں۔ یعنی جس کا نیک نام باقی ہے وہی زندہ جاوید ہے۔ ۲ نمرد آنکہ۔

١٠

یعنی جس کی کوئی اچھی یادگار باقی ہے وہ مردہ نہیں ہے درخت۔ یعنی وہ بے ثمر درخت کی طرح ہے۔ ایثار۔ دوسروں کے لئے قربانی کرنا۔ الحمد۔ فاتحہ۔ ہمیں۔ جس طرح تیرے لئے اسباب عیش مہیا ہیں۔ ۳ جاوداں۔ ہمیشہ۔ غور۔ گہرائی۔ نسیان۔ بھول۔ زنہار۔ توبہ۔ نہ شرط است۔ ضروری نہیں ہے۔ چو بارے۔ یعنی اوّل نصیحت پھر فضیحت نہ مانے تو پھر فنا۔ عقوبت۔ سزا

کہ سہلست لعلِ بدخشاں شکست	شکستہ نشاید دگربارہ بست

حکایت در تدبیر پادشاہاں وتاخیر کردن در سیاست

زدریائے عماں برآمد کسے
سفر کردہ ہامون ودریا بسے
عرب دیدہ وترک وتاجیک وروم
زہر جنس در نفسِ پاکش علوم
جہاں گشتہ ودانش اندوختہ
سفر کردہ وصحبت آموختہ
بہیکل قوی چوں تناور درخت
ولیکن فرو ماندہ بے برگ سخت
دو صد رقعہ بالائے ہم دوختہ
زحرّاق واو درمیاں سوختہ
بشہرے درآمد زدریا کنار
بزرگے دراں ناحیت شہریار
کہ طبعے نکونامی اندیش داشت
سرِ عجز برپائے درویش داشت
بشستند خدمتگزارانِ شاہ
سرو تن بحمامش ازگردِ راہ
چو بر آستانِ ملک برنہاد
نیایش کناں دست بربر نہاد
نرفتم دریں مملکت منزلے
کزآسیب آزردہ دیدم دلے
ندیدم کسے سرگراں ازشراب
مگر ہم خرابات دیدم خراب
ملک راہمیں ملک پیرایہ بس
کہ راضی نگرود بآزارِ کس
سخن گفت ودامانِ گوہر فشاند
بنطقے کہ شد آستیں برفشاند
پسند آمدش حسن گفتارِ مرد
بنزدِ خودش خواند واکرام کرد
زرش داد وگوہر بشکر قدوم
بپرسیدش ازگوہر وزاد بوم
بگفت آنچہ پرسیدش ازسرگذشت
بقربت زدیگرکساں درگذشت

سل۵ کہ سہلست۔ توڑنا آسان ہے جوڑنا مشکل ہے۔ عماں۔ مشہور سمندر ہے۔ ہامون۔ صحرا۔ تاجیک۔ عرب وروم کے علاوہ نسلیں۔ دانش۔ حکمت۔ ہیکل۔ جسم وصورت بے برگ۔ بے ساماں۔ رقعہ۔ پیوند۔ حراق۔ سوختنی کپڑا۔ شہریار۔ بادشاہ۔ عجز۔ عاجزی سل۱۰ سروتن بشستند کا مفعول ہے۔ نیایش۔ ستائش۔ بر۔ سینہ۔ آسیب۔ صدمہ۔ سرگراں۔ بدمست۔ خرابات۔ میخانہ۔ پیرایہ۔ آرایش۔ آستیں برفشاند۔ جھوم گیا۔ قدوم۔ تشریف آوری۔ گوہر۔ یعنی نسب۔ زادبوم۔ وطن۔ بگفت۔ یعنی اس خوبی سے جوابات دیئے کہ تقرب شاہی میں اس کا مرتبہ دوسروں سے بڑھ گیا۔

ملک با دلِ خویشتن رائے زد ^۱	کہ دستورِ ملک این چنینے سزد
ولیکن بتدریج تا انجمن	بسستی نخندند بر رائے من
بعقلش بباید نخست آزمود	بقدرِ ہنر پایگاہش فزود
بُرد بر دل از جورِ غم بارہا	کہ ناآزمودہ کند کارہا
چو قاضی بفکرت نویسد سجل	نگردد ز دستاربنداں خجل
نظر کن چو سوفار داری بشست	نہ آنگہ کہ پرتاب کردی ز دست
چو یُوسف کسے در صلاح و تمیز	بیکسال باید کہ گردد عزیز
بایام تا برنیاید بسے	نشاید رسیدن بغورِ کسے
ز ہر نوعِ اخلاقِ او کشف کرد ^۲	خردمند پاکیزہ دیں بود مرد
نکو سیرتش دید و روشن قیاس	سخن سنج و مقدارِ مردم شناس
برای از بزرگاں ہش دید بیش	نشاندش زبردستِ دستورِ خویش
چناں حکمت و معرفت کاربست	کہ در امر و نہیش دروے نخست ^۳
در آورد ملکے بزیرِ قلم	کز و بر وجودے نیامد الم
زبانِ ہمہ حرف گیراں ببست	کہ حرفے بدش برنیاید ز دست
حسودیکہ یک جو خیانت ندید	بکارش نیامد چو گندم طپید
ز روشن دلش ملک پرتو گرفت	وزیرِ کہن را غمِ نو گرفت
ندید آں خردمند را رخنۂ	کہ دروے تواند زدن طعنۂ
امین و بد اندیش طشت و مور	نشاید در و رخنہ کردن بزور
ملک را دو خورشید طلعت غلام	بسر بر کمر بستہ بودے مدام

۱ رائے زد۔ سوچا۔ دستور۔ وزیر۔ تدریج۔ رفتہ رفتہ۔ انجمن۔ مجلس۔ سستی۔ کمزوری۔ بقدرِ ہنر۔ اس کی قابلیت کے مطابق۔ اس کا مرتبہ ہونا چاہیئے۔ برد۔ یعنی جو آزمودہ کار کوئی کام کرتا ہے اُس کو بڑے مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سجل۔ دستاویز۔ دستاربندان۔ فضلاء۔ نظر کن یعنی تیر چلانے سے قبل غور کر لینا چاہیئے۔ چو یوسف۔ حضرت یوسف اپنی قابلیت کی وجہ سے ایک سال ہی میں عزیز مصر بن گئے تھے۔ غور۔ گہرائی۔ ۲ کشف کرد۔ معلوم کیا۔ سیرت۔ عادت۔ روشن قیاس۔ سمجھدار۔ ۔۔ بہش۔ محقق بہوش۔ اگر دید بیش پڑھا جائے ورنہ بصورت دید و بیش یعنی بہتر و اشس سے مرکب ہے۔ زبردست۔ بالا۔ دروے نخست۔ کسی کا دل نہ توڑا۔ زیرِ قلم۔ زیرِ حکم۔ حرف گیر۔ عیب جو۔ بکارش نیامد۔ یعنی اس کا تڑپنا اس کے لئے مفید نہ ہوا۔ گندم۔ محض جو کی مناسبت سے استعمال کر دیا ہے۔ پرتو۔ سایہ۔ رخنہ۔ خرابی۔ امین۔ اور بد اندیش کی مثال طشت اور چیونٹی کی سی ہے۔ طلعت۔ چہرہ۔ دیدار۔ مدام۔ ہمیشہ۔

١ از سہ دیگر۔ یعنی اُن دونوں جیسا کوئی تیسرا نہ تھا۔ دو صورت یعنی ایک دوسرے سے اسقدر مشابہ تھا۔ جیسا کہ آئینہ دیکھنے والا اور اُس کا عکس۔ شمشاد بُن۔ شمشاد قد۔ ہوا خواہ دوست میل۔ میلان۔ بشر۔ یعنی شرارت سے۔ زآسایش یعنی بدوں دیکھے چین نہ آتا۔ سادہ رو۔ امرد۔ غرض۔ یعنی نفسانی۔ ہیبت۔ رعب۔ شمہ۔ قلیل۔ سامان۔ قدر۔ آبرو۔ سر۔ خیال۔ ٢ سفر کردگان۔ یعنی غیر ملکی۔ لاابالی۔ بے پروا۔ خیرہ۔ بے شرم۔ ایوان۔ محل۔ مگر۔ اگر میں خاموش رہوں تو نمک حرام کہلاؤں۔ پندار۔ وہم وگمان۔ گوش داشت۔ دیکھ رہا تھا۔ بناخوبتر۔ برائی کے ساتھ۔ کہ بدمرد یعنی ہر شخص کی زبان پر یہ جملہ آگیا۔ دست یافت۔ موقعہ ملا۔

دو پاکیزہ پیکر چو حور و پری ‌‌ ‌— چو خورشید و ماہ از سہ[1] دیگر بری
دو صورت کہ گفتی یکے نیست بیش — نمودہ در آئینہ ہمتائے خویش
سخنہائے دانائی شیریں سخن — گرفت اندراں ہر دو شمشاد بن
چو دیدند کا وصافِ خُلقش نکوست — بطبعش ہوا خواہ گشتند و دوست
در وہم اثر کرد میلِ بشر — نہ میلے چو کوتاہ بیناں بشرّ
ازآسایش انگہ خبر داشتے — کہ در روئے ایشاں نظر داشتے
چو خواہی کہ قدرت بماند بلند — دل اے خواجہ در سادہ رویاں مبند
وگر خود نباشد غرض درمیاں — حذر کن کہ دارد بہیبت زیاں
وزیر اندریں شمۂ راہ برد — بخبث ایں حکایت بر شاہ برد
کہ ایں را ندانم چہ خوانند وکیست — نخواہد بساماں دریں ملک زیست
شنیدم کہ بابندگانش سرست — خیانت پسندست وشہوت پرست
سفر[2] کردگاں لاابالی زیند — کہ پروردۂ ملک و دولت نیند
نشاید چنیں خیرہ روئے تباہ — کہ بدنامی آرد در ایوانِ شاہ
مگر نعمتِ شہ فرامش کنم — کہ بینم تباہی و خامش کنم
بہ پندار نتواں سخن گفت زود — نگفتم ترا تا یقینم نبود
زفرمانبرانم کسے گوش داشت — کہ زیناں دو یکتن در آغوش داشت
من ایں گفتم اکنوں ملک راست رای — چناں کازمودم تو نیز آزمای
بناخوبتر صورتے شرح داد — کہ بد مرد را نیک روزے مباد
بد اندیش برخوردہ چوں دست یافت — درونِ بزرگاں بآتش بتافت

بخرده توان آتش افروختن — پس آنگه درختِ کہن سوختن
ملک را چناں گرم کرد ایں خبر — که جوشش برآمد چو منجل بسر
غضب دست در خونِ درویش داشت — ولیکن سکوں دست در پیش داشت
که پرورده کشتن نه مردی بود — ستم در پے داد سردی بود
میازار پروردهٔ خویشتن — چو تیرِ تو دارد به تیرش مزن
بنعمت نبایست پروردنش — چو خواہی به بیداد خوں خوردنش
ازو تا ہنرہا یقینت نشد — در ایوانِ شاہی قرینت نشد
کنوں تا یقینت نگردد گناہ — بگفتارِ دشمن گزندش مخواہ
ملک در دل ایں راز پوشیده داشت — که قولِ حکیماں نیوشیده داشت
دلست اے خردمند زندانِ راز — چو گفتی نیاید بزنجیر باز
نظر کرد پوشیده در کارِ مرد — خلل دید در رای ہشیار مرد
که ناگه نظر زی یکے بنده کرد — پری چہره در زیرِ لب خنده کرد
دو کس را که باہم بود جان و ہوش — حکایت کنانند و ایشاں خموش
تو دانی که صاحب نظر زیر زیر — نگردد چو مستسقی از دجله سیر
ملک را گمانِ بدی راست شد — بسودا برو خشمگن خواست شد
ہم از حسنِ تدبیر و رائے تمام — بآہستگی گفتش اے نیکنام
ترا من خردمند پنداشتم — بر اسرارِ ملکت امیں داشتم
گماں بردمت زیرک و ہوشمند — ندانستمت خیره و ناپسند
چنیں مرتفع پایه جائے تو نیست — گناه از من آمد خطائے تو نیست

ا منجل ۔ درانتی ۔ ستم در پئے داد ۔ انعام کے بعد ظلم بدی ہے ۔ تیرِ تو دارد ۔ تیری پناہ میں ہے ۔ بیداد ۔ ظلم ۔ قریں ۔ ہمنشیں ۔ گزند ۔ نقصان ۔ ایں راز یعنی چغلی ؛ ؛ دل است ۔ یہ حکماء کا مقولہ ہے ۔ خلل ۔ عیب ۔ که ۔ خلل کا بیان ہے ۔ زی ۔ جانب ۔ خنده زیر لب ؛ ؛ مسکراہٹ ۔

۱۰

حکایت ۔ یعنی اشاروں اشاروں میں بات ہوجاتی ہے ۔ ۲ نظر زیر زیر ۔ دزدیدہ نگاہی ۔ مستسقی ۔ جیسے استسقاء کا مرض ہو ۔ دجلہ ۔ بغداد کا مشہور دریا ۔ راست شد ۔ یقین ہوگیا ۔ سودا ۔ غصہ ۔ جنون ۔ اسرار ۔ راز ۔ زیرک ۔ عقلمند ۔ خیرہ ۔ بیحیا ۔ مرتفع پایہ ۔ بلند مرتبہ ۔

کہ چوں بدگہر[۱] پرورم لاجرم
برآورد سر مردِ بسیار داں
مرا چوں بود دامن از جرم پاک
بخاطر برم ہرگز ایں ظن نرفت
شہنشہ برآشفت کاینک وزیر
تبسّم کناں دست برلب گرفت
حسودیکہ بیند بجائے خودم
من آں ساعت انگاشتم دشمنش
چو سلطاں فضیلت نہد بر ویم
مرا تا قیامت نگیرد[۲] بدوست
برینت بگویم حدیثے درست

خیانت روادارم درحرم
چنیں گفت با خسروِ کارداں
نیاید زخبثِ بداندیش باک
ندانم کہ گفت اینچہ برمن نرفت
تعلّل مبندیش وحجّت مگیر
کزو ہرچہ گوید نیاید شگفت
کجا بر زباں آورد جز بدم
کہ بنشاند شہ زیر دستِ منش
نداند کہ دشمن بود در بیم
چو بیند کہ در عزّ من ذلّ اوست
اگر گوش با بندہ داری نخست

مثل

مر ابلیس را دید شخصے بخواب
نظر کرد و گفت اے نظیرِ قمر
ترا سہمگن روئے پنداشتند
بخندید و گفت آں نہ شکلِ منست
برانداختم بیخ شاں از بہشت
مرا ہمچنیں نامِ نیک ست لیک

بقامت صنوبر بروی آفتاب
ندارند خلق از جمالت خبر
بگرمابہ در زشت بنگاشتند
ولیکن قلم درکفِ دشمنست
کنونم بکیں میںنگارند زشت
زعلّت نگوید بداندیش نیک

۱۔ بدگہر۔ بداصل۔ لاجرم۔ لامحالہ۔ حرم گھر۔ خسرو۔ بادشاہ۔ باک۔ خوف۔ بر۔ زیادہ ہے۔ کہ۔ کدام۔ کاینک وزیر۔ یعنی معزول شدہ وزیر نے کہا ہے۔ تعلّل۔ بہانہ حجّت مگیر یعنی اب لائل سے کوئی فائدہ نہیں۔ تبسّم کناں یعنی نئے وزیر نے ہنستے ہوئے شگفت۔ تعجب۔ جز۔ سوائے زیردست۔ ماتحت۔ ۲۔ نگیرد بدوست۔ دوست نہیں بنا سکتا۔ عز۔ عزت ذلّ۔ ذلت۔ حدیث۔ قصہ۔ صنوبر۔ ایک قسم کا سرو ہے۔ سہمگن۔ ہولناک۔ گرمابہ۔ حمام میں ہولناک تصویریں منقش کرتے تھے۔ برانداختم۔ دشمنی کی علت ہے۔ کیں۔ کینہ۔ علت۔ یعنی حسد۔

60218

وزیرے کہ جاہِ من آبش بریخت — بفرسنگ باید ز مکرش گریخت
ولیکن نیندیشم از خشم شاہ — دلاور بود در سخن بیگناہ
چو حرفم برآید درست از قلم — مرا از ہمہ حرف گیراں چہ غم
نیاوردہ عامل غش اندر میاں — نیندیشد از رفع دیوانیاں
اگر محتسب گردد آنرا غمست — کہ سنگ ترازوئے بارش کمست
ملک در سخن گفتنش خیرہ ماند — سرِ دستِ فرماندہی برفشاند
کہ مجرم بزرق و زباں آوری — ز جرمیکہ دارد نگردد بری
ز خصمت ہمانا کہ نشنیدہ ام — نہ آخر بچشم خودت دیدہ ام
کزیں زمرۂ خلق در بارگاہ — نمی باشدت جز درایناں نگاہ
بخندید مردِ سخنگوی و گفت — حقست ایں سخن حق نشاید نہفت
دریں نکتہ ہست اگر بشنوی — کہ حکمت رواں باد و دولت قوی
نہ بیند کہ درویش بیدستگاہ — بحسرت کند در توانگر نگاہ
مرا دستگاہِ جوانی برفت — بلہو و لعب زندگانی برفت
ز دیدارِ ایناں ندارم شکیب — کہ سرمایہ دارانِ حسنند و زیب
مرا ہمچنیں چہرہ گلفام بود — بلوریں تنم از خوبی اندام بود
درِ غایتم رشتہ باید کفن — کہ مویم چو پنبہ ست و دوکم بدن
مرا ہمچنیں جعدِ شبرنگ بود — قبا در بر از نازکی تنگ بود
دو رستہ دُرم در دہاں داشت جاے — چو دیوارے از خشت سیمیں بپاے
کنونم نگہ کن بوقتِ سخن — بیفتاد یک یک چو جسرِ کہن

۵۱ آبش بریخت۔ بے آبرو کردیا۔ فرسنگ۔ تین میل۔ دلاور۔ یعنی بے قصور آدمی بات کہنے میں جری ہوتا ہے۔ عامل۔ کارندہ۔ غش۔ کھوٹ۔ رفع۔ حساب کتاب۔ دیوانیان۔ دفتری۔ گردد۔ چکر لگائے۔ خیرہ۔ حیران۔ ۵۲ سرِ دست فشاند۔ غضبناک ہوا۔ زرق۔ حیلہ۔ نہ آخر۔ کیا میں نے اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا۔ زمرہ۔ جماعت۔ کہ حکمت۔ جملہ دعائیہ ہے۔ دستگاہ۔ طاقت۔ لہو و لعب۔ کھیل کود۔ شکیب۔ صبر۔ گلفام۔ گلرنگ۔ بلوریں۔ بلور کی مانند۔ ۵۳ درِ غایتم۔ یعنی زندگی کے آخری لمحات گذار رہا ہوں۔ دوک۔ تکلہ۔ جعد۔ گھونگر دار بال۔ شبرنگ۔ سیاہ۔ در۔ موتی دانت مراد ہیں۔ جسر۔ پل۔

۱۰

درایشاں بحسرت چرا ننگرم | کہ عمر تلف کردہ یاد آورم
برفت از من آں روزہائے عزیز | بپایاں[1] رسد ناگہ ایں روز نیز
چو دانشور ایں دُرِ معنی بسُفت | بگفت ایں کزاں بہ محالست گفت
درارکانِ دولت نگہ کرد شاہ | کزیں خوبتر لفظ و معنی مخواہ
کسے را نظر سوئے شاہد رواست | کہ داند بدیں شاہدی عذر خواست
بعقل ار نہ آہستگی کردمے | بگفتارِ خصمش بیازردمے
بہ تندی سبک دست بردن بتیغ | بدنداں برد پشتِ دستِ دریغ
زصاحب غرض تا سخن نشنوی | کہ گر کاربندی پشیماں شوی
نکونام را جاہ و تشریف و مال | بیفزود و بدگوی را گوشمال
بتدبیرِ دستورِ دانشورش | بہ نیکی بشد نام در کشورش
بعدل و کرم سالہا ملک راند | برفت و نکونامی از وے بماند
چنیں پادشاہاں کہ دیں پرورند | ببازوئے دیں گوئے دولت برند
ازاناں نہ بینم دریں عہد کس | وگر ہست بوبکر سعدست و بس
خدیو خردمند فرخ نہاد | کہ شاخ امیدش برومند باد
بہشتی[3] درختی تو اے پادشاہ | کہ افگندہ سایہ یکسالہ راہ
طمع بود در بختِ نیک اخترم | کہ بالِ ہمای افگند بر سرم
خرد گفت دولت نہ بخشد ہمای | گر اقبال خواہی دریں سایہ آی
خدایا برحمت نظر کردۂ | کہ ایں سایہ بر خلق گستردۂ
دعا گوئے ایں دولتم بندہ وار | خدایا تو ایں سایہ پایندہ دار

[1] پایاں - آخر - ایں کزاں - یعنی اس سے بہتر جواب نہیں ہو سکتا۔ شاہد - معشوق - کہ داند - جو اس طرح کی عذر خواہی کر سکے - بدنداں - یعنی افسوس کرنا پڑتا ہے -
[2] کاربندی - تو عمل کرے گا - نکونام - یعنی نیا وزیر - بدگو - یعنی پرانا وزیر - بشد - یعنی بادشاہ کا نام مشہور ہوا - گوئے بردن - بڑھ جانا - خدیو - بادشاہ - کہ شاخ - جملہ دعائیہ ہے
[3] بہشتی درخت - شجرۂ طوبیٰ جس کا سایہ ایک سال کی مدت میں طے ہو سکیگا - طمع - امید - ہما - ایک فرضی جانور ہے جس کے سر پر سے گذر جاتا ہے وہ بادشاہ ہو جاتا ہے - ایں سایہ - منصف بادشاہ -

سلہ صوابست۔ دعا کے بعد پھر اس مضمون کی طرف رجوع کیا ہے۔

صوابست پیش از کُشش بند کرد	که نتواں سرِ کشته پیوند کرد
خداوندِ فرماں و رای و شکوه	زغوغائے مردم نگردد ستوه
سرِ پر غرور از تحمل تهی	حرامش بود تاجِ شاهنشهی
نگویم چو جنگ آوری پای دار	چو خشم آیدت عقل بر جای دار
تحمل کند هر کرا عقل هست	نه عقلے که خشمش کند زیر دست
چو لشکر بروں تاخت خشم از کمیں	نه انصاف ماند نه تقوی نه دیں
نه دیدم چنیں دیو زیرِ فلک	کزو میگریزند چندیں ملک

شکوہ۔ دبدبہ۔ ستوہ۔ عاجز۔ نگویم یعنی لڑائی میں بہادری دکھانا تو کوئی کمال نہیں اس لئے میں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہتا ہوں بہادر تو وہ ہے جو غصہ پی جائے نہ عقلے۔ جو عقل غصہ سے مغلوب نہو کمیں گھات۔ سلہ دیو۔ یعنی غصہ۔ ملک۔ یعنی تقویٰ اور دینداری

گفتار

۱۰

نه بر حکمِ شرع آب خوردن خطاست	وگر خوں بفتوی بریزی رواست
اگر شرع فتوی دهد بر هلاک	الا تا نداری ز کُشتنش باک
وگر دانی اندر تبارش کساں	بر ایشاں ببخشای و راحت رساں
گنه بود مردِ ستمگاره را	چه تاواں زن و طفلِ بیچاره را
تنت زورمند است و لشکر گراں	ولیکن در اقلیمِ دشمن مراں
که وے بر حصارے گریزد بلند	رسد کشورے بیگنه را گزند
نظر کن در احوالِ زندانیاں	که ممکن بود بیگنه در میاں
چو بازارگاں در دیارت بمرد	بمالش خساست بود دست برد
کزاں پس که بروے بگریند زار	بهم باز گویند خویش و تبار
که مسکیں در اقلیمِ غربت بمرد	متاعے کزو ماند ظالم ببرد

نہ بحکم۔ کیا حکم شرع کے برخلاف پانی پینا گناہ نہیں ہے (رمضان میں) الا۔ ہرگز۔ باک۔ خطرہ۔ وگردانی۔ اگر کسی مجرم کو قتل کرنے سے اس کے خاندان کی تباہی کا اندیشہ ہے تو ان کی راحت کا بندوبست کردو۔ سلہ ستمگارہ۔ ستمگر۔ تاوان۔ جرم۔ وے۔

یعنی دشمن۔ کشور یعنی رعایا زندانیاں۔ قیدی۔ خساست۔ کمینہ پن۔ غربت۔ مسافرت۔ متاع۔ سامان۔ سلہ نون ضرورت شعری کی وجہ سے ساکن ہے

بیندیشں ازاں طفلکِ بے پدر[1]	وزآہِ دلِ دردمندش حذر
بسا نام نیکوئے پنجاہ سال	کہ یک نام زشتش کند پائمال
پسندیدہ کارانِ جاوید نام	تطاول نکردند بر مالِ عام
برآفاق گر سربسر بادشاست	چو مال از توانگر ستاند گداست
بمرد از تہیدستی آزاد مرد	ز پہلوئے مسکیں شکم پر نکرد

حکایت

شنیدم کہ فرماندہے دادگر	قبا داشتے ہر دو[2] روآستر
یکے گفتش اے خسروِ نیکروز	قبائے زدیبائے چینی بدوز
بگفت ایں قدر ستر و آسایش ست	وزیں بگذری زیب و آرایش ست
نہ از بہر آں میستانم خراج	کہ زینت کنم بر خود و تخت و تاج
چو ہچوں زناں حُلّہ در تن کنم	بمردی کجا دفع دشمن کنم
مرا ہم ز صد گونہ آز و ہواست	ولیکن خزینہ نہ تنہا مراست
خزائن پراز بہر لشکر بود	نہ از بہر آئین و زیور بود
سپاہی کہ خوشدل نباشد ز شاہ	ندارد حدودِ ولایت نگاہ
چو دشمن خرِ روستائی[3] بَرَد	مَلِک باج و دہ یک چرا میخورد
مخالف خرش بُرد و سلطاں خراج	چہ اقبال بینی دراں تخت و تاج
مُروّت نباشد برافتادہ زور	بَرَد مرغِ دوں دانہ از پیش مور
رعیّت درختست گر پروری	بکامِ دلِ دوستاں برخوری

وجہ سے ہمیشہ رہیگا۔ تطاول۔ دست درازی۔ مرد۔ یعنی بہادر مرنا پسند کرتا ہے غریب کو ستا کر پیٹ بھرنا گوارا نہیں کرتا۔ سلہ دو روآستر۔ یعنی اُس کا ابرا استر کی طرح کم قیمت تھا۔ زدیبا۔ یعنی دیبا کے ابرے کی۔ ستر۔ چھپاؤ۔ خراج۔ زمینوں کا لگان۔ حلّہ۔ کپڑوں کا جوڑا۔ آز۔ خواہش۔ خزینہ۔ خزانہ۔ آئین و زیور۔ زیب و زینت۔ حدودِ ولایت۔ ملکی سرحدیں۔ سلہ روستائی۔ دہقان۔ باج۔ خراج۔ دہ یک۔ دسوانس۔ مخالف۔ یعنی غنیم۔ مروت۔ شرافت۔ برد۔ یعنی چیونٹی کا دانہ پس ہمت پرند چگتا ہے۔ بکام دل دوستاں۔ یعنی دوستوں کی حسب منشا۔

به بیرحمی از بیخ و بارش مکن — که ناداں کند حیف برخویشتن

کساں برخورند از جوانی و بخت — که برزیر دستاں نگیرند سخت

اگر زیر دستے درآید زپای — حذر کن ز نالیدنش بر خدای

چو شاید گرفتن بنرمی دیار — به پیکار خوں از مسامے میار

بمردی که ملکِ سراسر زمیں — نیرزد که خونے چکد بر زمیں

حکایت

شنیدم که جمشید فرخ سرشت — بسر چشمۂ برسنگے نوشت

بدیں چشمہ چوں ما بسے دم زدند — برفتند چوں چشم برہم زدند

گرفتیم عالم بمردی و زور — ولیکن نبردیم با خود بگور

چو بر دشمنے باشدت دسترس — مرنجانش کورا ہمیں غصہ بس

عدو زندہ سرگشتہ پیرامنت — بہ از خونِ او گشتہ در گردنت

حکایت

شنیدم که دارائے فرخ تبار — ز لشکر جدا ماند روزِ شکار

دواں آمدش گلہ بانے بہ پیش — شہنشہ برآورد تُغلق ز کیش

بصحرا در از دشمناں دار باک — که در خانہ باشد گل از خار پاک

برآورد چوپانِ بددل خروش — که دشمن نیم در ہلاکم مکوش

من آنم که اسپانِ شہ پرورم — بخدمت دریں مرغزار آورم

لہ کہ نادان - اپنی رعیت کو خود تباہ کرنا اپنے اوپر ہی ظلم کرنا ہے جو نادان ہی کرسکتا ہے - آید زپای - گر پڑے - دیار - ملک - مسام - بال کی جڑ - بمردی - یعنی ایک جان ضائع کرکے تمام دنیا کی حکومت حاصل کرنا مناسب نہیں ہے۔

لہ جمشید - مشہور بادشاہ ہے جس نے سینکڑوں سال حکومت کی اور پھر ضحاک کے ہاتھوں مارا گیا - بسر چشمہ - ایک چشمہ پر کتبہ لگایا - چوں ما - مجھ جیسے - گرفتیم - یعنی زور سے حکومت تو حاصل کرلی قبر میں ساتھ نہ لیجا سکوں گا - ہمیں غصہ - یعنی تیری فتحمندی کا - پیرامن - گرداگرد -

لہ دارا - ایران کا مشہور بادشاہ جو سکندر کی جنگ میں اپنے لشکریوں کے ہاتھ سے مارا گیا - تبار - خاندان - گلہ بان - چرواہا - تغلق - تیر بے پیکان - کیش - ترکش - کہ در خانہ - گھر میں پھولوں کی حفاظت کے لئے خاردار باڑھ کی ضرورت نہیں ہے - بددل - خوفزدہ - مرغ - شاداب سبزہ - زار - جگہ -

ملہ دل رفتہ۔ یعنی دل کو اطمینان ہوگیا۔ نکوہیدہ رای۔ بدعقل۔ سروش۔ حضرت جبرئیل یا ہر پیغامبر فرشتہ۔ زہ۔ یعنی میں نے چلہ کان تک کھینچ لیا تھا۔ مرعیٰ۔ چراگاہ۔ کہ دشمن۔ یعنی دوست دشمن میں امتیاز نہ کرے۔ مہتر۔ سردار۔ کہتر۔ چھوٹا۔ ملہ حضر

مَلک را دلِ رفتہ آمد بجای	بخندید وگفت اے نکوہیدہ رای
ترا یاوری کرد فرخ سروش	وگرنہ زہ آوردہ بودم بگوش
نگہبانِ مرعیٰ بخندید وگفت	نصیحت ز یاراں نشاید نہفت
نہ تدبیرِ محمود و رائے نکوست	کہ دشمن نداند شہنشہ ز دوست
چنانست در مہتری شرط زیست	کہ ہر کہترے را بدانی کہ کیست
مرا بارہا در حضر دیدۂ	ز خیل و چراگاہ پرسیدۂ
کنونت بمہر آمدم پیش باز	نمیدانیم از بد اندیش باز
توانم من اے نامور شہریار	کہ اسپے بروں آرم از صد ہزار
مرا گلہ بانی بعقلست و رای	تو ہم گلۂ خویش داری بپای
دراں دارِ ملک از خلل غم بود	کہ تدبیرِ شاہ از شباں کم بود

گفتار

تو کے بشنوی نالۂ دادخواہ	بکیواں برت کلۂ خوابگاہ
چناں خسپ کاید فغانت بگوش	اگر دادخواہے برآرد خروش
کہ نالد ز ظالم کہ در دورِ تست	کہ ہر جور کو میکند جورِ تست
نہ سگ دامنِ کاروانے درید	کہ دہقانِ ناداں کہ سگ پرورید
دلیر آمدی سعدیا در سخن	چو تیغے بدستست فتحے بکن
بگو آنچہ دانی کہ حق گفتہ بہ	نہ رشوت ستانی و نہ عشوہ دہ
زباں بند و دفتر ز حکمت بشوی	طمع بگسل و ہرچہ خواہی بگوی

دربار۔ خیل۔ گھوڑے
نمی دانیم۔ یعنی تو مجھے دشمن سے ممتاز نہ کرسکا۔ باز۔ جدا۔ کہ اسپے۔ یعنی اپنا گھوڑا لاکھوں میں پہچان لوں۔ دار ملک۔۔۔۔ دارالسلطنت۔ شباں۔ چرواہا۔ بکیواں۔ تیری خوابگاہ کی چھتری زحل ستارے کے پاس ہے یعنی مظلوموں سے دور ہے ملہ خروش۔ چیخ و پکار۔ کہ ہر جور یعنی تیرے دور میں کسی ظالم کا ظلم کرنا تیرا ہی ظلم کرنا ہے کیونکہ تو اسے ظلم سے نہ روک سکا۔ کہ دہقان۔ بلکہ دہقان۔ چو تیغ۔ یعنی سچی بات۔ عشوہ۔ فریب زباں بند۔ یعنی اپنے دفتر سے دانائی کی باتیں دھو ڈال اور زبان بند کرلے ورنہ لالچ کو چھوڑ کر بے دریغ نصیحت کر۔

حکایت

خبریافت گردن‌کشے در عراق ۔۔ کہ میگفت مسکینے از زیرِ طاق

تو ہم بر درے ہستی امیدوار ۔۔ پس امید بر در نشیناں برار

دلِ دردمنداں برآور ز بند ۔۔ کہ ہرگز نباشد دلت دردمند

پریشانیِ خاطرِ دادخواہ ۔۔ براندازد از مملکت پادشاہ

تو خفتہ خُنک در حرم نیمروز ۔۔ غریب از بروں گو بگرما بسوز

ستانندۂ دادِ آں کس خداست ۔۔ کہ نتواند از پادشہ داد خواست

حکایت

یکے از بزرگانِ اہلِ تمیز ۔۔ حکایت کند ز ابنِ عبد العزیز

کہ بودش نگینے بر انگشتری ۔۔ فرو ماندہ در قیمتش جوہری،

بشب گفتی آں جرم گیتی فروز ۔۔ دُرے بود در روشنائی چو روز

قضارا در آمد یکے خشک سال ۔۔ کہ شد بدرِ سیمائے مردم ہلال،

چو در مردم آرام و قوت ندید ۔۔ خود آسودہ بودن مروت ندید

چو بیند کسے زہر در کامِ خلق ۔۔ کیش بگذرد آبِ نوشیں بحلق

بفرمود و بفروختندش بسیم ۔۔ کہ رحم آمدش بر غریب و یتیم

بیک ہفتہ نقدش بتاراج داد ۔۔ بدرویش و مسکین و محتاج داد

بُریدند بروے ملامت کناں ۔۔ کہ دیگر بدستت نیاید چناں

شنیدم کہ میگفت و بارانِ دمع ۔۔ بعارض فرو میدویدش چو شمع

۱؎ گردن کش یعنی بادشاہ۔ طاق۔ محل۔ در نشیں۔ امیدوار۔ بند یعنی مصیبت۔ پریشانی۔ دادخواہ کی پریشانی زوالِ سلطنت کا سبب ہوجاتی ہے۔ گو۔ گوکہ۔ ستانندہ یعنی بادشاہ مظلوم کی فریاد نہیں سنتا تو خدا اُس سے بدلہ لیتا ہے

۲؎ ابنِ عبد العزیز۔ عمر بنو اُمیہ کے مشہور خلیفہ۔ فرو ماندہ یعنی بہت بیش قیمت تھا۔ جرم۔ جسم مراد نگ ہے۔ کہ شد۔ یعنی انسانوں کا چودھویں رات جیسا چاند سا چہرہ ہلال بن گیا۔ مروت۔ انسانیت۔ کام۔ حلق۔

۳؎ آبِ نوشیں۔ شیریں پانی سیم۔ سکۂ رائج الوقت۔ بتاراج داد۔ لٹایا۔ بریدند طعنہ دیا۔ دمع۔ آنسو۔ عارض۔ رخسارہ۔ چو شمع یعنی جس طرح شمع پگلتی ہے اور آنسو گراتی ہے۔

که زشتست پیرایہ[1] بر شهریار | دل شهری از ناتوانی فگار
مرا شاید انگشتری بے نگیں | نشاید دلِ خلقے اندوه گیں
خنک آنکه آسایشِ مرد و زن | گزیند بر آسایشِ خویشتن
نکردند رغبت هنر پروراں | بشادیِ خویش از غمِ دیگراں
اگر خوش بخسپد ملک بر سریر | نه پندارم آسوده خسپد فقیر
وگر زنده دارد[2] شبِ دیر یاز | بخسپند مردم بآرام و ناز
بحمدالله ایں سیرت و راهِ راست | اتابک ابوبکر بن سعد راست
کس از فتنه در پارس دیگر نشاں | نه بیند مگر قامتِ مهوشاں
یکے پنج بیتم خوش آمد بگوش | که در مجلسے میسرودند دوش

قول

مرا راحت از زندگی دوش بود | که آں ماه رویم در آغوش بود
مر اورا چو دیدم سر از خواب مست | بدو گفتم اے سرو پیشِ تو پست
دمے نرگس[3] از خواب نوشیں بشوی | چو گلبن بخند و چو بلبل بگوی
چه میخسپی اے فتنۂ روزگار | بیا و ز مئے لعلِ نوشیں بیار
نگه کرد شوریده از خواب و گفت | مرا فتنه خوانی و گوئی مخفت
در ایّامِ سلطانِ روشن نفس | نه بیند دگر فتنه بیدار کس

حکایت

در اخبارِ شاهانِ پیشینه هست | که چون تکله بر تختِ زنگی نشست

[1] پیرایہ ۔ زینت ۔ شاید ۔ لائق ہے ۔ نکردند ۔ یعنی ہنرمند لوگ دوسرے کی تباہی سے اپنے عیش کو پسند نہیں کرتے ۔ سریر ۔ تخت ۔ [2] زندہ دارد ۔ یعنی بادشاہ رات کو رعایا کی خاطر جاگے ۔ دیریاز ۔ دراز ۔ قامت ۔ قد ۔ ماہوش ۔ چاند جیسا معشوق ۔

۱۰

یکے ۔ یہ لفظ عدد کے بیان کے ساتھ بطور تکیہ کلام مستعمل ہوجاتا ہے ۔ دوش ۔ گذشتہ شب ۔ اے ۔ تیرے قد کے مقابلہ میں سرو بھی پست ہے [3] نرگس ۔ یعنی آنکھ ۔ نوشیں ۔ شیریں ۔ گلبن ۔ پھولوں کی ڈالی ۔ لعل ۔ سرخ ۔ شوریدہ ۔ پریشان ۔ پیشینہ ۔ گذشتہ ۔ تکلہ ۔ ابن زنگی شیراز کا مشہور بادشاہ ۔

بدورانش از کس نیازرد کس	سبق[1] برد گر خود ہمیں بود و بس
چنیں گفت یکره بصاحبدلے	که عمرم بسر رفت بیحاصلے
چو می بگذرد ملک و جاه و سریر	نبُرد از جہاں دولت اِلّا فقیر
بخواہم بکنجِ عبادت نشست	که دریابم ایں پنجروزے که ہست
چو بشنید دانائے روشن نفس	به تندی برآشفت[2] کاے نکلہ بس
طریقت بجز خدمتِ خلق نیست	به تسبیح و سجّاده و دلق نیست
تو بر تختِ سلطانئے خویش باش	باخلاقِ پاکیزه درویش باش
بصدق و ارادت میاں بسته دار	ز طامات و دعوی زباں بسته دار
قدم باید اندر طریقت نه دم	که اصلے ندارد دمِ بے قدم
بزرگاں که نقدِ صفا داشتند	چنیں خرقه زیرِ قبا داشتند

حکایت

شنیدم که بگریست سلطانِ روم	برِ نیکمردے ز اہلِ علوم
که پایابم[3] از دستِ دشمن نماند	جز ایں قلعه و شہر با من نماند
بسے جہد کردم که فرزندِ من	پس از من بود سرورِ انجمن
کنوں دشمنِ بدگہر دست یافت	سرِ دستِ مردی و جہدم بتافت
چه تدبیر سازم چه چاره کنم	که از غم بفرسود جان و تنم
برآشفت دانا که ایں گریه چیست	بریں عقل و ہمّت بباید گریست
ولایت چه باشد غمِ خویش خور	که از عمر بہتر شد و بیشتر

[1] سبق برد یعنی شاہانِ گذشتہ پر فوقیت کے لئے صرف اُس کی یہی خصلت کافی تھی۔ یکره۔ ایکبار۔ چو می بگذرد یعنی جبکہ دنیا فانی ہے ساتھ جانیوالی نہیں تو مجھے گوشۂ تنہائی میں بیٹھکر عبادت کرنی چاہیئے۔ جو میرے کام آئے۔

[2] برآشفت۔ غصّہ ہوگیا۔ طریقت۔ یعنی اصل تصوّف خلق خدا کی خدمت ہے۔ نہ کہ گدڑی میں مصلّے پر بیٹھکر تسبیح خوانی کرنا۔ تو بر۔ یعنی شاہی میں گدائی کر۔ طامات۔ ڈینگیں۔ قدم۔ یعنی عمل۔ دم۔ یعنی دعوی خرقہ۔ گدڑی۔

[3] پایاب طاقت۔ جہد۔ کوشش سرور۔ سردار۔ بدگہر۔ بداصل۔ که غم۔ غم جان وتن کو گھٹا رہا ہے۔ ولایت۔ ملک۔ که از عمر۔ یعنی عمر کا بہتر اور زیادہ حصّہ گذر گیا

ل[1] ترا آیں۔ تیری زندگی کے لئے جو کچھ ہے وہ کافی ہے۔ اگر ہوشمند۔ یعنی جسکو خود اپنی فکر ہے تو اس کی فکر میں نہ پڑ۔ خواہ وہ دانا ہو یا نادان۔ مشقت۔ یعنی حکومت جیسی چیز جس کی ابتدا بھی خراب اور انتہا بھی خراب۔ اس کا زوال رنج کرنے کے لائق نہیں

ترا[1] ایں قدر تا بمانی بس است	چو رفتی جہاں جائے دیگر کس است
اگر ہوشمند ست اگر بیخرد	غمِ او مخور کو غمِ خود خورد
مشقت نیرزد جہاں داشتن	گرفتن بشمشیر و بگذاشتن
تو تدبیرِ خود کن کہ آں پُر خرد	کہ بعد از تو باشد غمِ خود خورد
بدیں پنجروزہ[2] اقامت مناز	باندیشہ تدبیرِ رفتن بساز
کرا دانی از خسروانِ عجم	کہ کردند بر زیرِ دستاں ستم
کہ در تخت و ملکش نیامد زوال	نماند بجز ملکِ ایزد تعالیٰ
کرا جاوداں ماندن امید نیست	کہ گیتی ہمیں جائے جاوید نیست
کرا سیم و زر ماند و گنج و مال	پس از وے بچندیں شود پایمال
وزاں کس کہ خیرے بماند رواں	دمادم رسد رحمتش بر رواں
بزرگی کزو نامِ نیکو بماند	تواں گفت با اہلِ دل کو بماند
الا تا درختِ کرم پروری	کہ بیشک برِ کامرانی خوری
کرم کن کہ فردا کہ دیواں نہند	منازل[3] بمقدارِ احساں دہند
یکے را کہ سعیِ قدم بیشتر	بدرگاہِ حق منزلت پیشتر
یکے باز پس خائن و شرمسار	بپوشد ہمی مرد ناکردہ کار
بہل تا بدنداں بَرد پشت دست	تنورے چنیں گرم و ناں نہ بست
بدانی گہ غلہ برداشتن	کہ سستی بود تخم ناکاشتن

حکایت

خداد وست نامی در اقصائے شام	گرفت از جہاں کنج غارے مقام

ل[2] پنجروزہ اقامت۔ زندگی۔ رفتن۔ موت۔ عجم۔ عرب کے علاوہ۔ ایزد تعالیٰ۔ خدا۔ کرا۔ کسی کو بھی۔ گیتی۔ دنیا۔ جاوید ہمیشہ۔ کرا۔ یعنی ہر کرا۔ چندیں۔ چند روز۔ دمادم لمحہ بلمحہ۔ رواں۔ روح۔ الا۔ آگاہ۔ تا۔ البتہ۔ دیوان۔ یعنی اعمالنامہ۔

ل[3] منازل جنت کی قیام گاہیں۔ احسان۔ عبادت کا اخلاص۔ باز پس۔ پسماندہ۔ بپوشد۔ یعنی پوشیدہ۔ بہل۔ ٹھہر جا۔ تنور۔ یعنی تنور تیار تھا روٹی نہ پکائی اسباب عبادت مہیا اور زادِ آخرت تیار نہ کیا۔ بدانی۔ جب غلہ کٹنے کا وقت آئیگا تب پتہ چلے گا کہ تخم ریزی نہ کرنا کتنی بے وقوفی تھی۔ اقصا۔ اطراف۔ کنج۔ گوشہ۔

بصبرش دراں کنج تاریک جای | بگنج قناعت فرورفته پای
بزرگاں نهادند سر بر درش | که درمی نیامد بدرها سرش
تمنا کند عارف پاکباز | بدریوزه از خویشتن ترکِ آز
چو هر ساعتش نفس گوید بده | بخواری بگرداندش ده بده
دراں مرز کیں پیر هشیار بود | یکے مرزبانِ ستمگار بود
که هر ناتواں را که دریافتے | بسرپنجگی پنجه برتافتے
جهانسوز و بے رحمت و خیره کُش | ز تلخیش روی جهانے ترش
گروهے برفتند زاں ظلم و عار | ببردند نام بدش در دیار
گروهے بماندند مسکین و ریش | پسِ چرخه نفریں گرفتند پیش
یدِ ظلم جائیکه گردد دراز | نه بینی لبِ مردم از خنده باز
بدیدارِ شیخ آمدے گاه گاه | خدا دوست در روے نکردے نگاه
ملک نوبتے گفتش اے نیکبخت | بنفرت زما در مکش روئے سخت
مرا با تو دانی سر دوستیست | ترا دشمنی با من از بهر چیست
گرفتم که سالار کشور نیم | بعزت ز درویش کمتر نیم
نگویم فضیلت نهم بر کسے | چناں باش با من که با هر کسے
شنید ایں سخن عابدِ هوشیار | برآشفت و گفت اے ملک هوشدار
وجودت پریشانیِ خلق از وست | ندارم پریشانیِ خلق دوست
تو با دوستدارانِ من دشمنی | نه پندارمت دوستدارِ منی
گرافتد همی دوستی با منت | مگر آں که دارد خدا دشمنت

۱ کنج - گوشہ - قناعت - صبر - عارف جسے معرفت خدا حاصل ہو - دریوزہ - گدائی - آز - حرص - دہ بدہ - یعنی حرص اُسے شہر بشہر لئے پھرتی ہے - مرز - زمین - مرزبان - زمینوں کا نگران - ۲ سرپنجگی - طاقت - بے خیرہ کش - بیگناہ قتل کرنے والا - دیار - ملک - ریش - زخمی - چرخہ - مجمع - ید - ہاتھ - آمدے - یعنی وہ ظالم حکمران - ملک - وہی ظالم حاکم - سر دوستی - دوستی کا خیال - سالارِ کشور - تمام جہان کا بادشاہ - نگویم - میں یہ نہیں کہتا کہ مجھے کسی سے بہتر سمجھو - ہوشدار - یعنی لغو باتیں نہ کر - وجودت - تیرے وجود سے خلقِ خدا پریشان ہے - دوستداران من - یعنی خلقِ خدا - گرافتد - اگر اتفاقاً میری تیری دوستی ہو بھی جائے - مگر خدا سے تو تیری دشمنی ہے -

خدا[1] دوست را گر بدرّند پوست — نخواہد شدن دشمنِ دوست دوست

عجب دارم از خواب آں سنگدل — کہ شہرے بخسپند از و تنگدل

الا گر ہنر داری و عقل و ہوش — بفضل و ترحّم میاں بند و کوش

گفتار

مہا زورمندی مکن بر کہاں — کہ بر یک نمط می نماند جہاں

سرِ پنجۂ ناتواں بر مپیچ — کہ گر دست یابد بر آید بہیچ

مبر گفتمت پائے مردم زجائی — کہ عاجز شوی گر در آئی زپائی

دلِ دوستاں جمع بہتر کہ گنج[2] — خزینہ تہی بہ کہ مردم برنج

میفنداز در پایِ کارِ کسے — کہ افتد کہ در پایش افتی بسے

تحمل کن اے ناتواں از قوی — کہ روزے توانا تر از وے شوی

بہمت بر آر از ستیزندہ شور[3] — کہ بازوئے ہمت بہ از دستِ زور

لبِ خشکِ مظلوم را گو مخند — کہ دندانِ ظالم بخواہند کند

ببانگِ دہُل خواجہ بیدار گشت — چہ داند شبِ پاسباں چوں گذشت

خورد کارواں غمِ بارِ خویش — نسوزد دلش بر خرِ لشت ریش

گرفتم کز افتادگاں نیستی — چو افتادہ بینی چرا ایستی

بر ینت بگویم یکے سرگذشت — کہ سستی بود زیں سخن درگذشت

حکایت

چناں قحط سالی شد اندر دمشق — کہ یاراں فراموش کردند عشق

۱۰

[1] خدا دوست۔ یعنی جو خدا کا دوست ہے۔ اگر لوگ اس کے ٹکڑے بھی کر دیں تو بھی وہ اپنے دوست کے دشمن کو دوست نہیں بنا سکتا۔ میاں بند مستعد ہو جا۔ مہ۔ بڑا۔ کہ۔ چھوٹا۔ نمط۔ طریقہ۔ ہیچ۔ معمولی چیز۔ پا از جابرون کرنا۔ توہین کرنا۔ [2] کہ گنج۔ از گنج۔ کہ مردم۔ از مردم۔ در پا افگندن۔ کسی کو بیکار چھوڑنا۔ ستیزندہ۔ لڑنے والا۔ [3] شور۔ ہلاکت۔ عجز۔ گو۔ یعنی ہر دیکھنے والے کو کہدے۔ دہل۔ نگہبانوں کا قاعدہ تھا کہ شب بھر کی نگرانی کرنے کے بعد نقارہ بجا کر پھر سوتے تھے۔ ایستی۔ تو کھڑا کیوں رہا مدد کیوں نہ کی۔ دمشق۔ شام کا دارالسلطنت۔ کہ یاراں۔ پریشانی و بدحالی میں انسان سب کچھ بھول جاتا ہے۔

لہ بخیل۔ یعنی پانی نہ برسانے کی وجہ سے۔ زرع۔ کھیتی۔ نخیل۔ یعنی باغات۔ یتیم۔ یعنی یتیم بچّہ کی آنکھوں کا چشمہ جاری رہا۔ نبودے۔ یعنی کسی گھر میں کھانا نہ پکتا تھا کہ دھواں بلند ہو۔ البتہ آہوں کا دھواں... تھا۔ درخت۔ یعنی درخت بھی درویش کی طرح بے برگ دیکھے۔ ۲ شخ۔ شاخ۔ ملخ۔ ٹڈھی۔ پوستے۔ یعنی صرف ہڈی پر چمڑا رہ گیا تھا۔ شگفت۔ عجب۔ غرید۔ ہنسا۔ غایت۔ انتہا۔ نہ برید۔ یعنی دعا قبول نہیں ہوتی ہے۔ تریاک۔ زہر کی مشہور دوا۔ ۳ ترا ہست۔ تو مالدار ہے۔ سفیہ۔ بے وقوف۔ غریق۔ ڈوبا ہوا۔ بینوائی۔ بے سامانی۔ نخواہم۔ یعنی یہ بات ناپسندیدہ ہے کہ عقلمند انسان اپنے یا دوسرے کے عضو پر زخم پسند کرے

چناں آسماں بر زمیں شد بخیل | کہ لب ترنکردند زرع و نخیل
بخوشید سرچشمہائے قدیم | نماند آب جز آبِ چشمِ یتیم
نبودے بجز آہِ بیوہ زنے | اگر برشدے دودے از روزنے
چو درویش بے برگ دیدم درخت | قوی بازواں سست و درماندہ سخت
نہ بر کوہ سبزی نہ در باغ شخ | ملخ بوستاں خورد و مردم ملخ
دراں حال پیش آمدم دوستے | ازو ماندہ بر استخواں پوستے
شگفت آمدم کو قوی حال بود | خداوند جاہ و زر و مال بود
بدو گفتم اے یار پاکیزہ خوی | چہ درماندگی پیشت آمد بگوی
بغرید بر من کہ عقلت کجاست | چو دانی و پرسی سوالت خطاست
نہ بینی کہ سختی بغایت رسید | مشقت بحدِ نہایت رسید
نہ باراں ہمی آید از آسماں | نہ بر میرود دودِ فریاد خواں
بدو گفتم آخر ترا باک نیست | کُشد زہر جائیکہ تریاک نیست
گر از نیستی دیگرے شد ہلاک | ترا ہست بط را ز طوفاں چہ باک
نگہ کرد رنجیدہ در من فقیہ | نگہ کردنِ عالم اندر سفیہ
کہ مرد ار چہ بر ساحلست اے رفیق | نیاساید و دوستانش غریق
من از بینوائی نیم روی زرد | غمِ بینوایاں دلم خستہ کرد
نخواہم کہ بیند خردمند ریش | نہ بر عضوِ مردم نہ بر عضوِ خویش
بحمد اللہ ار چہ ز ریش ایمنم | چو ریشے بہ بینم بلرزد تنم
منغّص بود عیشِ آں تندرست | کہ باشد بپہلوئے بیمار سست

ریش۔ زخم و زخمی۔ منغّص۔ مکدّر

سلہ کام جلق۔ تکیے۔ یعنی دو دستونیں سے کسی ایک کو اگر تو جیلخانہ لیجائے۔ دود۔ یعنی آہ۔ بغداد۔ باغ داد۔

چو بینم کہ درویشِ مسکیں نخورد	بکامم اندرم لقمہ زہر است و درد
یکے را بزنداں بری دوستاں	کجا ماندش عیش در بوستاں

حکایت

شبے دودِ خلق آتشے برفروخت	شنیدم کہ بغدادنیمے بسوخت
یکے شکر گفت اندراں خاک و دود	کہ دُکّانِ ما را گزندے نبود
جہاندیدہ گفتش اے بوالہوس	ترا خود غمِ خویشتن بود و بس
پسندی کہ شہرے بسوزد بنار	وگرچہ سرایت بود برکنار
بجز سنگدل کے کند معدہ تنگ	چو بیند کساں بر شکم بستہ سنگ
توانگر خود آں لقمہ چوں میخورد	چو بیند کہ درویش خوں میخورد
مگو تندرست ست رنجوردار	کہ می پیچد از غصّہ رنجور دار
تنکدل چو یاراں بمنزل رسند	نخسپد کہ واماندگاں از پسند
دلِ پادشاہاں شود بارکش	چو بینند در گل خرِ خارکش
اگر در سرائے سعادت کست	ز گفتارِ سعدیش حرفے بس ست
ہمینت بسنداست اگر بشنوی	اگر خار کاری سمن ندروی

گفتار

خبر داری از خسروانِ عجم	کہ کردند بر زیردستاں ستم
نہ آں شوکت و پادشائی بماند	نہ آں ظلم بر روستائی بماند

یعنی انصاف کا باغ۔ نوشیرواں ہفتہ میں ایک دن اس میں عام مظلوموں کو باریابی بخشتا تھا۔ سلہ ترا خود۔ یعنی تجھے صرف اپنا ہی غم تھا۔ سرایت۔ سرائے تو۔ معدہ تنگ کردن کھانے سے بھر لینا۔ بستہ سنگ۔ بھوک کی وجہ سے۔ خون۔ یعنی خونِ دل۔ رنجور۔ رنجیدہ۔ ور علامت فاعل ہے جیسے مزدور۔ دستور۔ گنجور۔ رنجور دار۔ مثل بیمار۔ تنکدل۔ نرم دل۔ سلہ از پسند۔ یعنی پیچھے رہ گئے ہیں۔ خارکش۔ لکڑہارا۔ کس۔ مرد معقول۔ بسند۔ کافی۔ اگر خار کاری۔ اگر تونے کانٹے بوئے ہیں۔ سمن۔ ماوراء النہر میں ایک خاص پھول ہے۔ ندروی۔ تو نہ کاٹے گا۔ روستائی۔ دیہاتی۔

خطا بیں کہ بر دستِ ظالم برفت	جہاں ماندا و با مظالم برفت
خنک روزِ محشر تنِ دادگر	کہ در سایۂ عرش دارد مقر
بقومے کہ نیکی پسند د خدائے	دہد خسروے عادلِ نیک رائے
چو خواہد کہ ویراں شود عالمے	کند ملک در پنجۂ ظالمے
سگالند از نیکمرداں حذر	کہ خشمِ خدا ایست بیدادگر
بزرگی ازو داں و منت شناس	کہ زائل شود نعمتِ ناسپاس
نہ خود خواندۂ در کتابِ مجید	کہ در شکرِ نعمت شود بر مزید
اگر شکر کردی بریں ملک و مال	بمالے و ملکے رسی بیزوال
وگر جورِ در پادشائی کنی	پس از پادشاہی گدائی کنی
حرامست بر پادشہ خواب خوش	چو باشد ضعیف از قوی بارکش
میازار عامی بیک خردلہ	کہ سلطاں شبانست و عامی گلہ
چو پرخاش بینند و بیداد ازو	شباں نیست گرگست فریاد ازو
بد انجام رفت و بد اندیشہ کرد	کہ با زیر دستاں جفا پیشہ کرد
نخواہی کہ نفریں کنند از پست	نکو باش تا بد نگوید کست

حکایت

شنیدم کہ در مرزے از باختر	برادر دو بودند از یک پدر
سپہدار و گردن کش و پیلتن	نکو روی و دانا و شمشیر زن
پدر ہر دو را سہمگن مرد یافت	طلبگارِ جولاں و ناورد یافت

خنک۔ حدیث میں ہے منصف بادشاہ قیامت کے دن خدا کے سایہ میں ہوگا۔ بقومے۔ جس قوم پر خدا کا کرم ہوتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ منصف بادشاہ مقدر فرمادیتے ہیں۔ کہ خشم خدا۔ ظالم بادشاہ خدا کا قہر ہے۔ ۲ یعنی نعمتِ خداوندی پر خدا کا شکر کرو۔ ورنہ نعمت زائل ہوجائے گی۔ نہ خود۔ قرآن پاک میں ہے اگر تم شکر کروگے ہم زیادہ دیں گے۔ چو باشد۔ یعنی قوی ضعیف پر ظلم کرے اور بادشاہ دادرسی نہ کرسکے۔ خردلہ۔ رائی کا دانہ۔ ۳ شباں نیست۔ یعنی وہ بادشاہ نگہبان نہیں ہے بلکہ درندہ ہے۔ بد انجام۔ یعنی جو کوئی کمزوروں پر ظلم کرتا ہے اس کا برا انجام ہوتا ہے۔ از پست۔ یعنی تیرے مرنے کے بعد۔ باختر۔ مغرب۔ از یک پدر۔ یعنی حقیقی بھائی تھے۔ سپہدار۔ دارندہ سپاہ۔ شمشیر زن۔ بہادر۔ سہمگن۔ ہولناک۔ ناورد۔ جنگ۔

برفت[۱] آں زمیں را دو قسمت نہاد | بہر یک پسر زاں نصیبے بداد
مبادا کہ بریکدگر سرکشند | بہ پیکار شمشیرِ کیں برکشند
پدر بعد ازاں روزگارے شمرد | بجاں آفریں جانِ شیریں سپرد
اَجَل بگسلانیدش طنابِ اَمَل | وفاتش فروبست دستِ عمل
مقرر شد آں مملکت بر دو شاہ | کہ بیحد و مر بود گنج و سپاہ
بحکم نظر در بہ افتادہ خویش | گرفتند ہر یک یکے راہ پیش
یکے عدل تا نام نیکو برد | یکے ظلم تا مال گرد[۲] آورد
یکے عاطفت سیرتِ خویش کرد | درم داد و تیمارِ درویش کرد
بنا کرد و ناں داد و لشکر نواخت | شب از بہرِ درویش شبخانہ ساخت
خزائن تہی کرد و پُر کرد جیش | چناں کز خلائق بہنگامِ عیش
بگردوں شدے بانگِ شادی چو رعد | چو شیراز در عہدِ بوبکر سعد
خدیوِ خردمند فرخ نہاد | کہ شاخِ امیدش برومند باد

۱۰

حکایت شنو کودکِ نامجوے | پسندیدہ پے بود و فرخندہ خوے
ملازم[۳] بدلدارئے خاص و عام | ثنا گوئے حق بامدادان و شام
دراں ملک قاروں برفتے دلیر | کہ شہ دادگر بود و درویش سیر
نیامد بر ایامِ او بر دلے | بگویم کہ خارے کہ برگِ گلے
سر آمد بتائیدِ ملک از سراں | نہادند سر بر خطش سروراں
دگر خواست کافزوں کند تخت و تاج | بیفزود بر مردِ دہقاں خراج
طمع کرد در مالِ بازارگاں | بلا ریخت بر جانِ بیچارگاں

[۱] برفت۔یعنی مرتے وقت۔قسمت۔حصہ۔نصیب۔حصہ۔کیں۔کینہ۔روزگارے شمرد۔یعنی چند روز جیا۔ اجل و وفات۔موت۔ مر۔حساب و عدد۔بحکم نظر۔ہر ایک نے اپنی عقل کے مطابق ترقی کی راہ اختیار کی۔
[۲] گرد آورد۔جمع کرے۔ عاطفت۔مہربانی۔ بنا کرد۔تعمیر کی۔شب از بہر درویش۔بہر شبِ درویش۔۔ خلائق۔پبلک۔ رعد۔کڑک۔ شاخ امید۔یعنی اولاد۔
[۳] ملازم۔پیوستہ۔ بامدادان۔صبح۔قارون یعنی مالدار بخیل۔نیامد۔یعنی اس کے دورِ حکومت میں کسی دل کو کانٹے سے تو کیا برگِ گل سے بھی تکلیف نہیں پہنچی۔سر آمد۔غالب آگیا۔سران۔سردار۔سر بر خط نہادن۔اطاعت کرنا۔بازارگان۔تاجر۔

نگویم که بدخواه درویش بود
بامید بیشی نداد و نخورد
که تا جمع کرد آن زر از گربزی
شنیدند بازارگانان خبر
بربند از انجا خرید و فروخت
چو اقبالش از دوستی سر بتافت
ستیز فلک بیخ و بارش بکند
وفادار که جوید چو پیمان گسیخت
چه نیکی طمع دارد آں بے صفا
چو بختش نگوں بود در کاف کن
چه گفتند نیکاں بران نیکمرد
گمانش خطا بود و تدبیر سست

حقیقت که او دشمن خویش بود
خردمند داند که ناخوب کرد
پراگنده شد لشکر از عاجزی
که ظلمست در بوم آں بے ہنر
زراعت نیامد رعیت بسوخت
بناکام دشمن برو دست یافت
سم اسپ دشمن دیارش بکند
خراج از که خواهد چو دهقاں گریخت
که باشد دعائے بدش در قفا
نکرد آنچه نیکانش گفتند کن
تو برخور که بیدادگر برنخورد
که در عدل بود آنچه در ظلم جست

رعایا تباہ ہوگئی۔ ۵۲ ناکام۔ ناچار۔ دست یافت۔ غالب آگیا۔ ستیز۔ جنگ۔ سم اسپ۔ دشمن کے لشکر نے اُس کا ملک تاراج کردیا۔ پیمان۔ عہد۔ کہ باشد۔ یعنی، لوگوں کی بددعائیں اس کا پیچھا کررہی تھیں۔ کاف کن۔ کن سے مراد روز ازل اور اس کے کاف سے مراد ابتداء روز ازل ہے۔ نیک مرد۔ ظالم کو تعریضاً کہا گیا ہے کہ در عدل۔ جو اس کا مقصد تھا وہ ظلم کی بجائے عدل سے ہی حاصل ہوسکتا تھا۔ ۵۳ برسر شاخ یعنی نشستہ بود۔ بن۔ یعنی شاخ کی جڑ۔ کہ۔ بلکہ۔ کتف۔ بازو۔ داور۔ خدا۔ فردا۔ یعنی قیامت۔ کن۔

حکایت

یکے بر سر شاخ و بن میبرید
بگفتا گر این مرد بد میکند
نصیحت بجاست اگر بشنوی
که فردا بداور برد خسروے
چو خواہی که فردا بوی مهترے

خداوند بستاں نگه کرد و دید
نه با من که با نفس خود میکند
ضعیفاں میفگن بکتف قوی
گدائے که پیشت نیرزد جوے
مکن دشمن خویشتن کہترے

یعنی کسی کمتر کو اپنا دشمن نہ بنا۔

کہ چوں بگذرد بر تو ایں سلطنت / بگیرد بکیں آں گدا[۵۱] دامنت
مکن پنجہ از ناتواناں بدار / کہ گر بفگنندت شوی شرمسار
کہ زشت است در چشم آزادگاں / بیفتادن از دستِ افتادگاں
بزرگانِ روشندلِ نیک بخت / بفرزانگی تاج بردند و تخت
بدنبالۂ راستاں کج مرو / وگر راست خواہی ز سعدی شنو

صفت جمعیت اوقات درویش راضی

مگو جاہے از سلطنت بیش نیست / کہ ایمن تر از ملکِ درویش نیست
سبکبار[۵۲] مردم سبکتر روند / حق اینست و صاحبدلاں بشنوند
تہیدست تشویش نانے خورد / ملک ہم بقدرِ جہانے خورد
گدا را چو حاصل شود نانِ شام / چناں خوش بخسپد کہ سلطانِ شام
غم و شادمانی بسر میرود / بمرگ ایں دو از سر بدر میرود
چہ آں را کہ بر سر نہادند تاج / چہ آں را کہ بر گردن آمد خراج
اگر سرفرازی[۵۳] بکیواں برست / وگر تنگدستی بزنداں درست
دراں دم کاجل بر سرِ ہر دو تاخت / نمیشاید از یکدگر شاں شناخت

حکایت

شنیدم کہ یکبار در دجلۂ / سخن گفت با عابدے کلّہ
کہ من فرِّ فرماندہی داشتم / بسر بر کلاہِ مہی داشتم
سپہرم مدد کرد و نصرت وفاق / گرفتم ببازوئے دولت عراق

۵۱ آں گدا۔ یعنی کہتر۔ مکن۔ یعنی کمزور سے پنجہ نہ لڑاؤ۔ اور ایسا نہ کرو کہ اگر وہ تمہارا پنجہ پھیر دے تو تمھیں شرمندگی اٹھانی پڑے۔ بردند۔ یعنی قیامت میں بھی ان کا تخت و تاج باقی رہے گا۔ جاہ۔ مرتبہ۔ ملک درویش۔ یعنی تسلیم و رضا کی دولت۔

۵۲ سبکبار ہلکا۔ تہیدست۔ یعنی فقیر کو تو صرف روٹی کی فکر ہوتی ہے لیکن بادشاہ کو تمام ملک کی۔ نان شام۔ شام کا کھانا۔ شام۔ ملک ہے۔ غم۔ یعنی رنج و خوشی آتی ہیں اور ختم ہو جاتی ہیں بمرگ۔ مرنے کے بعد ان کا تصور ہی باقی نہیں رہتا

۵۳ اگر سرفرازی۔ یعنی مرنے کے بعد شاہ و گدا میں کوئی امتیاز نہیں رہتا۔ دجلہ۔ بغداد کا مشہور دریا۔ کلہ۔ یعنی بطور خرق عادت کے کہا۔ فر۔ شان و شوکت۔ مہی۔ سرداری۔ سپہر۔ آسمان۔ نصرت۔ مدد خداوندی۔ بیازو۔ زور بازو۔

سلہ کرمان۔ ایک شہر کا نام ہے۔ کرماں۔ کیڑے۔ بکن۔ کان سے روئی نکال لو۔ تاکہ نصیحت سن سکو۔ نباشد یعنی

طمع کردہ بودم کہ کرماں خورم	کہ ناگہ بخوردند کرماں سرم
بکن پنبۂ غفلت از گوشِ ہوش	کہ از مردگاں پندت آید بگوش

نصیحت در معنی نکوکاری و بدکاری و عاقبت آں

نکوکار مردم نباشد بدش	نورزد کسے بد کہ نیک آیدش
شر انگیز ہم در سر شر رود	چو کژدم کہ با خانہ کمتر رود
اگر نفع کس در نہادِ تو نیست	چنیں جوہر و سنگ خارا یکیست
غلط گفتم اے یار شایستہ خوی	کہ نفعست در آہن و سنگ و روی
چنیں آدمی مردہ بہ ننگ را	کہ بروے فضیلت بود سنگ را
نہ ہر آدمی زادہ از دد بہ است	کہ دد ز آدمی زادۂ بد بہ است
بہ است از دد انسانِ صاحب خرد	نہ انساں کہ در مردم افتد چو دد
چو انساں نداند بجز خورد و خواب	کدامش فضیلت بود بر دواب
سوارِ نگوں بخت بیراہ رو	پیادہ برد زو برفتن گرو
کسے دانۂ نیکمردی نکاشت	کزو خرمنِ کام دل برنداشت
نہ ہرگز شنیدیم در عمرِ خویش،	کہ بدمرد را نیکی آمد بہ پیش

حکایت

گرگزے بچاہے در افتادہ بود	کہ از ہولِ او شیر نر مادہ بود
بد اندیش مردم بجز بد ندید	بیفتاد و عاجز تر از خود ندید
ہمہ شب ز فریاد و زاری نخفت	یکے بر سرش کوفت سنگے و گفت

نیک کا انجام بد نہیں ہوتا۔ نورزد۔ نیک بدی کا مستحق نہیں۔ شر انگیز۔ یعنی شریر بچھو کی طرح اپنے گھر میں نہیں ٹھہرتا ہے دوسروں کو ستانے کے لئے مارا مارا پھرتا ہے۔ جوہر۔ یعنی طبیعت انسانی یکیست۔ بے نفع آدمی پتھر ہے۔ غلط گفتم۔ یعنی بے نفع آدمی پتھر سے بھی بدتر ہے۔ روی۔ تانبہ۔ سلہ ننگ را۔ عیب کی وجہ سے۔ دد۔ درندہ۔ کہ دد۔ بد آدمی سے درندہ بہتر ہے۔ در مردم افتد۔ انسانوں کو پھاڑے۔ دواب۔ چوپائے۔ زو۔ زاد۔ گرو۔ سبقت۔ نہ ہرگز۔ یعنی برے انسان کا نیک انجام نہیں ہوتا ہے۔

سلہ گرگز۔ یعنی پہلوان۔ از ہول۔ اس کے ڈر سے نر شیر مادہ بنتا تھا۔ بیفتاد یعنی کنوئیں میں گر گیا۔

تو ہرگز رسیدی بفریادِ کس | کہ میخواہی امروز فریادرس
ہمہ تخم نیکو دے کاشتی | ببیں لاجرم برکہ برداشتی
کہ برجانِ ریشیت نہد مرہمے | کہ دلہا ز ریشیت بنالد ہمے
تو مارا ہمی چاہ کندی براہ | بسر لاجرم در فتادی بچاہ
دو کس چہ کنند از پئے خاص و عام | یکے نیک محضر دگر زشت نام
یکے تا کند تشنہ را تازہ حلق | دگر تا بگردن درافتند خلق
اگر بد کنی چشمِ نیکی مدار | کہ ہرگز نیارد گز انگور بار
نہ پندارم اے در خزاں کشتہ جو | کہ گندم ستانی بوقتِ درو
درختِ زقوم ار بجاں پروری | مپندار ہرگز کزو بہ خوری
رطب ناورد چوب خرزہرہ بار | چہ تخم افگنی برہماں چشم دار

حکایت

حکایت کنند از یکے نیکمرد | کہ اکرام حجاج یوسف نکرد
بسرہنگ دیواں نگہ کرد تیز | کہ نطعش بیندازو رنگش بریز
چو حجت نماند جفا جوئے را | بپرخاش درہم کشد روئے را
بخندید و بگریست مردِ خدای | عجب ماند سنگیں دلِ تیرہ رای
چو دیدش کہ خندید و دیگر گریست | بپرسید کیں خندہ و گریہ چیست
بگفتا ہمیگریم از روزگار | کہ طفلانِ بیچارہ دارم چہار
ہمیخندم از لطفِ یزدانِ پاک | کہ مظلوم رفتم نہ ظالم بخاک
یکے گفتش اے نامور شہریار | مکن دست ازیں پیرِ دہقاں بدار

۱۰

لہ توہرگز۔ تونے کبھی کسی کی مدد نہیں کی۔ فریادرس۔ مددگار۔ تخم نیکو۔ یعنی بدی کا بیج۔ لاجرم۔ لامحالہ۔ بر۔ پھل۔ کہ۔ کدام۔ مارا۔ ہم جیسے مظلوم۔ بسر۔ انجام کار۔ ۲ہ نیک محضر۔ نیک خصلت۔ زشت نام۔ بدنام۔ دگر۔ یعنی مخلوق کی تباہی کی کوشش کرتا ہے۔ نیارد۔ یعنی جھاؤ کے درخت پر انگور نہیں لگتے۔ وقتِ درو۔ کٹائی کا وقت۔ زقوم۔ تھوہر کا درخت۔ بہ۔ بہی۔ رطب۔ تازہ کھجور۔ خرزہرہ۔ بیدسطر کا سا درخت ہے۔ چہ تخم۔ یعنی جو تونے بویا ہے اس ہی کی توقع رکھ۔ ۳ہ حجاج۔ ابنِ یوسف مشہور ظالم گورنر ہے۔ نطع۔ چمڑے کا بستر جس پر رتیا بچھا دیا جاتا تھا تاکہ مجرم اس پر قتل کیا جائے۔ چو حجت۔ ظالم لاجواب ہوکر لڑائی پر آمادہ ہوجاتا ہے۔ عجب ماند۔ حجاج ہنسنے پر تعجب میں پڑ گیا۔ دیگر گریست۔ ہنسا اور پھر رو دیا۔ بیچارہ۔ لاچار۔ کہ مظلوم۔ دنیا سے مظلوم جارہا ہوں نہ کہ ظالم بن کر۔ دست بدار۔ معاف کر۔

ل خلقے ۔ یعنی اس کی اولاد ۔ اندیشہ کن ۔ یعنی اس کے چھوٹے چھوٹے بچوں سے ڈر ۔ مگر ۔ شاید ۔ پندار ۔ یعنی یہ خیال نہ کر

که خلقے بدو تکیه دارند و پشت | روا نیست خلقے بیکبار کشت
بزرگی و عفو و کرم پیشه کن | ز خردانِ اطفالش اندیشه کن
مگر دشمنِ خاندانِ خودی | که بر خاندانہا پسندی بدی
پندار دولہا بداغ توریش | که روزے بیں آیدت خیر پیش
نخفتست مظلوم از آہش بترس | ز دودِ دلِ صبحگاہش بترس
نترسی که پاک اندرونے شبے | بر آرد ز سوزِ جگر یاربے
بسوداچناں بروے افشاند دست | که حجاج را دستِ حجت بہ بست
نه ابلیس بد کرد و نیکی ندید | بر پاک ناید ز تخمِ پلید
مدر پردهٔ کس بہنگامِ جنگ | که باشد ترا نیز در پرده ننگ
مزن بانگ بر شیرمرداں درشت | چو با کودکاں بر نیائی بمشت
شنیدم که نشنید و خونش بریخت | ز فرمانِ داور که داند گریخت
بزرگے دراں فکرت آں شب نخفت | بخواب اندروں دید درویش و گفت
دمے بیش بر من سیاست نراند | عقوبت برو تا قیامت بماند

حکایت

یکے پند میداد فرزند را | نکودار پندِ خردمند را
مکن جور بر خردگاں اے پسر | که یک روز افتد بزرگے بسر
نمیترسی اے کودکِ کم خرد | که روزے پلنگیت برہم درد
بخردی درم زور سرپنجه بود | دلِ زیردستاں ز من رنجه بود
بخوردم یکے مشت زور آوراں | نکردم دگر زور بر لاغراں

کہ تیرے آخری دن تیرے لئے بہتری ہوگی ۔ دودِ دل ۔ یعنی آخری شب کی بد دعائیں ۔ ۵ یاربے ۔ یعنی وہ یارب کہہ کر بد دعا دے ۔ حجاج ۔ کے معنی بہت زیادہ دلیلیں بیان کرنے والے کے بھی ہیں ۔ نہ ابلیس ۔ یعنی شیطان کو بدی کا بد نتیجہ دیکھنا پڑا ۔ بر ۔ پھل ۔ مدر ۔ یعنی آنکہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں مپسند ۔ مزن ۔ یعنی جبکہ تجھ میں بچوں کے مقابلہ کی طاقت نہیں ہے تو پہلوانوں سے نہ بھڑ ۔ ز فرمان ۔ تقدیر خداوندی سے فرار ممکن نہیں ہے ۔ گفت ۔ یعنی درویش نے ۔ دمے ۔ یعنی مجھے تو چند منٹ کی تکلیف اٹھانی پڑی ۔ لیکن حجاج کو ابدی عذاب ہوگا ۔ نکودار ۔ یعنی عقلمند کا کہا مان ۔ کہ یک روز ۔ یعنی تجھے بھی کسی بڑے سے سابقہ پڑنا ہے ۔ برہم درد ۔ پھاڑ ڈالیگا ۔ درم ۔ مجھ میں ۔ زیردستاں ۔ کمزور ۔ یکے ۔ ایکبار ۔ لاغراں ۔ کمزور ۔

گفتار

الا تا بغفلت نخسپی که نوم[1]	حرامست بر چشمِ سالارِ قوم
غمِ زیر دستاں بخور زینهار	بترس از زبر دستیٔ روزگار
نصیحت که خالی بود از غرض	چو داروئے تلخست دفعِ مرض

حکایت دریں معنی

یکے را حکایت کنند از ملوک	که بیماری رشته کردش چو دوک
چنانش درانداخت ضعفِ جسد	که میبرد بر کتریناں حسد
که شاه[2] ارچه بر عرصه نام آورست	چو ضعف آمد از بیذقے کمترست
ندیمے زمینِ ملک بوسه داد	که عمرِ خداوند جاوید باد
دریں شهر مردے مبارک دمست	که از پارسایاں چنوئے کمست
نبردند پیشش مهماتِ کس	که مقصود حاصل نشد در نفس
بخواں تا بخواند دعائے بریں	که رحمت رسد ز آسماں بر زمیں
بفرمود تا مهترانِ خدم	بخوانند پیرِ مبارک قدم
بگفتا دعائی کن اے هوشمند	که در رشته چوں سوزنم پائے بند
شنید این سخن پیرِ خم بوده پشت	به تندی بر آورد بانگِ درشت
که حق مهربانست بر دادگر	ببخشای و بخشایشِ حق نگر
دعائے منت کے شود سودمند	اسیرانِ مظلوم در چاه و بند
تو نا کرده بر خلق بخشایشے	کجا بینی از دولت آسایشے

[1] نوم۔ نیند۔ سالار۔ سردار۔ زینهار اور زنهار کلمۂ تاکید ہے۔ دفع مرض۔ یعنی مرض کو دور کرنے والی۔ رشته۔ ایک قسم کا پھوڑا ہے۔ جسمیں سوت کے سے ریشے پیدا ہوتے ہیں۔ دوک۔ تکلا۔ جسد۔ جسم۔ کتریناں۔ یعنی کمزور صحت والے۔

[2] شاه۔ یعنی شاہ شطرنج۔ عرصه۔ یعنی بساط شطرنج۔ بیذق۔ شطرنج کا پیادہ۔ مبارک دم۔ مستجاب الدعوات۔ مهمات۔ مشکل کام۔ نفس۔ سانس۔ بریں۔ یعنی مرض۔ که در رشته۔ یعنی میں اس رشتہ بیماری کا اس قدر پابند ہوگیا ہوں جیسا کہ سوئی دھاگے کی۔ خم بوده پشت۔ کمر جھکا۔ دادگر۔ منصف۔

ببایدت[1] عذرِ خطا خواستن
کجا دست گیرد دعائے ویت
شنید ایں سخن شہریارِ عجم
برنجید بس بادلِ خویش گفت
بفرمود تاہر کہ دربند بود
جہاں دیدہ بعد از دو رکعت نماز
کہ اے برفرازندۂ[2] آسماں
ولی ہمچناں بردعاداشت دست
تو گفتی زشادی بخواہد پرید
بفرمود و گنجینۂ گوہرش
حق از بہرِ باطل نشاید نہفت
مروبا سرِ رشتہ بارِ دگر
چو بارے فتادی نگہدار پای
زسعدی شنو کیں سخن راستست

پس از شیخ صالح دعا خواستن
دعائے ستمدیدگاں در پئیت
زخشم و خجالت برآمد بہم
چہ رنجم حقست ایں کہ درویش گفت
بفرمانش آزاد کردند زود
بداور برآورد دستِ نیاز
بجنگش گرفتی بصلحش بماں
کہ رنجور افتادہ برپائے جست
چو طاؤس چوں رشتہ در پاندید
فشاندند در پای وزیرِ سرش
ازاں جملہ دامن بیفشاند و گفت
مبادا کہ دیگر کند رشتہ سر
کہ یکبار دیگر بلغزد[3] زجای
نہ ہر بارے افتادہ برخاستست

گفتار

جہاں اے پسر مُلک جاوید نیست
نہ برباد رفتے سحرگاہ و شام
باخر ندیدی کہ برباد رفت

زدنیا وفاداری امید نیست
سریرِ سلیماں علیہ السلام
خنک آنکہ بادانش و داد رفت

[1] ببایدت۔ اگر یہ نسخہ مانا جائے تو دال کے اخفاء کے ساتھ تاکو ضرورت کی وجہ سے زبر پڑھا جائے ورنہ ببایست کا نسخہ درست ہے۔ عذرِ خطا۔ گناہوں سے توبہ۔ صالح۔ نیک۔ وپت یعنی صالح۔ پئے پیچھے۔ خجالت شرمندگی۔ ہم۔ غم۔ چہ رنجم۔ میرے رنج کا کیا موقع ہے۔ جہاں دیدہ۔ یعنی شیخ۔ [2] برفرازندہ۔ بلند کرنیوالا۔ بماں۔ چھوڑدے۔ ولی۔ شیخ صالح۔ رنجور۔ یعنی مریض بادشاہ۔ تو گفتی۔ یعنی بادشاہ صحت کی خوشی میں طاؤس کی طرح رقص کرنے لگا۔ با سرِ رشتہ۔ یعنی ظلم نہ کر۔ رشتہ سر۔ یعنی دوبارہ پھوڑا پیدا ہو جائے۔ [3] لغزد۔ پھلے نہ بارے۔ ہر بار گر کر سنبھلنا ضروری نہیں ہے۔ جاوید۔ ہمیشہ۔

برباد رفتے۔ ہوا میں اڑتا تھا۔ برباد رفت۔ تباہ ہو گیا

له گوئے دولت ربود۔ بازی لے گیا۔ گرد۔ جمع۔ اجلّ۔ بزرگ۔ اجل۔ موت۔ چو خور۔ یعنی جب سورج

کسے زیں میاں گوئے دولت ربود	که در بندِ آسایشِ خلق بود
بکار آمد آنہا که برداشتند	نه گرد آوریدند و بگذاشتند

حکایت

شنیدم که در مصر میرِ اجل	سپه تاخت بر روزگارش اجل
جمالش برفت از رخِ دلفروز	چو خور زرد شد پس نماند زروز
گزیدند فرزانگاں دستِ فوت	که در طب ندیدند داروئے موت
همه تخت و ملکے پذیرد زوال	بجز ملکِ فرماندهٔ لایزال
چو نزدیک شد روزِ عمرش بشب	شنیدند میگفت در زیرِ لب
که در مصر چوں من عزیزے نبود	چو حاصل همیں بود چیزے نبود
جہاں گرد کردم نخوردم برش	برفتم چو بیچارگاں از سرش
پسندیده رائے که بخشید و خورد	جہاں از پئے خویشتن گرد کرد
دریں کوش تا باتو ماند مقیم	که هرچه از تو ماند دریغست و بیم
کند خواجه بر بسترِ جاں گداز	یکے دستِ کوتاه و دیگر دراز
دراں دم ترا مینماید بدست	که دہشت زبانش زگفتن ببست
که دستے بجود و کرم کن دراز	دگر دست کوته کن از ظلم و آز
کنونت که دستست خارے بکن	دگر کے برآری تو دست از کفن
بتابد بسے ماه و پروین و هور	که سر برنداری ز بالینِ گور

حکایت

قزل ارسلاں قلعهٔ سخت داشت	که گردن بالوند برمیفراشت

زرد پڑ جاتا ہے تو دن کا کوئی حصہ باقی نہیں رہتا بجز ملک۔ یعنی خدائی حکومت باقی رہنے والی ہے زیرِ لب۔ آہستہ۔ عزیز۔ شاہ مصر کا لقب تھا۔ حاصل۔ انجام کار۔ بر۔ پھل۔ دریں کوش یعنی بخشش کرنے میں۔ باتو ماند۔ یعنی جو تو دوسروں کو دیگا وہ تیرے ساتھ جائیگا۔ اور جو تیرے پاس ہے وہ رہجائیگا۔ کند خواجه۔ نزع کے وقت انسان کبھی ایک ہاتھ دراز کرتا ہے دوسرے کو سمیٹتا ہے سعدی نے اس کی یہ تشریح فرمائی کہ گویا ہاتھ دراز کرنا لوگو کو سخاوت کی دعوت ہے اور ہاتھ سمیٹنا گویا ظلم و ستم سے ہاتھ کھینچنے کا اشارہ ہے۔ بسترِ جاں گداز۔ بسترِ مرگ۔ که۔ یعنی چونکہ دہشت نے زبان بند کی ہے۔ خارے بکن یعنی کسی کی تکلیف دور کردے۔ بتابد۔ یعنی یہ نظام کائنات تو باقی رہیگا اور تیرے لئے قبر سے سر اٹھانیکا موقع بھی نہ رہیگا۔ قزل ارسلاں۔ مشہور سلجوقی بادشاہ۔ الوند۔ ہمدان کا مشہور پہاڑ۔

نہ اندیشہ[۱] از کس نہ حاجت بہیچ	چو زلفِ عروساں رہش پیچ پیچ
چناں نادر افتاد در روضہ	کہ بر لاجوردی طبق بیضہ
شنیدم کہ مردے مبارک حضور	بنزدیکِ شاہ آمد از راہِ دور
حقائق شناسے جہاندیدۂ	ہنرمندے آفاق گردیدۂ
بخندید کیں قلعہ خرم است	ولیکن نہ پندارمش محکم ست
نہ بیش از تو گردن[۲] کشاں داشتند	دمے چند بودند وبگذاشتند
نہ بعد از تو شاہانِ دیگر برند	درختِ امیدِ ترا برخورند
ز دوران و ملکِ پدر یاد کن	دل از بندِ اندیشہ آزاد کن
چناں روزگارش بکنجے نشاند	کہ بر یک پشیزش تصرف نماند
چو نومید ماند از ہمہ چیز و کس	امیدش بفضلِ خدا ماند و بس
بر مردِ ہشیار دنیا خس است	کہ ہر مدتے جائے دیگر کس است

حکایت

چنیں گفت شوریدۂ[۳] در عجم	بکسریٰ کہ اے وارثِ ملکِ جم
اگر ملک بر جم بماندے و بخت	ترا چوں میسر شدے تاج و تخت
اگر گنجِ قاروں بدست آوری	نماند مگر آنچہ بخشی بری،

حکایت

چو الپ ارسلاں جاں بجاں بخش داد	پسر تاجِ شاہی بسر بر نہاد
بتربت سپردندش از تاج و گاہ	نہ جائے نشستن نہ آماجگاہ
چنیں گفت دیوانہ ہوشیار	چو دیدش پسر روز دیگر سوار

۱ نہ اندیشہ۔ یہ قلعے کی صفت ہے۔ در روضہ کہ یعنی اس کے چاروں طرف سبزہ زار تھا۔ مبارک حضور۔ جس کی صحبت بابرکت ہو۔ حقائق شناس۔ صاحب باطن۔ جہاندیدہ۔ تجربہ کار۔ خرم۔ مبارک۔ محکم۔ مضبوط۔ ۲ گردن کشاں۔ یعنی بادشاہ۔ دم۔ سانس۔ برند۔ یعنی تیرے بعد اس میں دوسرے رہیں گے۔ بر۔ پھل۔ اندیشہ۔ یعنی حرص۔ کنج۔ گوشہ۔ پشیز۔ پیسہ۔ بر۔ نزدیک۔ خس۔ یعنی گھاس پھونس۔ ہر مدتے۔ ہر زمانہ۔ جائے۔ یعنی وہی دنیا۔ ۳ شوریدہ۔ دیوانہ۔ کسریٰ۔ خسرو۔ جم۔ جمشید۔ اگر۔ یعنی تیرا وہی ہے جو تو اس میں سے خرچ کرے۔ الپ ارسلان۔ الپ بمعنی بزرگ۔ اور ارسلان شیر مست یہ ایک سلجوقی بادشاہ کا لقب تھا۔ بسر بر نہاد۔ یعنی جشن تاج پوشی منایا۔ گاہ۔ تخت شاہی۔ آماجگاہ۔ شاہ نشین۔ دیدش۔ یعنی فقیر نے شہزادہ کو دیکھا۔

زہے ملک و دوراں سر درنشیب — پدر رفت و پائے پسر در رکیب
چنین است گردیدنِ روزگار — سبک سیر بد عہد ناپائدار
چو دیرینہ روزے سر آورد عہد — جواں دولتے سر برآرد ز مہد
منہ بر جہاں دل کہ بیگانہ ایست — چو مطرب کہ ہر روز در خانہ ایست
نہ لائق بود عیش با دلبرے — کہ ہر بامدادش بود شوہرے
نکوئی کن امسال چوں دہ تراست — کہ سالِ دگر دیگرے دہ خداست

حکایت

بزرگے جفا پیشہ تا حدِّ غور — گرفتے خرِ روستائی بزور
خراں زیرِ بارِ گراں بے علف — بروزے دو مسکیں شدندے تلف
چو منعم کند سفلہ را روزگار — نہد بر دلِ تنگِ درویش بار
چو بامِ بلندش بود خود پرست — کند بول و خاشاک بر بامِ پست
شنیدم کہ بارے بعزمِ شکار — بروں رفت بیدادگر شہریار
پیاپے بدنبالِ صیدے براند — شبش در گرفت از حشم دور ماند
بتنہا ندانست روی در رہے — بینداخت ناکام شب در دہے
خرے دید پوئندہ کارگر — توانا و زور آور و باربر...
یکے مردِ کرد استخوانے بدست — چناں میزدش کاستخواں می شکست
شہنشہ برآشفت و گفت ایجواں — ز حد رفت جورت بریں بیزباں
چو زور آوری خود نمائی مکن — برافتادہ زور آزمائی مکن
پسندش نیامد فرومایہ قول — یکے بانگ بر پادشہ زد بہول

بادشاہی کا زمانہ ۔ مہد ۔ گہوارہ ۔ مطرب ۔ گویا جو کسی ایک گھر کا پابند نہیں ہوتا ہے ۔ بامداد ۔ صبح ۔ دہ ۔ یعنی ملک ۔ جفا پیشہ ۔ ظالم ۔ غور ۔ ملک ہے ۔ روستائی ۔ دیہاتی ۔ علف ۔ چارہ ۔ روزے دو ۔ دو ایک روز ۔ منعم ۔ صاحب نعمت ۔ سفلہ ۔ کمینہ ۔ چو بام ۔ یعنی اگر کسی خود پرست کے مکان کی چھت اونچی ہوتی ہے تو وہ پڑوسیوں کی نیچی چھت کو خراب کرتا ہے ۔ سله عزم ۔ ارادہ ۔ شہریار ۔ بادشاہ ۔ صید ۔ شکار ۔ حشم ۔ نوکر چاکر ۔ رہ ۔ سمت ۔ دہ ۔ گاؤں ۔ پوئندہ ۔ تیزرفتار ۔ کارگر ۔ بارکش ۔ کرد ۔

۱۰

ایک قوم ہے ۔ جور ۔ ظلم ۔ زور آور ۔ طاقتور ۔ افتادہ ۔ کمزور ۔ فرومایہ قول ۔ کمزور بات ۔ ہول ۔ خوفناک ۔

گرفتم نہ بیہودہ اینکار پیش
بروؑ چوں ندانی پسِ کارِ خویش

بسا کس کہ پیشِ تو معذور نیست
چو وابینی از مصلحت دور نیست

تلک را درشت آمد از وے خطاب
بگفتا بیا تا چہ بینی صواب

کہ پندارم از عقل بیگانۂ
نہ مستی ہمانا کہ دیوانۂ

بخندید کلے ترکِ ناداں خموش
مگرؒ حالِ خضرت نیاید بگوش

نہ دیوانہ خواند کس اورا نہ مست
چرا کشتئ ناتواناں شکست

جہاں جوی گفت اے ستمگارہ مرد
چہ دانی کہ خضر آں برائے چہ کرد

دراں بحر مردے جفا پیشہ بود
کہ دلہا ازو بحرِ اندیشہ بود

جزائر ز کردارِ او پر خروش
جہانے ز دشتش چو دریا بجوش

پس آں را ز بہرِ مصالح شکست
کہ سالارِ ظالم نگیرد بدست

شکستہ متاعے کہ در حرزِ تست
ازاں بہ کہ در دستِ دشمن درست

بخندید دہقانِ روشن ضمیر
کہ پس حق بدستِ نست اے امیر

نہ از جہلؒ می بشکنم پائے خر
کہ از جورِ سلطانِ بیدادگر

خر این جایگہ لنگ و تیمار کش
ازاں بہ کہ پیشِ ملک بارکش

تواں را نگوئی کہ کشتی گرفت
کہ چوں تا ابد نام زشتی گرفت

تفو بر چناں ملک و دولت کہ راند
کہ شنعت براو تا قیامت بماند

ستمگر جفا بر تنِ خویش کرد
نہ بر زیر دستانِ درویش کرد

کہ فردا دراں محفلِ نام و ننگ
بگیرد گریباں و ریشش بچنگ

نہد بارِ اوزار بر گردنش
نیارد سر از عار بر کردنش

۱ برو - اپنے کام میں لگ۔ معذور نیست۔ بلکہ مجرم ہے۔ وابینی۔ غور سے دیکھے۔ از مصلحت۔ یعنی اس کا کام کسی مصلحت سے ہوگا اور وہ اُس میں مجرم نہ ہوگا۔ صواب۔ درست۔ ہمانا۔ گویا۔ اے ترک۔ یعنی الپ ارسلان۔ ۲ مگر۔ یعنی تونے شاید خضر علیہ السلام کا حال نہیں سنا ہے۔ جہاں جوی۔ بادشاہ۔ جفا پیشہ۔ ظالم۔ جزائر۔ جزیرے۔ خروش۔ آہ و فغاں۔ کہ سالار مصلحت کا بیان ہے۔ متاع۔ سامان۔ حرز۔ حفاظت۔ ضمیر۔ دل۔ ۳ جہل نادانی۔ جور۔ ظلم۔ تیمار۔ غم۔ زشتی۔ برائی۔ تفو۔ تھوک۔ شنعت۔ برائی۔ ستمگر۔ یعنی ظالم حقیقتاً اپنے اوپر ظلم کرتا ہے۔ محفل۔ نام و ننگ۔ قیامت۔ چنگ۔ چنگل۔ اوزار۔ وزر کی جمع بمعنی گناہ۔ نیارد سر۔ سر نہ اٹھا سکیگا۔

لہ گرفتم - میں مان لیتا ہوں - کشند - یعنی وہ ظالم - بداختر - بدنصیب - کہ درراحتش - جو دوسرے کو ستا کر آرام اٹھائے - تنعم - عیش و آرام - اگر برنخیزد - یعنی مرجائے - کہ خسپند - یہ مردہ دل کی صفت ہے - وسر برنمد - یعنی اس حالت

گرفتم کہ خرِ بارِشس اکنوں کشند
گر انصاف پرسی بداختر کسست
ہمیں بجز روزِ شس تنعم بود
اگر برنخیزد بہ آں مردہ دل
شہ ایں جملہ بشنید و چیزے نگفت
ہمہ شب زِ بیداری اختر شمرد
چو آوازِ مرغِ سحر گوش کرد
سواراں ہمہ شب یزک تاختند
براں عرصہ بر اسپ دیدند و شاہ
بخدمت نہادند سر بر زمیں
بزرگاں نشستند و خواں خواستند
چو شورِ طرب در نہاد آمدش
بفرمود و جستند و بستند سخت
سیہ دل بر آہیخت شمشیرِ تیز
شمرد آں دم از زندگی آخرش
نہ بینی کہ چوں کارد بر سر بود
چو دانست کز خصم نتواں گریخت
سرِ ناامیدی بر آورد و گفت
زنا مہربانی کہ در دورِ تست

دراں روز بارِ خر آں چوں کشند
کہ در راحتش رنج دیگر کسست
کہ شادیش در رنجِ مردم بود
کہ خسپند از و مردم آزردہ دل
بہ لبست اسپ و سر برنمد زیں بخفت
زسودا و اندیشہ خوابش نبرد
پریشانیٔ شب فراموش کرد
سحر گہ پئے اسپ بشناختند
پیادہ دو دیدند یکسر سپاہ
چو دریا شد از موجِ لشکر زمیں
بخوردند و مجلس بیاراستند
ز دہقانِ دوشینہ یاد آمدش
بخواری فگندند در پائے تخت
ندانست بیچارہ روئے گریز
بگفت انچہ گردید در خاطرش
قلم را زبانش رواں تر بود
بنا باکے او تیرِ ترکش بریخت
شبِ گور در دہ محالست خفت
ہمہ عالم آوازۂ جورِ تست

میں لیٹ گیا - خوابش نبرد - نیند نہ آئی - یزک تاختند - ڈھونڈتے رہے - عرصہ - میدان - یکسر - سب - بخدمت - یعنی آداب شاہی بجالائے - خواں خواستند - یعنی ناشتہ کا دسترخوان بچھوایا - شورِ طرب - خوشی کی زیادتی - سہ بفرمود - بادشاہ نے حکم دیا - فگندند - یعنی اس دیہاتی کو - سیہ دل - جلاد - روئے - جانب - گردید درخاطرش - جو اس کے دل میں آیا - نہ بینی - یعنی قط لگانے سے قلم تیز چلنے لگتا ہے - او تیر - یعنی دیہاتی لڑائی پر آمادہ ہو گیا - شب گور - یعنی قتل کی شب کو گھر میں آرام سے نہیں سویا جا سکتا - زنا مہربانی - یہ گفت کا مقولہ ہے - ہمہ عالم - تمام جہان میں - جور - ظلم -

[1] نفیر۔ فریاد۔ کہ۔ بلکہ۔ زخلقے یعنی جبکہ صرف میں ہی نہیں بلکہ تمام انسان تجھے ظالم سمجھتے ہیں تو صرف مجھے مارنے سے کیا فائدہ
عجب یعنی مجھے اس پر تعجب ہے کہ صرف میری ہی بات تجھے کیوں کڑوی لگی۔ نکوہش۔ ملامت۔ چارہ۔ علاج۔ دیار۔ ممالک۔ [2] خسپدت دیدگاں تجھے نیند کیسے آجاتی ہے۔ بداں محض روبرو تعریف سے جبکہ پیٹ پیچھے لوگ برا... کہیں انسان قابلِ تعریف نہیں ہو سکتا۔ پسِ چرخہ یعنی پیٹھ پیچھے۔ نفریں۔ نفرت۔ گرفت بگوش۔ یعنی بات سنی۔ طالع۔ نصیبہ۔ بہی۔ بہتری۔ بیاموزی یعنی عالموں کی صحبت سے تو انسان کو عقل میسّر آتی ہی ہے جاہلوں کی عیب جوئی سے بھی انسان بہت کچھ سیکھتا ہے۔ [3] زدشمن یعنی انسان کو اپنی اصل حقیقت دشمنوں کی زبانی ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ دوست کو تو برائی بھی اچھائی نظر آتی ہے۔

نہ من کردم از دستِ جورت نفیر[1] — کہ خلقے ز خلقے یکے کشتہ گیر
عجب کز منت بر دل آمد درشت — بکش گر توانی ہمہ خلق کشت
وگر سخت آمد نکوہش ز من — بانصاف بیخ نکوہش بکن
ترا چارہ از ظلم برگشتن است — نہ بیچارۂ بیگنہ کشتن است
چو بیداد کردی توقع مدار — کہ نامت بہ نیکی رود در دیار
ندانم کہ چوں خسپدت[2] دیدگاں — نخفتہ ز دستت ستمدیدگاں
بداں کے ستودہ شود پادشاہ — کہ خلقش ستایند در بارگاہ
چہ سود آفریں بر سرِ انجمن — پسِ چرخہ نفریں کناں مرد و زن
گرفت ایں سخن شاہِ ظالم بگوش — ز سرمستئے غفلت آمد بہوش
دراں دہ کہ طالع نمودش بہی — دہی را ببخشید فرماں دہی
بیاموزی از عالماں عقل و خوی — نہ چندانکہ از جاہلِ عیب جوی
ز دشمن[3] شنو سیرتِ خود کہ دوست — ہر آنچہ از تو آید بچشمش نکوست
ستایش سرایاں نہ یارِ تو اند — ملامت کناں دوستدارِ تو اند
ترشروی بہتر کند سرزنش — کہ یارانِ خوش طبع شیریں منش
ازیں بہ نصیحت نگوید کست — وگر عاقلی یک اشارت بست

حکایت

چو دورِ خلافت بمامون رسید — یکے ماہ پیکر کنیزک خرید
بچہر آفتابے بتن گلبنے — بعقلِ خردمند بازی کنے
بخونِ عزیزاں فرو بردہ چنگ — سرِ انگشتہا کردہ عناب رنگ

ستایش سرایان یعنی خوشامدی لوگ۔ ملامت کناں یعنی میری بات پر نصیحت کرنے والے۔ شیریں منش جنکی طبیعت میں نرمی ہے۔
وگر عاقلی یعنی عقلمند کے لئے اشارہ کافی ہے۔ دور۔ نوبت۔ مامون مشہور عباسی خلیفہ۔ پیکر شکل وصورت۔ چہر۔ چہرہ۔ گلبن۔
پھولوں کی ڈالی۔ بعقل خردمند یعنی عقلمند بھی اُس کا دیوانہ ہو جائے۔ عزیزان۔ عاشقان۔

برابروئے[1] عابد فریبش خضاب — چو قوسِ قزح بود بر آفتاب

شبِ خلوت آں لعبتِ حورزاد — مگر تن در آغوشِ ماموں نداد

گرفت آتشِ خشم در وے عظیم — سرش خواست کردن چو جوزا دو نیم

بگفتا سر اینک بشمشیر تیز — بینداز و با من مکن خفت و خیز

بگفت از کہ بر دل گزند آمدت — چہ خصلت ز من ناپسند آمدت

بگفت ار کُشی ور شگافی سرم — ز بوئے[2] دہانت برنج اندرم

کشد تیرِ پیکار و تیغِ ستم — بیکبار و بوئے دہاں دمبدم

شنید ایں سخن سرورِ نیکبخت — بشورید و بر خود بپیچید سخت

دلش گرچہ در حال ازو رنجہ شد — دوا کرد و خوشبوی چوں غنچہ شد

پری چہرہ را ہمنشیں کرد و دوست — کہ ایں عیبِ من گفت یارِ من اوست

بنزدِ من آں کس نکوخواہِ تست — کہ گوید فلاں خار در راہِ تست

بگمراہ رفتن نکو میروی — جفائے تمامست و جورِ قوی

ہر آنگہ کہ عیبت نگویند پیش — ہنر دانی[3] از جاہلی عیبِ خویش

مگو شہدِ شیریں شکر فائقست — کسے را کہ سقمونیا لائقست

چہ خوش گفت یکروز دارو فروش — شفا بایدت داروئے تلخ نوش

بپرویزنِ معرفت بیختہ — بشہدِ عبادت برآمیختہ

حکایت

شنیدم کہ از نیکمردے فقیر — دل آزردہ شد پادشاہے کبیر

مگر بر زبانش حقے رفتہ بود — ز گردن کشی بر وے آشفتہ بود

[1] برابرو۔ یعنی اُس کی عابد فریب ابرو پر خضاب ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کہ آفتاب پر دھنک کمان۔ خلوت۔ تنہائی۔ لعبت۔ کھلونا۔ چو جوزا۔ یعنی جس طرح اخروٹ کے دو ٹکڑے کر دئے جاتے ہیں۔ بگفتا۔ لونڈی نے کہا سر قلم کر دے۔ لیکن میرے ساتھ ہمبستری نہ کر۔ گزند۔ تکلیف۔ خصلت۔ عادت۔ [2] زبوئے۔ یعنی تیرے منہ کی بدبو سے تکلیف ہے۔ سرور۔ یعنی ماموں۔ بر خود بپیچید۔ غصہ ہوا۔ دوا کرد۔ یعنی اپنی گندہ دہنی کا علاج کیا۔ پری چہرہ۔ یعنی وہی لونڈی۔ نکوخواہ۔ خیر خواہ۔ نکو میروی۔ یعنی کسی گم گشتہ راہ سے یہ کہنا کہ تیرا راستہ ٹھیک ہے۔ [3] ہنر دانی۔ یعنی انسان اپنے عیب کو ہنر سمجھنے لگتا ہے۔ مگو۔ یعنی جس انسان کو سقمونیا دوا پینی ضروری ہے۔ اس کے سامنے شہد اور شکر کی تعریفیں مناسب نہیں۔ دارو فروش۔ یعنی واعظ۔ بپرویزن۔ یعنی وہ تلخ دوا تجربہ کی چھلنی سے چھنی ہوئی اور عبادت کے شہد سے میٹھی کی ہوئی ہو۔ کبیر۔ بڑا۔ مگر۔ شاید۔ حقے۔ کوئی نصیحت۔ گردن کشی۔ تکبر۔

ک بارگاہ۔ دربار۔ نہفت۔ پوشیدگی۔ ایں سخن گفت۔ یعنی یہ بات کہنا۔ طاعت۔ عبادت۔ ساعت۔ گھڑی۔ خفیہ۔ پوشیدہ
باز۔ زیادہ ہے۔ ظن۔ یعنی اس کا یہ خیال کہ تھوڑی دیر قید میں رہیگا غلط ہے۔ حبس۔ قید۔ خسرو۔ بادشاہ۔

برنداں فرستادش از بارگاہ
کہ زور آزمایست بازوئے شاہ

زیاراں یکے گفتش اندر نہفت
مصالح نبود ایں سخن گفت گفت

رسانیدن امر حق طاعتست
ززنداں نترسم کہ یکساعتست

ہماں دم کہ درخفیہ ایں راز رفت
حکایت بگوش ملک باز رفت

بخندید کو ظن بیہودہ برد
نداند کہ خواہد دراں حبس مرد

غلامے بدرویش برد ایں پیام
بگفتا بخسرو بگوائے غلام

کہ دنیا ہمیں ساعتے بیش نیست
غم وخرمی پیش درویش نیست

نہ گر دستگیری کنی خرمم
نہ گر سر بری در دل آید غمم

ترا گر سپاہست وفرمان و گنج
مرا گر عیالست وحرماں ورنج

بدروازۂ مرگ چوں درشویم
بیک ہفتہ باہم برابر شویم

منہ دل بریں دولت پنجروز
تن خویشتن را باتش مسوز

نہ پیش از تو بیش از تو اندوختند
بہ بیداد کردن جہاں سوختند

چناں زی کہ ذکرت بتحسیں کنند
چو مردی نہ برگور نفریں کنند

نباید برسم بد آئیں نہاد
کہ گویند لعنت براں کیں نہاد

وگر سر بر آید خداوند زور
نہ زیرش کند عاقبت خاک گور

بفرمود دلتنگ روی ازجفا
کہ بیروں کنندش زباں از قفا

چنیں گفت مرد حقائق شناس
ازیں ہم کہ گفتی ندارم ہراس

من از بیزبانی ندارم غمے
کہ دانم کہ ناگفتہ داند ہمے

اگر بینوائی برم ور ستم
گرم عاقبت خیر باشد چہ غم

۵۲ کہ دنیا۔ یعنی دنیا کی عمر آخرت کے بالمقابل ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ہے۔ خرمی۔ خوشی سربری۔ سر قلم کرے۔ عیال۔ بال بچے۔ بیک ہفتہ۔ یعنی تھوڑی دیر میں۔ پنجروز۔ یعنی تھوڑی مدت۔ نہ پیش۔ یعنی کیا ایسا نہیں ہوا کہ تجھ سے پہلے لوگوں نے ظلم وستم کرکے تجھ سے بھی زیادہ دولت جمع کی۔ ۵۳ تحسین۔ تعریف۔ گور۔ قبر۔ کیں کہ ایں یعنی رسم بدجاری کرنے والا۔ نہ زیرش۔ یعنی اس کو بھی قبر کی مٹی دبا دیتی ہے۔ دلتنگ روی۔ جس کے چہرہ پر رنج کے آثار ہوں۔ قفا۔ گدھی۔ ہراس۔ خوف۔ داند۔ یعنی خدا۔ بینوائی۔ فقر وفاقہ۔

عروسی بود نوبتِ ماتمت	اگرت نیک روزی بود خاتمت

حکایت

یکے مشت زن بخت روزی نداشت	نہ اسبابِ شامش مہیا نہ چاشت
زجورِ شکم گل کشیدے بپشت	کہ روزی محالست خوردن بمشت
مُدام از پریشانیٔ روزگار	دلش محنت آلود و تن سوگوار
گہش جنگ با عالمِ خیرہ کش	گہ از بختِ شوریدہ رویش ترش
گہ از دیدنِ عیشِ شیرینِ خلق	فرو میشدے آب تلخش بحلق
گہ از کار آشفتہ بگریستے	کہ کس دید ازیں صعب تر زیستے
کساں شہد نوشند و مرغ و برہ	مرا روئے ناں می نہ بیند ترہ
گر انصاف پرسی نہ نیکوست ایں	برہنہ من و گربہ را پوستیں
دریغ ار فلک شیوہ ساختے	کہ گنجے بدستِ من انداختے
مگر روزگارے ہوس راندمے	زخود گردِ محنت بیفشاندمے
شنیدم کہ روزے زمینے بکافت	عظامِ زنخدانِ بوسیدہ یافت
بخاک اندرش عقد بگسیختہ	گہرہائے دنداں فروریختہ
دہاں بیزباں پند میگفت و راز	کہ اے خواجہ با بیمرادے بساز
نہ اینست حالِ دہن زیرِ گل	شکر خوردہ انگار یا خونِ دل
غم از گردشِ روزگاراں مدار	کہ بیجا بگردد بسے روزگار
ہماں لحظہ کیں خاطرش روی داد	غم از خاطرش رخت یکسو نہاد
کہ اے نفس بے رای و تدبیر و ہش	بکش بارِ تیمار و خود را مکش

لہ عروسی۔ شادی۔ نوبت۔ انجام۔ ماتم۔ رنج۔ مُشت زن۔ پہلوان بخت۔ نصیبہ۔ اسباب۔ کھانا۔ جور۔ ظلم۔ گل کشیدے۔ یعنی مٹی ڈھوتا تھا۔ مشت۔ یعنی پہلوانی۔ مدام۔ ہمیشہ عالم۔ زمانہ۔ خیرہ۔ ضعیف شوریدہ۔ پریشان۔ فرو میشدے۔ یعنی تلخ گھونٹ پیتا۔ صعب۔ دشوار۔ ٢ برہ بکری کا بچہ۔ ترہ۔ ایک قسم کی سبزی ہے۔ گربہ را پوستیں۔ بلی پر قدرتا پوستین ہے۔ دریغ۔ کاش زمانہ کوئی ایسی تدبیر کر دیتا کہ کوئی خزانہ مجھے ملجاتا۔ بکافت۔ یعنی وہ پہلوان زمین کھود رہا تھا۔ عظام۔ ہڈیاں۔ زنخدان۔ ٹھوری۔ بوسیدہ۔ ریزہ۔ ریزہ۔ عقد۔ یعنی دانتوں کی لڑی بیمراد۔ محروم۔ ٣

نہ اینست۔ یعنی خواہ شکر خورمنہ ہو یا خونِ دل پینے والا مٹی میں ملکر سب کا یکساں حال ہے۔ خاطر۔ خیال۔ طبیعت ہش۔ ہوش کا مخفف ہے۔ بکش۔ دل سے غم کا بوجھ نکال لے۔

ملہ بار بر سر- یعنی فکر کا بوجھ- اوج- بلندی- ہر دو- یعنی رنج و خوشی- کرم- بخشش- دیہیم- تخت- ایں ماند- کرم باقی رہیگا- کہ بیش- یعنی یہ دولت تیرا ساتھ نہ دے گی- زر افشاں- نصیحت کر- دُر- یعنی نصیحت کے موتی- جفا گستر- ظالم- فرماندہی حکومت- درایام- یعنی اس کے دور حکومت کے دن تاریک تھے- بیم خوف- پاکان- بزرگ- دعا- دعائے بد- شیخ- شریعت، طریقت- حقیقت کا جامع انسان

اگر بندۂ بارِ بر سر برد ... وگر سر باوجِ فلک بر برد
دراں دم کہ حالش دگرگوں شود ... بمرگ از سرش ہر دو بیروں شود
غم و شادمانی نماند ولیک ... جزائے عمل ماند و نامِ نیک
کرم پائے دارد نہ دیہیم و تخت ... بدہ کز تو ایں ماند اے نیک بخت
مکن تکیہ بر ملک و جاہ و حشم ... کہ پیش از تو بود است و بعد از تو ہم
زر افشاں چو دنیا بخواہی گذاشت ... کہ سعدی دُر افشاند گر زر نداشت

حکایت

حکایت کنند از جفا گسترے ... کہ فرماندہی داشت بر کشورے
در ایامِ او روزِ مردم چو شام ... شب از بیمِ او خوابِ مردم حرام
ہمہ روز نیکاں ازو در بلا ... بشب دستِ پاکاں ازو بر دعا
گروہے بر شیخ آں روزگار ... ز دستِ ستمگر گرستند زار
کہ اے پیر دانای فرخندہ رای ... بگو ایں جواں را بترس از خدای
بگفتا دریغ آیدم نامِ دوست ... کہ ہر کس نہ درخورد پیغام دوست
کسے را کہ بینی ز حق برکراں ... منہ با وے اے خواجہ حق درمیاں
حقت گفتم اے خسروِ نیک رای ... تواں گفت حق پیشِ مردِ خدای
برِ مردِ ناداں نریزم علوم ... کہ ضائع کنم تخم در شورہ بوم
چو در وے نگیرد عدو داندم ... برنجد بجان و برنجاندم
ترا عادت اے پادشہ حق رویست ... دلِ مردِ حق گوی ازینجا قویست
نگیں خصلتے دارد اے نیک بخت ... کہ در موم گیرد نہ در سنگ سخت

سو کہ اے- یعنی شیخ سے لوگوں نے جاکر عرض کیا- درخورد- لائق- کراں- کنارہ- خواجہ یعنی ابوبکر شیخ سعدی کا ممدوح- خسرو- یعنی ابوبکر- بر- سامنے- شورہ بوم- شوریلی زمین- نگیرد- یعنی بات اثر نہ کرے-

مرد- یعنی سعدی- نگین- یعنی نگینہ پر جو نقش ہوتا ہے اُس کا اثر موم پر اترتا ہے نہ کہ پتھر پر-

۵ کہ حفظ ۔ جملہ دعائیہ ہے ۔ ترا نیست ۔ یعنی یہ خدا کا فضل ہے ۔

عجب نیست گر ظالم از من بجاں
تو ہم پاسبانی بانصاف و داد
ترا نیست منّت ز روئے قیاس
کہ در کارِ خیرت بخدمت بداشت
ہمہ کس بمیدانِ کوشش درانند
تو حاصل نہ کردی بکوشش بہشت
دلت روشن و وقت مجموع باد
حیاتت خوش و رفتنت بر صواب

برنجد کہ دُزد دست حسن پاسباں
کہ حفظِ خدا پاسبانِ تو باد
خداوند را فضل و منّ و سپاس
نہ چوں دیگرانت معطّل گذاشت
ولے گوئے بخشش نہ ہر کس برند
خدا در تو خوی بہشتی سرشت
قدم ثابت و پایہ مرفوع باد
عبادت قبول و دعا مستجاب ۵

گفتار

ہمی تا بر آید بتدبیر کار
چو نتواں عدو را بقوت شکست
گر اندیشہ داری ز دشمن گزند
عدو را بجائے خسک زر بریز
بتدبیر شاید جہاں خورد و لوس
بتدبیرِ رستم ۳ در آید بہ بند
عدو را بفرصت تواں کند پوست
حذر کن ز پیکار کمتر کسے
مزن تا توانی بر ابرو گرہ

مدارائے دشمن بہ از کارزار
بہ نعمت بباید درِ فتنہ بست
بتعویذِ احساں زبانش بہ بند
کہ احساں کند کُند دندانِ تیز
چو دستے نشاید گزیدن ببوس
کہ اسفندیارش نجست از کمند
پس او را مراعت چناں کن کہ دوست
کہ از قطرہ سیلاب دیدم بسے
کہ دشمن اگرچہ زبوں دوست بہ

کہ تجھے کار خیر میں لگا رکھا ہے معطّل ۔ بیکار ۔ گوی ۔ گیند ۔ وقت مجموع باد ۔ اوقات پریشان نہوں پایہ ۔ مرتبہ ۔ مرفوع ۔ بلند ۔ رفتنت یعنی دشمن کے مقابلہ میں جانا ۔ ۵ مستجاب ۔ مقبول ۔ مدارا ۔ خاطر تواضع ۔ کارزار ۔ لڑائی ۔ اندیشہ ۔ خوف ۔ خسک ۔ گوکھرو ۔ لوس ۔ چاپلوسی ۔ ببوس ۔ یعنی ہاتھوں کو بوسہ دیکر کام نکال ۔ ۳ رستم ۔ اسفندیار کو زیر کرنے کی رستم جیسی تدبیر چاہیئے ۔ مراعت ۔ نگہبانی ۔ حذر کن ۔ بچ ۔ بر ابرو گرہ زدن ۔ ناراض ہونا ۔ دوست ۔ یعنی اُس کا دوست بنجانا بہتر ہے ۔

لہ تازہ۔ یعنی تازہ دم۔ ریش۔ زخمی۔ سپاہ۔ لشکر۔ ز خود بیشتر۔ جو تجھ سے زیادہ ہے۔ نہ مردیست۔ بہادری نہیں ہے۔ کہ جنگ۔ از جنگ۔ حلالست۔ جب کوئی تدبیر نہ رہے تو لڑنا درست ہے

بود دشمنش تازہ[1] و دوست ریش | کسے کش بود دشمن از دوست بیش

مزن با سپاہے ز خود بیشتر | کہ نتواں زد انگشت با نیشتر

وگر زو توانا تری در نبرد | نہ مردیست بر ناتواں زور کرد

اگر پیل زوری وگر شیر چنگ | بنزدیکِ من صلح بہتر کہ جنگ

چو دست از ہمہ حیلتے در گسست | حلالست بردن بشمشیر دست

اگر صلح خواہد عدو سر مپیچ، | وگر جنگ جوید عناں بر مپیچ،

کہ گر وے ببندد درِ کارزار | ترا قدر و ہیبت شود یک ہزار

ور او پائے جنگ آورد در رکاب | نخواہد بحشر از تو داور حساب

تو ہم جنگ را باش چوں فتنہ خاست | کہ بر کینہ ور مہربانی خطاست

چو با سفلہ گوئی بلطف و خوشی | فزوں گرددش کبر و گردن کشی

چو دشمن در آمد بعجز از درت | بدر کن ز دل کین و خشم از سرت

چو زنہار خواہد کرم پیشہ کن | ببخشای واز مکرش اندیشہ کن

ز تدبیرِ پیرِ کہن بر مگرد | کہ کار آزمودہ بود سال خورد

در آرند بنیادِ روئیں ز پائے | جواناں بہ شمشیر و پیراں برائے

بیندیش در قلبِ ہیجا مفر | چہ دانی کز آنِ کہ باشد ظفر

چو بینی کہ لشکر ز ہم دست داد | بہ تنہا مدہ جانِ شیریں بباد

اگر بر کناری برفتن بکوش | وگر در میاں لبس دشمن بپوش

وگر خود ہزاری و دشمن دو لیست | چو شب شد در اقلیمِ دشمن مایست

شبِ تیرہ پنجہ سوار از کمیں | چو پانصد بشوکت بدرّد زمیں

سر مپیچ۔ انکار نہ کر۔ عناں بر مپیچ۔ گھوڑے کی باگ نہ موڑ بلکہ جنگ کر۔ ۲ کارزار۔ جنگ۔ داور۔ خدا۔ جنگ را باش جنگ کر۔ لطف۔ مہربانی۔ سفلہ کمینہ۔ کبر۔ غرور۔ بدر کن۔ کینہ دل سے نکال دے۔ خشم۔ غصہ۔ ۳ زنہار خواہد۔ امن چاہے۔ مکر۔ چالاکی۔ برمگرد۔ [مت] پھر۔ روئیں۔ یعنی مضبوط قلعہ۔ ہیجا۔ جنگ۔ مفر۔ بچاؤ کی جگہ۔ ظفر۔ فتحمندی۔ ز ہم دست داد۔ متفرق ہو گیا۔ بباد دادن۔ برباد کرنا۔ لبس دشمن بپوش۔ بھیس بدل لے۔ دو لیست۔ دو سو۔ اقلیم۔ ملک۔ تیرہ۔ تاریک۔ چو پانصد۔ یعنی دو سو کی پانچ سو کی سی ہیبت ہوتی ہے۔

سلہ نخست۔ پہلے۔ میان دو لشکر۔ یعنی جب تیرا بالمقابل لشکر ایک روز کی پوری منزل کر کے تیرے پاس پہنچیگا تو وہ درماندہ ہوگا تو۔۔۔
راحت و آرام اٹھائے ہوئے فوراً اس پر ٹوٹ پڑنا۔ چو دشمن۔ یعنی دشمن کو شکست دیکر فوراً اس کا پیچھا نہ چھوڑ دو ورنہ

چو خواہی بریدن بشب راہہا	حذر کن نخست از کمیں گاہہا
میانِ دو لشکر چو یک روزہ راند	سرِ پنجۂ زور مندش نماند
تو آسودہ بر لشکرِ ماندہ زن	کہ ناداں ستم کرد بر خویشتن
چو دشمن شکستی میفگن علم	کہ بازش نیاید جراحت بہم
بسے در قفائے ہزیمت مراں	نباید کہ دور افتی از یاوراں
ہوا بینی از گرد ہیجا چو میغ	بگیرند گردت بزوپین و تیغ
بدنبالِ غارت نراند سپاہ	کہ خالی بماند پسِ پشتِ شاہ
سپہ را نگہبانئے شہریار	بہ از جنگ در حلقۂ کارزار

گفتار

دلاور کہ بارے تہوّر نمود	بباید بمقدارش اندر فزود
کہ بارِ دگر دل نہد بر ہلاک	ندارد ز پیکارِ یاجوج باک
سپاہی در آسودگی خوش بدار	کہ در حالتِ سختی آید بکار
کنوں دستِ مردانِ جنگی ببوس	نہ آنگہ کہ دشمن فرد کوفت کوس
سپاہی کہ کارش نباشد برگ	چرا دل نہد روز ہیجا بمرگ
نواحیِ ملک از کفِ بدسگال	بلشکر نگہدار و لشکر بمال
ملک را بود بر عدو دست چیر	چو لشکر دل آسودہ باشند و سیر
بہائے سر خویشتن میخورد	نہ انصاف باشد کہ سختی برد
چو دارند گنج از سپاہی دریغ	دریغ آیدش دست بردن بتیغ

وہ دوبارہ تیاری کریگا
بسے۔ لیکن خواہ مخواہ
دشمن کے پیچھے اپنے مددگاروں
سے دور جانا بھی مناسب
نہیں ہے سلہ ہوا بینی۔
ورنہ تجھے جنگ کے اس
گرد و غبار کا سامنا کرنا
پڑجائیگا۔ جو ابر کی طرح
ہوگا۔ میغ۔ ابر۔ زوپین۔
چھوٹا نیزہ۔ تیغ۔ تلوار۔
دنبال۔ پچھاڑ۔
حلقہ۔
گھیرا۔

۱۰

دلاور۔ بہادر
تہوّر۔ دلیری۔ بباید۔
یعنی اس کا مرتبہ دلیری
کی بقدر بڑھا۔ سلہ
یاجوج یعنی وہ لشکر جو
تعداد میں قوم یاجوج
ماجوج کی برابر ہو۔۔۔
آسودگی۔ یعنی امن کا
وقت۔ سختی۔ یعنی جنگ کا
وقت۔ کنون۔ یعنی
آسودگی کے وقت۔

کوس۔ نقارہ۔ برگ۔ ساز و سامان ہیجا۔ جنگ۔ نواحی۔ اطراف۔ نگہدار۔ یعنی اطراف ملک کو۔ چیر۔ غلبہ۔ سیر۔ پیٹ بھرا۔
بہای۔ قیمت۔ دریغ۔ ممنوع۔ دریغ۔ افسوس۔

لہ کارزار جنگ۔ کارزار یعنی سپاہی کی حالت درست نہ ہو۔ پیکار۔ جنگ۔ ہزبر۔ خونخوار شیر۔ ناورد جنگ

چہ مردی کند در صفِ کارزار[1]	چو دستش تہی باشد و کارزار

گفتار

بہ پیکارِ دشمن دلیراں فرست	ہزبراں بناوردِ شیراں فرست
برائے جہاں دیدگاں کار کن	کہ صید آزمودست گرگِ کہن
مترس از جوانانِ شمشیر زن	حذر کن ز پیرانِ بسیار فن
جوانانِ پیل افگنِ شیر گیر	ندانند دستانِ روباہِ پیر
خردمند باشد جہاندیدہ[2] مرد	کہ بسیار گرم آزمودست و سرد
جوانانِ شایستہ و بخت ور	ز گفتارِ پیراں نہ پیچند سر
گرت مملکت باید آراستہ	مدہ کارِ معظم بنوخاستہ
سپہ را مکن پیشرو جز کسے	کہ در جنگہا بودہ باشد بسے
نتابد سگِ صید روی از پلنگ	ز روبہ رمد شیرِ نادیدہ جنگ
چو پروردہ[3] باشد پسر در شکار	نترسد چو پیش آیدش کارزار
بکشتی و نخچیر و آماج و گوی	دلاور شود مردِ پرخاش جوی
بگرمابہ پروردہ و عیش و ناز	برنجد چو بیند درِ جنگ باز
دو مردش نشانند بر پشتِ زین	بود کش زند کودکے بر زمین
یکے را کہ دیدی تو در جنگ پشت	بکش گر عدو در مصافش نکشت
مخنث بہ از مردِ شمشیر زن	کہ روزِ وغا سر بتابد چو زن

حکایت

برآئی بتدبیر۔ کہ صید آزمود۔ پُرانا بھیڑیا۔ شکار کا تجربہ رکھتا ہے مترس شمشیر زن جوانوں سے اس قدر نہ ڈر جتنا کہ تجربہ کار بوڑھے سے۔ دستان۔ مکر و حیلہ۔ روباہ۔ لومڑی۔ ۲ جہاندیدہ۔ مرد عقلمند ہوتا ہے۔ نہ پیچند۔ یعنی نیکبخت نوجوان بوڑھوں کا کہنا مانتے ہیں۔ نوخاستہ یعنی ناتجربہ کار۔ سگِ صید شکاری کتا۔ روبہ۔ لومڑی ۳ پروردہ باشد در شکار یعنی شکار کھیلنے کا عادی ہو۔ نخچیر۔ شکار۔ آماج نشانہ بازی کا دمدمہ۔ گرمابہ۔ حمام۔ دو مردش دو آدمیوں کا سہارا لے کر وہ گھوڑے پر بیٹھا اس کو ایک بچہ بھی زمین پر پٹخ دیگا۔ مصاف۔ میدانِ جنگ۔ مخنث۔ ہیجڑا۔ وغا۔ جنگ۔......

۱۰

چہ خوش گفت گرگیں[۱] بفرزندِ خویش — چو قربانِ پیکار بربست و کیش
اگر چوں زناں جست خواہی گریز — مرو آبِ مردانِ جنگی مریز
سوارے کہ بنمود در جنگ پشت — نہ خود را کہ نام آوراں را بکشت
تہوّر نیاید مگر زان دو یار — کہ اُفتند در حلقۂ کارزار
دو ہمجنس و ہم سفرہ و ہم زباں — بکوشند در قلبِ ہیجا بجاں[۲]
کہ ننگ آیدش رفتن از پیشِ تیر — برادر بچنگالِ دشمن اسیر
چو بینی کہ یاراں نباشند یار — ہزیمت بجائے غنیمت شمار

گفتار

دو تن پرور اے شاہِ کہتر نواز — یکے اہلِ بازو دوم اہلِ راز
زنام آوراں گوئے دولت برند — کہ دانا و شمشیر زن پرورند
ہر آں کو قلم را نورزید و تیغ — برو گر بمیرد مگوائے دریغ
قلم زن نگہدار و شمشیر زن — نہ مطرب کہ مردی نیاید ز زن
نہ مردیست دشمن در اسبابِ جنگ — تو مدہوشِ ساقی و آوازِ چنگ
بسا اہلِ دولت ببازی نشست — کہ دولت برفتش ببازی ز دست

گفتار

نگویم زجنگِ بداندیش ترس — در آوازۂ صلح از و بیش ترس
بسا کس بروز آیتِ صلح خواند — چو شب شد سپہ بر سرِ خفتہ راند

۱۰

[۱] گرگیں۔ مشہور ایرانی پہلوان قربان۔ کمان کا غلاف کیش۔ ترکش۔ آب۔ آبرو۔ نہ خود۔ یعنی وہ صرف اپنی ہی نہیں بلکہ تمام بہادروں کی تباہی کا سبب بنتا ہے۔ تہوّر۔ دلیری۔ سفرہ۔ دسترخوان ہیجا۔ جنگ۔ [۲] بجاں۔ یعنی دلیری وہی دو ساتھی دکھا سکتے ہیں جو متحد ہو کر جان کی بازی لگا دیں۔ اسیر یعنی اگر دشمن کا قیدی ہو جائے تو دوسرے کو بھاگتے ہوئے عار محسوس ہوگی۔ ہزیمت پسپائی۔ کہتر نواز۔ غریب پرور۔ اہلِ بازو بہادر۔ زنام آوراں۔ جو بادشاہ بہادروں اور عقلمندوں کی سرپرستی کرے گا وہ سب سے بازی لیجائیگا۔ ہر آں۔ جو قلم اور تلوار کا دھنی نہیں ہے اس کے مرنے پر افسوس نہ کرو۔ مطرب۔ گانے بجانے والا۔ زن۔ یعنی مطرب نہ مردیست۔ یعنی دشمن جنگ کی تیاری میں لگا ہوا ور تو رنگ رلیوں میں یہ بڑی بے غیرتی ہے بسا۔ یعنی کھیل کود کی بازی کے ساتھ سلطنت کو بھی ہار جاتا ہے۔ نگویم۔ دشمن سے صلح کے وقت بہت زیادہ ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ آیتِ صلح یعنی دن میں وَالصُّلْحُ خَیْرٌ پڑھتا ہے رات کو حملہ کر دیتا ہے۔

زره پوش خسپند مرد اوژنان[1]	که بستر بود خوابگاهِ زناں
بخیمه دروں مردِ شمشیر زن	برہنہ نخسپد چو در خانہ زن
بباید نہاں جنگ را ساختن	کہ دشمن نہاں آورد تاختن
حذر کارِ مردانِ کار آگہ است	یزک سدِّ روئینِ لشکرگہ است

گفتار

میانِ دو بدخواہ کوتاہ دست	نہ فرزانگی باشد ایمن نشست
کہ گر ہر دو باہم سگالند راز	شود دستِ کوتاہِ ایشاں دراز
یکے را بہ نیرنگ مشغول دار	دگر را برآور ز ہستی دمار
اگر دشمنے پیش گیرد ستیز	بشمشیرِ تدبیر خونش بریز
برو[2] دوستی گیر با دشمنش	کہ زنداں شود پیرہن بر تنش
چو در لشکرِ دشمن افتد خلاف	تو بگذار شمشیرِ خود در غلاف
چو گرگاں پسندند برہم گزند	برآساید اندر میاں گوسپند
چو دشمن بدشمن شود مشتغل[3]	تو با دوست بنشیں بآرامِ دل

گفتار اندر ملاطفتِ دشمن از روئے عاقبت اندیشی

چو شمشیرِ پیکار برداشتی	نگہدار پنہاں رہِ آشتی
کہ لشکر کشوفانِ مغفر شگاف	نہاں صلح جویند و پیدا مصاف
دلِ مردِ میداں نہانی بجوی	کہ باشد کہ در پایت افتد چو گوی

١ مرداوژنان۔ مردافگن۔ کہ بستر۔ سیجوں پر عورتیں لیٹتی ہیں۔ بخیمہ۔ بہادر خیمہ میں بھی ہتھیار کھول کر نہیں سوتا۔ بباید۔ پوشیدہ طور پر جنگ کی تیاری رکھو۔ ورنہ جب دشمن پوشیدہ طور پر حملہ کردیگا تو تدارک نہ ہوسکے گا۔ یزک۔ ہراول دستہ۔ کوتاہ دست کم قوت۔ ایمن بے خوف۔ ہر دو باہم سگالند راز۔ دونوں ملکر مشورہ کریں گے۔ دست دراز شدن طاقت ور ہوجانا۔ نیرنگ۔ مکر و حیلہ۔ دمار ہلاکت بستیز۔ جنگ۔

٢ برو۔ تدبیر کا بیان ہے۔ بادشمنش۔ دشمن کے دشمن سے دوستی کرلے۔ تو بگذار۔ یعنی اپنی تلوار میان میں کرلو۔ تمھیں لڑنے کی ضرورت نہ ہوگی چو گرگان جب بھیڑیے آپس میں لڑ پڑیں تو بکری محفوظ ہوجاتی ہے

٣ مشتغل۔ مشغول۔ چو شمشیر۔ یعنی جنگ کے وقت بھی صلح کے متلاشی رہو۔ لشکر کشوف۔ دشمن کے لشکر کی صفوں کو چیر ڈالنے والا۔ مغفر۔ خود۔ مصاف۔ جنگ۔ دل مرد میدان۔ یعنی مخالف لشکر کے بہادروں کی خفیہ طور پر دلجوئی کرتے رہو۔ ممکن ہے وہ تمھارے ہمنوا بنجائیں۔

[1] چنگ۔ چنگل۔ درنگ۔ تاخیر۔ نیمہ۔ یعنی تمہارا لشکر۔ چنبر۔ دائرہ۔ چو نیکش۔ اگر ہتھیار ڈالنے والے کے ساتھ اچھا سلوک کرو تو دوسرے مخالف بھی ہتھیار ڈال دیں گے۔ ورنہ آخر دم تک لڑتے رہیں گے۔ [2] صدرہ۔ سو بار۔ تلبیس۔ مکر و فریب۔ بد اندیش۔ یعنی دشمن کی میٹھی باتوں پر بھروسہ نہ کرو۔ زہر شہد میں ملایا جا سکتا ہے۔ [3] کہ مر دوستان۔ حزم و احتیاط کا تقاضہ ہے کہ ایک وقت دوست کو بھی دشمن تصور کرو۔ بسوگند۔ محض قسموں پر اعتبار نہ کرو۔ خفیہ طور پر اس کے احوال کی نگہبانی رکھو۔ نو آموز۔ نئے ملازم کو ڈھیل تو دو۔ لیکن بالکل آزاد نہ چھوڑو۔ ورنہ ہاتھ سے نکل جائیگا۔ چو اقلیم۔ یعنی مفتوح ملک کو اُس ملک کے قیدیوں کے سپرد کر دو۔ اس لئے کہ اُن میں اور اس ملک کے بادشاہ میں لامحالہ مخالفت موجود ہوگی۔ تب ہی تو بادشاہ نے انھیں قید میں ڈال رکھا تھا۔

چو سالارے از دشمن افتد بچنگ[1] — بکشتن برش کرد باید درنگ
که افتد کزیں نیمه ہم سرورے — بماند گرفتار در چنبرے
وگر کشتی ایں بندئے ریش را — نه بینی دگر بندئے خویش را
نترسد که دورانش بندی کند — که بر بندیاں زورمندی کند
کسے بندیاں را بود دستگیر — که خود بوده باشد به بندی اسیر
اگر سر نہد بر خطت سرورے — چو نیکش بداری نہد دیگرے
وگر خفیه ده دل بدست آوری — ازاں به که صد[2] ره شبیخوں بری

10 گفتار اندر حذر کردن از دشمنے که در طاعت آید

گرت خویش دشمن شود دوستدار — ز تلبیس ایمن مشو زینہار
که گردد درونش بکینِ تو ریش — چو یاد آیدش مہر پیوند خویش
بد اندیش را لفظِ شیریں مبیں — که ممکن بود زہر در انگبیں
کسے جاں از آسیبِ دشمن برد — که مر دوستاں[3] را بدشمن شمرد
نگہدارد آں شوخ در کیسه دُر — که بیند ہمه خلق را کیسه بُر
سپاہی که عاصی شود در امیر — ورا تا توانی بخدمت مگیر
ندانست سالارِ خود را سپاس — ترا ہم نداند ز غدرش ہراس
بسوگند و عہد استوارش مدار — نگہبان پنہاں برو بر گمار
نو آموز را ریسماں کن دراز — نه بگسل که دیگر نه بینیش باز
چو اقلیمِ دشمن بجنگ و حصار — بگیری بزندانیانش سپار

که بندی[1] چو دنداں بخوں در برد ‌ ‌ ‌ ز حلقومِ بیداد گر خوں خورد

چو بر کندی از دستِ دشمن درآر ‌ ‌ ‌ رعیّت بساماں تر از وے بدار

که گر باز کوبد درِ کارزار ‌ ‌ ‌ برآرند عام از دماغش دمار

وگر شہریاں را رسانی گزند ‌ ‌ ‌ درِ شہر بر روئے دشمن مبند

مگو دشمن تیغ زن بر درست ‌ ‌ ‌ که ہمباز دشمن بشہر اندرست

بتدبیر جنگِ بداندیش[2] کوش ‌ ‌ ‌ مصالح بیندیش و نیّت بپوش

منہ در میاں راز با ہر کسے ‌ ‌ ‌ که جاسوس ہمکاسہ دیدم بسے

سکندر که با شرقیاں حرب داشت ‌ ‌ ‌ درِ خیمہ گویند در غرب داشت

چو بہمن بزاولستاں خواست شد ‌ ‌ ‌ چپ آوازہ افگند و از راست شد

اگر جز تو داند که عزمِ تو چیست ‌ ‌ ‌ براں رای و دانش بباید گریست

کرم کن نہ پرخاش و کیں آوری ‌ ‌ ‌ که عالم بزیرِ نگیں آوری

چو کارے[3] برآید بلطف و خوشی ‌ ‌ ‌ چہ حاجت بہ تندی و گردنکشی

نخواہی که باشد دلت دردمند ‌ ‌ ‌ دلِ دردمنداں برآور ز بند

ببازو توانا نباشد سپاہ ‌ ‌ ‌ برو ہمت از ناتواناں بخواہ

دعائے ضعیفانِ امیدوار ‌ ‌ ‌ ز بازوئے مردے بہ آید بکار

ہر آنکه استعانت بدرویش برد ‌ ‌ ‌ اگر بافریدوں زد از پیش برد

باب دوم در احسان

اگر ہوشمندی بمعنی گرای ‌ ‌ ‌ که معنی ز صورت نماند بجای

---

[1] بندی۔ قیدی۔ دنداں بخوں بردن۔ مصیبت جھیلنا۔ بساماں تر از وے۔ یعنی رعایا کے ساتھ اُس سابق بادشاہ سے زیادہ بہتر سلوک کرو۔ کہ اگر۔ یعنی وہ معزول بادشاہ اگر ملک پر دوبارہ قبضہ کرنا چاہیگا تو خود رعایا اس کا مقابلہ کریگی۔ در شہر۔ یعنی لامحالہ دشمن ملک پر قابض ہو جائیگا۔ کہ ہمباز دشمن۔ یعنی مظلوم رعایا بھی دشمن ہی ہے۔

[2] بداندیش۔ دشمن۔ مصالح۔ بہتر تدبیریں۔ کہ جاسوس۔ یعنی تمھارے دسترخوان کے شریک بھی جاسوسی کا کام کرتے ہیں۔ بہمن۔ اسفندیار شاہ ایران کا بیٹا۔ چپ آوازہ افگند۔ یعنی ظاہر تو یہ کیا کہ دائیں سمت کو روانگی ہے اور بائیں سمت کو روانہ ہوا۔

[3] چو کارے۔ یعنی جب کوئی گرہ ہاتھ سے کھل سکتی ہے تو دانت لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ نخواہی۔ اگر خود اپنے لئے آرام چاہتے ہو تو دکھی دلوں کو آرام پہنچاؤ۔ ببازو۔ تمھارے لشکر کی طاقت غریبوں کی دعا سے ہے۔ اگر با فریدوں۔ یعنی فریدوں جیسے جابر بادشاہ سے بھی جیت جائیگا۔ معنی۔ یعنی اخلاق پسندیدہ۔ کہ معنی۔ یعنی اخلاق باقی ہیں اور صورت فانی۔

کرا[1] دانش وجود و تقویٰ نبود	بصورت درش ہیچ معنیٰ نبود
کسے خسپد آسودہ در زیرِ گل	کہ خسپند زو مردم آسودہ دل
غمِ خویش در زندگی خور کہ خویش	بمردہ نپردازد از حرصِ خویش
زر و نعمت اکنوں بدہ کانِ تست	کہ بعد از تو بیروں ز فرمانِ تست
نخواہی کہ باشی پراگندہ دل	پراگندگاں را ز خاطر مہل
پریشاں کن امروز گنجینہ چست[2]	کہ فردا کلیدش نہ در دستِ تست
تو با خود ببر توشۂ خویشتن	کہ شفقت نیاید ز فرزند و زن
کسے گوئے دولت ز دنیا برد	کہ با خود نصیبے بعقبیٰ برد
بغمخوارگی جز سر انگشتِ من	نخارد کسے در جہاں پشتِ من
مکن بر کفِ دست نہ ہر چہ ہست	کہ فردا بدنداں بری پشتِ دست
بپوشیدنِ سترِ[3] درویش کوش	کہ سترِ خدایت بود پردہ پوش
مگرداں غریب از درت بے نصیب	مبادا کہ گردی بدرہا غریب
بزرگے رساند بمحتاج خیر	کہ ترسد کہ محتاج گردد بغیر
بحالِ دلِ خستگاں در نگر	کہ بارے دلِ خستہ باشی مگر
فروماندگاں را درون شاد کن	ز روزِ فروماندگی یاد کن
نہ خواہندۂ بر درِ دیگراں	بشکرانہ خواہندہ از در مراں

گفتار اندر نواختنِ یتیماں و رحمت بر حالِ ایشاں

پدر مردہ را سایہ بر سر فگن	غبارش بیفشاں و خارش بکن

[1] کرا دانش۔ جس کے باطنی اوصاف اچھے نہیں ہیں وہ نہ عقلمند ہے نہ اس میں تقویٰ و طہارت ہے۔ کسے۔ یعنی قبر میں وہ آرام سے ہے جس سے خلق اللہ آرام پائے۔ غمِ خویش۔ اپنی زندگی میں اپنی آخرت کی فکر کرو ورنہ عزیز و قریب تو اپنی دوڑ دھوپ میں لگ جائیں گے تمہارے بعد تمہارے لئے کچھ نہ کر پائیں گے۔ کانِ تست۔ زندگی میں تو تم خود اپنے مال کے مالک ہو۔ ز خاطر مہل۔ یعنی ضرورتمندی کا خیال رکھو۔ پریشاں کن یعنی ضرورتمندوں پر تقسیم کردو۔ [2] چست۔ جلد۔ کلید۔ یعنی تمہارے خزانہ کی چابی۔ تو با خود۔ اپنا توشہ آخرت خود تیار کرلو۔ نصیب یعنی نیکیوں کا حصہ۔ عقبیٰ۔ آخرت۔ نہ خارد۔ دنیا میں کوئی کسی کی ہمدردی نہیں کرتا تم اپنی ہمدردی کرو۔ مکن۔ تمام دولت نہ لٹاؤ ورنہ کل کو افسوس کرنا پڑے گا۔ ستر۔ بدن کا وہ حصہ جس کو چھپایا جاتا ہے۔ غریب۔ مسافر۔ نصیب۔ حصہ۔ محتاج گردد بغیر۔ دوسرے کا محتاج۔ شاد کن۔ خوش کر۔ نہ خواہندہ۔ اگر چاہتا ہے کہ دوسروں کے در پر نہ مارا پھرے تو اپنے در پر آئے ضرورتمندوں کو نہ لوٹا۔ پدر مردہ۔ یتیم۔

۱؎ بود تازہ۔ یعنی کیا بے جڑ کا درخت ہمیشہ تر و تازہ رہ سکتا ہے۔ سر افگندہ۔ رنجیدہ۔ مدہ۔ اپنے لڑکے کو پیار نہ کر ورنہ اس یتیم کو اپنا باپ یاد آ کر رنج ہوگا۔ کہ۔ یعنی اُس کا ناز کون اُٹھاتا ہے۔ کہ بارشش برد۔ اگر یتیم روتا ہے تو اس کی

ندانی چہ بودش فرو ماندہ سخت	بود تازہ بے بیخ ہرگز درخت ۱؎
چو بینی یتیمے سر افگندہ پیش	مدہ بوسہ بر روئے فرزندِ خویش
یتیم ار بگرید کہ نازش خرد	وگر خشم گیرد کہ بارشش برد
الا تا نگرید کہ عرشِ عظیم	بلرزد ہمی چوں بگرید یتیم
برحمت بکن آبش از دیدہ پاک	بشفقت بیفشانش از چہرہ خاک
اگر سایۂ خود برفت از سرش	تو در سایۂ خویشتن پرورش
من آنگہ سرِ تاجور ۲؎ داشتم	کہ سر در کنارِ پدر داشتم
اگر بر وجودم نشستے مگس	پریشاں شدے خاطرِ چند کس
کنوں گر بزنداں برندم اسیر	نباشد کس از دوستانم نصیر
مرا باشد از دردِ طفلاں خبر	کہ در طفلی از سر برفتم پدر

حکایت در ثمرۂ نیکوکاری

کسے دید در خواب صدرِ خجند	کہ خارے ز پائے یتیمے بکند
ہمی گفت در روضہ ہا می چمید	کزاں خار بر من چہ گلہا دمید
مشو تا توانی ز رحمت بری	کہ ۳؎ رحمت برندت چو رحمت بری
چو انعام کردی مشو خود پرست	کہ من سرورم دیگرے زیر دست
اگر تیغ دورانش انداختست	نہ شمشیر دوراں ہنوز آختست
چو بینی دعا گوئے دولت ہزار	خداوند را شکرِ نعمت گزار
کہ چشم از تو دارند مردم بسے	نہ تو چشم داری بدستِ کسے

کون برداشت کرتا ہے۔ الا تا نہ گرید۔ یعنی یتیم کو نہ رلاؤ اس کے رونے سے عرشِ عظیم ہل جاتا ہے۔ رحمت۔ شفقت۔ سایہ خود۔ یعنی یتیم کا باپ۔ ۲؎ تاجور۔ تاجدار۔ کنار۔ بغل۔ وجود۔ جسم۔ چند کس۔ یعنی ماں باپ وغیرہ۔ از سر رفتم پدر۔ میرے سر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا تھا۔۔ خجند۔ مشہور شہر ہے۔ کہ خارے۔ یعنی اس رئیس نے ایک مرتبہ ایک یتیم کے پیر سے کانٹا نکالا تھا۔ روضہ۔ بہشت۔ کزاں خار۔ اُس کانٹے کے عوض بہت سی رحمتوں کے پھول کھلے۔ ۳؎ کہ رحمت۔ جب انسان کسی پر شفقت کرتا ہے تو رحمتِ خداوندی کا مستحق ہوتا ہے۔ کہ من۔ یہ مغرور ہونے کا بیان ہے۔ کہ چشم۔ یعنی ہزاروں تجھ سے نگہ کرم کے امیدوار ہیں نہ کہ تو ان کا۔

۱ کرم۔ یعنی بخشش کرنا بادشاہوں کی عادت ہے نہیں بلکہ یہ پیغمبروں کی صفت ہے۔ ابن السبیل۔ مسافر۔

کرم[1] خواندہ ام سیرتِ سروراں	غلط گفتم اخلاقِ پیغمبراں

حکایت در اخلاقِ پیغمبراں

شنیدم کہ یک ہفتہ ابن السبیل	نیامد بمہماں سرائے خلیل
ز فرخندہ خوئی نخوردے پگاہ	مگر بینوائے درآید ز راہ
بروں رفت و ہر جانبے بنگرید	براطرافِ وادی نگہ کرد و دید
بہ تنہا یکے در بیاباں چو بید[2]	سر و مویش از برفِ پیری سفید
بدلداریش مرحبائے بگفت	برسمِ کریماں صلائے بگفت
کہ اے چشمہائے مرا مردمک	یکے مردمی کن بنان و نمک
نعم گفت و برجست و برداشت گام	کہ دانست خلقش علیہ السلام
رقیبانِ مہماں سرائے خلیل	بعزت نشاندند پیرِ ذلیل
بفرمود و ترتیب کردند خوان	نشستند بر ہر طرف ہمگناں
چو بسم اللہ آغاز کردند جمع	نیامد ز پیرش حدیثے بسمع
چنیں گفتش اے پیرِ دیرینہ[3] روز	چو پیراں نمی بینمت صدق و سوز
نہ شرط است وقتیکہ روزی خوری	کہ نامِ خداوندِ روزی بری
بگفتا نہ گیرم طریقت بدست	کہ بشنیدم از پیرِ آذر پرست
بدانست پیغمبرِ نیک فال	کہ گبر است پیرِ تبہ بودہ حال
بخواری براندش چو بیگانہ دید	کہ منکر بود پیشِ پاکاں پلید
سروش آمد از کردگارِ جلیل	بہیبت ملامت کناں کاے خلیل

مہمان سرائے۔ لنگر خانہ۔ خلیل۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ فرخندہ۔ مبارک۔ پگاہ۔ صبح۔ بینوا۔ یعنی فقیر۔ وادی۔ بیابان۔ ۲ چو بید۔ یعنی کمزوری سے بید کے درخت کی طرح لرز رہا تھا۔ رسم۔ عادت۔ کریمان۔ سخی لوگ۔ صلا۔ کھانے کا بلاوا۔ مردمک۔ آنکھ کی پتلی۔ مردمی۔ شرافت۔ گام۔ قدم۔ علیہ السلام۔ یعنی حضرت ابراہیم۔ رقیبان۔ نگہبان۔ پیر ذلیل۔ یعنی بوڑھا مہمان۔ ہمگنان۔ ہمگان میں اضافہ کرکے بنالیا ہے جو ہمہ کی جمع ہے۔ نیامد ز پیر۔ یعنی بوڑھے نے بسم اللہ نہ پڑھی۔ ۳ دیرینہ روز۔ بوڑھا۔ صدق۔ سچائی۔

سوز۔ یعنی سوز ایمانی۔ نہ شرط است۔ کیا یہ ضروری نہیں ہے۔ طریقت۔ یعنی تیرا دین۔ کہ بشنیدم۔ یعنی ایک پیر آتش پرست سے اس کی کچھ برائی سن چکا ہوں۔ گبر۔ آتش پرست۔ خواری۔ ذلت۔ بیگانہ۔ یعنی خدا سے منکر۔ برا۔ کردگار۔ جلیل۔

۱؎ منش۔ یعنی میں تو اس کو سو سال سے روزی اور جان دیتے ہوئے ہوں۔ باپس۔ واپس۔ گرہ۔ یعنی یہ سوچ سوچ کر کہ فلاں مکار ہے اور فلاں جھوٹا ہے لوگوں پر اپنے احسان کا دروازہ بند نہ کرو۔ زرق و شید۔ مکر و حیلہ۔ زباں میکند۔ جو

منش داده صد ساله روزی و جان	ترا نفرت آمد از و یک زمان
گر او می‌برد پیشِ آتش سجود	تو باپس چرا میبری دستِ جود

گفتار اندر احسان با مردم نیک و بد

گره بر سرِ بند احسان مزن	که این زرق و شیدست و آں مکر و فن
زباں میکند مردِ تفسیر داں	که علم و ادب میفروشد بناں
کجا عقل با شرع فتوی دهد	که مردِ خرد دیں بدنیا دهد
ولیکن تو بستاں که صاحب خرد	از ارزاں فروشاں برغبت خرد

حکایت عابد با شیادِ شوخ دیده

زباں دانے آمد بصاحبدلے	که محکم فرو مانده ام در گلے
یکے سفله را ده درم بر من ست	که دانگے از و بر دلم ده من ست
همه شب پریشاں از و حالِ من	همه روز چوں سایه دنبالِ من
بکرد از سخنهائے خاطر پریش	درونِ دلم چوں درِ خانه ریش
خدایش مگر تا زما در بزاد	جز آں ده درم چیز دیگر نداد
ندانسته از دفترِ دیں الف	نخوانده بجز بابِ لا ینصرف
خور از کوه یکروز سر بر نزد	که آں قلتباں حلقه بر در نزد
در اندیشه ام تا کدام کریم	ازاں سنگدل دست گیرد بسیم
شنید این سخن پیرِ فرخ نهاد	درستے دو در آستینش نهاد

واعظ علم و ادب بیچ کر روٹی کماتا ہے وہ اپنے کو برباد کرتا ہے۔ ۲؎ کجا عقل۔ عقل و شرع کبھی یہ فتویٰ نہیں دے سکتے کہ کوئی دنیا کے بدلے اپنا دین دے ڈالے۔ ولیکن۔ یعنی لیکن اگر کوئی ایسا کرتا ہی ہے تو فوراً اُس سے معاملہ کرلے تجھے یہ سودا سستا پڑے گا۔ شیاد۔ مکار۔ زباندان۔ یعنی شاعر۔ محکم۔ مضبوط۔ در گل فرو ماندن۔ دلدل میں پھنسنا۔ عاجز آجانا۔ سفلہ۔ کمینہ۔ درم۔ تین ماشہ اور چار جو وزن کا ہوتا ہے۔ دانگ۔ درم کا چھٹا حصہ ہوتا ہے۔ دنبال۔ پیچھا۔ ۳؎ خاطر پریش۔ دل کو پریشان کرنے والی بات۔ ریش۔ یعنی دل کو

باتوں سے اور دروازہ آمد و رفت سے کھرچ ڈالا ہے۔ خدایش۔ یعنی اُس کو ان درہموں کی ایسی لگی ہوئی ہے گویا کہ جب سے وہ پیدا ہوا ہے خدا نے ان درہموں کے علاوہ اسے کچھ اور دیا ہی نہیں ہے۔ ندانستہ۔ بالکل جاہل ہے۔ دین کی ابجد سے بھی واقف نہیں۔ لاینصرف۔ ۴؎ نہ ٹوٹیگا۔ اس لفظ سے منصرف اور غیر منصرف کی اصطلاح کی طرف اشارہ ہوجانے سے شعر میں ایک لطف پیدا ہوگیا۔ خور۔ خورشید۔

زر افتاد در دستِ افسانہ گوی
یکے گفت شیخ ایں ندانی کہ کیست
گدائے کہ بر شیرِ زرزیں نہد
بر آشفت عابد کہ خاموش باش
اگر راست بود آنچہ پنداشتم
اگر شوخ چشمی و سالوس کرد
کہ خود را نگہداشتم آبروی
بد و نیک را بذل کن سیم و زر
خنک آنکہ در صحبت عاقلاں
گرت عقل و رایست و تدبیر و ہوش
کہ اغلب دریں شیوہ دارد مقال

بروں رفت ازانجا چو خور تازہ روی
برو گر بمیرد نباید گریست
ابوزیدؔ را اسپ و فرزیں نہد
تو مردِ زباں نیستی گوش باش
ز خلق آبروئیش نگہداشتم
الا تا نہ پنداری افسوس کرد
ز دستِ چناں گربزِ یاوہ گوی
کہ ایں کسبِ خیرست و آں دفعِ شر
بیاموز د اخلاقِ صاحبدلاں
بعزت کنی پندِ سعدی بگوش
نہ در چشم و زلف و بناگوش و خال

حکایت پدرِ مُمسِک و فرزندِ جوانمرد

یکے رفت و دنیا ازو یادگار
نہ چوں مُمسکاں دست برزر گرفت
نہ درویش جا را نماندے برش
دلِ خویش و بیگانہ خرسند کرد
ملامت کنے گفتش اے باددست
بسلے تواں خرمن اندوختن،

خلفؔ بود صاحبدلے ہوشیار
چو آزادگاں دست ازو برگرفت
مسافر بمہماں سرای اندرش
نہ ہمچوں پدر سیم و زر بند کرد
بیک رہ پریشاں مکن ہرچہ ہست
بیک دم نہ مردی بود سوختن،

ابوزید۔ سروجی مشہور۔ شاطر اور حیلہ ساز۔ اسپ و فرزیں۔ شطرنج کی فردوں کے نام ہیں۔ گوش باش۔ سنتا رہ۔ شوخ چشمی۔ بے حیائی۔ سالوس۔ مکر و فریب۔ افسوس کرد یعنی مجھے کوئی افسوس ہو گا۔ گربز۔ مکار۔ یاوہ۔ بیہودہ۔ بذل۔ خرچ۔ ایں یعنی نیک کو دینا۔ آں۔ بد کو دینا۔ خنک یعنی خوش نصیب۔ شیوہ۔ طریقہ۔ مقال۔ گفتگو۔ نہ در چشم۔ یعنی دوسرے شاعروں کی طرح سعدی غزل گو نہیں ہے۔ خلف۔ جانشین۔ نہ دست برزر گرفت۔ یعنی مٹھی بند نہ کی۔ دست ازو برگرفت۔ یعنی خرچ کیا۔ نہ درویش یعنی فقیروں اور مسافروں کو ٹھہراتا۔ خرسند۔ خوش۔ باددست۔ فضول خرچ۔ یک رہ۔ ایک مرتبہ۔ خرمن۔ غلہ کا ڈھیر۔

چو در تنگدستی نداری شکیب[۱]	نگہدار وقتِ فراخی حسیب

مثل

بدختر چہ خوش گفت بانوئے دِہ	کہ روزِ نوا برگِ سختی بنہ
ہمہ وقت پُر دار مشک و سبوے	کہ پیوستہ در دہ روان نیست جوے
بدنیا[۲] تواں آخرت یافتن	بزر پنجۂ دیو بر تافتن
زدستِ تہی بر نیاید امید	بزر بر کنی چشمِ دیوِ سفید
اگر تنگدستی مرو پیشِ یار	وگر سیم داری بیا و بیار
تہیدست در خوبرویان مپیچ	کہ بے ہیچ مردم نیرزد بہیچ
وگر ہرچہ داری بکف بر نہی	بکف وقتِ حاجت بماند تہی
گدایان بسعی تو ہرگز قوی	نگردند و ترسم تو لاغر شوی

باز آمدم بحکایت فرزند خلف

چو مناعِ[۳] خیر ایں حکایت بگفت	زغیرت جواں مرد را رگ بخفت
پراگندہ دل گشت ازاں گفتگوے	برآشفت و گفت اے پراگندہ گوے
مرا دستگاہے کہ پیرامنست	پدر گفت میراثِ جدّ منست
نہ ایشاں بخسّت نگہداشتند	بحسرت بمردند و بگذاشتند
بدستم بیفتاد مالِ پدر	کہ بعد از من افتد بدستِ پسر
ہماں بہ کہ امروز مردم خورند	کہ فردا پس از من بیغما برند

۱ شکیب۔ یعنی جب تنگدستی میں انسان صبر و سکون کھو بیٹھتا ہے تو اس کو چاہئے کہ فراخ دستی کے وقت حساب سے خرچ کرے۔ بانو۔ بی بی۔ کہ روز نوا۔ یعنی اسباب و سامان کے وقت سختی کے دن کے لئے اندوختہ کر لینا چاہئے۔ سبو۔ صراحی۔ جو۔ نہر۔ ۲ بدنیا۔ مال دولت کے ذریعہ انسان آخرت خرید سکتا ہے اور روپیہ کے ذریعہ قوی پر غالب آ سکتا ہے۔ دیو سفید مشہور ہے کہ رستم نے اس دیو سے جنگ کر کے اس کو پچھاڑا تھا۔ بیا و بیار۔ دوست کے گھر جا اور روپیہ پیسہ لا۔ بے ہیچ۔ مفلس۔ بکف برنہی۔ خرچ کر ڈالے۔ کف۔ ہتیلی۔ گدایاں۔ یعنی تیرے دینے سے دنیا کے غریب مالدار نہیں ہو سکتے۔ اور تو مفلس ہو جائیگا۔ ۳ مناع۔ روکنے والا۔ رگ بخفت۔ سست ہو گیا۔ برآشفت۔ غضبناک ہو گیا۔ پیرامن۔ اطراف و جوانب۔ جد۔ دادا۔ نہ برائے استفہام۔ امروز۔ یعنی زندگی میں میری۔ یغما۔ لوٹ مار۔

لہ کستان یعنی ورثاء۔ اصحاب رای۔ عقلمند۔ فرومایہ۔ کمینہ۔ کان تست۔ تیری ملکیت ہے۔ عقبیٰ۔ آخرت۔ حسرت۔ اداسی۔ ٢ہ کہ دیگر فخر۔ یعنی اس گلی کے بنیئے سے آٹا وغیرہ نہ خریدا کر۔ گرائی۔ مائل ہو۔ کہ این۔ یعنی یہ بقال دھوکہ باز ہے۔ نہ از مشتری

خورو پوش و بخشای و راحت رسان
نگہ می چہ داری ز بہر کساں

برند از جہاں با خود اصحاب رای
فرومایہ ماند بحسرت بجای

زر و نعمت اکنوں بدہ کان تست
کہ بعد از تو بیروں ز فرمان تست

بدنیا توانی کہ عقبیٰ خری
بخر جانِ من ورنہ حسرت خوری

حکایت اندر راحت رسانیدن بہمسایگاں

بزارید وقتے زنے پیش شوے
کہ دیگر مخر نانِ بقّال کوے

ببازارِ گندم فروشاں گرائے
کہ ایں جو فروش است و گندم نمای

نہ از مشتری کاز دحامِ مگس
بیک ہفتہ رویش ندید ست کس

بدلداری آں مردِ صاحب نیاز
بزن گفت کاے روشنائی بساز

بامیدِ ما کلبہ آنجا گرفت
نہ مردی بود نفع ازو وا گرفت

رہ نیکمردانِ آزادہ گیر
چو استادۂ دستِ افتادہ گیر

ببخشای کانانکہ مردِ حقند
خریدارِ دکانِ بے رونقند

جوانمرد اگر راست خواہی ولیست
کرم پیشۂ شاہِ مرداں علیست

حکایت

شنیدم کہ مردے براہِ حجاز
بہر خطوہ کردے دو رکعت نماز

چناں گرم رو در طریقِ خدای
کہ خارِ مغیلاں نکندے ز پای

باخر ز وسواسِ خاطر پریش
پسند آمدش در نظر کارِ خویش

بہ تلبیسِ ابلیس در جاہ رفت
کہ نتواں ازیں خوب تر راہ رفت

یعنی اس قدر گندہ اور بدمعاملہ ہے کہ خریدار تو اس کے یہاں نظر نہیں آتے اور مکھیوں کی کثرت سے اُس کا چہرہ نظر نہیں آتا۔ صاحب نیاز۔ ضرورتمند۔ روشنائی۔ یعنی رونق خانہ مراد بیوی ہے۔ کلبہ۔ تنگ دکان۔ واگرفت۔ روکنا۔ جوانمرد۔ یعنی سخی۔ کرم پیشہ یعنی سخاوت کرنا۔ شاہ مرداں حضرت علی کا پیشہ ہے۔ حجاز۔ عرب کا وہ حصّہ جس میں مکہ و مدینہ واقع ہیں۔ خطوہ قدم۔ چناں گرم رو۔ اس قدر تیزی سے سفر کر رہا تھا کہ پیر کا کانٹا نکالنے کی بھی اس کو فرصت نہ تھی۔ وسواسِ خاطر پریش۔ طبیعت کو پریشان کرنے والے خیالات۔ کار خویش۔ سفر حج۔ تلبیس۔ مکر۔ جاہ۔ غرور۔

گرش رحمتِ حق نہ دریافتے	غرورش سر از جادہ برتافتے
یکے ہاتف از غیب آواز داد	کہ اے نیکبختِ مبارک نہاد
مپندار گر طاعتے کردۂ	کہ نزلے بدیں حضرت آوردۂ
باحسانے آسودہ کردن دلے	بہ از الف رکعت بہر منزلے

حکایت

بسرہنگِ سلطان چنیں گفت زن	کہ خیز اے مبارک درِ رزق زن
برو تا ز خوانت نصیبے دہند	کہ فرزندگانت بسختی درند
بگفتا بود مطبخ امروز سرد	کہ سلطاں بشب نیت روزہ کرد
زن از ناامیدی سر انداخت پیش	ہمیگفت با خود دلِ فاقہ ریش
کہ سلطاں ازیں روزہ گوئی چہ خاست	کہ افطارِ او عیدِ طفلانِ ماست
خورندہ کہ خیرش بر آید ز دست	بہ از صائم الدہر دنیا پرست
مسلّم کسے را بود روزہ داشت	کہ درماندہ را دہد نانِ چاشت
وگرنہ چہ حاجت کہ زحمت بری	ز خود باز گیری و ہم خود خوری
خیالاتِ نادانِ خلوت نشیں	بہم بر کند عاقبت کفر و دیں
صفائیست در آب و آئینہ نیز	و لیکن صفا را بباید تمیز

حکایت کریم تنگدست با سائل

یکے را کرم بود و قوّت نبود	کفافش بقدرِ مروّت نبود
کہ سفلہ خداوندِ ہستی مباد	جواں مرد را تنگدستی مباد

چہ خاست یعنی بادشاہ کا اس روزہ سے کیا مطلب ہے۔ افطار۔ روزہ کھولنا۔ خورندہ یعنی روزہ نہ رکھنے والا۔ صائم الدہر۔ جو تمام عمر روزے رکھے۔ سلہ مسلّم۔ درست۔ ز خود یعنی روزہ رکھ کر دن میں نہ کھائے۔ اور پھر شام کو خود ہی وہ دن کا کھانا کھائے۔ خیالات۔ یعنی جاہل عبادت گذار کفر و دین کی بنیادوں کو اکھاڑ کر خلط ملط کر دیتا ہے۔ صفائیست۔ پانی بھی صاف ہے اور آئینہ بھی لیکن پانی کی صفائی دوسروں کو صاف کرتی ہے تو وہ آئینہ سے افضل ہے۔ قوّت۔ مالداری۔ کفاف۔ بقدر ضرورت۔ مروّت۔ جوانمردی۔ سفلہ۔ کمینہ۔ خداوند۔ مالک۔ ہستی یعنی مال دولت۔

ئلہ کسے را۔ جس کے حوصلے بلند ہوتے ہیں۔ اُس کا مقصد کم پورا ہوتا ہے۔ چو سیلاب۔ بلند ہمت اور دولت کی مثال پہاڑ اور بارش کی سی ہے بارش پہاڑ پر جمع نہیں ہوتی۔ نہ درخور۔ اپنی حیثیت اور سرمایہ سے زیادہ سخاوت کرنا اسوجہ سے

تنگدست رہتا تھا۔ لاجرم۔ لامحالہ۔ دو حرفی مختصر خط۔ فرجام۔ انجام۔ کہ چندست۔ چند روز سے میں جیلخانہ میں ہوں۔ ئلہ قدر۔ مرتبہ۔ پشیز۔ پیسہ۔ خصمان۔ بندی۔ یعنی قرضخواہان۔ کف۔ ہتیلی۔ ضمان۔ ذمہ داری۔ وز آنجا۔ یعنی قرض خواہوں سے منظوری لے کر جیلخانہ میں پہنچا۔ کنجشک۔ چڑیا۔ قفس۔ قیدخانہ۔ نفس۔ سانس۔ سیر کرد۔ چلا گیا۔ نہ سیرے۔ ہوا سے بھی تیز چلا۔ ئلہ جوانمرد۔ یعنی سفارش کرنے والا ضامن تھی۔ کہ مرغ۔ پرند پنجرے میں پھر واپس نہیں آیا کرتا۔ حبس۔ قیدخانہ۔ رقعہ۔ یعنی سفارشی خط۔ نہ

کسےئلہ را کہ ہمت بلند اوفتد
مرادش کم اندر کمند اوفتد

چو سیلاب ریزاں کہ بر کوہسار
نگیرد ہمی بر بلندی قرار

نہ درخورِ سرمایہ کردے کرم
تنک مایہ بودے ازیں لاجرم

برش تنگدستی دو حرفی نبشت
کہ اے خوب فرجام فرخ سرشت

یکے دست گیرم بچندے درم
کہ چندست تا من بزنداں درم

بچشم اندرش قدرئلہ چیزے نبود
ولیکن بدستش پشیزے نبود

بخصمان بندی فرستاد مرد
کہ اے نیکنامانِ آزاد مرد

بدارید چنداں کف از دامنش
وگر میگریزد ضماں بر منش

وز انجا بزنداں در آمد کہ خیز
وزیں شہر تا پائے داری گریز

چو گنجشک در باز دید از قفس
قرارش نبود اندر و یکنفس

چو بادِ صبا زاں زمیں سیر کرد
نہ سیرے کہ بادش رسیدے بگرد

گرفتند حالے جوانئلہ مرد را
کہ حاصل کنی سیم یا مرد را

چو بیچارگاں راہِ زنداں گرفت
کہ مرغ از قفس رفتہ نتواں گرفت

شنیدم کہ در حبس چندے بماند
نہ رقعہ نبشت و نہ فریاد خواند

زمانہا نیا سود و شبہا نخفت
بر و پارسائے گذر کرد و گفت

نہ پندار مت مالِ مردم خوری
چہ پیش آمدت تا بزنداں دری

بگفتا کہ ہاں اے مبارک نفس
نخوردم بحیلت گری مالِ کس

یکے ناتواں دیدم از بند ریش
خلاصش ندیدم بجز بندِ خویش

ندیدم بنزدیکِ دانش پسند
من آسودہ و دیگرے پائے بند

پندارمت۔ مجھے یہ خیال نہیں کہ تونے کسی کا مال مارا ہو۔ حیلت گری۔ چالاکی۔ خلاص۔ چھٹکارا۔ پائے بند۔ قیدی۔

ملہ بمرد آخر۔ انجام کار وہ مرگیا۔ تن زندہ دل۔ اس زندہ دل کا جسم جو مٹی میں سو رہا ہے وہ ان مردہ دلوں سے جو زندہ ہیں بہت بہتر ہے۔ دل زندہ۔ زندہ دل کبھی نہیں مرتا۔ رمق۔ آخری سانس۔ ۵۲ کلہ دلو کرد۔ ٹوپی کا ڈول

بمرد آخر و نیکنامی ببرد	زہے زندگانی کہ نامش نمرد
تنِ زندہ دل خفتہ در زیرِ گل	بہ از عالمے زندۂ مردہ دل
دلِ زندہ ہرگز نگردد ہلاک	تنِ زندہ دل گر بمیرد چہ باک

حکایت در معنی احسان با خلقِ خدا

یکے در بیاباں سگِ تشنہ یافت	بروں از رمق در حیاتش نیافت
کلہ دلو کرد آں پسندیدہ کیش	چو حبل اندراں بستہ دستارِ خویش
بخدمت میاں بست و بازو کشاد	سگِ ناتواں را دمے آب داد
خبر داد پیغمبر از حالِ مرد	کہ داورِ گناہانِ او عفو کرد
الا گر جفا کاری اندیشہ کن	کرم پیشہ گیر و وفا پیشہ کن
کسے با سگے نیکوئی گم نہ کرد	کجا گم کند خیر با نیک مرد
کرم کن بداں کت برآید ز دست	جہانباں درِ خیر بر کس نہ بست
گرت در بیاباں نباشد چہے	چراغے بنہ در زیارت گہے
بقنطار زر بخش کردن ز گنج	نہ چندانکہ دینارے از دست رنج
برد ہر کسے بار در خوردِ زور	گرانست پائے ملخ پیشِ مور
تو با خلق نیکی کن اے نیکبخت	کہ فردا نگیرد خدا بر تو سخت
گر از پا در آید نماند اسیر	کہ افتادگاں را بود دستگیر
بآزار فرماں مدہ بر رہی	کہ باشد کہ افتد بفرماں دہی
چو تمکین و جاہت بود بر دوام	مکن زور بر مردِ درویش عام

بنایا۔ حبل۔ رسی۔ بازو کشادن۔ مستعد ہونا۔ داور۔ خدا۔ عفو۔ معاف۔ اندیشہ کن۔ سوچ۔ کہ او۔ یعنی یہ بات سوچ کہ جب اللہ تعالیٰ نے کتے کے ساتھ بھلائی کرنے کو ضائع نہ فرمایا تو کسی نیک انسان کے ساتھ بھلائی کیسے ضائع فرمائیگا ۵۳ کرم کن۔ تم سے جسقدر بھی بن پڑے کرم کرو تم اگر غریب ہو تھوڑا دینے پر بھی ثواب ملے گا۔ چہ۔ چاہ۔ زیارت گاہ۔ آمدرفت کی جگہ۔ قنطار۔ مال کی بہت مقدار۔ گنج۔ خزانہ۔ دست رنج۔ ہاتھ کی کمائی۔ یعنی مزدور کے پیسہ کا ثواب مالدار کے بڑے صدقہ سے زیادہ ہے۔ فردا۔ یعنی روزِ محشر۔ گر از پا در آید۔ یعنی جو شخص کمزوروں کی دستگیری کرتا ہے۔ خدا اس کی کمزوری کو معاف کر دیتا ہے۔ رہی۔ راہ کی طرف منسوب ہے۔ جو چیز راستہ پر پڑا ہوا اٹھا کر پال لیا جائے۔ افتد بفرماں دہی۔ وہ حاکم بنجائے اور تم محکوم۔ تمکین۔ قدرت۔ جاہ۔ مرتبہ۔ دوام۔ ہمیشہ۔

ﻟﮧ کہ افتد۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ بیذق۔ شطرنج کی نرد جو پیادہ کہلاتی ہے۔ فرزیں۔ شطرنج کی نرد جو وزیر کا درجہ رکھتی ہے
نہ پاشد۔ یعنی بھلے آدمی میں کوئی دل کینہ کی تخم پاشی نہیں کرسکتا۔

ﻟﮧ زیاں۔ نقصان۔ سرگراں کردن۔ تکبر کرنا

کہ افتد کہ با جاہ و تمکیں شود	چو بیذق کہ ناگاہ فرزیں شود
نصیحت شنو مردم نیک بیں	نپاشد در و ہیچ دل تخم کیں
خداوند خرمن زیاں میکند	کہ بر خوشہ چیں سرگراں میکند
بترسد کہ نعمت بمسکیں دہد	وزاں بارِ غم بر دلِ ایں نہد
بسا زور مندا کہ افتاد سخت	بس افتادہ را یاوری کرد بخت
دلِ زیر دستاں نباید شکست	مبادا کہ روزے شوی زیر دست

حکایت

بنالید درویشے از ضعفِ حال	برِ تند روئے خداوند مال
نہ دینار دادش سیہ دل نہ دانگ	بروز د بسرباری از طیرہ بانگ
دلِ سائل از جورِ او خوں گرفت	سر از غم بر آورد و گفت اے شگفت
توانگر ترش روی بارے چراست	مگر می نترسد ز تلخیِ خواست
بفرمود کوتہ نظر تا غلام	براندش بزاری و زجرِ تمام
بنا کردنِ شکرِ پروردگار	شنیدم کہ برگشت از روزگار
بزرگیش سر در تباہی نہاد	عطارد قلم در سیاہی نہاد
شقاوت برہنہ نشاندش چو سیر	نہ بارش رہا کرد و نے بارگیر
فشاندش قضا بر سر از فاقہ خاک	مشعبد صفت کیسہ و دست پاک
سراپائے حالش دگر گونہ گشت	بگورش پس از مدتے بر گذشت
غلامش بدستِ کریمے فتاد	توانگر دل و دست روشن نہاد
بدیدارِ مسکینِ آشفتہ حال	چناں شاد بودے کہ مسکیں بمال

دہد۔ یعنی خدا مسکین کو مالدار کردے۔ یاوری۔ مدد۔ بخت۔ مقدر۔ شود۔ یعنی وہ کمزور کا دل توڑنے والا۔ ﻟﮧ ضعف۔ کمزوری۔ بر۔ سامنے۔ تندرو۔ بدمزاج۔ دانگ۔ درم کا چھٹا حصہ جو چوتھے جو کے وزن کا ہوتا ہے۔ سرباری۔ غرور۔ طیرہ۔ غصہ۔ سائل۔ مانگنے والا۔ جور۔ ظلم۔ شگفت۔ عجب۔ خواست۔ سوال۔ زاری۔ خواری۔ زجر۔ جھڑکنا۔ برگشت از روزگار۔ زمانہ بدل گیا۔ ﻟﮧ عطارد۔ فلک کا منشی کہلاتا ہے۔ قلم در سیاہی نہاد یعنی اس کو قلم زد کردیا۔ شقاوت۔ بدبختی۔ سیر۔

لہسن۔ قضا۔ تقدیر۔ مشعبد۔ بازی گر۔ کیسہ۔ تھیلی۔ سراپائے۔ یعنی از سر تا پا۔ بگورش یہ اہل ایران کا محاورہ ہے یعنی وہ تباہ ہوگیا۔ توانگر۔ یہ پورا مصرعہ کریم کی صفت ہے۔ آشفتہ۔ پریشان۔

سلہ شبانگہ۔ رات کے وقت۔ ز سختی۔ یہ یکے کی صفت ہے۔ صاحب نظر۔ رحم دل۔ بہرہ۔ حصہ۔ نعرہ۔ بلند آواز۔ بر۔ سامنے۔ باز۔ واپس۔ عیاں۔ ظاہر۔ دیباجہ۔ چہرہ۔ جور۔ ظلم۔ روی۔ چہرہ۔ سلہ اندرونم بشورید۔ یعنی میرا دل بیقرار ہوگیا۔ قدیم۔ گذشتہ زمانہ۔ خداوند۔ یہ پورا جملہ ضمیر وے سے حال ہے۔ خواہش۔ سوال۔ دوران۔ یعنی دورانِ زمانہ۔ نہ آں۔ کیا یہ وہی تاجر نہیں ہے جس کا سر تکبر کی وجہ سے آسمان پر رہتا تھا۔ سلہ من آنم اور میں وہی ہوں کہ جسے اُسنے اپنے در سے دھکے دلوائے تھے۔ روزِ من۔ یعنی مفلسی۔ نگہ کرد۔ مہربانی کی۔ فروشست۔ دھوئی۔ ار۔ اگر۔ حکمت۔ دانائی۔ زبر زیر۔ درہم برہم۔ شبلی۔ حضرت جنید کے شاگرد مشہور ولی۔ انبان۔ بکری کی کھال کا مشکیزہ جس میں آٹا وغیرہ بھرتے ہیں۔ نگہ کرد۔ یعنی اس میں انھوں نے ایک چیونٹی کو پریشان دیکھا جو اپنا اصل سوراخ نہ ملنے کی وجہ سے چاروں طرف دوڑتی پھر رہی تھی۔ نیارست خفت۔ نہ سو پایا۔ ماوی۔ جائے رہائش۔ بازش آورد۔ اس چیونٹی کو لوٹایا۔

شبانگہ یکے بر درش لقمہ جست ۔۔۔ ز سختی کشیدن قدمہاش سست
بفرمود صاحب نظر بندہ را ۔۔۔ کہ خشنود کن مردِ درماندہ را
چو نزدیک بردش ز خواں بہرۂ ۔۔۔ بر آورد بیخویشتن نعرۂ
چو نزدیک آمد بر خواجہ باز ۔۔۔ عیاں کرد اشکش بدیباجہ راز
بپرسید سالارِ فرخندہ خوی ۔۔۔ کہ اشکت ز جورِ کہ آمد بروی
بگفت اندرونم بشورید سخت ۔۔۔ بر احوالِ ایں پیرِ شوریدہ بخت
کہ مملوکِ وے بودم اندر قدیم ۔۔۔ خداوندِ املاک و اسباب و سیم
چو کوتاہ شد دستش از عز و ناز ۔۔۔ کند دستِ خواہش بدرہا دراز
بخندید و گفت اے پسر جور نیست ۔۔۔ ستم بر کس از گردشِ دور نیست
نہ آں تنگ روزیست بازارگاں ۔۔۔ کہ بردے سر از کبر بر آسماں
منم آنکہ آں روزم از در براند ۔۔۔ بروز منش دورِ گیتی نشاند
نگہ کرد باز آسماں سوئے من ۔۔۔ فروشست گردِ غم از روئے من
خدای ار بحکمت ببندد درے ۔۔۔ کشاید بفضل و کرم دیگرے
بسا مفلسِ بے نوا سیر شد ۔۔۔ بسا کارِ منعم زبر زیر شد

حکایت

یکے سیرتِ نیکمرداں شنو ۔۔۔ اگر نیکمردی و پاکیزہ رو
کہ شبلی ز حانوتِ گندم فروش ۔۔۔ بدہ برد انبانِ گندم بدوش
نگہ کرد مورے درِ غلّہ دید ۔۔۔ کہ سرگشتہ از ہر طرف میدوید
ز رحمت برو شب نیارست خفت ۔۔۔ بماوائے خود بازش آورد و گفت

مروّت نباشد کہ ایں مورِ ریش	پراگندہ گردانم از جائے خویش
درونِ پراگندگاں جمع دار	کہ جمعیتت باشد از روزگار
چہ خوش گفت فردوسیٔ پاکزاد	کہ رحمت براں تربتِ پاک باد
میازار مورے کہ دانہ کشست	کہ جاں دارد و جانِ شیریں خوشست
سیاہ اندروں باشد و سنگدل	کہ خواہد کہ مورے شود تنگدل
مزن بر سرِ ناتواں دستِ زور	کہ روزے بپایش درافتی چو مور
نبخشید بر حالِ پروانہ شمع	نگہ کن کہ چوں سوخت در پیشِ جمع
گرفتم ز تو ناتواں تر بسے است	تواناتر از تو ہم آخر کسے است

گفتار اندر جوانمردی و ثمرۂ آں

ببخش اے پسر کآدمی زادہ صید	باحساں تواں کرد وحشی بقید
عدو را بالطاف گردن ببند	کہ نتواں بُریدن بتیغ ایں کمند
چو دشمن کرم بیند و لطف و جود	نیاید دگر خبث ازو در وجود
مکن بد کہ بد بینی از یار نیک	نروید ز تخمِ بدی بار نیک
چو با دوست دشوار گیری و تنگ	نخواہد کہ بیند ترا نقش و رنگ
وگر خواجہ با دشمناں نیکخوست	بسے بر نیاید کہ گردند دوست

حکایت در معنی صید کردن دلہا باحسان

برہ در یکے پیشم آمد جواں	بتگ در پیش گوسفندے دواں

ریش ۔ زخمی ۔ پراگندہ ۔ آوارہ ۔ درون ۔ یعنی پراگندہ لوگوں کی دل جمعی کرو ۔ فردوسی ۔ شاہنامہ کا مصنف مشہور شاعر ۔ کہ رحمت ۔ فردوسی کے لئے دعا ہے دانہ کش ۔ ضعیف ۔ کہ ہر کہ ۔ بپایش ۔ یعنی کمزور کے پیر تلے ۔ در پیش جمع ۔ یعنی مجمع میں شمع کا جلنا ۔ پروانہ کو جلانیکی سزا ہے گرفتم ۔ میں نے مانا ۔ کسے است ۔ یعنی حضرت حق تعالیٰ ۔ کآدمی زادہ ۔ یعنی آدمی زادہ کو صید اور وحشی جانور کو قید احسان سے کیا جا سکتا ہے ۔ ایں کمند ۔ یعنی احسان کا پھندا ۔ نیاید ۔ یعنی وہ دوبارہ خباثت نہ کریگا بار ۔ پھل ۔ چو با دوست یعنی جب دوست سے بھی سختی کا معاملہ کروگے تو وہ تمہارا خیرخواہ نہ رہیگا ۔ وگر ۔ یعنی اگر دشمنوں سے دوستی برتوگے وہ دوست ہوجائیں گے ۔ برہ در ۔ راستہ میں ۔ تگ ۔ بھاگ دوڑ ۔ پیش ۔ یعنی اُس جوان کے پیچھے ۔

بدو گفتم این ریسمانست وبند | کہ می آرد اندر پیت گوسپند
سبک طوق وزنجیر ازو باز کرد | چپ وراست پوئیدن آغاز کرد
برہ ہمچناں در پیش میدوید | کہ جو خوردہ بود از کفِ مرد خوید
چو باز آمد از عیش وبازی بجای | مرا دید وگفت اے خداوند رای
نہ این ریسماں میبرد با منش | کہ احساں کمندیست در گردنش
بلطفے کہ دیدست پیلِ دماں | نیارد ہمی حملہ بر پیلباں
بداں را نوازش کن اے نیکمرد | کہ سگ پاس دارد چو نانِ تو خورد
براں مرد کندست دندانِ یوز | کہ مالد زباں بر پنیرش دو روز

حکایت درویش بارو باہ

یکے روبہے دید بیدست وپای | فروماند در صنع ولطفِ خدای
کہ چوں زندگانی بسر میبرد | بدیں دست وپا از کجا می خورد
دریں بود درویش شوریدہ رنگ | کہ شیرے در آمد شغالے بچنگ
شغالے نگوں بخت را شیر خورد | بماند آنچہ روباہ ازو سیر خورد
دگر روز باز اتفاقے فتاد | کہ روزی رساں قوتِ روزش بداد
یقیں مرد را دیدہ بینندہ کرد | شد وتکیہ بر آفرینندہ کرد
کزیں پس بکنجے نشینم چو مور | کہ روزی نخوردند پیلاں بزور
زنخداں فرو برد چندے بجیب | کہ بخشندہ روزی فرستد زغیب
نہ بیگانہ تیمار خوردش نہ دوست | چو چنگش رگ واستخواں ماند وپوست

لہ ریسمان۔ رسّی۔ پیت۔ تیرے پیچھے۔ سبک۔ جلد۔ آغاز کرد۔ یعنی وہ جوان اِدھر اُدھر دوڑنے لگا۔ برہ۔ بکری کا بچہ۔ در پیش۔ یعنی اُس جوان کے پیچھے۔ خوید۔ بوزن دوید و بوزن عید کچے جو کا چارہ۔ باز آمد۔ وہ نوجوان واپس آیا۔ کہ احسان کمند۔ یعنی اس کی گردن میں میرے احسان کا پھندا ہے۔ لطف۔ مہربانی۔ ۲ پیلِ دمان۔ مست ہاتھی۔ پاس۔ حفاظت۔ یوز۔ چیتا۔ کہ مالد۔ چیتے کو مانوس کرنے کے لئے پنیر چٹایا جاتا ہے۔ روبہ۔ لومڑی۔ فروماند۔ یعنی بے دست وپا لومڑی کو دیکھ کر خدا کی عنایت ومہربانی پر حیران ہوگیا۔ بدیں دست وپا۔ یعنی ناکارہ ہاتھ پیر۔ ۳ شوریدہ رنگ۔ مانند دیوانہ۔ شغال۔ گیدڑ۔ یقین۔ یعنی اس یقین نے اس پر واضح کر دیا۔ شد۔ یعنی وہ وہاں سے چلا گیا۔ کزیں پس۔ اور دل میں یہ سوچا کہ اس کے بعد چیونٹی کی طرح گوشہ نشین ہوجاؤں گا۔ اس لئے کہ ہاتھی بھی اپنی طاقت کے بل روزی نہیں کھاتا۔ بلکہ خدا اس کو کھلاتا ہے۔ زنخدان۔ یعنی مراقبہ میں گردن جھکا کر بیٹھ گیا۔ چو چنگش۔ اس فاقہ کشی میں اس کا بدن ستار کی طرح ہوگیا جس میں رگوں ہڈیوں اور کھال کے علاوہ کچھ نہ رہا۔

۵۱ چو صبرش۔ جب ضعف کی وجہ سے اُس کا صبر و ہوش گم ہو گئے۔ دغل۔ دغاباز۔ شل۔ اپاہج۔ سعی۔ کوشش۔ واماندہ۔ باقیماندہ۔ چو شیران۔ یعنی جن کو اللہ تعالیٰ نے طاقت دی ہے وہ کما کر کھائیں۔ دیگران۔ یعنی دوسرے محتاج ہیں۔ فضلہ۔ بچا ہوا۔ نہ گوش کن۔ نگاہ مت ڈال۔ ۵۲ کہ سعیت۔ یعنی قیامت میں نیکیوں کے پلڑے میں یہ تیری سعی بھی ہوگی۔ مخنث۔ ہیجڑا۔ دست رنج۔ مزدوری دست گیر۔ یعنی دوسروں کی دست گیری کر۔ اپنی نہ کراؤ۔ مغز۔ گودا۔ دوں ہمتاں۔ کم ہمت لوگ۔ دو سرای۔ دنیا و آخرت۔

چو صبرش نماند از ضعیفی و ہوش	ز دیوارِ محرابش آمد بگوش
برو شیرِ درندہ باش اے دغل	مینداز خود را چو روباہِ شل
چنان سعی کن کز تو ماند چو شیر	چو روبہ چہ باشی بو اماندہ سیر
چو شیراں کرا گردن فربہ است	گر افتد چو روبہ سگ از وے بہ است
بچنگ آر و با دیگراں نوش کن	نہ بر فضلۂ دیگراں گوش کن
بخور تا توانی ببازوئے خویش	کہ سعیت بود در ترازوئے خویش
چو مرداں ببر رنج و راحت رساں	مخنث خورد دست رنج کساں
برو دست گیر اے نصیحت پذیر	نہ خود را بیفگن کہ دستم بگیر
خدا را براں بندہ بخشائش است	کہ خلق از وجودش در آسائش است
کرم ورزد آں سر کہ مغزے در وست	کہ دوں ہمتانند بے مغز پوست
کسے نیک بیند بہر دو سرائے	کہ نیکی رساند بخلق خدائے

حکایت عابدِ بخیل

۵۳ پاکیزہ بوم۔ پاک سرزمین اقصا۔ انتہا۔ سالوک۔ بہت چلنے والا۔ تمکین۔ مرتبہ۔ رز۔ انگور کا باغ۔ شاگرد۔ نوکر۔ رخت۔ سامان۔ بے بر۔ بے پھل۔ دیگدان۔ چولہا سرد بود۔ یعنی وہ مہمان نواز نہ تھا۔ ہمہ شب۔

شنیدم کہ مردیست پاکیزہ بوم	شناسا و رہ رو در اقصائے روم
من و چند سالوک صحرا نورد	برفتیم قاصد بدیدارِ مرد
سر و چشم ہر یک ببوسید و دست	بتمکین و عزت نشاند و نشست
زرش دیدم و زرع و شاگرد و رخت	و لے بے مروت چو بے بر درخت
بخلق و لطف گرم رو مرد بود	و لے دیگدانش قوی سرد بود
ہمہ شب نبودش قرار و ہجوع	ز تسبیح و تہلیل و مارا ز جوع

یعنی وہ تو تمام رات تسبیح و تہلیل کی وجہ سے نہ سویا۔ اور ہم بھوک کی وجہ سے نہ سوئے کیونکہ اس نے ہمیں بجز باتوں کے کچھ کھانے کو نہ دیا تھا۔

سحر گہ میاں بست و در باز کرد
یکے بذلہ شیرین خوش طبع بود
مرا بوسہ گفتا بہ تصحیف دہ
بخدمت منہ دست بر کفشِ من
بایثار مرداں سبق بردہ اند
ہمی دیدم از پاسبانِ تتار
کرامت جوانمردی و ناں دہیست
قیامت کسے باشد اندر بہشت
بمعنیٰ تواں کرد دعویٰ درست

ہماں لطفِ دوشینہ آغاز کرد
کہ با ما مسافر دراں ربع بود
کہ درویش را توشہ از بوسہ بہ
مراناں دہ و کفش بر سر بزن
نہ شب زندہ داراں دل مردہ اند
دلِ مردہ و چشم شب زندہ دار
مقالاتِ بیہودہ طبلِ تہیست
کہ معنیٰ طلب کرد و دعویٰ بہشت
دم بیقدم تکیہ گاہست سست

حکایت حاتم طائی وصفت جوانمردی وے

شنیدم در ایام حاتم کہ بود
صبا سرعتے رعد بانگ ادہمے
بتگ ژالہ میریخت بر کوہ و دشت
یکے سیل رفتار ہاموں نورد
بگفتند مردانِ صاحب علوم
کہ ہمتائے او در کرم مرد نیست
بیاباں نوردے چو کشتی بر آب
بدستورِ دانا چنیں گفت شاہ

بخیل اندرش بادپائے چو دود
کہ بر برق پیشی گرفتے ہمے
تو گفتی مگر ابر نیساں گذشت
کہ باد از پیش بازماندے چو گرد
سخنہائے حاتم بسلطانِ روم
چو اسپش بجولان و ناورد نیست
کہ بالائے سیرش نپرد غراب
کہ دعویٰ خجالت بود بیگناہ

لہ دوشینہ۔شب گذشتہ۔بذلہ۔لطیفہ۔ربع۔مکان۔گفتا۔یعنی اس بذلہ گو نے کہا ہمیں بوسہ نہیں بلکہ توشہ چاہیئے۔ تصحیف۔کسی کلمہ کو کسی لفظ کے اختلاف سے بدل دینا۔دست بر کفش۔یعنی جوتیاں سیدھی نہ کر۔بلکہ ردی دیدے خواہ جوتیاں مار۔ایثار۔قربانی۔سبق۔سبقت۔دل مردہ۔جو ایثار سے کام نہیں لیتے۔ ۲ کرامت۔بزرگی۔مقالات۔گفتگو۔طبل تہی۔خالی ڈھول۔قیامت۔قیامت میں بہشت میں وہ جائے گا جو باطن درست کرلے دعویٰ۔یعنی ظاہر بمعنیٰ۔یعنی بزرگی کا دعویٰ درست جب ہی ہوگا۔جب کہ باطن درست ہو جائے۔ دم بیقدم۔یعنی قول بلا عمل۔ ۳ حاتم۔قبیلہ طے کے عبداللہ بن سعد کا بیٹا مشہور سخی بخیل۔گھوڑے۔بادپا۔صبا رفتار گھوڑا۔سرعت۔جلدی۔رعد بانگ۔یعنی اس کی ہنہناہٹ گرج کی طرح تھی۔ادہم۔مشکی۔تگ۔دوڑ۔نیساں۔بہار۔سیل۔پہاڑ۔ہاموں۔بیابان۔جولان۔بھاگ۔ناورد۔جنگ۔دوڑ۔غراب۔کوا۔دستور۔وزیر۔خجالت۔شرمندگی۔

من ازحاتم آں اسپِ تازی نژاد[1]	بخواہم گر او مکرمت کرد و داد
بدانم کہ در وے شکوہِ مہیست	وگر رد کند بانگِ طبلِ تہیست
رسولِ خردمند عالم بطے	رواں کرد و دہ مرد ہمراہِ وے
زمیں مردہ و ابر گریاں برو	صبا کردہ بارِ دگر جاں درو
بمنزل گہِ حاتم آمد فرود	برآسود چوں تشنہ بر زندہ رود
سماطے بیفگند و اسپے بکشت	بدامن شکر دادشاں زر بمشت
شب[2] آنجا ببودند و روزِ دگر	بگفت انچہ دانست صاحب خبر
ہمی گفت و حاتم پریشاں چو مست	زحسرت بدنداں ہمیکند دست
کہ اے بہرہ ور موبدِ نیکنام	چرا پیش ازینم نگفتی پیام
من آں باد رفتار دُلدل شتاب	زبہرِ شما دوش کردم کباب
کہ دانستم از دستِ باران و سیل	نشاید شدن در چراگاہ خیل
بنوعے دگر روی و راہم نبود	جزایں[3] بر درِ بارگاہم نبود
مُروّت ندیدم در آئینِ خویش	کہ مہماں بخسپد دل از فاقہ ریش
مرا نام باید در اقلیم فاش	دگر مرکبِ نامور گو مباش
کساں را درم داد و تشریف و اسب	طبیعی است اخلاقِ نیکو نہ کسب
خبر شد بروم از جوانمردِ طے	ہزار آفریں کرد بر طبعِ وے
زحاتم بدیں نکتہ راضی مشو	ازیں نغز تر ماجرائے شنو

حکایت در آزمودن پادشاہِ یمن حاتم را بآزادمردی

۱ہ نژاد۔ نسل۔ مکرمت۔ احسان شکوہ۔ شان بطے۔ یعنی قبیلہ طے کی جانب۔ زمین مردہ۔ یعنی شروع برسات تھی۔ صبا کردہ یعنی پروا ہوا اس میں روئیدگی کی طاقت دوبارہ پیدا کر رہی تھی۔ زندہ رود۔ اصفہان کا مشہور دریا ہے جس کا پانی نہایت صاف ہے سماط۔ دسترخوان۔ بدامن۔ یعنی مہمانوں کے دامن میں شکر اور مٹھی میں روپے دیئے۔ ۲ہ شب آنجا۔ یعنی رات کو ٹھیرے۔ صاحب خبر یعنی بادشاہ کا ایلچی۔ ہمی گفت۔ وہ ایلچی کہہ رہا تھا۔ زحسرت۔ افسوس سے ہاتھوں کو کاٹ رہا تھا۔ کہ اے یعنی حاتم کہہ رہا تھا۔ موبد۔ دانا۔ دلدل شتاب۔ وہ گھوڑا جس میں دلدل کی سی تیزی تھی۔ دوش۔ گذشتہ شب۔ نشاید شدن۔ یعنی بارش کی وجہ سے گھوڑوں کے اصطبل تک نہ جا سکوں گا۔ جزایں۔ دروازہ پر اس گھوڑے کے علاوہ اور کوئی گھوڑا نہ تھا۔ آئین۔ قانون۔ اقلیم۔ ملک۔ فاش۔ ظاہر۔ دگر۔ خواہ پھر نامور سواری رہے یا نہ رہے۔ کساں را یعنی ایلچی اور اس کے ساتھیوں کو۔ طبیعی۔ اخلاق عادات فطری ہوتے ہیں۔ جوانمرد طے۔ حاتم۔ نغز۔ عجیب۔ ماجرا۔ واقعہ۔

ندانم که گفت ایں حکایت بمن | که بود دست فرماندہے در یمن

زنام آوراں گوئے دولت ربود | که در گنج بخشی نظیرش نبود

تواں گفت اورا سحابِ کرم | که دستش چو باراں فشاندے درم

کسے نام حاتم نبردے برش | که سودا نرفتے ازو در سرش

که چند از مقالاتِ آں باد سنج | که نے ملک دارد نه فرماں نه گنج

شنیدم که جشنے ملوکانه ساخت | چو چنگ اندراں بزم خلقے نواخت

درِ ذکرِ حاتم کسے باز کرد | دگر کس ثنا گفتن آغاز کرد

حسد مرد را بر سرِ کینه داشت | یکے را بخونِ خوردنش برگماشت

که تا ہست حاتم در ایامِ من | نخواہد به نیکی شدن نامِ من

بلا جوئے راہِ بنی طے گرفت | بکشتن جوانمرد را پے گرفت

جوانے بره پیش باز آمدش | کزو بوئے انسے فراز آمدش

نکو روی و دانا و شیریں زباں | برِ خویش برد آں شبش میہماں

کرم کرد و غم خورد و پوزش نمود | بد اندیش را دل به نیکی ربود

نہادش سحر بوسه بر دست و پای | که نزدیکِ ما چند روزے بپای

بگفتا نیارم شد ایدر مقیم | که در پیش دارم مہمّے عظیم

بگفت ار نہی با من اندر میاں | چو یارانِ یکدل بکوشم بجاں

بمن دار گفت اے جوانمرد گوش | که دانم جوانمرد را پرده پوش

دریں بوم حاتم شناسی مگر | که فرخنده نامست و نیکو سیر

سرش پادشاہِ یمن خواستست | ندانم چه کیں در میاں خاستست

لہ کہ۔کدام۔یمن۔مشہور ملک ہے۔ نظیر۔مثال۔سحاب۔ابر۔درم۔درہم۔کسے۔یعنی جب کوئی اس کے اس کے سامنے حاتم کا ذکر کرتا تو اس کو غصہ آجاتا۔کہ چند۔کب تک مقالات۔باتیں۔باد سنج۔مفلس۔ ۲ فرمان۔حکم۔بزم۔محفل خلقے نواخت۔یعنی لوگوں کو اپنی بخشش سے نوازا۔ آغاز۔شروع۔حسد۔ یعنی حسد نے اس بادشاہ کو کینہ وری پر مجبور کردیا۔ خون خوردن قتل کرنا۔نخواہد۔یعنی میں نیکنام نہ ہوسکوں گا۔بلاجوی۔یعنی وہ شخص جو حاتم کے قتل پر مقرر کیا گیا۔بنی طی۔حاتم کا قبیلہ۔پے گرفت۔ سراغ لگایا۔بره۔ راستہ میں۔پیش باز۔ استقبال کرنے والا۔ آمدش۔اُس یمن سے ملنے والے کو۔انس۔محبت۔ ۳ نکو روی۔یہ جوان کی صفت ہے جس سے حاتم مراد ہے۔برِ خویش۔وہ جوان اُس یمنی کو مہمان بنا کر لے گیا۔پوزش۔عذر۔بد اندیش۔یعنی یمنی۔سحر۔صبح۔بپای۔ٹھہر۔ایدر۔اب۔مہم۔مشکل کام۔ار۔اگر۔گفت۔یعنی یمنی نے کہا۔جوانمرد ملک یعنی تجھے۔مگر۔شاید۔فرخندہ۔مبارک۔سیر۔خصلت۔کیں۔کینہ۔

ملہ چشم۔ امید۔ لطف۔ مہربانی۔ دوست۔ اے دوست۔ برنا۔ نوجوان۔ اینک۔ ابھی۔ گزند۔ نقصان۔ جواں را یعنی کو۔
نہاد۔ جسم۔ برپائے جست۔ حاتم کے پیر چومنے کے لئے بڑھا۔ کش۔ سینہ۔ ٢ہ گلے۔ یعنی پھول بھی پھینک کر ماروں۔ در کیش مرداں۔ یعنی بہادروں کے مذہب میں میں عورت ہوں۔ در برگرفت۔ بغلگیر ہوا۔ طریق۔ راستہ۔ ملک۔ یعنی بادشاہ اس کی پیشانی سے فوراً سمجھ گیا۔ فتراک۔ شکاردان۔ نبرد۔ جنگ۔ شاطر۔ چالاک۔ تمکین نہاد۔ یعنی آداب شاہی بجالایا۔ ازیں در۔ اس قسم کی۔ ٣ہ نیوش۔ سن۔ فوق۔ زیادہ۔ دوتا۔ دوہرا۔ ثنا۔ تعریف۔ آل طے۔ حاتم کا قبیلہ۔ مہر۔ اشرفی۔ درم۔ درہم۔ کہ مہر ست۔ یعنی اس بادشاہ نے کہا کہ سخاوت حاتم کے نام پر ختم ہے۔ مرا او را رسد۔ یعنی اگر لوگ اس کی سخاوت کی گواہی نہ دیں تو وہ اس کا مستحق ہے۔ کہ معنی و آوازہ۔ حقیقت اور شہرت۔

ـہ ١٠

گرم رہنمائی بدانجا کہ اوست — ہمیں [1] چشم دارم زلطفِ تو دوست
بخندید برنا کہ حاتم منم — سر اینک جدا کن بہ تیغ از تنم
نباید کہ چوں صبح گردد سفید — گزندت رسد یا شوی ناامید
چو حاتم بآزادگی سر نہاد — جواں را برآمد خروش از نہاد
بخاک اندر افتاد و برپائے جست — گہش خاک بوسید و گہ پای و دست
بینداخت شمشیر و ترکش نہاد — چو فرمانبراں دست برکش نہاد
کہ گر من گلے [2] بر وجودت زنم — نہ مردم کہ در کیش مرداں زنم
دو چشمش ببوسید و در برگرفت — وز انجا طریقِ یمن برگرفت
ملک درمیانِ دو ابروئے مرد — بدانستِ حالے کہ کارے نکرد
بگفتش بیا تا چہ داری خبر — چرا سر نہ بستی بفتراک بر
مگر بر تو نام آورے حملہ کرد — نیاوردی از ضعف تابِ نبرد
جواں مردِ شاطر زمیں بوسہ داد — ملک را ثنا گفت و تمکیں نہاد
بدو گفت کاے شاہِ باداد و ہوش — ازیں در سخنہائے حاتم نیوش [3]
کہ دریافتم حاتمِ نامجوی — ہنرمند و خوش منظر و خوبروی
جوانمرد و صاحب خرد دیدمش — بمردانگی فوق خود دیدمش
مرا بار لطفش دوتا کرد پشت — بشمشیر احسان و فضلم بکشت
بگفت آنچہ دید از کرمہائے وے — شہنشہ ثنا گفت بر آل طے
فرستادہ را داد مہر و درم — کہ مُہر است بر نامِ حاتم کرم
مرا او را رسد گر گواہی دہند — کہ معنی و آوازہ اش ہمعنند

له طے ۔ حاتم کا قبیلہ ۔ منشور ۔ فرمان ۔ بشیر ۔ خوشخبری دینے والا ۔ نذیر ۔ ڈرانیوالا ۔ اسیر ۔ قیدی ۔ کیں ۔ کینہ ۔ ناپاک ۔

حکایت دخترِ حاتم در روزگارِ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام

شنیدم کہ طےؔ در زمانِ رسول — نکردند منشورِ ایماں قبول
فرستاد لشکر بشیر و نذیر — گرفتند از ایشاں گروہے اسیر
بفرمود کشتن بشمشیرِ کیں — کہ ناپاک بودند و ناپاک دیں
زنے گفت من دخترِ حاتمم — بخواہند ازیں نامورِ حاکمم
کرم کن بجائے من اے محترم — کہ مولائے من بود از اہلِ کرم
بفرمانِ پیغمبرِ پاک رائے — کشادند زنجیرش از دست و پائے
دراں قوم باقی نہادند تیغ — کہ رانند سیلابِ خوں بے دریغ
بزاری بشمشیر زن گفت زن — مرا نیز با جملہ گردن بزن
مروت نہ بینم رہائی زبند — بہ تنہا و یارانم اندر کمند
ہمیگفت گریاں براخوانِ طے — بسمعِ رسول آمد آوازِ وے
بنجشیدش آں قوم و دیگر عطا — کہ ہرگز نکرد اصل و گوہر خطا

یعنی اُن میں خدا کا خوف نہ تھا ۔ بخواہند ۔ یعنی لوگوں کو چاہئے کہ ان نامور حاکم یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے اوپر کرم کرنے کی درخواست کریں ۔ مولیٰ ۔ یعنی باپ ۔ دراں قوم ۔ یعنی بقیہ قوم کو قتل کرنے کا ارادہ کیا ۔ شمشیر زن ۔ جلاد ۔ زن ۔ یعنی حاتم کی لڑکی ۔ یارانم ۔ میرے رشتہ دار ۔ کمند ۔ قید ۔ اخوان ۔ برادران ۔ سمع ۔ کان ۔ بنجشید ۔ یعنی ان کو معاف کیا ۔ اور عطا دی ۔ کہ ہرگز ۔ شریف قوم غداری نہیں کرتی ۔ بنگاہ ۔ خیمہ ۔ دہ درم ۔ دو تولہ سات ماشہ چار رتی ۔ فانید ۔ بوزن

حکایت در آزادمردی حاتم و ذکر پادشاہِ اسلام

زبنگاہِ حاتم یکے پیر مرد — طلب دہ درم سنگ فانید کرد
زراوی چنیں یاد دارم خبر — کہ پیشش فرستاد تنگِ شکر
زن از خیمہ گفت ایں چہ تدبیر بود — ہماں دہ درم حاجتِ پیر بود
شنید ایں سخن نامبردارِ طے — بخندید و گفت اے دلآرام حےؔ

جاوید ۔ بتاشہ ۔ راوی ۔ بیان کرنے والا ۔ تنگ ۔ گھوڑے کی لادھی ۔ نامبردار ۔ نامور ۔ دلآرام ۔ راحتِ دل ۔ حے ۔ حاتم کی بیوی کا قبیلہ ۔

سلہ در خور۔ مناسب۔ دوران۔ گردش۔ گیتی۔ جہان۔ مگر۔ لیکن۔ نوال۔ عطا۔ نہد۔ یعنی اُس کی سخاوت۔ سوال کرنے کی نوبت ہی نہیں آنے دیتی ہے۔ سعی۔ کوشش۔ سرافراز د۔ فخر کرتی ہے۔ اقلیم۔ ملک۔ سلہ چو حاتم۔ یعنی تیرے اوپر ہماری سرزمین کو ایسا ہی فخر ہے جیسا کہ بنو طے کو حاتم پر۔ نامور۔ یعنی حاتم۔ ترا۔ یعنی سعد۔ کہ حاتم۔ تجھے ثواب بھی اس لئے ملیگا کہ تیری تمام کوشش خدا کے لئے ہے اس کی صرف اپنی نام ونمود کے لئے تھی۔ مرد درویش۔ سعدی۔ جہد۔ طاقت۔ حلم۔ بردباری۔

گر او در خورِ حاجتِ خویش خواست — جوانمردیِ آلِ حاتم کجاست
چو حاتم بآزاد مردی دگر — ز دورانِ گیتی نیامد دگر
ابوبکر سعد آنکہ دستِ نوال — نہد ہمتش بر دہانِ سوال
رعیت پناہا دلت شاد باد — بسعیت مسلمانی آباد باد
سرافراز د ایں خاک فرخندہ بوم — ز عدلت بر اقلیمِ یونان و روم
چو حاتم کہ گر نیستے فرّوے — نبردے کس اندر جہاں نامِ طے
ثنا ماند ازاں نامور در کتاب — ترا ہم ثنا ماند و ہم ثواب
کہ حاتم بداں نام و آوازہ خواست — ترا سعی و جہد از برائے خداست
تکلف بر مرد درویش نیست — وصیت ہمیں یک سخن بیش نیست
کہ چندانکہ جہدت بود خیر کن — ز تو خیر ماند ز سعدی سخن

حکایت در حلمِ پادشاہان

یکے را خرے در گِل افتادہ بود — ز سوداش خوں در دل افتادہ بود
بیابان و باران و سرما و سیل — فروہشتہ ظلمت بر آفاقِ ذیل
ہمہ شب دریں غصّہ تا بامداد — سقط گفت و نفرین و دشنام داد
نہ دشمن برست از زبانش نہ دوست — نہ سلطاں کہ آں بوم و بر زانِ اوست
قضا شاہِ کشور یکے نام جوے — بنخچیر گہ بُد بچوگان و گوے
شنید آں سخنہائے دور از صواب — نہ صبرِ شنیدن نہ روئے جواب
نگہ کرد سالارِ اقلیم دید — کہ بر پشتۂ ماجرائے شنید

سلہ خرے درگل۔ یعنی گدھا مٹی میں پھنس گیا تھا۔ سودا۔ غصہ۔ خون در دل۔ یعنی بہت مصیبت میں تھا۔ سیل۔ بہاؤ۔ آفاق۔ آسمان کے کنارے۔ ذیل۔ دامن۔ بامداد۔ صبح۔ سقط۔ بیہودہ باتیں۔ نہ دشمن برست۔ نہ دشمن چھٹکارا پا سکا۔ بر۔ بحر کا مقابل۔ قضا۔ اتفاقاً۔ کشور۔ ملک۔ نخچیر۔ شکار۔ چوگان و گوی۔ گیند بلا۔ دور از صواب۔ نادرست۔ نگہ کرد۔ گدھے والے نے دیکھا۔

ملک شرمگین در حشم بنگریست | کہ سودائے ایں بر من از بہر چیست
یکے گفت شاہا بہ تیغش بزن | کہ نگذاشت کس را نہ دختر نہ زن
نگہ کرد سلطانِ عالی محل | خودش در بلا دید و خر در وحل
ببخشید بر حالِ مسکین مرد | فرو خورد خشم سخنہائے سرد
زرش داد و اسپ و قبا پوستیں | چہ نیکو بود مہر در وقتِ کیں
یکے گفتش اے پیر بے عقل و ہوش | عجب رستی از قتل گفتا خموش
اگر من بنالیدم از دردِ خویش | وے انعام فرمود در خوردِ خویش
بدی را بدی سہل باشد جزا | اگر مردی اَحسِن اِلیٰ مَن اَسا

حکایت توانگر سفلہ و درویشِ صاحبدل

شنیدم کہ مغرورے از کبر مست | در خانہ بر روئے سائل ببست
بکنجے فرو ماندہ بنشست مرد | جگر گرم و آہ از تفِ سینہ سرد
شنیدش یکے مرد پوشیدہ چشم | بگفتا چہ در تابت آورد و خشم
فرو گفت و بگریست بر خاک کوے | جفائے کزاں شخصش آمد بروئے
بگفت اے فلاں ترکِ آزار کن | یک امشب بنزدِ من افطار کن
بخلق و فریبش گریباں کشید | بمنزل در آوردش و خواں کشید
برآسود درویش روشن نہاد | بگفت ایزدت روشنائی دہاد
شب از نرگسش قطرہ چندے چکید | سحر دیدہ بر کرد و دنیا بدید
حکایت بشہر اندر افتاد و جوش | کہ بے دیدہ دیدہ بر کرد دوش

[1] شرمگین- شرمندہ۔ حشم- خدام۔ سودا- غصہ۔ کہ نگذاشت- کسی کو گالیاں دینے سے نہیں چھوڑا۔ محل- مرتبہ۔ وحل- کیچڑ۔ سخنہائے سرد- نامناسب باتیں۔ چہ نیکو- قہر کے وقت مہر بھی کسقدر بھلی بات ہے۔ [2] اے پیر- یعنی گدھے والا۔ گفتا- یعنی گدھے والے نے کہا۔ وے- یعنی بادشاہ۔ درخورد- لائق۔ بدی رابدی- بدی کا بدی سے بدلہ دینا تو آسان ہے۔ احسن الی من اسیٔ- بدی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کرو۔ کبر- تکبر۔ سائل- مانگنے والا۔ مرد- یعنی سائل۔ تف- سوزش۔ پوشیدہ چشم- اندھا۔ چہ- یعنی تجھے غصہ اور گرمی میں کس چیز نے مبتلا کر دیا۔ [3] جفائے- یہ گفت کا مقولہ ہے۔ ترک آزار کن- اس کے ستانے کا دھیان کر۔ افطار- چونکہ اس سائل نے تمام دن کچھ نہ کھایا تھا۔ بخلق- یعنی اس سائل کو اپنے حسن خلق اور کلام سے گھر چلنے پر مجبور کر دیا۔ خواں کشید- دسترخوان بچھایا۔ روشن نہاد- روشن ضمیر۔ روشنائی- یعنی آنکھوں کی بینائی۔ نرگسش- اس نابینا کی آنکھ۔ بر- روشن۔ کہ بے دیدہ- شب گذشتہ اندھا بینا ہو گیا۔

لہ برگشت۔ واپس ہوا۔ کہ چون۔ یعنی تیرا اندھاپن کیسے جاتا رہا۔ کہ بر کرد۔ کس نے روشن کر دیا۔ شمع گیتی

شنید ایں سخن خواجہ سنگدل	کہ برگشت[1] درویش از و تنگدل
بگفتا حکایت کن اے نیکبخت	کہ چوں سہل شد بر تو اینکار سخت
کہ بر کردت ایں شمع گیتی فروز	بگفت اے ستمگارہ آشفتہ روز
تو کوتہ نظر بودی و سست رائے	کہ مشغول گشتی بجغد از ہمائے
بروئے من ایں در کسے کرد باز	کہ کردی تو بر روئے او در فراز
اگر بوسہ بر خاکِ[2] مرداں زنی	بمردی کہ پیش آیدت روشنی
کسانیکہ پوشیدہ چشم دل اند	ہمانا کزیں توتیا غافلند
چو برگشتہ دولت ملالت شنید	سر انگشتِ حسرت بدنداں گزید
کہ شہبازِ من صیدِ دامِ تو شد	مرا بود دولت بنامِ تو شد
کسے چوں بدست آورد جرّہ باز	فرو بردہ چوں موش دنداں آز

گفتار اندر دلداری خلقے تا برسند باہل دلے

الا گر طلبگارِ اہلِ[3] دلی	ز خدمت مکن یکزماں غافلی
خورش دہ بدرّاج و کبک و حمام	کہ یکروز افتد ہمائے بدام
چو ہر گوشہ تیرِ نیاز افگنی	امید است ناگہ کہ صیدے کنی
دُرے ہم برآید ز چندیں صدف	ز صد چوبہ آید یکے بر ہدف

حکایت دریں معنیٰ

یکے را پسر گم شد از راحلہ	شبانگہ بگردید در قافلہ

فروز۔ یعنی آنکھیں۔ جغد۔ یعنی دولت دنیا ہمای۔ یعنی درویش۔ فراز۔ بند۔ [2] خاک مرداں۔ یعنی بزرگوں کے مزار۔ پوشیدہ چشم دل۔ دل کا اندھا۔ ہمانا۔ یقیناً۔ توتیا۔ یعنی خاکِ مزار۔ حسرت افسوس۔ شہباز۔ سفید باز۔ یا زرباز۔ صید۔ شکار۔ دام۔ جال۔ جرّہ۔ شہباز۔ آز۔ حرص۔ [3] اہلِ دل۔ عارفِ کامل۔ خورش۔ خوراک۔ درّاج۔ تیتر۔ کبک۔ چکور۔ حمام۔ کبوتر۔ ہمای۔ فرضی جانور ہے جس کے بارے میں مشہور ہے کہ جس کے سر پر سے گذر جائے وہ بادشاہ ہوجاتا ہے۔

نیاز۔ عاجزی۔ صید۔ یعنی درویش کامل۔ چوبہ۔ تیر۔ ہدف۔ نشانہ۔ راحلہ۔ منزل۔

ؔ۱ روشنائی۔ یعنی نور نظر لڑکا۔ کارواں۔ قافلہ۔ ساروان۔ سار اونٹ بان یعنی محافظ ب۔ کو واو سے بدل لیا گیا ہے۔ ؔ۲ دوست۔ یعنی لڑکا۔ ہر آنکس۔ یعنی ہر سامنے آنے والے پر میں نے لڑکے کا گمان کیا۔ مشائخ۔ بزرگ لوگ۔ مردے۔ یعنی خدا رسیدہ۔ بارہا۔ یعنی محنتیں۔ ؔ۳ مناخ۔ پڑاؤ۔ سنگ لاخ۔ پتھریلی جگہ۔ لاخ بمعنیٰ مقام لیکن اس کا تنہا استعمال نہیں ہے۔ گوش دار۔ دیکھ بھال کر۔ بدر۔ باہر۔ در آویا۔ یعنی بزرگوں میں بھلے ایسے ہی چھپے ہوئے ہیں جیسے کہ پتھروں میں لعل۔ سرخوش۔ محبت۔ دشمن۔ یعنی رقیب۔ ؔ۴ بدرد۔ یعنی دوست کی خاطر رقیب کی تکلیف کو اسی طرح برداشت کرنا پڑتا ہے جیسے کہ جامۂ گل خار کے ہاتھوں چاک ہوتا ہے۔ کہ خون۔ بلکہ رقیب کی تکلیفوں سے اگرچہ دل انار کے دانوں کی مانند خون ہو رہا ہو

بتاریکی آں روشنائی بتافت ؔ۱	زہر خیمہ پرسید وہر سو شتافت
شنیدم کہ میگفت با ساروان	چو آمد بر مردم کاروان
ہر آنکس کہ پیش آمدم گفتمش اوست	ندانی کہ چوں راہ بردم بدوست ؔ۲
کہ باشد کہ وقتے بمردے رسند	مشائخ بجاں طالب ہر کسند
خورند از برائے گلے خار ہا	برند از برائے دلے بارہا

حکایت ہم دریں معنی

شبے لعلے افتاد در سنگ لاخ	ز تاج ملک زادۂ در مناخ ؔ۳
چہ دانی کہ گوہر کدام است و سنگ	پدر گفتش اندر شب تیرہ رنگ
کہ لعل از میانش نباشد بدر	ہمہ سنگہا گوش دار اے پسر
ہماں جائے تاریک و لعل اندو سنگ	در اوباش پاکان شوریدہ رنگ
کہ افتی بسر وقت صاحبدلے	بعزت بکش بارِ ہر جاہلے
نہ بینی کہ چوں بارِ دشمن کشست	کسے را کہ با دوستی سرخوشست
کہ خوں در دل افتادہ خندد چو نار	بدرد ؔ۴ چو گل جامہ از دستِ خار
مراعات صد کن برائے یکے	غم جملہ خور در ہوائے یکے
حقیر و فقیر اند اندر نظر	گرت خاکپایانِ شوریدہ سر
کہ ایشاں پسندیدۂ حق بسند	تو ہرگز مبیں شاں بچشمِ پسند
چہ دانی کہ صاحب ولایت خود اوست	کسے را کہ نزدیک ظنت بد اوست
کہ درہاست بر روئے ایشاں فراز	در معرفت بر کسانیست باز

لیکن انار کی طرح ہنسنا پڑتا ہے۔ ہوا۔ دوستی۔ خاکپایان۔ فروتنی کرنے والے فقراء۔ تو ہرگز۔ یعنی تیرے نگاہ میں اگر وہ پسندیدہ نہیں ہیں تو تیری پسندیدگی کی ان کو ضرورت نہیں ہے۔ نظر خداوندی میں اُن کی پسندیدگی اُن کے لئے کافی ہے۔ در۔ دروازہ۔ معرفت۔ یعنی خدا کی پہچان۔ فراز۔ بند۔

له حلّہ۔ یعنی بہشتی جوڑا۔ نوآ بیٹا۔ پوتا۔ نوآخانہ۔ وہ مقام جہاں شہزادگان کو بند رکھا جاتا ہے۔ دست یعنی اگر کچھ عقل ہے تو شہزادگان کی قیدخانہ میں دست بوسی کرلے۔ اس لئے کہ کل کو وہی تخت نشین ہوں گے۔ نوا سے مراد اولیا اور نواخانہ سے دنیا مراد ہے

بسا تلخ عیشانِ تلخی چشاں	کہ آیند در حلّہ دامن کشاں
بوسی گرت عقل وتدبیر ہست	ملک را نوا در نواخانہ دست
کہ روزے فرج یابد از شہر بند	بلندیت بخشد چو گردد بلند
مسوزاں درختِ گل اندر خریف	کہ در نو بہارت نماید طریف

حکایت پدر بخیل و فرزند لا ابالی

یکے زہرہ خرج کردن نداشت	زرش بود و یارائے خوردن نداشت
نخوردے کہ خاطر بیاسایدش	ندادے کہ فردا بکار آیدش
شب و روز در بندِ زر بود و سیم	زر و سیم در بندِ مردِ لئیم
بدانست روزے پسر در کمیں	کہ ممسک کجا کرد زر در زمیں،
زخاکش برآورد و برباد داد	شنیدم کہ سنگے در انجا نہاد
جوانمرد را زر بقائے نکرد	بیک دستش آمد بدیگر بخورد
کزیں کم زنے بود ناپاک رو	کلاہش ببازار و میزر گرو
نہادہ پدر چنگ در نائے خویش	پسر چنگی و نائی آورد پیش،
پدر زار و گریاں ہمہ شب نخفت	پسر بامداداں بخندید و گفت،
زر از بہر خوردن بود اے پدر	ز بہر نہادن چہ سنگ و چہ زر
زر از سنگ خارا بروں آورند	کہ بخشند و پوشند و آساں خورند
زر اندر کفِ مردِ دنیا پرست	ہنوز اے برادر بسنگ اندر است
چو در زندگانی بدی با عیال	گرت مرگ خواہند از ایشاں منال

فرج۔ کشادگی۔ خریف۔ یعنی خزاں کا موسم۔ طریف۔ تروتازہ۔ زہرہ۔ قدرت۔ ندادے۔ غریبوں کو بھی نہ دیتا تھا۔ فردا۔ قیامت۔ بند۔ قید۔ لئیم۔ کمینہ۔ کمین چھپنے کی جگہ۔ برباد داد۔ اڑادیا۔ سنگے۔ سونے کی جگہ پتھر دبا دیا۔ کم زن۔ یعنی کم از زن عورت سے بھی ناقص العقل۔ میزر۔ تہ بند۔ گرو۔ گروی۔ چنگ۔ چنگل۔ نائے۔ گلا۔ چنگی۔ ستار بجانے والا۔ نائی۔ بانسری بجانیوالا۔ زبہر۔ یعنی رکھنے کے لئے تو پتھر اور سونا یکساں ہیں۔ زر از سنگ۔ یعنی سونا کان سے نکلتا ہے۔ دنیا پرست۔ بخیل۔ بسنگ۔ یعنی کان میں ہے۔ بدی۔ تو برا ہے۔ عیال۔ بال بچے۔ منال۔ شکایت نہ کر۔

۱۰ ۵۳

ساہ چشمارو۔ بوزن شفتالو جانوروں کو ڈرانے کے لئے کھیتوں پر جو کوئی چیز کھڑی کر دی جاتی ہے۔ کہ از بام۔ یعنی جب تو مر جائے گا۔ طلسم۔ خزانہ کی حفاظت کے لئے خزانہ پر کچھ جادو کی چیز بنا دی جاتی تھی۔ بشکنند۔ قضا وقدر۔ کنند۔ یعنی بخیل کے ورثاء۔ کرم گور۔ قبر کے کیڑے۔ مثال۔ کہاوت ساہ دریغ۔ افسوس۔ کزیں۔ یعنی سعدی کی نصیحتیں۔ دانگ۔ درم کا چھٹا حصہ۔ ناگہش۔ یعنی اس نوجوان کو کشتن گاہ۔ قتل گاہ ترکان۔ شاہی نوکر۔ ساہ آشوب۔ مصیبت۔ اسیر۔ قیدی۔ بار۔ مرتبہ۔ سلطان بمرد۔ بادشاہ مر گیا ہے۔ بہم۔ یعنی دونوں ہاتھوں کو مل رہا تھا۔ بتانچہ۔ یعنی ماتم میں سر و منہ پر طمانچے مارتے ہوئے۔ پیادہ بسر۔ یعنی سر کے بل۔ بگردن۔ یعنی اس بوڑھے کو گردن سے پکڑ کر لے گئے۔

چو چشمارو آنگہ خورند از تو سیر
کہ از بام پنجہ گر افتی بزیر

بخیل توانگر بدینار و سیم
طلسمیست بالائے گنجے مقیم

ازاں سالہا می بماند زرش
کہ لرزد طلسمے چنیں بر سرش

بسنگ اجل ناگہش بشکنند
باسودگی گنج قسمت کنند

پس از بردن و گرد کردن چو مور
بخور پیش ازاں کت خورد کرم گور

سخنہائے سعدی مثالست و پند
بکار آیدت گر شوی کاربند

دریغست ازیں روئے بر تافتن
کزیں روئے دولت تواں یافتن

حکایت احسان اندک و ثمرۂ آں بے نہایت

جوانے بدانگے کرم کردہ بود
تمنائے پیرے بر آوردہ بود

بجرمے گرفت آسماں ناگہش
فرستاد سلطاں بکشتن گہش

تماشا کناں بر در و کوے و بام
تگاپوئے ترکاں و جوشِ عوام

چو دید اندر آشوب درویش پیر
جواں رابدستِ خلائق اسیر

دلش بر جواں مردِ مسکین بخست
کہ بارے دل آوردہ بودش بدست

بر آورد زاری کہ سلطاں بمرد
جہاں ماند و خوئے پسندیدہ برد

بہم بر ہمے سود دستِ دریغ
شنیدند ترکانِ آہختہ تیغ

بفریاد ازایشاں بر آمد خروش
تپانچہ زناں بر سر و روو دوش

پیادہ بسر تا درِ بارگاہ
دویدند و بر تخت دیدند شاہ

جواں ازمیاں رفت و بردند پیر
بگردن برِ تختِ سلطاں اسیر

بہولش بپرسید وہیبت نمود	کہ مرگِ منت خواستن بر چہ بود
چو نیکست خوئے من و راستی	بدِ مردم آخر چرا خواستی
برآورد پیرِ دلاور زبان	کہ اے حلقہ در گوش حکمت جہاں
بقولِ دروغیکہ سلطاں بمرد	نمردی و بیچارۂ جاں ببرد
ملک زیں حکایت چناں برشگفت	کہ چیزش ببخشید و چیزے نگفت
وزیں جانب افتان و خیزاں جہاں	ہمی رفت و بیچارہ ہر سو دواں
یکے گفتش از چارسوئے قصاص	چہ کردی کہ آمد بجانت خلاص
بگوشش فرو گفت کاے ہوشمند	بجانے و دانگے رہیدم ز بند
یکے تخم در خاک ازاں می نہد	کہ روزِ فروماندگی بر دہد
جوے باز دارد بلائے درشت	عصائے ندیدی کہ عوجے بکشت
حدیثِ درست آخر از مصطفیٰ ست	کہ بخشایش و خیر دفع بلاست
عدو را نہ بینی دریں بقعہ پائے	کہ بوبکر سعد است کشور کشائے
بگیر اے جہانے بروئے تو شاد	جہانے کہ شادی بروئے تو باد
کس از کس بدورِ تو بارے نبرد	گلے در چمن جورِ خارے نبرد
توئی سایۂ لطفِ حق بر زمیں	پیمبر صفت رحمۃ العالمیں
ترا قدر اگر کس نداند چہ غم	شبِ قدر را می ندانند ہم

حکایت در معنی ثمرۂ نیکوکاری

کسے دید صحرائے محشر بخواب	مسِ تفتہ روئے زمیں ز آفتاب

۱ مرگِ منت۔ میرے مرنے کی تمنا تو نے کیوں کی۔ بدِ مردم۔ نیک بادشاہ کے مرنے کی تمنا کرنا رعایا کی بدخواہی ہے۔ کہ اے۔ یعنی تمام جہان تیرے حکم کا مطیع ہے۔ شگفت۔ تعجب۔ ۲ چارسوئے قصاص۔ وہ چوراہا جس پر کھڑا کرکے مجرم سے بدلہ لیا جائے۔ بجانے۔ ایک جان یعنی بوڑھے کی وجہ سے۔ بردہد۔ پھل دے۔ عصا۔ یعنی عصائے موسیٰ۔ عوج۔ ابن عنق مشہور ہے کہ تین ہزار پانچسو سال کی عمر کا ایک کافر تھا اور اس قدر لمبا تھا کہ طوفانِ نوح کا پانی اس کی کمر تک رہا تھا۔ سمندر سے مچھلی پکڑ کر سورج سے بھون کر کھا لیا کرتا تھا حضرت موسیٰ نے اپنی لاٹھی سے اُس کو مار ڈالا تھا۔ ۳ دفع بلا۔ حدیث ہے۔ الصدقۃ تردّ البلاء۔ خیرات مصیبت کو ٹال دیتی ہے۔ بقعہ۔ سرزمین۔ بگیر۔ تو آخرت کو حاصل کرلے۔ جس سے تجھے خوشی میسر آئے گی۔ رحمۃ العالمین۔ تو جہاں کے لئے ابرِ رحمت ہے۔ شبِ قدر۔ جو رمضان کے آخیر ہفتہ میں ہوتی ہے۔ مسِ تفتہ۔ گرم تانبا۔

ہمی بر فلک شد ز مردم خروش
یکے شخص ازیں جملہ درسایۂ
پرسید کاے مجلس آرائے مرد
رزے داشتم بر درِ خانہ گفت
دریں وقت نومیدی آمد راست
کہ یارب بریں بندہ بخشایشے
چہ گفتم چو حل کردم ایں راز را
کہ آفاق درسایۂ ہمتش
درختیست مردِ کرم باردار
حطب را اگر تیشہ بر پے زنند
بسے پائدار اے درختِ ہنر

دماغ از تپش می بر آمد بجوش
بگردن بر از خلد پیرایۂ
کہ بود اندریں مجلست پامرد
بسایہ درش نیکمردے بخفت
گناہم ز داد ار داور بخواست
کز و دیدہ ام وقتے آسایشے
بشارت خداوندِ شیراز را
مقیم اندو بر سفرۂ نعمتش
وز و بگذری ہیزم کوہسار
درختِ برومند را کے زنند
کہ ہم میوہ داری وہم سایہ ور

گفتار اندر ہیبتِ ملوک و سیاستِ ملک

بگفتیم در بابِ احساں بسے
بخور مردم آزار را خون و مال
کسے را کہ با خواجۂ تست جنگ
برانداز بیخیکہ خار آورد
کسے را بدہ پایۂ مہتراں
مبخشای بر ہر کجا ظالمیست

ولیکن نشرطست با ہر کسے
کہ از مرغِ بد کندہ بہ پرّ و بال
بدستش چرا میدہی چوب و سنگ
درختے بپرور کہ بار آورد
کہ بر کہتراں سر ندارد گراں
کہ رحمت بر و جور بر عالمیست

لہ جملہ۔سب۔ پیرایہ۔لباس۔پامرد۔مددگار۔رز۔انگور کی بیل۔ داد ار۔منصف۔داور۔ خدا۔ ۵ ایں راز۔ یعنی ایک ضرورتمند کو سایہ کا آرام پہنچانے سے قیامت میں سایہ حاصل ہوگیا۔ بشارت۔خوشخبری یہ گفتم کا مقولہ ہے۔سفرہ۔ دسترخوان۔مردِ کرم۔ سخی ہیزم۔سوختنی لکڑی حطب۔ایندھن۔تیشہ۔ کلہاڑا۔ درختِ ہنر یعنی سعد ابن ابوبکر۔ سایہ ور۔سایہ دار۔ ۵ ولیکن۔یعنی ہر آدمی کے ساتھ احسان کرنا مناسب نہیں ہوتا کہ از مرغِ بد۔یعنی موذی پرند کے پر نوچنا ہی مناسب ہے۔کسے را یعنی ظالم خدا کا دشمن ہے۔اس کی مدد نہ کرو۔سر ندارد گراں تکبر نہیں کرتا۔

کہ رحمت یعنی ظالم پر رحم کھانا مخلوق پر ظلم کرنا ہے۔

ل جہانسوز۔ یعنی ظالم کا چراغ گل کردو۔ داغ۔ یعنی رنج۔ میزنی۔ چور پر رحم کرنا۔ خود چوری کرنے کے مرادف ہے۔ ستم بر ستم پیشہ۔ ظالم پر ظلم کرنا۔ غم خانہ۔ گھر والوں کو بھڑ کاٹتی تھی تو اس کو رنج ہوتا۔ سقف۔ چھت۔ لانہ۔ گھونسلا۔ بھڑوں کا چھتہ۔ مکن۔ یعنی ان کا چھتہ نہ اکھاڑ۔ لے بشد۔ گیا۔ نیش۔ ڈنک۔ طیرہ۔ غصہ۔ مکن۔ یعنی شوہر اس کو کہتا تھا کہ اب آہ وزاری کرکے لوگوں کو نہ ستا۔ بداں را۔ یعنی بدوں کے ساتھ بردباری اُن کی بدی میں اضافہ کردیتی ہے۔ چو اندر۔ یعنی موذی کو ایذا رسانی سے پہلے مار ڈالو۔ سگ۔ یعنی کتے کو زیادہ سے زیادہ ہڈی ڈالی جاسکتی ہے۔ اُس کے لئے دسترخوان بچھانا مناسب نہیں ہے۔ چہ نیکو۔ یعنی گاؤں کے بوڑھے نے کیا اچھی بات کہی۔ لاتیں مارنیوالا گدھا۔ بوجھ سے لدا رہنا بہتر ہے لات تو مار نہ سکیگا۔ عسس۔ یعنی اگر پاسبان

جہانسوز[1] را کشتہ بہتر چراغ	یکے بہ در آتش کہ خلقے بداغ
ہر آنگہ کہ بر دُزد رحمت کنی،	بباز وئے خود کارواں میزنی
جفا پیشگاں را بدہ سر بباد	ستم بر ستم پیشہ عدلست وداد

گفتار در معنی احساں با کسے کہ سزاوار نباشد

شنیدم کہ مردے غمِ خانہ خورد	کہ زنبور در سقفِ او لانہ کرد
زنش گفت ازیناں چہ خواہی مکن	کہ مسکیں پریشاں شوند از وطن
بشد[2] مرد ناداں بر کارِ خویش	گرفتند یکروز زن را بہ نیش
بیامد زد کان سوئے خانہ مرد	براں بیخرد زن لبسے طیرہ کرد
زنِ بیخبر در بر در و بام و کوی	ہمی کرد فریاد و میگفت شوی،
مکن روے بر مردم اے زن ترش	تو گفتی کہ زنبورِ مسکیں مکش
کسے با بداں نیکوئی چوں کند	بداں را تحمل بدا فزوں کند
چو اندر سرے بینی آزارِ خلق	بشمشیرِ تیزش بیازار حلق
سگ آخر کہ باشد کہ خوانش نہند	بفرمای تا استخوانش دہند
چہ[3] نیکو زد ست ایں مثل پیردہ	ستورِ لگدزن گرانبار بہ
اگر نیکمردی نماید عسس	نیارد بشب خفتن از دزد کس
نئے نیزہ در حلقہ کارزار	بقیمت تراز نیشکر صد ہزار
نہ ہر کس سزاوار باشد بمال	یکے مال خواہد یکے گوشمال
چو گربہ نوازی کبوتر برد	چو فربہ کنی گرگ یوسف درد

چشم پوشی شروع کردے تو پھر چوروں کے ڈر سے کوئی بھی نہ سوپائے گا۔ نئے نیزہ۔ نیزے کا بانس۔ نئے شکر۔ گنا۔ گوشمال۔ سزا۔ یوسف۔ چونکہ یوسف علیہ السلام کے قصہ میں بھیڑیئے کا ذکر آتا ہے اس لئے شعر میں ایک لطف پیدا ہوگیا۔

ا اساس۔ بنیاد۔ ہراس۔ ڈر۔ یکراں۔ اصیل یا سرخ رنگ گھوڑا جس کی ایال اور دم سفید ہو۔

بنائے کہ محکم ندارد اساس[1]	بلندش مکن ور کنی زو ہراس

گفتار اندر پیش بینی و عاقبت اندیشی

چہ خوش گفت بہرام صحرا نشیں	چو یکرانِ توسن زدش بر زمیں
دگر اسپے از گلہ باید گرفت	کہ گر سر کشد باز شاید گرفت
سرِ چشمہ شاید گرفتن بمیل	چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل
ببند اے پسر دجلہ گر آب کاست	کہ سودے ندارد چو سیلاب خاست
چو گرگِ خبیث آمد اندر کمند	بکش ورنہ دل بر کن[2] از گوسفند
از ابلیس ہرگز نیاید سجود	نہ از بد گہر نیکوئی در وجود
بد اندیش را جاے و فرصت مدہ	عدو در چہ و دیو در شیشہ بہ
مگو شاید ایں مار کشتن بچوب	چو سر زیر سنگِ تو دارد بکوب
قلم زن کہ بد کرد با زیر دست	قلم بہتر او را بشمشیر دست
مدبر[3] کہ قانون بدی نہد	ترا میبرد تا باتش دہد
مگو ملک را ایں مدبر بست	مدبر مخوانش کہ مدبر کست
سعید آورد قول سعدی بجاے	کہ توفیر ملک است و تدبیر راے

باب سوم در عشق

خوشا وقت شوریدگانِ غمش	اگر ریش بینند و گر مرہمش
گدایانے از پادشاہی نفور	بامیدش اندر گدائی صبور

توسن۔ منہ زور گھوڑا۔ باز۔ یعنی اُس کی سرکشی کو روکا جاسکے۔ آب کاست۔ جب پانی اتار پر ہو۔ ۲ دل بر کن۔ امید نہ رکھو۔ بد گہر۔ بد ذات۔ چہ۔ کنواں۔ در شیشہ۔ مشہور ہے کہ دیو کو شیشی میں بند کر دیا جاتا ہے۔ مگو۔ ورنہ لکڑی کی تلاش میں سانپ نکل جائے گا۔ قلم زن۔ محرر۔ قلم۔ یعنی تلوار سے اس کا ہاتھ قلم کر دو۔ ۳ مدبر۔ یعنی وزیر۔ آتش۔ یعنی دوزخ۔ مدبر۔ بد اقبال۔ سعید۔ نیک بخت۔ کہ توفیر۔ یعنی تدبیر ملک کی افزونی کا سبب ہے۔ خوشا۔ خدا کے دیوانوں کا وقت اچھا گزرتا ہے۔

خواہ انھیں وصال میسر ہو یا فراق۔ نفور۔ متنفر۔ صبور۔ صابر۔

له دمادم - پے درپے - الم - رنج - دم درکشند - یعنی شکوہ نہیں کرتے ہیں - بلائے خمار - شراب کے بعد خمار کی کیفیت اس ہی لئے ہے کہ ہر بوالہوس بادہ نوشی نہ شروع کردے - سلحدار - ہتھیار بند - خلاص چھٹکارا - کمند - قید - عزلت - گوشہ نشینی سے - خدا - منازل

اگرچہ نشانات قدم کا پتہ نہیں چلتا لیکن منزل رسیدہ ہیں - ۵۲ - سبکتر - مست اونٹ آسانی سے بوجھ لیجاتا ہے کہ چوں - جس طرح آب حیات تاریکی میں ہے اُس تک رستہ ملنا دشوار ہے اسی طرح با خدا بزرگو کا پتہ چلنا مشکل ہے - کرم پیلہ ریشم کا کیڑا - دلآرام - یعنی محبوب سے وصال کے ہوتے ہوئے بھی ان کی طلب ختم نہیں ہوتی - مستسقی - جسے استسقار کی بیماری ہوتی ہے وہ لب جو بھی پیاسا رہتا ہے اس کا پیٹ نہیں بھرتا - ۵۳ ترا عشق - یعنی تیرا عشق مجازی سکون قلب کو ختم کردیتا ہے

دمادم شرابِ الم در کشند
وگر تلخ بینند دم در کشند

بلائے خمار است در عیشِ مُل
سلحدار خار است با شاخِ گل

نہ تلخست صبری کہ بر یادِ دوست
کہ تلخی شکر باشد از دستِ دوست

اسیرش نخواہد رہائی زبند
شکارش نخواہد خلاص از کمند

سلاطینِ عُزلت گدایانِ حے
منازل شناسان گم کردہ پے

ملامت کشانند مستانِ یار
سبکتر برد اشترِ مستِ بار

بسر وقتِ شاں خلق کے رہ برند
کہ چوں آبِ حیواں بظلمت درا اند

چو بیت المقدس دروں پر زتاب
رہا کردہ دیوارِ بیروں خراب

چو پروانہ آتش بخود در زنند
نہ چوں کرم پیلہ بخود در تنند

دلارام در بر دلارام جوئے
لب از تشنگی خشک بر طرفِ جوئے

نگویم کہ بر آب قادر نیند
کہ بر ساحلِ نیل مستسقی اند

گفتار اندر ثبوتِ عشقِ حقیقی بدلیلِ مجازی

ترا عشق ہمچوں خودی ز آب و گل
رباید ہمی صبر و آرامِ دل

بہ بیداریش فتنہ بر خدّ و خال
بخواب اندرش پائے بندِ خیال

بصدقش چناں سر نہی بر قدم
کہ بینی جہاں با وجودش عدم

چو در چشمِ شاہد نیاید زرت
زر و خاک یکساں نماید برت

دگر باکست بر نیاید نفس
کہ با او نماند دگر جائے کس

تو گوئی بچشم اندرش منزلست
دگر چشم بر ہم نہی در دلست

خد - رخسارہ - خال - تل - خیال - یعنی معشوق کا تصوّر - با وجودش - یعنی محبوب کے وجود کے سامنے - شاہد - معشوق - برت - تیرے نزدیک - دگر باکست - کسی دوسرے سے محبّت نہیں رہتی - منزل - مکان - چشم برہم نہی - تو سو جائے -

۱ شکیبا- صابر- بکف بر نہی تو جان ہتھیلی پر رکھ لیتا ہے۔ سر نہی- تو سر جھکا دیتا ہے۔ ہوا- خواہش نفسانی- عجب داری- پھر کیا تعجب ہے- غریق- ڈوبا ہوا- زجاں مشتغل- جان سے بے نیاز- ۲ چناں مست ساقی- وہ تو ساقیِ ازل کے ایسے عاشق ہیں کہ مے سے بھی بے نیاز ہیں۔ مطلع- باخبر- الست- یعنی وہ عہد جو اللہ نے اپنے بندوں سے ازل میں الست بربکم کہہ کر لیا تھا- قالوا بلیٰ- انھوں نے کہا بیشک تو ہمارا رب ہے- عملدار- وہ غوث اور قطب جن کے کائنات کا انتظام سپرد ہے- بیک نعرہ- یعنی اگر یہ غوث وقطب ایک مستانہ نعرہ لگا دیں تو پہاڑ ہل جائیں- چو باد- یہ لوگ ہوا کی مانند ہیں- جو نگاہوں سے چھپی ہوئی ہے- لیکن کس قدر تیز رفتار ہے- کحل- سرمہ- ۳ فرس- یعنی قالب بشری- وامانده- عاجز- سیری اللہ کبھی ختم نہیں ہوتی ہے۔

نه اندیشه از کس که رسوا شوی — نه قوت که یکدم شکیبا شوی
گرت جاں بخواہد بکف بر نہی — ورت تیغ بر سر نہد سر نہی
چو عشقے که بنیاد او بر ہواست — چنیں فتنه انگیز و فرماں رواست
عجب داری از سالکانِ طریق — که باشند در بحرِ معنیٰ غریق
بسودائے جاناں زجاں مشتغل — بذکرِ حبیب از جہاں مشتغل
بیادِ حق از خلق بگریخته — چناں مستِ ساقی که مے ریخته
نشاید بدارو دوا کردشاں — که کس مطلع نیست بر دردِ شاں
الست از ازل ہمچناں شاں بگوش — بفریادِ قالوا بلیٰ در خروش
گروہے عملدارِ عزلت نشیں — قدم ہائے خاکی دمِ آتشیں
بیک نعره کوہے ز جا بر کنند — بیک ناله ملکے بہم بر کنند
چو باد اند پنہان و چالاک پوئے — چو سنگ اند خاموش و تسبیح گوئے
سحر ہا بگریند چندانکه آب — فروشوید از دیده شاں کحلِ خواب
فرس کشته از بس که شب رانده اند — سحرگه خروشاں که وامانده اند
شب و روز در بحرِ سودا و سوز — ندانند از آشفتگی شب ز روز
چناں فتنه بر حسنِ صورت نگار — که با حسنِ صورت ندارند کار
ندادند صاحبدلاں دل بپوست — وگر ابلہے داد بے مغز و گوست
مے صرفِ وحدت کسے نوش کرد — که دنیا و عقبیٰ فراموش کرد

حکایت گدازاده با پادشاہزاده

بحر- سمندر- آشفتگی- دیوانگی- صورت نگار- خدا- ندارند کار- انھیں خوبرویوں سے کوئی علاقہ نہیں- پوست- یعنی حسن ظاہری- ابلہ- بیوقوف- گو- گاؤ کا مختصر ہے- عقبیٰ- آخرت-

۱ نظر داشت۔ عاشق تھا۔ سودائے خام۔ خام خیالی۔ دنداں بکام فروبردن۔ کامیاب ہوجانا۔ میدان۔ یعنی شہزادہ کے کھیل کود کا۔ میل۔ وہ نشان جو چوگان کے میدان میں پلے کی جگہ قائم کردیا جاتا ہے۔ پیل۔ چمڑے کا توشہ دان یا شطرنج کا پیلہ جو اسپ کے پہلو میں رہتا ہے۔ از گریہ۔ یعنی زبان سے تو اس نے۔۔ عشق کا اظہار نہ کیا لیکن آنسو افشاءِ راز کا سبب بنے۔ گفتندش نگہبانوں نے فقیرزادہ سے کہا پھر ادھر نہ آنا۔ ۲ دمے۔ تھوڑی دیر خیمہ زد۔ مقیم ہوگیا۔ ایدر۔ اس جگہ۔ شکیبائی صبر۔ مگس وار۔ اس کی حالت شکر کی مکھی کی سی تھی۔ شوخ۔ بے شرم۔ بگفت۔ یعنی جبکہ محافظ اس کی مرضی سے مجھے مارتے ہیں تو گویا وہ خود مارتا ہے۔ گر او۔ خواہ وہ دوستی کرے یا دشمنی میں تو اس کی دوستی کا مدعی ہوں ۳ کہ با او جبکہ وصل کی حالت میں بھی سکون نہیں ہے تو فراق میں صبر و سکون کی کیا توقع ہے۔ بودن۔ رہنا۔ میخ۔ میخ خیمہ۔ طناب۔ خیمہ کی رسی۔ نہ۔ آیا نہ۔ ار۔ اگر۔ چوگان۔ بلا۔ گو۔ گیند۔ یکے۔ جس کا اکلوتہ معشوق ہو وہ اس کی ہر چھوٹی موٹی بات سے رنجیدہ نہیں ہوتا۔

شنیدم که وقتے گدازادهٔ — نظر داشت[۱] با پادشازادهٔ
همیرفت ومی پخت سودائے خام — خیالش فروبرد دنداں بکام
زمیدانش خالی نبودے چو میل — همه وقت پهلوئے اسپش چو پیل
دلش خوں شد و راز در دل بماند — ولے پایش از گریه در گل بماند
رقیباں خبر یافتندش زدرد — دگر باره گفتندش اینجا مگرد
[۲] دمے رفت و یاد آمدش روئے دوست — دگر خیمه زد بر سر کوئے دوست
غلامے شکستش سر و دست و پائے — که بارے نگفتیمت ایدر میائے
دگر رفت و صبر و قرارش نبود — شکیبائی از روئے یارش نبود
مگس وارش از پیشِ شکر بجور — براندندے و بازگشتے بفور
کسے گفتش اے شوخ دیوانه رنگ — عجب صبر داری تو بر چوب سنگ
بگفت ایں جفا بر من از دست اوست — نه شرط است نالیدن از دست دوست
من اینک دم دوستی میزنم — گر او دوست دارد وگر دشمنم
زمن صبر بے او توقع مدار — که[۳] با او هم امکاں ندارد قرار
نه نیروئے صبرم نه جائے ستیز — نه امکانِ بودن نه پائے گریز
مگو زیں درِ بارگه سر بتاب — وگر سر چو میخم کشند در طناب
نه پروانه جاں داده در پائے دوست — به از زنده در کنجِ تاریک اوست
بگفت ار خوری زخم چوگانِ او — بگفتا بپایش در افتم چو گو
بگفتا سرت گر ببرّد به تیغ — بگفت اینقدر نبود از وے دریغ
یکے را که معشوق باشد یکے — نیازارد از وے بهر اندکے

مرا خود ز سر نیست چنداں خبر	کہ تاجست بر تارکم یا تبر
مکن با منِ ناشکیبا عتیب	کہ در عشق صورت نہ بندد شکیب
چو یعقوبم ار دیدہ گردد سپید	نبرم ز دیدار یوسف امید
رکابش ببوسید روزے جواں	برآشفت و برتافت ازوے عناں
بخندید و گفتا عناں بر مپیچ	کہ سلطاں عناں بر نہ پیچد ز ہیچ
مرا با وجودِ تو ہستی نماند	بیادِ توام خود پرستی نماند
گرم جرم بینی مکن عیبِ من	توئی سر برآوردہ از جیبِ من
بداں زہرہ دستت زدم در رکاب	کہ خود را نیاوردم اندر حساب
کشیدم قلم در سرِ نامِ خویش	نہادم قدم بر سرِ کامِ خویش
مرا خود کشد تیرِ آں چشمِ مست	چہ حاجت کہ آری بشمشیر دست
تو آتش بہ نے در زن و درگذر	کہ نہ خشک در بیشہ ماند نہ تر

حکایت در معنی فنائے اہل محبت

شنیدم کہ بر لحنِ خنیا گرے	برقص اندر آمد پری پیکرے
ز دلہائے شوریدہ پیرامنش	گرفت آتشِ شمع در دامنش
پراگندہ خاطر شد و خشمناک	یکے گفتش از دوستداراں چہ باک
ترا آتش اے دوست دامن بسوخت	مرا خود بیکبار از من بسوخت
اگر یاری از خویشتن دم مزن	کہ شرکست با یار و با خویشتن

حکایت در معنی اشتغال اہل محبت

حضرت یوسف علیہ السلام کے والد۔ عناں گھوڑے کی باگ۔ ز ہیچ۔ بلکہ وہ سب کی حاجتوں کو پورا کرتا ہے۔ ۲؎ با وجود تو۔ تیرے وجود کے سامنے۔ توئی سر برآورد۔ یعنی میں نے اپنا وجود تیرے وجود میں گم کر دیا ہے۔ اب تمام حرکات میرے وجود کے نہیں ہیں بلکہ تیرے وجود کے ہیں۔ حساب شمار۔ کشیدم۔ اب میں نے اپنا نام و مقصد مٹا دیا ہے۔ نے نیلی۔ بیشہ جھاڑی۔ ۳؎ لحن۔ نغمہ و سرود۔ خنیا۔ بوزن دنیا سازندہ۔ نغمہ۔ رقص۔ وجد۔ پیرامن۔ اطراف۔ آتش شمع۔ یعنی عاشقوں کے دل کی آگ۔ چہ باک۔ کوئی ڈر نہیں۔ اگر یاری۔ اگر تو عاشق ہے۔ کہ شرکست۔ عشق میں خودی معشوق کے ساتھ شرک ہے۔

[1] دانندہ۔ دانشمند۔ شوریدہ۔ مستانہ حق۔ کسِ خویش خواند مجھے اپنا کہا ہے۔ بحقش۔ اس کے حق کی قسم۔ خیالم نمود۔ خواب و خیال معلوم ہوتا ہے۔ کہ۔ بلکہ۔ گم کردہ خویش۔ یعنی خدائے تعالیٰ۔ [2] پراگندگان۔ اولیاء اللہ۔ دد۔ درندہ

چنیں دارم از پیر دانندہ یاد | کہ شوریدۂ سر بصحرا نہاد
پدر در فراقش نخورد و نخفت | پسر را ملامت بکردند و گفت
از آنگہ کہ یارم کسِ خویش خواند | دگر با کسم آشنائی نماند
بحقش کہ تا حق جمالم نمود | دگر ہرچہ دیدم خیالم نمود
نشد گم کہ رو از خلائق بتافت | کہ گم کردۂ خویش را باز یافت
پراگندگانند زیرِ فلک | کہ ہم دد تواں خواندشاں ہم ملک
زیادِ مَلِک چوں ملک نارمند | شب و روز چوں دد ز مردم رمند
قوی بازوانند کوتاہ دست | خردمند شیدا و ہشیار مست
گہ آسودہ در گوشۂ خرقہ دوز | گہ آشفتہ در مجلسے خرقہ سوز
نہ سودائے خود شاں نہ پروائے کس | نہ در کنجِ توحیدِ شاں جائے کس
پریشیدہ عقل و پراگندہ ہوش | ز قولِ نصیحت گر آگندہ گوش
بدریا نخواہد شدن بط غریق | سمندر چہ داند عذاب الحریق
تہیدست مردانِ پُر حوصلہ | بیاباں نوردانِ بے قافلہ
ندارند چشم از خلائق پسند | کہ ایشاں پسندیدۂ حق بسند
عزیزانِ پوشیدہ از چشمِ خلق | نہ زنّار دارانِ پوشیدہ دلق
پر از میوہ و سایہ ور چوں رزاند | نہ چوں ما سیہ کار و ازرق رزاند
بخود سر فرو بردہ ہمچوں صدف | نہ مانند دریا بر آوردہ کف
نہ مردم ہمیں استخوانند و پوست | نہ ہر صورتے جانِ معنی در وست
نہ سلطاں خریدارِ ہر بندہ ایست | نہ در زیرِ ہر ژندۂ زندہ ایست

ملک۔ فرشتہ۔ یادِ مَلِک، یادِ خدا۔ نارمند بے چین رہتے ہیں۔ رمند۔ وحشت کرتے ہیں۔ قوی بازوانند یعنی کرامت کے اعتبار سے کوتاہ دست یعنی بظاہر عاجز ہیں۔ خردمند۔ یعنی اللہ کے معاملہ میں۔ شیدا یعنی دنیا والوں کی نظر میں دیوانے ہیں۔ در مجلسے۔ یعنی سماع کی محفل میں۔ پریشیدہ یعنی عقل و ہواس گم کئے ہوئے ہیں۔ بدریا۔ یعنی بحرِ توحید۔ [3] بط۔ یعنی بحرِ توحید میں غوطہ لگانے والے۔ سمندر۔ وہ جانور جو آگ میں پرورش پاتا ہے۔ عذاب الحریق۔ آگ کا عذاب۔ عزیزان۔ یعنی وہ اللہ کو پیارے ہیں۔

نہ زنّار داران۔ یعنی وہ مسلمانوں کے لباس میں کافر نہیں ہیں۔ رز۔ انگور کی بیل۔ ازرق رز۔ کپڑوں کو نیلا رنگنے والا جو کہ اکثر صوفیاء کا لباس تھا۔ کف۔ جھاگ۔ جانِ معنی۔ یعنی معارفِ خداوندی۔ ژندہ۔ پرانا لباس۔ زندہ یعنی زندہ دل۔

ـلہ خرمہرہ۔ کوڑی۔ غازی۔ نٹ۔ پائے چوبین۔ جن کو باندھ کر نٹ تماشا کرتا ہے۔ حریفان۔ جو عہد الست کی شراب چکھ چکے ہیں۔ وہ تو ایک ہی گھونٹ میں قیامت تک مست رہیں گے۔ بہ تیغ۔ یعنی تلوار کے ڈر سے بھی وہ اپنے مقصد سے کبھی دست بردار نہیں ہوتے ہیں۔ پرہیز۔ یعنی خودی عشق کے لئے ایسی ہی ہے جیسے پتھر شیشے کے لئے۔

اگر ژالہ ہر قطرۂ دُر شدے	چو خر مہرہ بازار ازو پر شدے
چو غازی بجو دبر نہ بندند پائے	کہ محکم رود پائے چوبیں زجائے
حریفانِ خلوتسرائے الست	بیک جرعہ تا نفخۂ صور مست
بہ تیغ از غرض بر نگیرند چنگ	کہ پرہیز و عشق آبگینہ است و سنگ

حکایت در معنی غلبۂ وجد و سلطنتِ عشق

یکے شاہدے در سمر قند داشت	کہ گفتی بجائے سمر قند داشت
جمالے گرو بردہ از آفتاب	زشوخیش بنیادِ تقویٰ خراب
تعالی اللہ از حُسن تا غایتے	کہ پنداری از رحمتست آیتے
ہمی رفتے و دیدہا در پیش	دل دوستاں کردہ جاں بر خلیش
نظر کردے ایں دوست در وے نہفت	نگہ کرد بارے بہ تندی و گفت
کہ اے خیرہ سر چند پوئی پیم	ندانی کہ من مرغ دامت نیم
اگرت بار دیگر بہ بینم بہ تیغ	چو دشمن ببرم سرت بیدریغ
کسے گفتش اکنوں سر خویش گیر	ازیں سہلتر مطلبے پیش گیر
نہ پندارم ایں کام حاصل کنی	مبادا کہ جاں در سرِ دل کنی،
چو مفتونِ صادق ملامت شنید	بدرد از دروں نالہ بر کشید
کہ بگذار تا زخم تیغ ہلاک	بغلطاندم لاشہ در خون و خاک
مگر پیش دشمن بگویند و دوست	کہ ایں کشتۂ دست و شمشیر اوست
نمی بینم از خاک کویش گریز	بہ بیداد گو آبروئیم بریز

وجد۔ بیخودی۔ ـلہ شاہد۔ معشوق۔ سمرقند۔ توران کا مشہور شہر۔ سمر۔ قصہ گوئی یعنی شیریں گفتار تھا۔ زشوخیش۔ یعنی اس کی شوخی تقویٰ شکن تھی۔ تعالی اللہ۔ جب کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا ہو تو یہ جملہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جس سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس سے بڑھ کر بس خدا ہی ہے۔ در پیش۔ یعنی عاشقوں کی نظریں اُس کے پیچھے چلتی تھیں۔ برخی۔ بوزن دردی قربانی۔ ـسہ بہ تیغ۔ ببرم سے متعلق ہے۔ سرِ خویش گیر۔ چلتا بن۔ مبادا۔ یہ نہ ہو کہ دل کی خاطر جان دیدے۔ مگر۔ یقیناً۔ دوستوں اور دشمنوں کے سامنے یہ ذکر تو آئے گا کہ میں اُس محبوب کے ہاتھ اور تلوار کا بسمل ہوں۔

۱؎ مرا توبہ۔ یعنی مجھے عشق سے توبہ کرنے کا مشورہ دیتا ہے تیرے لئے بہتر ہے کہ تو اس مشورہ سے توبہ کرلے۔ بسوزاندم۔ ہر شب کو اس کی آتش فراق مجھے جلادیتی ہے۔ اور ہر صبح کو اس کی خوشبو مجھے زندہ کردیتی ہے۔ قیامت زنم۔ یعنی قیامت میں اس کے پہلو میں جگہ لے گی۔ مدہ۔ میدانِ عشق میں پشت نہ دکھاؤ۔ اس لئے کہ جو اس میں مریگا وہی زندہ ہے۔ ۲؎ تشنہ۔ یعنی شراب معرفت کا پیاسا۔ آب۔ بحر معرفت نابالغ یعنی ناقص عشق والا۔ بگفتا۔ اس نے جواب دیا کہ میں شراب معرفت سے اس لئے ہونٹ ترکرنا چاہتا ہوں کہ اس کے ذوق میں آسانی سے جان دیدوں۔ آبدان۔ حوض عمیق۔ گہری۔ غریق۔ ڈوبا ہوا۔ او۔ معشوق۔ بگیر۔ جان لے۔ ۳؎ بہشت۔ یعنی میوۂ بہشت۔ نیستی۔ یعنی اپنے آپ کو فنا کردینا۔ تخم کار۔ کاشت کار۔ دورِ آخر۔ مرتے وقت۔ جام۔ یعنی جام ایمان۔ نقل دارم۔ میں نے سنا ہے۔ راہ۔ طریقت۔ فقیران۔ مردان راہ کی صفت ہے۔ دریوزہ۔ گدائی۔ آواز داد۔ بھیک مانگی۔

مرا توبہ[۱] فرمائی اے خود پرست	ترا توبہ زین گفتن اولیٰ ترست
بخشائے بر من کہ ہر چہ او کند	وگر قصد خونست نیکو کند
بسوزاندم ہر شبے آتشش	سحر زندہ گردم ببوئے خوشش
اگر میرم امروز در کوئے دوست	قیامت زنم خیمہ پہلوئے دوست
مدہ تا توانی دریں جنگ پشت	کہ زندہ است سعدی چو عشقش بکشت

حکایت فدا شدنِ اہلِ محبت وہلاکت را غنیمت شمردن

یکے تشنہ[۲] میرفت وجاں می سپرد	خنک نیکبختے کہ در آب مرد
بدو گفت نابالغے کاے عجب	چو مردی چہ سیراب وچہ خشک لب
بگفتا نہ آخر دہاں تر کنم	کہ تا جانِ شیرینش در سر کنم
فتد تشنہ در آبدانِ عمیق	کہ داند کہ سیراب میرد غریق
اگر عاشقی دامنِ او بگیر	وگر گویدت جاں بدہ گو بگیر
بہشت[۳] تن آسانی آنگہ خوری	کہ بر دوزخ نیستی بگذری
دلِ تخم کاراں بود بار کش	چو خرمن بر آید بخپند خوش
دریں مجلس آنکس بکامے رسید	کہ در دورِ آخر بجامے رسید

حکایت در صبر وثباتِ روندگان

چنیں نقل دارم زمردانِ راہ	فقیرانِ منعم گدایانِ شاہ
کہ پیرے بدریوزہ شد بامداد	درِ مسجدے دید و آواز داد

یکے گفتش ایں خانہ خلق نیست — کم چیزے دہندت بشوخی مایست
رسید ایں خانہ کیست پس — کہ بخشایشش نیست برحالِ کس
گفتا خموش اینچہ لفظِ خطاست — خداوند خانہ خداوندِ ماست
کہ گرد قندیل ومحراب دید — بسوز از جگر نعرہ برکشید،
حیفست از ینجا فراتر شدن — دریغست محروم ازیں در شدن
رفتم بنومیدی از ہیچ کوئے — چرا از درِ حق روم زرد روئے
م آنجا کنم دستِ خواہش دراز — کہ دانم نگردم تہیدست باز
نیدم کہ سالے مجاور نشست — چو فریاد خواہاں برآورد دست
نبے پائے عمرش فرو شد بگل — طپیدن گرفت از ضعیفیش دل
ر برد شخصے چراغش بسر — رمق دید ازو چوں چراغِ سحر
یگفت غلغل کناں از فرح — وَمَن دَقَّ بَابَ الکَرِیمِ انفَتَح
لبگار باید صبور و حمول — کہ نشنیدہ ام کیمیاگر ملول
زرہا بخاکِ سیہ در کنند — کہ باشد کہ روزے مسے زر کند
راز بہر چیزے خریدن نکوست — نخواہی خریدن بہ از نازِ دوست
راز دلبرے دل بتنگ آیدت — دگر غمگسارے بچنگ آیدت
بسر تلخ عیشی ز روئے ترش — بآبے دگر آتشش باز کش
لے گر بخوبی ندارد نظیر — باندک دل آزار ترکش مگیر
داں از کسے دل بپرداختن — کہ دانی کہ بے او تواں ساختن

حکایت در معنی آنکہ طالبِ صادق بجفا برنگردد

۱ بشوخی مایست۔ یعنی یہاں شرارت نہ کرو۔ خداوند۔ صاحب۔ خدا۔ حیف۔ افسوس۔ فراتر شدن۔ آگے بڑھنا۔ ۲ زرد روی۔ شرمندہ۔ تہی دست۔ خالی ہاتھ۔ مجاور۔ معتکف۔ فرو شد بگل۔ مرنے کے قریب ہوگیا۔ چراغ سحر۔ جو بجھنے کے قریب ہوتا ہے۔ غلغل۔ شور۔ فرح۔ خوشی۔ من دق۔ سخی کا دروازہ جس نے بھی کھٹکھٹایا ہے دروازہ کھلا ہے۔ ۳ صبور۔ بہت صبر کرنے والا۔ حمول۔ بہت برداشت کرنے والا۔ ملول۔ رنجیدہ۔ چہ زرہا یعنی کسقدر روپیہ برباد کرتے ہیں۔ مس۔ تانبہ۔ زر۔ یعنی روپیہ کے ذریعہ آخرت خریدنا سب سے بہتر ہے۔ گر از دلبرے پورا مصرع شرط ہے۔ مصرع ثانی جزا ہے یعنی اگر کوئی ناقص معشوق ہے تو خواہ مخواہ اس کے مصائب جھیلنا مناسب نہیں اس جیسا دوسرا ہاتھ آسکتا ہے دوسرے شعر کا بھی یہی مطلب ہے۔ ولے۔ لیکن اگر بے نظیر معشوق ہے تو اس سے روگردانی مناسب نہیں۔ تواں۔ یعنی اس معشوق سے دل ہٹایا جاسکتا ہے جس کے بدوں زندگی ممکن ہو۔ ورنہ پھر اُس ہی سے تعلق رکھنا ضروری ہے۔

لہ زندہ داشت۔ رات بھر عبادت میں مصروف رہا۔ ہاتف غیبی آواز۔ بے حاصلی۔ تیرا مقصد حاصل نہ ہوگا۔ بخواری برو۔ خواہ ذلت سے چلا جا یا کھڑا کر گڑگڑاتے جا۔ بستست در۔ تیرے لئے دروازہ بند ہے۔ سعی۔ کوشش۔ ۲ہ دیباچہ۔ چہرہ۔ یاقوت

شبے تا سحر صلحے زندہ[1] داشت — سحر دستہائے دعا بر فراشت

یکے ہاتف انداخت در گوشِ پیر — کہ بیجا صلی رو سرِ خویش گیر

بریں در دعائے تو مقبول نیست — بخواری برو یا بزاری بایست

شبے دیگر از ذکر و طاعت نخفت — مریدے ز حالش خبر داشت گفت

چو دیدی کزاں روئے بستست در — بہ بیجا صلی سعی چندیں مبر

بدیباچہ[2] بر اشک یاقوت فام — بحسرت ببارید و گفت اے غلام

پندار اگر وے عناں برشکست — کہ من باز دارم ز فتراک دست

بنومیدی آنگہ بگردیدمے — ازیں رہ کہ راہِ دگر دیدمے

چو خواہندہ محروم گشت از درے — چہ غم گر شناسد درِ دیگرے

شنیدم کہ راہم دریں کوئے نیست — ولے ہیچ راہے دگر روئے نیست

دریں بود سر بر زمینِ فدے — کہ گفتند در گوشِ جانش ندے

قبول است گرچہ ہنر نیستش — کہ جز ما پناہے دگر نیستش

حکایت

یکے در نشاپور[3] دانی چہ گفت — چو فرزندش از فرضِ خفتن بخفت

توقع مدار اے پسر گر کسی — کہ بی سعی ہرگز بجائے رسی

سمیلانِ جو برنگیرد قدم — وجودیست بے منفعت چوں عدم

طمع دار سود و بترس از زیاں — کہ بے بہرہ باشند فارغ زیاں

حکایت در صبر بر جفائے آنکہ از و صبر نتواں کر

فام۔ یاقوت رنگ یعنی سرخ۔ عنان۔ باگ۔ برگشت۔ موڑے۔ فتراک۔ تھیلا جو زین کے آگے یا پیچھے توشہ وغیرہ رکھنے کے لئے باندھتے ہیں۔ خواہندہ۔ سائل۔ شنیدم میں نے ہاتفِ غیبی سے سنا ہے۔ روی۔ جانب۔ گفتند۔ کارکنانِ قضا وقدر نے کہا۔ ندای۔ آواز۔ ہنر۔ لیاقت۔ ۳ہ نشاپور۔ خراسان کا مشہور شہر۔ از فرضِ خفتن بخفت۔ یعنی عشاء کی نماز پڑھے بدوں سو گیا۔ گر کسی۔ اگر تو آدمی ہے۔ سمیلانِ جو۔ ایک قسم کی گھاس ہے جو کھیتی کٹنے کے بعد خود نکل آتی ہے۔ سود۔ نفع۔ زیان۔ نقصان۔ فارغ زیاں۔ جو لوگ بے فکری کی زندگی گزارتے ہیں۔

ؔ نوعروس۔ دلہن۔ پیر۔ یعنی دلہن کا باپ۔ داماد۔ یعنی شوہر۔ پسر۔ یعنی شوہر۔ منزل۔ محلہ۔ دو مغز۔ یعنی کامل اتحاد ہے۔ در روی من۔ میرے سامنے۔ ؔ فرخندہ فال۔ مبارک نصیبہ والا۔ گر خوبرو۔ یعنی اگر شوہر خوبصورت ہے۔ چنو۔ اُس جیسا۔ بحرف۔ یعنی تجھے مٹادے۔ خداوندگار۔ صاحب۔ یکم روز۔ ایک روز مرا۔ فرمانده۔ آقا۔ چوں تو۔ تجھ جیسا آقا۔ طبیب۔ حکیم۔ ؔ۔ مرو۔ خراسان کا مشہور شہر ہے۔ قامت۔ قد سرو۔ مشہور درخت ہے جس سے قد کو تشبیہ دی جاتی ہے۔ نہ از چشم۔ یعنی اس کو اپنی بیمار آنکھوں کا بھی خیال نہ تھا۔ ورنہ ان کا علاج کرلیتا۔ غریب۔ مسافر۔ کہ خوش بود۔ یعنی وہ ؔ کی طرف مائل تھا۔ کہ دیگر نیاید۔ یعنی اگر میں اچھا ہو گیا تو پھر یہ طبیب آنا چھوڑ دے گا۔

شکایت کند نوعروسِ جواں	بہ پیرے زداماد نامہرباں
کہ مپسند چندیں کہ با ایں پسر	بتلخی رود روزگارم بسر
کسانیکہ با من دریں منزلند	نہ بینم کہ چوں من پریشاں دلند
زن و مرد باہم چناں دوستند	کہ گوئی دو مغز و یکے پوستند
ندیدم دریں مدت از شوئے من	کہ بارے بخندید در روئے من
شنید ایں سخن پیرِ فرخندہ فال	سخنداں بود مردِ دیرینہ سال
جوابے چہ پیرانہ اش گفت خوش	کہ گر خوبرو لیست بارش بکش
دریغست روی از کسے تافتن	کہ دیگر نشاید چنو یافتن
چرا سرکشی زانکہ گر سر کشد	بحرفِ وجودت قلم در کشد
رضادہ بفرمانِ حق بندہ دار	کہ چوں او نہ بینی خداوندگار

حکایت

یکم روز بر بندۂ دل بسوخت	کہ میگفت و فرماندہش میفروخت
ترا بندہ از من بہ افتد بسے	مرا چوں تو دیگر نیفتد کسے

حکایت در معنی اختیار در دبر درماں از قبل دوست

طبیبے پریچہرہ در مرو بود	کہ در باغِ دل قامتش سرو بود
نہ از دردِ دلہائے ریشش خبر	نہ از چشم بیمارِ خویشش خبر
حکایت کند دردمندے غریب	کہ خوش بود چندے سرم با طبیب
نمی خواستم تندرستے خویش	کہ دیگر نیاید طبیبم بہ پیش

ملہ بسا عقل۔ اکثر غالب عقل عشق سے مغلوب ہو جاتی ہے۔ خرد۔ عقل۔ نیارد۔ پھر اس عقل کو ہوش نہیں

بسا عقلِ زور آورِ چیر دست	کہ سودائے عشقش کند زیر دست
چو سودا خرد را بمالید گوش	نیارد دگر سر بر آورد ہوش

حکایت در معنی استیلائے عشق بر عقل

یکے پنجۂ آہنیں راست کرد	کہ با شیر زور آوری خواست کرد
چو شیرش بسر پنجہ در خود کشید	دگر زور در پنجۂ خود ندید
یکے گفتش آخر چہ خسپی چو زن	بسر پنجۂ آہنینش بزن
شنیدم کہ مسکیں دراں زیر گفت	نشاید بدیں پنجہ با شیر گفت
چو بر عقل دانا شود عشق چیر	ہماں پنجۂ آہنین است شیر
چو در پنجۂ شیر مرد او ژنی	چہ سود ت کند پنجۂ آہنی
چو عشق آمد از عقل دیگر مگوے	کہ در دست چوگاں اسیرست گوے

حکایت در معنی عزت محبوب در نظر محب

میانِ دو عم زادہ وصلت فتاد	دو خورشید سیمائے مہتر نژاد
یکے را بغایت خوش افتادہ بود	دگر نا فروسرکش افتادہ بود
یکے لطف و خلقِ پری وار داشت	یکے روی در روئے دیوار داشت
یکے خویشتن را بیار استے	وگر مرگِ خویش از خدا خواستے
پسر را نشاندند پیرانِ دہ	کہ مہرت برو نیست مہرش بدہ
بخندید و گفتا بصد گوسفند	تغابن نباشد رہائی ز بند

آنا۔ استیلاء۔ غلبہ۔ راست کرد۔ یعنی اپنے پنجہ کو مشق کرکے قوی کیا۔ خواست کرد۔ ارادہ کیا۔ ملہ چہ خسپی چو زن۔ عورت کی طرح سست کیوں پڑا ہے۔ دراں زیر گفت۔ در زیر آں شیر گفت یا در آں حالت زیر لب گفت۔ گفت۔ کوفت کا مخفف ہے۔ مرداوژن۔ مرد افگن۔ از عقل دیگر مگو۔ پھر عقل کی بات نہ کر۔ ملہ دو عم زادہ۔ یعنی چچیرے بھائی بہن۔ وصلت۔ نکاح۔ نژاد۔ اصل۔ یکے را۔ یعنی بیوی کو شوہر بہت پسند تھا۔ نافر۔ نفرت کرنے والا۔ یکے۔ یعنی بیوی۔ پری وار۔ پری جیسی۔ روئے در دیوار داشتن۔ غمگین ہونا۔ دگر۔ یعنی شوہر۔ پسر۔ یعنی شوہر۔ مہر۔ میم کے زیر کے ساتھ محبت اور زبر کے ساتھ نکاح کا عوض صد گوسفند۔ جو کہ مہر تھا۔ تغابن۔ ٹوٹا۔

لمے شکیبم ز دوست۔ یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ پھر سے کر اس شوہر سے صبر کر بیٹھوں۔ وصول۔ یعنی وصل۔ مرا زاں چہ۔

بناخن پریچہرہ میکند پوست	کہ ہر گز ندیدیں کے شکیبم ز دوست
لند ترک مہر و وفا و وصول	مرا زاں چہ گر رد کند یا قبول
بیا ہمچنیں زندگانی کنم	جفا بینم و مہربانی کنم
نہ صد گوسفندم کہ سیصد ہزار	نباید بنا دیدن روئے یار
تراہر چہ مشغول دارد ز دوست	گر انصاف پرسی دلآرامت اوست
یکے پیش شوریدہ حالے نبشت	کہ دوزخ تمنا کنی یا بہشت
بگفتا مپرس از من ایں ماجرا	پسندیدم انچہ او پسند د مرا

حکایت مجنون وصدقِ محبّت او با لیلیٰ

بمجنوں کسے گفت کاے نیک پے	چہ بودت کہ دیگر نیائی بحے
مگر در سرت شورِ لیلیٰ نماند	خیالت دگر گشت و میلے نماند
چو بشنید بیچارہ بگریست زار	کہ اے خواجہ دستم ز دامن بدار
مرا خود دلِ دردمند است خیز	تو نیزم نمک بر جراحت مریز
نہ دوری دلیلِ صبوری بود	کہ بسیار دوری ضروری بود
بگفت اے وفادار فرخندہ خوئے	پیامیکہ داری بلیلی بگوے
بگفتا مبر نامِ من پیشِ دوست	کہ حیف است ذکرِ من آنجا کہ اوست

حکایت سلطان محمود وصدقِ محبّت او وسیرتِ ایاز

یکے خردہ بر شاہِ غزنیں گرفت	کہ حسنے ندارد ایاز اے شگفت

مجھے اس سے کیا بحث۔ میں تو بہرحال اس کی خواہاں ہوں۔ جفا بینم۔ ظلم سہوں گی محبت کروں گی۔ سی صد ہزار تیس لاکھ دلآرامت اوست حقیقتاً وہ تیرا معشوق ہے کہ معشوق کو بھی اُس کی وجہ سے چھوڑ بیٹھا۔ ۲ شوریدہ حال۔ یعنی طالب خدا۔

۱۰۶ ماجرا۔ قصہ۔ پسند د مرا۔ میرے لئے وہ پسند کرے

نیک پے۔ نیک قدم۔ حی۔ یعنی لیلی کا قبیلہ۔ شور۔ عشق میل۔ عشق۔ دستم۔ یعنی مجھے نہ ستاؤ۔ جراحت۔ زخم۔ ۳ نہ دوری۔ دور رہنا معشوق سے صبر کر لینے کی ہی علامت نہیں ہے بسا اوقات مجبوراً دوری اختیار کرنی پڑتی ہے کہ حیف است محبوب کے سامنے عاشق کا ذکر بھی مناسب نہیں۔ اس سے دوئی کی بو آتی ہے۔ خردہ۔ عیب۔ غزنین۔ سلطان محمود کا پایۂ تخت۔

سله غربیت۔ نادر ہے۔ اندیشہ۔ فکر۔ برخوئے اوست۔ یعنی میں اس کی عادت و خلاق کا عاشق ہوں۔ نہ کہ اس کے حسن ظاہری کا۔ تنگنای۔ تنگ گلی۔ دُر۔ موتی۔ یغما۔ لوٹ مار۔ تعجیل۔ جلدی۔ مرجان۔ مونگا۔ پریشاں شدند۔ دور ہوگئے۔ سله۵

گلے راکہ نے رنگ باشد نہ بوئے	غریب است سودائے بلبل بروئے
بمحمود گفت ایں حکایت کسے	بہ پیچید از اندیشہ برخود بسے
کہ عشق من ایخواجہ برخوئے اوست	نہ برقد و بالائے نیکوئے اوست
شنیدم کہ در تنگنائے شتر	بیفتاد و بشکست صندوق دُر
بیغما ملک آستیں برفشاند	وزانجا بتعجیل مرکب براند
سواراں پئے دُرّ و مرجاں شدند	زسلطاں بیغما پریشاں شدند
نماند از وشاقانِ گردن فراز	کسے در قفائے ملک جز ایاز
نگہ کرد کاے دلبرِ پیچ پیچ	ز یغما چہ آوردۂ گفت ہیچ
من اندر قفائے تو می تاختم	ز خدمت بنعمت نپرداختم
گرت قربتے ہست در بارگاہ	بخلعت مشو غافل از پادشاہ
خلافِ طریقت بود کاولیا	تمنا کنند از خدا جز خدا
گر از دوست چشمت براحسانِ اوست	تو در بندِ خویشی نہ در بندِ دوست
ترا تا دہن باشد از حرص باز	نیاید بگوشِ دل از غیب راز
حقیقت سرائیست آراستہ	ہوا و ہوس گرد برخاستہ
نہ بینی کہ جائے کہ برخاست گرد	نہ بیند نظر ورچہ بیناست مرد

وشاق۔ خدمت گار۔ دلبر پیچ پیچ۔ بہت زیادہ دلربا۔ ہیچ۔ کچھ بھی نہیں۔ نعمت۔ یعنی موتی و مونگا۔ خلعت۔ شاہی جوڑا۔ خلاف طریقت۔ یہ تصوف میں جائز نہیں کہ ولی خدا سے بجز اُس کی ذات کے کچھ اور طلب کرے۔ سله۳ تو در بند خویشی۔ تو خودی میں گرفتار ہے نیاید۔ یعنی تو اسرار خداوندی کا آشنا نہیں بن سکتا۔ حقیقت۔ یعنی ذات و صفات باری۔ نہ بیند۔ جب انسان ہوا و ہوس میں مبتلا ہو جاتا ہے تو حقیقت اس کی نگاہوں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ قدم درست مرداں اولیا کی ثابت قدمی۔ قضارا۔ اتفاقاً۔ فاریاب۔ ترکستان کا مشہور شہر ہے۔

۳۱۰

حکایت در معنیٔ قدم درست مرداں

قضارا من و پیرے از فاریاب	رسیدیم درخاکِ مغرب بآب
مرا یک درم بود و برداشتند	بکشتی و درویش نگذاشتند

درخاک مغرب۔ مغرب کی سرزمین میں۔ بآب۔ لب دریا۔ نگذاشتند۔ اُس درویش کو کشتی پر نہ چھوڑا۔

سیاہاں براندند کشتی چو دود | کہ آں ناخدا ناخدا ترس بود
مرا گریہ آمد ز تیمارِ جفت | براں گریہ قہقہہ بخندید و گفت
مخور غم برائے من اے پرخرد | مرا آنکس آرد کہ کشتی برد
بگسترد سجادہ بر روئے آب | خیالست پنداشتم یا بخواب
زمدہوشیم دیدہ آں شب نخفت | نگہ بامداداں بمن کرد و گفت
عجب ماندی اے یار فرخندہ رائے | ترا کشتی آورد و مارا خدائے
مرا اہلِ صورت بدیں نگروند | کہ ابدال در آب و آتش روند
نہ طفلے کز آتش ندارد خبر | نگہدار دش مادرِ مہرور
پس آنانکہ در وجد مستغرقند | چنیں داں کہ منظور عین الحقند
نگہ دار داز تاب آتش خلیل | چو تابوتِ موسیٰ ز غرقابِ نیل
چو کودک بدستِ شناور برست | نترسد وگر دجلہ پہناورست
تو بر روئے دریا قدم چوں زنی | چو مرداں کہ بر خشک تر دامنی

گفتار اندر معنیٔ فنائے موجودات با کبریائے باری عزاسمہٗ

رہِ عقل جز پیچ بر پیچ نیست | بر عارفاں جز خدا ہیچ نیست
تواں گفتن ایں با حقائق شناس | ولے خردہ گیرند اہلِ قیاس
کہ پس آسمان و زمیں چیستند | بنی آدم و دام و دد کیستند
پسندیدہ پرسیدی اے ہوشمند | بگویم گر آید جوابت پسند
کہ ہامون و دریا و کوہ و فلک | پری و آدمی زاد و دیو و ملک

ل٥ سیاہان۔ ملاحان۔ دود۔ دھواں۔ ناخدا۔ ملاحوں کا سردار۔ تیمار۔ غم۔ جفت۔ ساتھی۔ قہقہہ بخندید۔ قہقہہ مار کر ہنسا۔ پرخرد۔ عقلمند۔ آنکس۔ یعنی خدا۔ سجادہ۔ مصلیٰ۔ خیالست۔ میں یہ سمجھا کہ میں کوئی خواب و خیال دیکھ رہا ہوں۔ زمدہوشی۔ یعنی ان بزرگ کی کرامات میں حیرانی کی وجہ سے۔ بامدان۔ صبح۔ ل٥٢ مرا۔ یعنی ظاہر بین میری بات پر یقین نہ کریں گے کہ ابدال آگ و پانی میں بھی چلتے پھرتے ہیں۔ نہ۔ کیا ایسا نہیں ہے۔ مہرور۔ مہربان۔ وجد۔ بے خودی۔ منظور عین الحقند۔ وہ خدا کے منظورِ نظر ہیں۔ تاب۔ سوزش۔ خلیل۔ حضرت ابراہیمؑ۔ تابوت۔ صندوق۔ شناور۔ تیراک۔ پہناور۔ پاٹ والا۔ چوں۔ کسطرح۔ چو مرداں۔ اولیاء اللہ کی طرح۔ تر دامنی۔ گناہوں سے تیرا دامن تر ہے۔ ل٥٣ پیچ بر پیچ۔ یعنی مشکل۔ عارفان۔ خدا کو پہچاننے والے۔ ہیچ نیست۔ کچھ نہیں۔ اہلِ قیاس۔ جو محض عقل سے کام لیتے ہیں۔ کہ پس۔ یعنی اگر کچھ نہیں تو پھر یہ تمام کائنات کیا چیز ہے۔ دام۔ وہ وحشی جانور جو درندے نہیں ہیں۔ پسندیدہ پرسی۔ تو نے اچھا سوال کیا۔ ہامون۔ صحرا۔

ہمہ ہرچہ ہستند ازاں کمترند
کہ با ہستیش نام ہستی برند

عظیمست پیش تو دریا بموج
بلنداست گردونِ گرداں باوج

ولے اہل صورت کجا پے برند
کہ اربابِ معنیٰ بملکے درند

کہ گر آفتاب ست یک ذرّہ نیست
وگر ہفت دریاست یکقطرہ نیست

چو سلطانِ عزّت علم برکشد
جہاں سر بجیبِ عدم درکشد

حکایت دہقان در لشکرِ سلطان

رئیسِ دہے با پسر در رہے
گذشتند بر قلبِ شاہنشہے

پسر چاؤشاں دید و تیغ و تبر
قباہائے اطلس کمرہائے زر

یلانِ کماندارِ نخچیر زن
غلامانِ ترکش کشِ تیر زن

یکے در برش پرنیانی قباہ
یکے بر سرش خسروانی کلاہ

پسر کاں ہمہ شوکت و پایہ دید
پدر را بغایت فرومایہ دید

کہ حالش بگردید و رنگش بریخت
زہیبت بہ بیغولۂ در گریخت

پسر گفتش آخر بزرگِ دہی
بسرداری از سر بزرگاں رہی

چہ بودت کہ ببریدی از جاں امید
بلرزیدی از پادشاہے چو بید

بلے گفت سالار و فرماندہم
ولے عزّتم ہست تا در دہم

بزرگاں ازاں دہشت آلودہ اند
کہ در بارگاہِ ملک بودہ اند

تو اے بیخبر ہمچناں در دہی
کہ بر خویشتن منصبے می نہی

نگفتند حرفے زباں آوراں
کہ سعدی نگوید مثالے براں

لہ ازاں یعنی اللہ کے وجود کے سامنے یہ چیزیں اس لائق نہیں کہ ان پر وجود کا اطلاق ہو۔ گردونِ گرداں۔ گھومنے والا آسمان۔ اوج بلندی اہل صورت۔ ظاہر بین۔ کہ اربابِ معنیٰ۔ یعنی جو اصحاب باطن ہیں وہ ایسے ملک میں پہنچے ہوتے ہیں۔ جہاں ان چیزوں کی کوئی حقیقت نہیں۔ سلطان عزّت۔ خدائے تعالیٰ۔ علم برکشد۔ اپنی صفت جلال کا پرتو ڈالدے۔ جہاں۔ یعنی تمام کائنات معدوم ہوجائیں۔ ٢ قلب۔ یعنی لشکر کا درمیانہ حصّہ۔ چاؤشاں۔ باڈی گارڈ۔ کمرہائے زر۔ زریں پیٹیاں۔ یلاں۔ پہلوان لوگ۔ نخچیر۔ شکار۔ پرنیاں۔ ایک قسم کا ریشمین کپڑا ہے۔ فرومایہ۔ حقیر۔ بیغولہ۔ گوشہ۔ ٣ از سر بزرگاں رہی۔ تو سرداروں کا سردار ہے۔ ببریدی از جاں امید۔ یعنی رعب کی وجہ سے تو اپنی زندگی سے بھی مایوس ہے۔ تا در دہم۔ جب تک اپنے گاؤں میں ہوں۔ ملک۔ یعنی خدائے تعالیٰ۔ منصب۔ مرتبہ۔ کہ سعدی۔ یعنی جو بات شاعر کہتے ہیں سعدی اُس پر ایک مثال پیش کردیتا ہے۔

حکایت کرمِ شب تاب

مگر دیدہ باشی کہ در باغ و راغ ۔۔۔ بتابد بشب کرمکے چوں چراغ
یکے گفتش اے مرغکِ شب فروز ۔۔۔ چہ بودت کہ بیروں نیائی بروز
ببیں کآتشیں کرمکِ خاکزاد ۔۔۔ جواب از سرِ روشنائی چہ داد
کہ من روز و شب جز بصحرا نیم ۔۔۔ ولے پیشِ خورشید پیدا نیم

حکایت دانشمند با اتابک سعد بن زنگی غفر اللہ له

ثنا گفت بر سعد زنگی کسے ۔۔۔ کہ بر تربتش باد رحمت بسے
درم داد و تشریف و بنواختش ۔۔۔ بمقدارِ خود منزلت ساختش
چو اللہ و بس دید بر نقشِ زر ۔۔۔ بشورید و برکند خلعت ز بر
ز سوزش چناں شعلہ در جاں گرفت ۔۔۔ کہ بر جست و راہِ بیاباں گرفت
یکے گفتش از ہمنشینانِ دشت ۔۔۔ چہ دیدی کہ حالت دگرگونہ گشت
تو اوّل زمیں بوسہ دادی سہ جاے ۔۔۔ نبایستی آخر زدن پشتِ پاے
بخندید کاوّل ز بیم و امید ۔۔۔ ہمی لرزہ بر تن فتادم چو بید
بآخر ز تمکینِ اللہ و بس ۔۔۔ نہ چیزم بچشم اندر آمد نہ کس

حکایت مردِ حق شناس

بشہرے دراز شام غوغا فتاد ۔۔۔ گرفتند پیرے مبارک نہاد

---

۱ کرمِ شب تاب۔ جگنو۔ راغ۔ دامن کوہ۔ کرمک۔ چھوٹا کیڑا۔ روز۔ دن۔ آتشیں۔ مانند آتش۔ روشنائی۔ دانائی۔ پیدا نیم یعنی سورج کے بالمقابل میں نظر نہیں آتا ہوں ۲ کہ بر تربتش۔ سعد زنگی کے لئے دعا ہے۔ تشریف۔ خلعت۔ چو اللہ و بس۔ یعنی اللہ و بس۔ اس خلعت پر کڑھا ہوا تھا۔ بر۔ جسم۔ چہ دیدی۔ تونے کیا دیکھ لیا تھا۔ ۳ تو اوّل۔ یعنی جبکہ تونے پہلی پہل تو بادشاہ کی خوشامد اور خلعت کے لالچ میں بادشاہ کی زمین بوسی کی۔ پھر اس خلعت پر لات مار کر بھاگنا مناسب نہ تھا۔ تمکین۔ دبدبہ۔ غوغا۔ شور۔ نہاد۔ اصل۔

ہنوز آں حدیثم بگوش اندرست
کہ گفت ار نہ سلطاں اشارت کند
چو قیدش نہاد ندبر پا و دست
کر از نہرہ باشد کہ غارت کند

بباید چنیں دشمنے دوست داشت
اگر عز و جاہ است و گر ذل و قید
کہ میدانمش دوست برمن گماشت
من از حق شناسم نہ از عمر و زید

ز علت مدارا ے خردمند بیم
بخور ہرچہ آید ز دست حبیب
چو دار وے تلخت فرستد حکیم
نہ بیمار دانا تر است از طبیب

حکایت صاحب نظر پارسا

یکے را چو من دل بدست کسے
پس از ہوشمندی و فرزانگی
گرو بود و میبرد خواری بسے
بدف بر زدندش ز دیوانگی

قفا خوردے از دست یاران خویش
خیالش چناں بر سر آشوب کرد
چو مسمار پیشانی آورده پیش
کہ بام دماغش لگد کوب کرد

ز دشمن جفا بردے از بہر دوست
نبودش ز تشنیع یاران خبر
کہ تریاک اکبر بود زہر دوست
کہ غرقہ ندارد ز باراں خبر

کرا پائے خاطر برآید بسنگ
شبے دیو خود را پریچہرہ ساخت
نیندیشد از شیشۂ نام و ننگ
در آغوشِ آں مرد و بر روے بتاخت

سحر گہ مجالِ نمازش نبود
باآبے فرو رفت نزدیکِ بام
ز یاراں کس آگہ ز رازش نبود
بر و بستہ سرما درے از رخام

نصیحت گرے لومش آغاز کرد
کہ خود را بکشتی دریں آبِ سرد

دنیا کو دار وسے تلخ تصور کرنا چاہیئے۔ گرو بود۔ گرفتار تھا۔ بدف یعنی اس کی دیوانگی کے ڈھول بجوائے۔ قفا خوردے۔ گدھی پر طمانچے کھاتا۔ مسمار کیل۔ پیشانی آوردہ پیش۔ خوشی سے۔ آشوب کرد۔ ہجوم کیا۔ لگدکوب۔ پائمال۔ [5] دشمن۔ رقیب۔ تریاک۔ تریاق۔ تشنیع۔ برائی کرنا۔ غرقہ۔ ڈوبا ہوا۔ سنگ۔ یعنی جو اپنے دل کو عشق کے پتھر سے ٹکرا دے اُسے آبرو کی پروا نہیں رہتی۔ پریچہرہ ساخت حسین بنایا۔ بروئے بتاخت۔ یعنی اُس کو خواب میں نہانے کی حاجت ہو گئی۔ مجال۔ قدرت۔ بآبے۔ وہ صبح کے وقت اس پانی سے نہایا جو سردی کی وجہ سے جکر سنگ مرمر بنا ہوا تھا۔ بام۔ بامداد۔ لوم۔ ملامت۔

[1] حدیث۔ بات۔ سلطان یعنی اللہ تعالیٰ۔ زہرہ۔ قوت۔ غارت۔ لوٹ مار۔ بباید۔ یعنی جو دشمن کسی دوست نے مسلط کر دیا ہو اس دشمن سے بھی دوستی ضروری ہے۔ عمرو زید یعنی انسان۔ دارو۔ دوا۔ نہ بیمار۔ بیمار طبیب سے زیادہ نہیں سمجھتا۔ لہٰذا اُن مصائب

ان برنا۔ نوجوان۔ منکر۔ برا۔ شگفت۔ صبر۔ خلق۔ اخلاق۔ شخص۔ وجود۔ آر۔ اگر۔ امر۔ حکم۔ دائم۔ ہمیشہ۔ سماع۔ گانا سننا۔ کم خویش گیر۔ اپنے کو معدوم سمجھ۔ ۲ کہ باقی شوی۔ اس لئے کہ شہید عشق کو حیات ابدی حاصل ہو جاتی ہے۔ نبات۔

زبر نائے منصف برآمد خروش	کہ زنہار ازیں حرف منکر خموش
مرا ہیچ وزایں پسر دل فریفت	زمہرش چنانم کہ نتواں شگفت
نہ رسید بارے بخلق خوشم	نگر تا چہ بارش بجاں میکشم
پس آنزا کہ شخصم زخاک آفرید	بقدرت در و جانِ پاک آفرید
عجب داری ار بارِ امرش برم	کہ دائم باحسان وفضلش درم

گفتار اندر سماعِ اہلِ دل وتقریر حق وباطل آں

اگر مردِ عشقی کمِ خویش گیر	وگرنہ رہِ عافیت پیش گیر
مترس از محبت کہ خاکت کند	کہ باقی شوی گر ہلاکت کند
نروید نبات از حبوبِ درست	مگر خاک بروے بگردد نخست
ترا با حق آں آشنائی دہد	کہ از دست خویشت رہائی دہد
کہ تا با خودی در خودت راہ نیست	وزیں نکتہ جز بیخود آگاہ نیست
نہ مطرب کہ آواز پائے ستور	سماعست اگر عشق داری وشور
مگس پیش شوریدہ دل پر نزد	کہ او چوں مگس دست بر سر نزد
نہ بم داند آشفتہ ساماں نہ زیر	بآواز مرغے بنالد فقیر
سرایندہ خود می نگردد خموش	ولیکن نہ ہر وقت بازست گوش
چو شوریدگاں مے پرستی کنند	برآوازِ دولاب مستی کنند
برقص اندر آیند دولاب وار	چو دولاب برخود بگریند زار
بہ تسلیم سر در گریباں برند	چو طاقت نماند گریباں درند

گھاس۔ حبوب۔ بیج۔ مگر۔ یعنی جب تک خاک میں نہیں دبایا جاتا۔ دہد۔ یعنی عشق۔ در خودت۔ تیرے باطن میں۔ بیخود۔ عاشق۔ مطرب۔ گویا۔ کہ۔ بلکہ۔ ستور۔ چوپایا۔ ۵ پر نزد۔ مکھی کے پر مارنے سے بھی ہلکی سی آواز پیدا ہوتی ہے۔ دست بر سر نزد۔ وجد میں آجاتا ہے۔ بم۔ ستار کی بلند آواز۔ زیر۔ باریک آواز۔ فقیر۔ عاشق حقیقی۔ نگردد خموش۔ یعنی غیب سے تو ہر وقت سروش کی آواز آتی ہے لیکن ہمارے کان کبھی کبھی کھلتے ہیں۔ مے۔ یعنی شراب معرفت۔ دولاب۔ رہٹ۔ رقص۔ وجد۔ چو دولاب۔ یعنی رہٹ کی طرح وہ بھی گریہ شروع کر دیتے ہیں۔ تسلیم۔ یعنی رضائے حق۔ طاقت نماند۔ یعنی مراقبہ کی۔

۱ بگویم۔ یعنی سماع کی حقیقت بتاتا ہوں۔ مستمع۔ سننے والا۔ گر از برج معنیٰ۔ یعنی اگر اس کی روح طائر لاہوتی ہے۔ از سیر او۔ جو اُسے سماع سے حاصل ہوتی ہے۔ لاغ۔ مذاق۔ لہو۔ کھیل کود۔ خفتہ خیزد۔ یعنی اس کی غفلت بڑھ جاتی ہے۔ ہیزم۔ سوختنی لکڑی۔

بگویم[1] سماع اے برادر کہ چیست — مگر مستمع را بدانم کہ کیست

گر از برج معنیٰ بود طیرِ او — فرشتہ فرو ماند از سیرِ او

وگر مردِ لہو است و بازی و لاغ — قوی تر شود لہوش اندر دماغ

چہ مردِ سماع است شہوت پرست — بآوازِ خوش خفتہ خیزد نہ مست

پریشاں شود گل ببادِ سحر — نہ ہیزم کہ نشگافدش جز تبر

جہاں پُر سماع است و مستی و شور — ولیکن چہ بیند در آئینہ کور

مکن عیبِ درویشِ حیران و مست — کہ غرق است ازاں میزند پا و دست

نہ بینی شتر بر حدائے[2] عرب — کہ چونش برقص اندر آرد طرب

شتر را چو شورِ طرب در سر است — اگر آدمی را نباشد خر است

حکایت

شکر لب جوانے نے آموختے — کہ دلہا در آتش چو نے سوختے

پدر بارہا بانگ بر وے زدے — بہ تندی و آتش دراں نے زدے

شبے بر ادائے پسر گوش کرد — سماعش پریشان و مدہوش کرد

ہمی گفت و بر چہرہ افگند خوے — کہ آتش بمن زد در ایں بار نے

ندانی کہ شوریدہ حالانِ مست — چرا[3] بر فشانند در رقص دست

کشاید درے بر دل از واردات — فشانند سر دست بر کائنات

حلالش بود رقص بر یادِ دوست — کہ ہر آستینیش جانے در وست

گرفتم کہ خود چابکی در شنا — برہنہ توانی زدن دست و پا

بکن خرقہ نام و ناموس و زرق — کہ عاجز بود مرد با جامہ غرق

تبر۔ کلہاڑا۔ کور۔ جسے نورِ معرفت حاصل نہیں۔ ۲ حدی۔ وہ نغمہ جو اونٹوں کو مست کرنے کے لئے سنایا جاتا ہے۔ تاکہ وہ تیز چلیں۔ رقص۔ وجد۔ طرب۔ یعنی مستی۔ خراست۔ پھر وہ آدمی آدمی نہیں بلکہ گدھا ہے۔ شکرلب۔ خوش آواز۔ نے۔ بانسری۔ نے۔ نرسل جو جلانے کے کام آتی ہے۔ بانگ زدن۔ چیخنا۔ ادا۔ آواز و نغمہ۔ سماعش۔ اُس بانسری کے گلنے نے۔ خوی۔ علامت واو معدولہ پسینہ۔ بار۔ دفعہ۔ ۳ چرا بر فشانند۔ وجد میں ہاتھ کیوں نچاتے ہیں۔ کشاید۔ کھلتا ہے۔ واردات۔ فیوضِ رحمانی جو سالک کے دل میں اترتے ہیں۔

فشانند سر دست بر کائنات۔ دنیا سے دست بردار ہوتا ہے۔ کہ۔ یعنی جس کی آستین فشانی کوئی معنیٰ رکھتی ہو۔ چابکی در شنا۔ تو تیراکی میں ماہر ہے۔ برہنہ توانی۔ یعنی جب تک تعلقاتِ دنیا سے ننگے نہ ہو جاؤ گے بحرِ معرفت میں شناوری نہ کر سکو گے۔ بکن۔ نام و نمود کے لباس اور نیل گوں لباس کو اتار پھینکو۔ اس لئے کہ جو مع کپڑوں کے ڈوب رہا ہے اُس کا تیر نکلنا مشکل ہوتا ہے۔

تعلق حجابست و بی حاصلی	چو پیوندہا بگسلی واصلی

حکایت

کسے گفت پروانہ را کاے حقیر	برو دوستی در[1] خورِ خود بگیر
رہے رو کہ بینی طریقِ رَجا	تو و مہرِ شمع از کجا تا کجا
سمندر نۂ گردِ آتش مگرد	کہ مردانگی باید آنگہ نبرد
ز خورشید پنہاں شود موشِ کور	کہ جہلست با آہنیں پنجہ زور
کسے را کہ دانی کہ خصمِ تو اوست	نہ از عقل باشد گرفتن بدوست
ترا کس نگوید نکو می کنی	کہ جاں در سرِ کارِ او می کنی
گدائے کہ از پادشہ خواست دخت[2]	قفا خورد و سودائے بیہودہ پخت
کجا در حساب آورد چوں تو دوست	کہ روئے ملوک و سلاطیں در وست
مپندار کو در چناں مجلسے	مُدارا کند با چو تو مفلسے
وگر با ہمہ خلق نرمی کند	تو بیچارۂ بر تو گرمی کند
نگہ کن کہ پروانۂ سوزناک	چہ گفت اے عجب گر بسوزم چہ باک
مرا چوں[3] خلیل آتشے در دلست	کہ پنداری ایں شعلہ بر من گلست
نہ دل دامنِ دلستاں میکشد	کہ مہرش گریبانِ جاں میکشد
نہ خود را بر آتش بخود میزنم	کہ زنجیرِ شوق ہست در گردنم
مرا ہمچناں دُور بودم کہ سوخت	نہ ایں دم کہ آتش بمن در فروخت
نہ آں میکند یار در شاہدے	کہ با او تواں گفتن از زاہدے
کہ علیم کند بر تولّائے دوست	کہ من راضیم کشتہ در پائے دوست

[1] در خورِ خود۔ اپنے مناسب۔ رجا۔ امید۔ از کجا تا کجا یعنی دونوں میں بہت فرق ہے۔ سمندر۔ وہ جانور جو آگ میں پرورش پاتا ہے۔ کہ مردانگی۔ یعنی پہلے مردانگی پیدا کرو پھر تیر آزمائی کرنا۔ موشِ کور۔ چھچھوندر۔ نہ از عقل باشد۔ دشمن سے دوستی کرنا عقل کا کام نہیں ہے۔ او۔ یعنی شمع۔ [2] دخت دختر کا مخفف ہے۔ قفا خورد۔ چپت کھائے۔ کجا در حساب آورد۔ وہ شمع تجھ جیسے دوست کو کس شمار قطار میں لا سکتی ہے۔ جبکہ ملوک و سلاطین اُس کی طرف مائل ہیں۔ مدارا۔ خاطر تواضع۔ گرمی کند۔ وہ شمع تجھے جلا دیتی ہے۔ سوزناک۔ پرسوز۔ [3] مرا چوں۔ یعنی میرے دل میں خلیل اللہ جیسی آگ لگی ہوتی ہے۔ جس کے مقابلہ میں یہ آگ پھول معلوم ہوتی ہے۔ نہ دل۔ یعنی میرا دل محبوب کا دامن نہیں کھینچتا بلکہ اس ہی کی محبت میری جان کی طلبگار ہے۔ نہ خود را۔ یعنی میرا چلنا اختیاری نہیں ہے۔ مرا ہمچناں۔ یعنی اس نے تو دور ہی سے مجھے جلا ڈالا تھا۔ نہ آں۔ عشق جو عاشق کے ساتھ معاملہ کرتا ہے۔ زاہد تو وہ سمجھایا بھی نہیں جا سکتا۔ تولّا۔ دوستی۔

مرا بر تلف حرص دانی چراست — چو او[1] ہست اگر من نباشم رواست

بسوزم کہ یارِ پسندیدہ اوست — کہ در وے سرایت کند سوزِ دوست

مرا چند گوئی کہ در خوردِ خویش — حریفے بدست آر ہمدردِ خویش

بداں ماند اندرز شوریدہ حال — کہ گوئی بکژدم گزیدہ منال

کسے را نصیحت مگوا ے شگفت — کہ دانی کہ در وے نخواہد گرفت

زکف[2] رفتہ بیچارۂ را لگام — نگویند کاہستہ راں اے غلام

چہ نغز آمد ایں نکتہ در سندباد — کہ عشق آتش است اے پسر پند باد

بباد آتشِ تیز بر تر شود — پلنگ از زدن کینہ ور تر شود

چو نیکت بدیدم بدی میکنی — کہ رویم فرا چوں خودی میکنی

ز خود بہتری جوے و فرصت شمار — کہ با چوں خودی گم کنی روزگار

پئے چوں خوداں خود پرستاں روند — بکوئے خطرناک مستاں روند

من[3] اوّل کہ ایں کار سر داشتم — دل از سر بیکبار برداشتم

سرانداز در عاشقی صادق است — کہ بدزہرہ بر خویشتن عاشق است

اجل ناگہے در کمینم کُشد — ہماں بہ کہ آں نازنینم کُشد

چو بیشک نبشتست بر سر ہلاک — بدستِ دلآرام خوشتر ہلاک

نہ روزے بہ بیچارگی جاں دہی — پس آں بہ کہ در پائے جاناں دہی

مخاطبۂ شمع و پروانہ

شبے یاد دارم کہ چشمم نخفت — شنیدم کہ پروانہ با شمع گفت

[1] چو او ہست یعنی میں اس پر قربان ہو جاؤں اور وہ رہے یہی میرے لئے کافی ہے۔ بسوزم میں اس لئے جلتا ہوں کہ عاشق صادق وہی ہے جس میں سوز معشوق اثر کرے۔ حریف۔ ہم صحبت و ہم پیشہ۔ اندرز۔ نصیحت۔ منال۔ مت رو۔ نخواہد گرفت۔ نصیحت اثر نہ کرے گی۔ زکف رفتہ۔ جس بیچارے کے ہاتھ میں گھوڑے کی باگ ہی نہ رہی ہو اُس کو آہستہ چلانے کی نصیحت بیکار ہے۔ سندباد۔ حکیم ازرقی کی مشہور کتاب ہے جس میں عورتوں کے مکر و فریب کو بیان کیا گیا ہے۔ پند باد۔ یعنی عشق کو نصیحت اسی طرح بھڑکاتی ہے جیسے ہوا آگ کو۔ چو نیکت بدیدم۔ یعنی پروانے نے جواب دیا کہ غور کرنے سے معلوم ہوا تیری نصیحت دراصل میرے ساتھ بدی ہے اس لئے کہ تو خودی کی تعلیم دیتا ہے جو پست ہمتی ہے۔ پئے چوں خوداں۔ خودی رکھنے والوں کا راستہ خود پرست اختیار کرتے ہیں۔ جو لوگ بادہ عشق سے مست ہیں وہ تو عشق کا خطرناک راستہ ہی اختیار کرتے ہیں۔ [3] من اوّل۔ یعنی میں نے تو جب سے مذہب عشق اختیار کیا ہے جان سے ہاتھ دھو لئے ہیں۔ اجل ناگہے۔ یعنی ناگہانی موت سے یہ بہتر ہے کہ معشوق کے ہاتھ پر جان دیدے۔ نہ روزے۔ بیشک ایک نہ ایک دن مرنا ہے تو معشوق کے قدموں میں ہی کیوں جان نہ دیدی جائے۔

که من[1] عاشقم گر بسوزم رواست | ترا گریه و سوز بارے چراست
بگفت اے هوادارِ مسکینِ من | برفت انگبیں یارِ شیرینِ من
چو شیرینی از من بدر میرود | چو فرهادم آتش بسر میرود
همیگفت و هر لحظه سیلابِ درد | فرو میدویدش برخسارِ زرد
که اے مُدعی عشق کارِ تو نیست | که نه صبر داری نه یارائے ایست
تو بگریزی از پیشِ یک شعله خام[2] | من استاده ام تا بسوزم تمام
ترا آتشِ عشق اگر پر بسوخت | مرا بیں که از پائے تا سر بسوخت
نرفته ز شب همچناں بهرهٔ | که ناگه بکشتش پری چهرهٔ
همیگفت و میرفت دودش بسر | همیں بود پایانِ عشق اے پسر
اگر عاشقی خواهی آموختن | بکشتن فرج یابی از سوختن
مکن گریه بر گورِ مقتولِ دوست | برو خرمی کن که مقبولِ اوست
اگر عاشقی سر[3] مشوی از مرض | چو سعدی فروشوی دست از غرض
فدائی ندارد ز مقصود چنگ | وگر بر سرش تیر بارند و سنگ
بدریا مرو گفتمت زینهار | وگر میروی تن بطوفاں سپار

باب چهارم در تواضع

ز خاک آفریدت خداوندِ پاک | پس اے بنده افتادگی کن چو خاک
حریص و جهانسوز و سرکش مباش | ز خاک آفریدندت آتش مباش
چو گردن کشید آتشِ هولناک | به بیچارگی تن بینداخت خاک

[1] کہ من۔ یعنی میں تو عاشق ہوں میرا جلنا تو درست ہے۔ تو معشوق ہوکر کیوں گریہ و سوز اختیار کئے ہوتے ہے۔ شمع سے جو موم کے قطرے ٹپکتے ہیں اس کو گریہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ہوادار۔ عاشق۔ انگبین۔ شہد۔ چو شیرینی۔ یعنی چونکہ مجھ سے میری شیرینی جدا ہوگئی ہے تو میری بھی وہی حالت ہے جو کہ فرہاد کی شیریں کے فراق میں تھی۔ سیلاب درد۔ یعنی آنسو۔ مدعی۔ ناقص عاشق۔ یعنی پروانہ۔ یارائے ایست۔ میدانِ عشق میں ثابت قدمی۔ [2] خام۔ اے خام عشق۔ پر بسوخت۔ آتش عشق نے تیرا تو ایک پر ہی جلایا ہے۔ نرفتہ۔ پھر یہ ہی نہیں کہ میں سر سے پیر تک جلتی ہوں بلکہ ہر شب کوئی نہ کوئی پریچہرہ مجھے مار ڈالتا ہے۔ دودش بسر۔ یعنی شمع سے دھواں اٹھ رہا تھا۔ بکشتن۔ یعنی بہ نسبت جلنے کے مرنے میں خوشی محسوس ہو۔ مقبولِ اوست۔ عاشق مقتول ہی مقبولِ بارگاہ.... عشق ہے۔ [3] سر مشو۔ یعنی غسلِ صحت نہ کر۔ مرض۔ یعنی عشق۔ غرض۔ یعنی سعدی کی طرح غرض سے دست بردار ہوجاؤ۔ فدائی۔ جاں نثار عاشق۔ مقصود۔ معشوق۔ چنگ۔ ہاتھ۔ زینہار۔ ہرگز۔ تواضع فروتنی۔ افتادگی۔ عاجزی۔ آتش۔ یعنی غضبناک۔ گردن کشید۔ تکبر کیا

۱؎ ایں۔ آگ۔ آں۔ خاک۔ کمی۔ یعنی فروتنی۔ خجل۔ شرمندہ۔ پہنا۔ چوڑائی۔ صدف۔ یعنی صدف نے اس کو انتہائی محبت سے پالا۔ لولو۔ موتی۔ ۲؎ شاہوار۔ لائق شاہ۔ بداں۔ باں کو۔ کرا و۔ بوم طینت۔ دربند۔ مقلوب بند در جو کہ ایک دال کی تخفیف سے بندر یعنی ساحل سمندر مستعمل ہے۔ جائے عزیز۔ خانۂ خدا۔ سر صالحاں۔ خطیب مسجد۔ کہ خاشاک۔ یعنی مسجد کو خس و خاشاک سے پاک و صاف کردے۔ ۳؎ ہماں۔ اس ہی وقت۔ مرد رہرو۔ یعنی عقلمند نوجوان۔ بروں رفت۔ مسجد سے باہر چلا گیا۔ حمل کردند۔ یعنی اس کے مسجد سے چلے جانے کو۔ کہ پروائے خدمت۔ یعنی فقیر خدمتگذاری کی طرف توجہ نہیں کرتا۔

چو ایں سر فرازی نمود آں کمی	ازیں دیو کردند از آں آدمی

حکایت دریں معنی

یکے قطرہ باراں ز ابرے چکید	خجل شد چو پہنائے دریا بدید
کہ جائیکہ دریاست من کیستم	گر او ہست حقا کہ من نیستم
چو خود را بچشمِ حقارت بدید	صدف در کنارش بجاں پرورید
سپہرش بجائے رسانید کار	کہ شد نامور لولوئے شاہوار
بلندی بداں یافت کو پست شد	درِ نیستی کوفت تا ہست شد

۱۰ حکایت در معنی نظر مردانِ حق در خویشتن بحقارت

جوانے خردمند پاکیزہ بوم	ز دریا بر آمد بدر بندِ روم
درو فضل دیدند و فقر و تمیز	نہادند رختش بجائے عزیز
سر صالحاں گفت روزے بمرد	کہ خاشاکِ مسجد بیفشان و گرد
ہماں کیں سخن مردِ رہرو شنید	بروں رفت و بازش کس آنجا ندید
براں حمل کردند یاران و پیر	کہ پروائے خدمت ندارد فقیر
دگر روز خادم گرفتش براہ	کہ ناخوب کردی برائے تباہ
ندانستی اے کودکِ خود پسند	کہ مرداں ز خدمت بجائے رسند
گرستن گرفت از سرِ صدق و سوز	کہ اے یار جاں پرور دلفروز
نہ گرد اندر آں بقعہ دیدم نہ خاک	من آلودہ بودم دراں جائے پاک

رائی تباہ۔ غلط رائی۔ بجائے رسند یعنی خدمت کر کے کسی قابل بنتے ہیں۔ گرستن۔ یعنی اس بات پر اُس نوجوان عقلمند نے رونا شروع کر دیا۔ بقعہ۔ جگہ۔ من آلودہ بودم۔ یہی مسجد خس و خاشاک سے تو پاک تھی۔ میں ہی اس میں معصیت آلود تھا۔

اگر فستم قدم لاجرم بازپس	کہ پاکیزہ مسجد بہ از خاک وخس
طریقت جزیں نیست درویش را	کہ افگندہ دارد تن خویش را
بلندیت باید تواضع گزیں	کہ ایں بام را نیست سُلّم جزیں

حکایت سلطان بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ در تواضع

شنیدم کہ وقتے سحرگاہ عید	زگرمابہ آمد بروں بایزید
یکے طشت خاکسترش بیخبر	فروریختند از سرائے بسر
ہمیگفت ژولیدہ دستار و موے	کف دست شکرانہ مالاں بروے
کہ اے نفس من درخور آتشم	بخاکسترے روئے درہم کشم
بزرگاں نکردند در خود نگاہ	خدا بینی از خویشتن بیں مخواہ
بزرگی بناموس وگفتار نیست	بلندی بدعویٰ وپندار نیست
قیامت کسے بینی اندر بہشت	کہ معنیٰ طلب کرد ودعویٰ بہشت
تواضع سر رفعت افرازدت	تکبر بخاک اندر اندازدت
بگردن فتد سرکش تندخوے	بلندیت باید بلندی مجوے

گفتار در عجب وعاقبت آں وشکستگی وبرکت آں

زمغرور دنیا رہ دیں مجوے	خدا بینی از خویشتن بیں مجوے
گرت جاہ باید مکن چوں خساں	بچشم حقارت نگہ در کساں
گماں کے برد مردم ہوشمند	کہ در سرگرانیست قدر بلند

لہ لاجرم۔ لامحالہ۔ خاک وخس۔ یعنی میرا وجود۔ کہ افگندہ۔ یعنی تواضع اختیار کرے۔ بام۔ بالاخانہ۔ سُلّم۔ سیڑھی۔ سحرگاہ۔ صبح۔ گرمابہ۔ حمام۔ ٹ یکے۔ یعنی نادانستہ طور پر ایک طشت خاک ان کے سر پر ڈالدیا۔ ژولیدہ۔ الجھی ہوئی۔ مالاں۔ ملتے ہوئے۔ درخور آتشم۔ میں تو جلائے جانے کے قابل ہوں۔ بخاکسترے۔ تو کیا پھر مجھے راکھ کی وجہ سے ناراض ہونا چاہیئے؟ خویشتن بیں۔ خودپسند۔ ناموس۔ عزت۔ پندار۔ گھمنڈ۔ ٹ رفعت۔ بلندی۔ تندخوے۔ بدمزاج۔ عُجب۔ تکبر۔ شکستگی۔ عاجزی۔ خساں۔ کمینے۔ کساں۔ یعنی خلق خدا۔ سرگرانی۔ غرور۔

۱ے محل۔ مرتبہ۔ پسندیدہ خوی۔ خوش خلق۔ چوں توئی۔ تجھ جیسا۔ بزرگش نہ بینی۔ تو اس کو بڑا نہ سمجھیگا۔ ہمچناں نمائی۔ تو بھی دوسروں کی نظر میں ایسا ہی ہوگا جیسے کہ تیری نگاہ میں دوسرے متکبر۔ مخند۔ یعنی کم درجہ لوگوں کا مذاق نہ اڑا۔ گرفتند جائے۔ یعنی کمتر

لوگوں نے بڑوں کا مقام حاصل کرلیا ہے۔ ۲ے تعنت۔ سرکشی۔ یکے یعنی حاجی اور عبادت گذار ہے خرابات۔ میخانہ۔ آں را۔ شرابی کو۔ کہ نگذاردش۔ اس کو دربار حق میں رسائی سے کون روک سکتا ہے۔ ایں یعنی عبادتگذار۔ مستظہر۔ قوی۔ ایں۔ عبادت گذار۔ آں۔ میخوار۔ راوی۔ قصہ بیان کرنے والا۔ ضلالت۔ گمراہی۔ سر آوردہ بود۔ عمر کو گذارے ہوئے تھا۔ ۳ے سیہ نامہ۔ اس کا نامۂ اعمال سیاہ تھا۔ خجل۔ شرمندہ۔ بسر بردہ ایام۔ زندگی گذارے ہوئے۔ تابودہ۔ جب سے پیدا ہوا تھا۔ احتشام۔ غرور۔ ناراستی۔ بری باتیں۔ دودہ۔

ازیں نامور تر محلّے مجوے — کہ خوانند خلقت پسندیدہ خوے
نہ گر چوں توئی بر تو کبر آورد — بزرگش نہ بینی بچشمِ خرد
تو نیز ار تکبر کنی ہمچناں — نمائی کہ پیشت تکبر کناں
چو استادۂ بر مقامِ بلند — برافتادہ گر ہوشمندی مخند
بسا ایستادہ در آمد ز پائے — کہ افتادگانش گرفتند جائے
گرفتم کہ خود ہستی از عیب پاک — تعنّت[۲] مکن بر منِ عیب ناک
یکے حلقۂ کعبہ دارد بدست — یکے در خراباتے افتادہ مست
گر آں را بخواند کہ نگذاردش — دریں را براند کہ باز آردش
نہ مستظہرست ایں باعمالِ خویش — نہ آں را درِ توبہ بستست پیش

حکایتِ عیسیٰ علیہ السلام و عابدِ ناپارسا

شنیدستم از راویانِ کلام — کہ در عہدِ عیسیٰ علیہ السلام
یکے زندگانی تلف کردہ بود — بجہل و ضلالت سر آوردہ بود
دلیرے سیہ[۳] نامۂ سخت دل — ز ناپاکی ابلیس از وے خجل
بسر بُردہ ایام بیحاصلے — نیاسودہ تا بودہ از وے دلے
سرش خالی از عقل و پر ز احتشام — شکم فربہ از لقمہائے حرام
بنا راستی دامن آلودۂ — بنا داشتی دودہ اندودۂ
نہ پائے چو بینندگاں راست رو — نہ گوشے چو مردم نصیحت شنو
چو سالِ بد از وے خلائق نفور — نمایاں بہم چوں مہ نو ز دور

خاندان۔ بینندگان۔ روشن ضمیر۔ سالِ بد۔ قحط کا سال۔ نفور۔ متنفر۔ چوں مہ نو۔ یعنی جس طرح دور سے چاند کی طرف اشارے ہوتے ہیں اس طرح دور سے انگشت نمائی کرتے تھے۔

ہوا و ہوس خرمنش[1] سوختہ	جوے نیکنامی نیندوختہ
سیہ نامہ چنداں تنعم براند	کہ در نامہ جائے نبشتن نماند
گنہگار و خودراے و شہوت پرست	بغفلت شب و روز مخمور و مست
شنیدم کہ عیسیٰ در آمد ز دشت	بمقصورۂ عابدے برگذشت
بزیر آمد از غرفہ خلوت نشیں	بپایش در افتاد سر بر زمیں
گنہگار برگشتہ اختر ز دور	چو پروانہ حیراں در ایشاں ز نور
تأمل بحسرت کناں شرمسار	چو درویش[2] در دستِ سرمایہ دار
خجل زیرِ لب عذر خواہاں بسوز	ز شبہائے در غفلت آوردہ روز
سرشک غم از دیدہ باراں چو میغ	کہ عمرم بغفلت گذشت اے دریغ
بر انداختم نقد عمرِ عزیز	بدست از نکوئی نیاوردہ چیز
چو من زندہ ہرگز مبادا کسے	کہ مرگش بہ از زندگانی بسے
برست آنکہ در عہدِ طفلی بمرد	کہ پیرانہ سر شرمساری نبرد
گناہم ببخش اے جہاں آفریں	کہ گر با من آید فبئس القریں
دریں گوشہ نالاں گنہگار پیر	کہ فریادِ[3] حالم رس اے دستگیر
نگوں ماندہ از شرمساری سرش	رواں آبِ حسرت بشیبِ برش
وزاں نیمہ عابد سرِ پُر غرور	ترش کردہ بر فاسق ابرو ز دور
کہ ایں مُدبر اندر پئے ما چراست	نگوں بخت ناداں چہ ہمجنسِ ماست
بگردن بآتش در افتادۂ	بباد ہوا عمر بر دادۂ
چہ خیر آمد از نفسِ تردامنش	کہ صحبت بود با مسیح و منش

لہ خرمن۔ یعنی نیک اعمال کا ڈھیر۔ تنعم۔ عیش پرستی۔ مخمور۔ شراب کے نشہ میں۔ مقصورہ۔ حجرہ۔ غرفہ۔ بالاخانہ۔ برگشتہ اختر۔ جس کا ستارہ گردش میں ہو۔ ٢ چو درویش۔ یعنی جس طرح فقیر مالدار کے ہاتھوں کو حسرت سے دیکھتا ہے۔ خجل۔ شرمندہ۔ ز شبہائے۔ یعنی اُن راتوں کے بارے میں عذر خواہ تھا جن کو غفلت میں گنوایا تھا۔ سرشک۔ آنسو۔ میغ۔ ابر۔ بر انداختم۔ میں نے برباد کر دیا۔ بدست۔ یعنی کوئی نیکی ہاتھ نہ آئی۔ کہ مرگش۔ جس کا مرنا جینے سے بہتر ہے۔ برست۔ چھوٹ گیا۔ عہد۔ زمانہ۔ کہ گر با من آید۔ یعنی اگر وہ گناہگار قیامت میں میرے ساتھ ہو۔ فبئس القریں۔ پس برا ساتھی ہے۔ ٣ فریادِ حالم رس۔ میرے حال کی فریاد رسی کیجئے۔

بشیب برش۔ یعنی بغل۔ نیمہ۔ جانب۔ مُدبر۔ بدبخت۔ تردامن۔ گنہگار۔ مسیح۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

لہ زپیش۔ یعنی ہمارے سامنے سے چلا جائے اور اپنی کرنی بھگتے مبادا۔ کہیں اس کے گناہ ہمیں بھی نہ لے ڈوبیں۔ محشر۔ میدان قیامت۔ انجمن۔ مجمع۔ دریں بد۔ وہ یہی باتیں کر رہا تھا جلیل الصفات۔ خدائے تعالیٰ۔ کہ گر عالمست۔ یعنی میں عالم و جاہل دونوں کی سنتا ہوں۔

چو بودے کہ زحمت ببردے زپیش ۔۔۔ بدوزخ برفتے پس کار خویش
ہمی رنجم از طلعتِ ناخوشش ۔۔۔ مبادا کہ درمن فتد آتشش
بمحشر کہ حاضر شود انجمن ۔۔۔ خدایا تو با او مکن حشرِ من
دریں بد کہ وحی از جلیل الصفات ۔۔۔ درآمد بعیسیٰ علیہ الصلوٰت
کہ گر عالمست آں وگروے جہول ۔۔۔ مرا دعوتِ ہر دو آمد قبول
تبہ کردہ ایام برگشتہ روز ۔۔۔ بنالید برمن بزاری و سوز
بہ بیچارگی ہر کہ آمد برم ۔۔۔ نیندازمش زآستانِ کرم
عفو[2] کردم ازوے عملہائے زشت ۔۔۔ درآرم بفضل خودش در بہشت
وگر عار دارد عبادت پرست ۔۔۔ کہ در خلد باوے بود ہم نشست
بگو ننگ ازو در قیامت مدار ۔۔۔ کہ آں را بجنت برند ایں بنار
کہ آں را جگر خوں شد از سوز و درد ۔۔۔ گر ایں تکیہ بر طاعتِ خویش کرد
ندانست در بارگاہِ غنی، ۔۔۔ کہ بیچارگی بہ ز کبر و منی،
گرا جامہ پاکست و سیرت پلید ۔۔۔ درِ دوزخش[3] را نیاید کلید
بریں آستاں عجز و مسکینیت ۔۔۔ بہ از طاعت و خویشتن بینیت
چو خود را زنیکاں شمردی بدی ۔۔۔ نمی گنجد اندر خدائی خودی
اگر مردی از مردئے خود مگوئے ۔۔۔ نہ ہر شہسوارے بدر برد گوئے
پیاز آمد آں بے ہنر جملہ پوست ۔۔۔ کہ پنداشت چوں پستہ مغزے دروست
ازیں نوع طاعت نیاید بکار ۔۔۔ برو عذرِ تقصیرِ طاعت بیار
نخورد از عبادت براں بے خرد ۔۔۔ کہ با حق نکو بود و با خلق بد

آستانِ کرم۔ دروازۂ بخشش۔ [2] عفو۔ معافی۔ وگر۔ یعنی اگر ایک عبادت گذار کو اس کے ساتھ بہشت میں رہنے سے عار آتی ہے۔ آں۔ گنہگار۔ ایں۔ عبادت گذار۔ نار۔ جہنم۔ تکیہ بر طاعتِ خویش کرد۔ اپنی عبادت پر گھمنڈ کیا۔ غنی۔ بے نیاز۔ منی۔ خودی۔ [3] درِ دوزخش۔ یعنی اس کے انتظار میں جہنم کا دروازہ کھلا پڑا ہے۔ بریں آستاں۔ آستانہ خداوندی۔ خویشتن بینی۔ تکبر۔ نمی گنجد۔ خدا کو خودی پسند نہیں۔ از مردی خود مگو۔ اپنی بہادری نہ جتلا۔ بدر برد گو۔ یعنی بازی نہیں جیت سکتا۔ پیاز آمد۔ یعنی وہ بے ہنر جو اپنے اندر پستے کا سا مغز سمجھتا ہے وہ تو پیاز کی طرح محض چھلکا ہی چھلکا ہے۔ ازیں نوع۔ پر غرور عبادت تو اس قابل ہے کہ اُس سے توبہ کیجائے۔ نخورد۔ اس عبادتگذار کو عبادت کا کوئی پھل نہ ملا۔ جو اللہ کی تو عبادت کرے۔ لیکن خلق اللہ کو ستائے۔

لہ گنہگار خدا سے ڈرنے والا گنہگار اس عبادتگذار سے بہتر ہے جو عبادت کی نمائش کرتا ہے۔ فقیہہ۔ علم فقہ کا جاننے والا۔ یہ خود شیخ سعدی رحمۃ اللہ کا قصہ ہے۔ جس کو فقیہہ کے نام سے بیان کیا گیا ہے۔ تیز تیز۔ یعنی غصہ سے۔ لہ معرّف۔ دربار کا وہ عہدیدار

سخن ماند از عاقلاں یادگار	ز سعدی ہمیں یک سخن یاددار
گنہگار اندیشہ ناک از خدائے	بہ از پارسائے عبادت نمائے

حکایت دانشمند درویش و قاضی متکبّر

فقیہے کہن جامۂ تنگدست
نگہ کرد قاضی درو تیز تیز
ندانی کہ برتر مقامِ تو نیست
بجائے بزرگاں دلیری مکن
نہ ہر کس سزاوار باشد بصدر
دگر رہ چہ حاجت بہ پندِ کسست
بعزت ہر آنکو فروتر نشست
چو آتش بر آورد درویش دود
فقیہاں طریقِ جدل ساختند
کشادند برہم درِ فتنہ باز
تو گفتی خروسانِ شاطر بجنگ
یکے بیخود از خشمناکی چو مست
فتادند در عُقدۂ پیچ پیچ،
کہن جامہ در صفِّ آخر تریں
کہ برہاں قوی باید و معنوی

در ایوانِ قاضی بصف بر نشست
مُعرّف گرفت آستینش کہ خیز
فروتر نشیں یا برو یا بایست
چو سر پنجہ ات نیست شیری مکن
کرامت بجاہست و منزل بقدر
ہمیں شرمساری عقوبت بسست
بخواری نیفتد ز بالا بہ پست
فروتر نشست از مقامیکہ بود
لِمَ و لا نُسَلِّم در انداختند
بلا و نعم کردہ گردن دراز
فتادند در ہم بمنقار و چنگ
یکے بر زمیں میزند ہر دو دست
کہ در حلِ آں رہ نبردند ہیچ
بغرّش در آمد چو شیرِ عریں
نہ رگہائے گردن بحجت قوی

جو لوگوں کو پہچان کر دربار میں اُن کو حسب حیثیت جگہ دے اور آدابِ شاہی سکھائے۔ سر پنجہ۔ طاقت۔ شیری۔ بہادری۔ کرامت بجاہست۔ مرتبہ کے مطابق عزت ہوتی ہے۔ دگر رہ۔ یعنی اس بار اٹھائے جانے کی جو تجھے شرمندگی ہوگی وہ تیرے لئے کافی ہوگی دوبارہ کسی کو نصیحت کرنے کی ضرورت نہ پیش آئے گی۔ بعزت۔ یعنی جو آدمی باوجود عزت کے اپنے مرتبہ سے کم تر جگہ پر بیٹھے گا اس کو ذلت نہ اٹھانی پڑے گی۔ جدل۔ یعنی کج بحثی۔ لِمَ۔ کیوں۔ لا نسلم۔ ہمیں تسلیم نہیں۔ یہ الفاظ مباحثہ میں مستعمل ہوتے ہیں۔ لا۔ نہیں۔ نعم۔ ہاں۔ یہ الفاظ بھی مباحثہ میں بولے جاتے ہیں۔ عقدۂ پیچ پیچ۔ نہ حل ہونے والا مسئلہ۔ غرّش۔ غراہٹ۔ عریں۔ کچھار۔ نہ رگہائے گردن۔ یعنی گردن کی رگیں پھیلانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

لہ مرا نیز۔ یعنی میں بھی اس میدان کا کھلاڑی ہوں اگر اجازت ہو تو کچھ کہوں۔ کلک۔ قلم۔ بدلہا چو نقشِ نگین۔ دلوں پر ایسا کندہ کر دیا جیسا کہ نگ پر نقش۔ کو۔ کوچہ۔ سمند۔ گھوڑا۔ خلاب۔ کیچڑ۔ طاق۔ یعنی شہ نشین

ہیہات۔ افسوس۔ قدومت۔ آپ کی تشریف آوری۔ ٢ مایہ۔ سرمایہ علم۔ پایہ۔ مرتبہ۔ پائے بند غرور۔ غرور کی بیڑی۔ یعنی دستار جو تکبر کا سبب بنتی ہے کہن میزراں۔ پرانے تہ بند والے۔ پنجہ گز۔ پانچ گزی دستار۔ مولا۔ آقا۔ صدر کبیر۔ بالانشین۔ آب زلال۔ نیر پانی۔ سفال۔ مٹی کا پیالہ۔ نغز۔ نادر۔ کس۔ یعنی محض سر بڑا ہونا کوئی چیز نہیں۔ ٣ کدو۔ یعنی تونبا۔ پنبہ۔ روئی سبلت۔ مونچھ۔ حشیش۔ گھاس۔ مردم وش۔ آدمی کی طرح۔ صورت۔ تصویر۔ دم درکشند۔ دعوے نہ کریں۔ زحل۔ ساتویں آسمان کا ستارہ ہے۔ کس قدر بلند مرتبہ رکھتا ہے لیکن سب سے

مرا[1] نیز چوگانِ حرفست وگوئے — بگفتند ار نیک دانی بگوئے

بکلکِ فصاحت بیانیکہ داشت — بدلہا چو نقشِ نگیں بر نگاشت

سر از کوئے صورت بمعنی کشید — قلم بر سرِ حرفِ دعوی کشید

بگفتند شش از ہر کنار آفریں — کہ بر عقل و طبعت ہزار آفریں

سمندِ سخن تا بجائے براند — کہ قاضی چو خر در خلابے بماند

بروں آمد از طاق و دستارِ خویش — باکرام و لطفش فرستاد پیش

کہ ہیہات قدرِ تو نشناختم — بشکرِ قدومت نپرداختم

دریغ آیدم با چنیں مایۂ[2] — کہ بینم ترا در چنیں پایۂ

معرّف بدلداری آمد برش — کہ دستارِ قاضی نہد بر سرش

بدست و زباں منع کردش کہ دور — منہ بر سرم پائے بندِ غرور

کہ فردا شود بر کہن میزراں — بدستارِ پنجہ گزم سرگراں

چو مولام خوانند و صدرِ کبیر — نمایند مردم بچشمم حقیر

تفاوت کند ہرگز آبِ زلال — گرش کوزہ زریں بود یا سفال

خرد باید اندر سرِ مرد و مغز — نباید مرا چوں تو دستار نغز

کس از سر بزرگی نباشد بچیز — کدو[3] سر بزرگست و بیمغز نیز

میفراز گردن بدستار و ریش — کہ دستار پنبہ است و سبلت حشیش

بصورت کسانیکہ مردم وشند — چو صورت ہماں بہ کہ دم درکشند

بقدرِ ہنر جُست باید محل — بلندی و نحسی مکن چوں زحل

نئے بوریا را بلندی نکوست — کہ خاصیتِ نیشکر خود دروست

بڑا منحوس سمجھا جاتا ہے۔ نئے بوریا۔ نرسل کس قدر بلند ہوتی ہے لیکن کیا بلندی کی وجہ سے اس میں نے شکر کی سی شیرینی پیدا ہو گئی ہے۔

له بدیں عقل۔ یعنی وہ عقل جو تکبر کی اجازت دے۔ خرمہرہ۔ کوڑی۔ طمع۔ لالچ۔ حریر۔ ریشمین کپڑا۔ منعم۔ دولت مند۔ جل۔ جھول۔ مرد۔ یعنی فقیہہ۔ سستی مکن۔ بلکہ

بدیں عقل و ہمت نخوانم کست — دگر میرود صد غلام از پست
چہ خوش گفت خرمہرۂ در گلے — چو برداشتش پر طمع جاہلے
مرا کس نخواہد خریدن بہیچ — بدیوانگی در حریرم مپیچ
نہ منعم بمال از کسے بہتر ست — خر ار جل اطلس بپوشد خرست
بدیں شیوہ مرد سخنگوے چست — بآب سخن کینہ از دل بشست
دل آزردہ را سخت باشد سخن — چو خصمت بیفتاد سستی مکن
چو دستت رسد مغز دشمن برار — کہ فرصت فرو شوید از دل غبار
چناں ماند قاضی بجورش اسیر — کہ گفت اِنَّ ہٰذا الیَومُ عَسِیر
بدنداں گزید از تعجب یدین — بماندش در و دیدہ چوں فرقدین
وزانجا جواں روئے ہمت بتافت — بروں رفت و بازش نشاں کس نیافت
غریو از بزرگان مجلس بخاست — کہ گوئی چنیں شوخ چشم از کجاست
نقیب از پیش رفت و ہر سو دوید — کہ مردے بدیں نعت و صورت کہ دید
یکے گفت ازیں نوع شیریں نفس — دریں شہر سعدی شناسیم و بس
براں صد ہزار آفریں کیں بگفت — حق تلخ بیں تا چہ شیریں بگفت

حکایت در توبہ کردن پادشاہزادۂ گنجہ

یکے پادشہ زادۂ گنجہ بود — کہ نااہل و ناپاک و سرپنجہ بود
بمسجد در آمد سرایان و مست — مے اندر سر و ساتگینے بدست
بمقصورہ در پارسائے مقیم — زبانِ دلآویز و قلبے سلیم

اس کا کام تمام کر دے۔ آسیر۔ گرفتار۔ اِنَّ ہٰذا الیَومُ عَسِیر۔ بیشک یہ دن بہت سخت ہے۔ یہ جملہ قیامت میں کفار کہیں گے۔ یدین۔ دونوں ہاتھ۔ فرقدین۔ دو ستارے ہیں جن کا رخ برج جدی کی طرف رہتا ہے۔ ہمت۔ ارادہ۔ غریو۔ یعنی حاضرین مجلس جیخ پڑے کہ یہ بے باک کہاں کا ہے۔ نقیب۔ پہرہ دار۔ نعت۔ صفت۔ نوع۔ قسم۔ شیریں نفس۔ شیریں سخن۔ حق تلخ۔ سچی بات جو کڑوی ہوتی ہے۔ اس کو کس شیریں پیرایہ میں ادا کر دیا۔ گنجہ۔ تبریز کے قریب ایک مشہور شہر ہے۔ جو شیخ نظامی کا وطن ہے۔ سرپنجہ۔ ظالم۔ ساتگین۔ جام شراب۔

مقصورہ۔ حجرہ۔ گفت او۔ یعنی اُس پارسا کا وعظ۔

لہ کم از مستمع ۔ یعنی کم از کم وعظ سننے والا بن ۔ حرون ۔ سرکش ۔ منکر ۔ برا ۔ قدم ۔ عمل ۔ کہ یارد ۔ کوئی بھی اُسے نیک کام کا حکم نہیں دے سکتا ۔ تحکم ۔ حکومت جتانا ۔ سیر ۔ لہسن ۔ چنگ ۔ ستار ۔ دہل ۔ ڈھول ۔ یعنی برائی بھلائی پر غالب آجاتی ہے ۔ نشاید ۔ یعنی پھر خاموش نہ بیٹھنا چاہئے

تنے چند برگفت او مجتمع	چو عالم نباشی کم از مستمع
چو بے عزتی پیشہ کرد آں حرون	شدند آں عزیزاں خراب اندرون
چو منکر بود پادشہ را قدم	کہ یارد زد از امرِ معروف دم
تحکم کند سیر بر بوئے گل	فرو ماند آواز چنگ از دہل
گرت نہی منکر برآید زدست	نشاید چو بیدست و پایاں نشست
وگر دستِ قوت نداری بگوے	کہ پاکیزہ گردد باندرز خوے
چو دست وزباں را نماند مجال	بہمت نمایند مردی رجال
یکے پیش دانائے خلوت نشیں	بنالید و بگریست سر بر زمیں
کہ یکبارے آخر بریں رند مست	دعا کن کہ تا بے زبانیم و دست
دمِ سوزناک از دلِ باخبر	قوی تر کہ ہفتاد تیغ و تبر
برآورد مردِ جہاندیدہ دست	چہ گفت اے خداوندِ بالا و پست
خوش ست ایں پسر وقتش از روزگار	خدایا ہمہ وقتِ او خوش بدار
کسے گفتش اے قدوۂ راستی	بدیں بد چرا نیکوئی خواستی
چہ بدعہد را نیک خواہی زبہر	چہ بد خواستن بر سرِ خلق شہر
چنیں گفت بینندۂ تیز ہوش	چو سرِ سخن درنیابی مجوش
بطامات مجلس بیاراستم	زداد آفریں توبہ اش خواستم
کہ ہر کہ کہ باز آید از خوئے زشت	بعیشے رسد جاوداں در بہشت
چنیں پنج روزہ ست عیشِ مدام	بترک اندرش عیش ہائے مدام
حدیثے کہ مردِ سخن ساز گفت	یکے زاں میاں با ملک باز گفت

لہ اندرز ۔ نصیحت ۔ مجال ۔ طاقت ۔ بہمت ۔ یعنی باطنی توجہ سے اصلاح کر دیتے ہیں ۔ رند مست ۔ یعنی شہزادہ ۔ کہ تا ۔ یعنی ہم میں دست و زباں سے نصیحت کرنے کی طاقت نہیں ہے ۔ دمِ سوزناک ۔ مردِ خدا کی ایک آہ وہ کام کر جاتی ہے جو تیغ و تبر نہیں کر سکتے ۔ ایں پسر ۔ یعنی یہ شہزادہ خوش نصیب ہے ۔ اس کے تمام اوقات بہتر کر دے

لہ قدوہ ۔ پیشوا ۔ چہ بدعہد ۔ کسی برے کی بھلائی کی دعا کرنا تمام مخلوق کی برائی چاہنا ہے ۔ چو سرِ سخن ۔ جب بات کی تہ کو نہ پہنچو تو جوش نہ دکھاؤ ۔ بطامات ۔ یعنی دعائیں ۔

بعیشے ۔ یعنی اس کو بہشت میں عیشِ جاوداں حاصل ہوگا ۔ عیشِ مدام ۔ شراب کا لطف ۔ مدام ۔ ہمیشہ ۔ سخن ساز ۔ یعنی پارسا ۔ ملک ۔ شہزادہ ۔

زوجدؔ آب در چشمش آمد چو میغ — بباریدبرچہرہ سیلِ دریغ
بہ نیرانِ شوق اندرونم بسوخت — حیا دیدہ برپشتِ پایش بدوخت
برِ نیک محضر فرستاد کس — درِ توبہ کوباں کہ فریاد رس
قدم رنجہ فرمائی تا سر نہم — سرِ جہل و ناراستی بر نہم
دو رویہ ستادند بر در سپاہ — سخن پرور آمد در ایوانِ شاہ
شکرؔ دید و عناب و شمع و شراب — دہ از نعمت آبادو مردم خراب
یکے غائب از خود یکے نیم مست — یکے شعر گویاں صراحی بدست
زسوئے بر آوردہ مطرب خروش — زدیگر سو آواز ساقی کہ نوش
حریفاں خراب از مئے لعل رنگ — سرِ چنگی از خواب در بر چو چنگ
نبود از ندیمان گردن فراز — بجز نرگس آنجا کسے دیدہ باز
دف و چنگ بایکدگر سازگار — برآورد زیر از میاں لالہ زار
بفرمود و در ہم شکستند خُرد — مُبدّل شد آں عیشِ صافی بدُرد
شکستند چنگ و گسستند رود — بدر کرد گویندہ از سر سرود
بمیخانہ در سنگ بر دِن زدند — کدوؔ را نشاندند و گردن زدند
رواں خمرِ چنگ اوفتادہ نگوں — تو گفتی شد است از بطِ کشتہ خوں
خمِ آبستنِ خمرِ نُہ ماہہ بود — دراں فتنہ دختر بینداخت زود
شکم تا بنافش دریدند مشک — قدح را بروچشمِ خونیں پر اشک
بفرمود تا سنگ صحنِ سرائے — بکندند و کردند نو باز جائے
کہ گلگونہ خمر یاقوت فام — بشستن نمیشد زروئے رخام

۱؎ وجد۔ بیخودی۔ میغ۔ ابر۔ سیلِ دریغ۔ افسوس کا سیلاب۔ نیراں۔ آگ۔ حیا دیدہ۔ یعنی شرم کی وجہ سے اس کی نگاہیں نیچی تھیں۔ نیک محضر۔ وہ شخص جس کی موجودگی باعثِ برکت ہو۔ یعنی پارسا۔ برنہم۔ دور کردوں۔ سخن پرور۔ یعنی پارسا

۲؎ شکر دید۔ عناب و شکر شراب کے ساتھ بطور گزک کھائے جاتے ہیں۔ --- غائب از خود۔ بے ہوش۔ سرچنگی۔ یعنی ستارچی نیند کیوجہ سے سر ڈالے ہوئے تھا۔ بجز نرگس یعنی نرگس کے علاوہ سب کی آنکھیں نیند کی وجہ سے بند تھیں۔ دُرد۔ تل چھٹ۔ رود۔ ایک باجا ہے۔ گویندہ قوال۔ دِن۔ شراب کا مٹکا۔

۳؎ کدو۔ جس میں شراب بھری تھی۔ بط۔ یعنی صراحی۔ خم آبستن۔ یعنی شراب کی مٹکی گویا کہ نو ماہہ شراب سے حاملہ تھی جس کا اس شوروغل میں اسقاط ہوگیا۔ شکم۔ یعنی مشکیزہ شراب کو ناف تک چاک کرڈالا۔ قدح را۔ اس حالت کو دیکھ کر قدح شراب کی خونیں آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔ بفرمود۔ شہزادہ نے مکان کا فرش اکھاڑ کر نیا بنانے کا حکم دیدیا۔ رخام۔ سنگ مرمر۔

ل بالوعہ۔ چاہ بچہ جس میں گھر کا مستعمل پانی جمع ہوتا ہے۔ دگر۔ شہزادہ کے ان احکام کے بعد۔ بربط۔ سارنگی۔ دف۔ ڈھول۔ چنگ۔ ستار۔ طنبور۔ طنبورہ۔ جوانے۔ یعنی وہی شہزادہ جو کبر و غرور سے مست رہتا تھا۔ بہول۔ دھمکی سے۔ قول۔ گفتار۔

عجب نیست بالوعہ گر شد خراب	کہ خورد اندراں روز چنداں شراب
دگر ہر کہ بربط گرفتے بکف	قفا خوردے از دستِ مردم چو دف
دگر فاسقے چنگ بردے بدوش	بمالیدے اورا چو طنبور گوش
جوانے سر از کبر و پندار مست	چو پیراں بکنجِ عبادت نشست
پدر بارہا گفتہ بودش بہول	کہ پاکیزہ رُو باش و شایستہ قول
جفائے پدر برد و زنداں و بند	چناں سودمندش نیامد کہ پند
گرش سخت گفتے سخن گوی و سہل	کہ بیروں کن از سر جوانی و جہل
خیال و غرورش براں داشتے	کہ درویش را زندہ نگذاشتے
سپر نفگند شیرِ غرّاں ز جنگ	بیندیشد از تیغِ بُرّانِ چنگ
بنرمی ز دشمن تواں کرد دوست	چو با دوست نرمی کنی دشمنِ اوست
چو سنداں کسے سخت روئی نکرد	کہ خایسکِ تادیب بر سر نخورد
بگفتن درشتی مکن با امیر	چو بینی کہ سختی کند سست گیر
باخلاق با ہر کہ بینی بساز	اگر زیردست است وگر سرفراز
کہ ایں گردن از نازکی برکشد	بگفتارِ خوش واں سر اندر کشد
بشیریں زبانی تواں برد گوئے	کہ پیوستہ تلخی برد تند خوئے
تو شیریں زبانی ز سعدی بگیر	ترشروئے را گو بتلخی بمیر

حکایتِ طوّافِ عسل

شکرخندۂ انگبیں میفروخت	کہ دلہا ز شیرینیش می بسوخت

جفائے پدر۔ یعنی باپ کی مار تو زدہ کام نہ کرسکی جو نصیحت کر گئی۔ سخت گفتے۔ یعنی نرم گفتگو کرنے والا پارسا اگر سختی سے اس سے بات کرتا۔۔۔ بیندیشد۔ یعنی جنگ کے وقت وہ اپنے تیغ برّاں جیسے چنگل کی سوچتا ہے۔ سنداں۔ گھن۔ خایسک: ہتوڑا۔ بر سر نخورد۔ یعنی جو گھن کی سی سخت روئی نہیں دکھاتا بلکہ نرم بات کرتا ہے اس کے سر پہ ہتوڑے نہیں پڑتے ہیں۔ سست گیر۔ نرمی سے بات کر۔ اگر۔ یعنی خواہ وہ کمزور ہو یا طاقتور۔ نازکی۔ غرور۔ سر اندر کشد۔ مطیع ہو جائے گا۔ تواں برد گوئے۔ بازی جیتی جاسکتی ہے۔ ترش روئے را۔ یعنی بدمزاج سے کہدو۔ طوّاف۔ پھیری لگانے والا۔ عسل۔ شہد۔ شکرخندہ۔ خوش مزاج۔ انگبیں۔ شہد۔

سلہ بتان۔ یعنی دوسرے حسین اُس کے شکر خریدنے کے لئے مکھیوں کی طرح اُس پر ہجوم کرتے تھے۔ فی المثل۔ مثلاً۔

بتانے¹ میاں بستہ چوں نیشکر | برو مشتری از مگس بیشتر
گر او زہر برداشتے فی المثل | بخوردندے از دست او چوں عسل
گرانے نظر کرد در کار او | حسد برد بر روز بازار او
دگر روز شد گرد گیتی دواں | عسل بر سر و سرکہ بر ابرواں
بسے گشت فریاد خواں پیش و پس | کہ ننشست بر انگبینش مگس
شبانگہ چو نقدش نیامد بدست | بدل تنگ روئی بکنجے نشست
چو عاصی² ترش کردہ روی از وعید | چو ابروئے زندانیاں روز عید
زنے گفت بازی کناں شوئے را | عسل تلخ باشد ترش روئے را
حرامت بود نان آنکس چشید | کہ چوں سفرہ ابرو بہم در کشید
مکن خواجہ بر خویشتن کار سخت | کہ بدخوئے باشد نگونسار بخت
گرفتم کہ سیم و زرت چیز نیست | چو سعدی زبان خوشت نیز نیست

حکایت در معنی تواضع نیکمرداں

شنیدم کہ فرزانہ³ حق پرست | گریباں گرفتش یکے رند مست
ازاں تیرہ دل مرد صافی دروں | قفا خورد و سر برنکرد از سکوں
یکے گفتش آخر نہ مردی تو نیز | تحمل دریغست ازیں بے تمیز
شنید ایں سخن مرد پاکیزہ خوئے | بدو گفت ازیں نوع با من مگوئے
درد مست نادان گریبان مرد | کہ با شیر جنگی سگالد نبرد
زہشیار عاقل نترسد کہ دست | زند در گریبان نادان مست

گراں۔ بدنظر۔ دگر روز۔ یعنی اُس کی حرص میں شہد فروشی شروع کی۔ سرکہ برابرواں یعنی بد مزاجی یکساں۔ یعنی خریدا سلہ چو عاصی۔ یعنی اس طرح غمگین جیسا کہ وہ گنہگار جو خدائی دھمکی سے رنجیدہ ہو۔ یا جس طرح قیدی عید کے روز غمگین ہوتے ہیں۔ بازی۔ مذاق۔ عسل تلخ باشد۔ بدمزاج کا شہد بھی کڑوا ہوتا ہے۔ سفرہ۔ دستر خوان۔ نگونسار بخت۔ اوندھے نصیبہ والا۔ گرفتم۔ یعنی اگر روپیہ پیسہ نہیں ہے تو سعدی کی سی خوش کلامی پیدا کرے سلہ فرزانہ۔ عقلمند۔ رند۔ شرابی۔ تیرہ دل۔ سیاہ باطن۔ قفا خورد۔ تمانچہ کھایا۔

تحمل۔ برداشت۔ نوع۔ قسم۔ کہ۔ بلکہ وہ تو شیر سے جنگ کرنے کی سوچتا ہے۔ زہشیار۔ لیکن عقلمند آدمی کی جانب سے وہ مطمئن ہے کیونکہ وہ نادان مست کے ساتھ دست و گریباں ہونا پسند نہیں کرتا۔

ہنرور چنیں زندگانی کند | جفا بیند و مہربانی کند

حکایت در معنیٰ عزت نفس مرداں

سگے پائے صحرا نشینے گزید | بخشمے کہ زہرش ز دنداں چکید
شب از درد بیچارہ خوابش نبرد | بخیل اندرش دخترے بود خرد
پدر را جفا کرد و تندی نمود | کہ آخر ترا نیز دنداں نبود
پس از گریہ مردِ پراگندہ روز | بخندید کاے بابکِ دلفروز
مرا گرچہ ہم سلطنت بود و بیش | دریغ آمدم کام و دندانِ خویش
محالست اگر تیغ بر سر خورم | کہ دنداں بپائے سگ اندر برم
تواں کرد با ناکساں بدرگی | ولیکن نیاید ز مردم سگی

حکایت خواجۂ نیکوکار و بندۂ نافرماں

بزرگے ہنرمندِ آفاق بود | غلامش نکوہیدہ اخلاق بود
ازیں خفرقے موئے بالیدۂ | بدے سرکہ در روئے مالیدۂ
چو ثعبانش آلودہ دنداں بزہر | گرو بردہ از زشت رویانِ شہر
مدامش بروی آب چشمِ سبل | دمیدے و بوئے پیازِ بغل
گرہ وقت پختن بر ابرو زدے | چو پختند با خواجہ زانو زدے
دما دم بناں خوردنش ہمنفس | وگر مردے آبے ندادے بکس
نہ گفت اندرو کار کردے نہ چوب | شب و روز ازو خانہ در کند و کوب

۱ جفا۔ ظلم۔ صحرا نشین۔ درویش۔ زہرش۔ اس کی بجائے خونش کا بھی نسخہ ہے۔ خیل۔ یعنی فقیروں کا گروہ۔ کہ آخر۔ یعنی تو نے کتے کو کیوں نہ کاٹا۔ پس۔ بعد۔۔۔ بابک۔ بابا کی تصغیر ہے جو محبت کے موقع پر اولاد کے لئے بھی بولدیا جاتا ہے سلطنت۔ طاقت۔ دریغ آمدم۔ میں نے اپنے حلق و دانت کو بچایا۔ محال۔ ناممکن۔ دنداں برم۔ کاٹوں۔ بدرگی۔ کمینگی۔ سگی۔ کتاپن۔ نکوہیدہ۔ ناپسندیدہ۔ ازیں۔ یعنی وہ غلام اس قسم کا تھا۔ خفرق۔ بے عزت۔ بدے۔ یعنی ایسا بد تھا کہ ہمیشہ بدمزاجی کرتا تھا۔ ثعبان۔ اژدہا۔ گرو۔ سبقت۔ مدام۔ ہمیشہ۔ سبل۔ آنکھ کے روہے۔ پیاز بغل۔ بغل گند۔ گرہ۔ یعنی کھانا پکانے سے ناک بھوں چڑھاتا۔ با خواجہ زانو زدے۔ ساتھ کھانے بیٹھ جاتا۔ دمادم۔ پے در پے۔ وگر۔ اس قدر سست تھا کہ پانی پلانے پر مرنے کو ترجیح دیتا۔ گفت۔ نصیحت۔ کند و کوب۔ خرابی۔

گہے خار و خس در رہ انداختے ۔ گہے ماکیانی درچہ انداختے

ز سیماش وحشت فراز آمدے ۔ نرفتے بکارے کہ باز آمدے

کسے گفت ازیں بندۂ بدخصال ۔ چہ خواہی اَدَب یا ہنر یا جمال

نیرزد وجودے بدیں ناخوشی ۔ کہ جورش پسندی و بارش کشی

مَنَت بندۂ خوب نیکو سِیَر ۔ بدست آرم ایں را بہ نخاس بر

وگر یک پشیز آورد سر مپیچ ۔ گرانست اگر راست خواہی ہیچ

شنید ایں سخن مرد نیکو نہاد ۔ بخندید کاے یارِ فرخ نژاد

بدست ایں پسر طبع و خویش ولیک ۔ مرا زو طبیعت شود خوئے نیک

چو زو کردہ باشم تحمل بسے ۔ توانم جفا بردن از ہر کسے

مُروت ندانم کہ بفروشمش ۔ بہ دیگر کسے عیب برگویمش

چو من در بلائش تحمل کنم ۔ بسے بر بود گر تحول کنم

چو خود را پسندی کسے را پسند ۔ تو در زحمتی دیگرے را مبند

تحمل چو زہرت نماید نخست ۔ ولے شہد گردد چو در طبع رست

حکایت معروف کرخی و مسافر رنجور

کسے راہِ معروف کرخی نجست ۔ کہ ننہاد معروفی از سر نخست

شنیدم کہ مہمانش آمد یکے ۔ ز بیماریش تا بمرگ اندکے

سرش موی و رویش صفا ریختہ ۔ بموئیش جاں در تن آویختہ

شب آنجا بیفگند و بالش نہاد ۔ رواں دست در بانگ و نالش نہاد

ماکیان۔ مرغی۔ چہ۔ کنواں۔ سیمای۔ چہرہ۔ فراز آمدے۔ سامنے آتا۔ چہ خواہی۔ یعنی اس سے کیا چاہتے ہو جبکہ اس میں نہ ادب نہ ہنر۔ اور نہ حسن۔ نیرزد۔ یعنی وہ ان برائیوں کے ہوتے ہوئے اس قابل نہیں کہ اس کا بار برداشت کیا جائے۔ منت۔ یعنی میں تمہارے لئے اچھا غلام لاؤں گا۔ نخاس۔ غلام فروش۔ پشیز۔ پیسہ۔ بدست۔ یعنی اس لڑکے کی عادت و طبیعت اگرچہ بد ہے۔ توانم۔ یعنی طبیعت میں برداشت پیدا ہو گئی ہے۔ بسے بر۔ یعنی مجھے تو برداشت کی عادت ہو گئی ہے لہذا یہی بہتر ہے کہ میں اسے برداشت کرتا رہوں۔ تحول۔ منتقل کرنا۔ چو خود را۔ یعنی دوسرے کے لئے بھی وہی چاہو جو اپنے لئے چاہتے ہو۔ در طبع رست۔ یعنی جب برداشت کی عادت ہو جائے۔ معروف۔ آپ کرخ کے باشندے تھے۔ جو کہ بغداد کا ایک محلہ ہے۔ اولیاء اللہ میں آپ کا شمار ہے۔ معروفی۔ نام و نمود۔ سرش۔ یعنی بیماری نے نہ اس کے سر پر بال چھوڑے تھے نہ چہرہ پر رونق۔ دست نہادن۔ کام شروع کرنا۔

نہ خوابش[۱] گرفتے بشب یکنفس ۔۔۔ نہ از دست فریادِ او خوابِ کس
نہادے پریشان و طبعے درشت ۔۔۔ نمی مرد و خلقے بحجت بکشت
ز فریاد و نالیدن و خفت و خیز ۔۔۔ گرفتند از و خلق راہ گریز
ز دیارِ مردم دراں بقعہ کس ۔۔۔ ہماں ناتواں ماند و معروف و بس
شنیدم کہ شبہا ز خدمت[۲] نخفت ۔۔۔ چو مرداں میاں بست و کرد آنچہ گفت
شبے بر سرش لشکرِ آورد خواب ۔۔۔ کہ چند آورد مردِ ناخفتہ تاب
بیکدم کہ چشمانش خفتن گرفت ۔۔۔ مسافر پراگندہ گفتن گرفت
کہ لعنت بریں نسل ناپاک باد ۔۔۔ کہ نامند و ناموس و زرق اند و باد
بلند اعتقادانِ پاکیزہ پوش ۔۔۔ فریبندۂ پارسائی فروش
چہ داند لت انبانے از خواب مست ۔۔۔ کہ بیچارہ[۳] دیدہ برہم نہ بست
سخنہائے منکر بمعروف گفت ۔۔۔ کہ یکدم چرا غافل از وے بخفت
فرو خورد شیخ ایں حدیث از کرم ۔۔۔ شنیدند پوشیدگانِ حرم
یکے گفت معروف را در نہفت ۔۔۔ ندیدی کہ درویش نالاں چہ گفت
بروزیں سپس گو سرِ خویش گیر ۔۔۔ تعنت بر جائے دیگر بمیر
نکوئی و رحمت بجائے خود ست ۔۔۔ ولے با بداں نیکمردی بد است
سرِ سفلہ را گردِ بالش منہ ۔۔۔ سرِ مردم آزار بر سنگ بہ
مکن با بداں نیکی اے نیکبخت ۔۔۔ کہ در شورہ ناداں نشاند درخت
نگویم مراعاتِ مردم مکن ۔۔۔ کرم پیش نامرداں گم مکن
باخلاق نرمی مکن با درشت ۔۔۔ کہ سگ را نمالند چوں گربہ پشت

۱۰

[۱] نہ خوابش۔ یعنی نہ خود سویا نہ اوروں کو سونے دیا۔ نہاد۔ وجود۔ نمی مرد۔ یعنی وہ بیماران حالات میں خود تو مرنے کا نام نہ لیتا تھا دوسروں کو اپنی وائے ویلا سے مارے ڈالتا تھا۔ خفت وخیز۔ بے چینی۔ زدیار مردم۔ یعنی صاحب خانہ کے متعلقین میں سے۔ کس ۔۔۔ یعنی کس نماند۔ معروف۔ یعنی حضرت کرخی۔ [۲] زخدمت۔ یعنی اُس مریض کی خدمت گذاری کیوجہ سے۔ کہ چند۔ یعنی آخر بیدار آدمی کب تک تاب لا سکتا ہے۔ پراگندہ گفتن۔ بکواس کرنا۔ نسل۔ یعنی صوفیار۔ کہ نامند۔ یعنی محض نام و نمود کے ہیں۔ زرق۔ مکر۔ باد۔ غرور۔ بلند اعتقادان۔ یعنی متکبر ہیں۔ لت۔ شکم۔ انباں۔ مشکیزہ۔ یعنی پر شکم۔ [۳] کہ بیچارہ۔ یعنی میں بیمار۔ فرو خورد۔ پی گیا۔ پوشیدگاں۔ مستورات۔ سپس۔ بعد۔ تعنت۔ رنج۔ بجائے خود ست۔ اپنی جگہ پر ہے۔ بالش۔ تکیہ۔ شورہ۔ شوریلی زمین۔ مراعات۔ رعایت۔ گم مکن۔ ضائع نہ کر۔

گر انصاف خواہی سگِ حق شناس
بہ از مردمِ ناسپاس
بسیرت
بہ برف آبِ رحمت مکن بر خسیس
چو کردی مکافات بر یخ نویس
ندیدم چنیں پیچ بر ہیچکس
مکن ہیچ رحمت بریں ہیچکس
بخندید و گفت اے دلارام جفت
پریشاں مشو زیں پریشاں کہ گفت
گر از ناخوشی کرد بر من خروش
مرا ناخوش از وے خوش آمد بگوش
جفائے چنیں کس بباید شنود
کہ نتواند از بیقراری غنود،
چو خود را قوی حال بینی و خوش
بشکرانہ بارِ ضعیفاں بکش
اگر خود ہمیں صورتی چوں طلسم
بمیری و اسمت بمیرد چو جسم
وگر پرورانی درختِ کرم
برِ نیکنامی خوری لاجرم
نہ بینی کہ در کرخ تربت بسیست
بجز گورِ معروف معروف نیست
بدولت کسانے سر افراختند
کہ تاجِ تکبر بینداختند
تکبر کند مردِ حشمت پرست
نداند کہ حشمت بحلم اندرست

حکایت در معنی سفاہت نااہلان و تحمل نیکمرداں

طمع برد شوخے بصاحبدلے
نبود آں زماں درمیاں حاصلے
کمربند و دستش تہی بود و پاک
کہ زر بر فشاندے بر ویش چو خاک
بروں تاخت خواہندۂ خیرہ روے
نکوہیدن آغاز کردش بکوے
کہ زنہار ازیں کژدمانِ خموش
پلنگانِ درّندۂ صوف پوش
کہ چوں گربہ زانو بدل بر نہند
وگر صیدے افتد چو سگ در جہند

ناتمام بھی مٹ جائے گا۔ لاجرم۔ لامحالہ۔ تربت۔ قبر۔ معروف مشہور۔ حشمت۔ دبدبہ۔ حلم۔ بردباری۔ سفاہت۔ نادانی۔ طمع یعنی حاجت۔ شوخ۔ بے شرم۔ نبود۔ یعنی ایسے وقت اُس نے اپنی حاجت پیش کی کہ اُس سے کچھ حاصل وصول نہ تھا۔ اس لئے کہ صاحب دل کا ہاتھ خالی تھا۔ کہ زر۔ یعنی درنہ اُس صاحب دل کی نظر میں روپیہ پیسہ اور خاک یکساں تھی۔ وہ اس پر زر قربان کر دیتا۔ خواہندہ۔ وہی شوخ۔ خیرہ روی۔ بے شرم۔ زنہار۔ پناہ۔ کژدم۔ بچھو۔ صوف پوش۔ صوفی۔ زانو بردل نہادن۔

سیرت۔ عادت۔ ناسپاس۔ ناشکرا۔ برف آب۔ برف کا پانی۔ مکافات۔ بدلہ۔ بر یخ نویس۔ پانی۔ اور برف پر لکھنا بیکار بات ہے۔ ہیچکس۔ کمینہ۔ دلآرام جفت۔ یعنی محبوب بیوی۔ خروش۔ شور۔ غنود۔ نیند۔ طلسم۔ جادو۔ و اسمت بمیرد۔

گھات لگانا یعنی مراقبہ۔ صید۔ شکار۔

سوئے مسجد آوردہ دکانِ شید / کہ در خانہ کمتر تواں یافت صید
رہِ کارواں شیر مرداں زنند / ولکے[1] جامۂ مردم ایناں کنند
سپید و سیہ پارہ بر دوختہ / بسالوس و پنہاں زر اندوختہ
زہے جو فروشانِ گندم نمائے / جہاں گرد و شب کوک و خرمن گدائے
مبیں در عبادت کہ پیر اند و سست / کہ در رقص و حالت جوانند و چست
عصائے کلیم اند بسیار خوار / پس آنگہ نمایند خود را نزار
نہ پرہیزگار و نہ دانشور اند / ہمیں بس کہ دنیا بدیں میخورند
عبائے بلیلانہ[2] در تن کنند / بدخلِ حبش جامۂ زن کنند
ز سنت نہ بینی در ایشاں اثر / مگر خواب پیشین و نانِ سحر
شکم تا سر آگندہ از لقمہ تنگ / چو زنبیل دریوزہ ہفتاد رنگ
نخواہم دریں باب ازیں بیش گفت / کہ شنعت بود سیرتِ خویش گفت
فرو گفت ازیں شیوہ نادیدہ گوے / نہ بیند ہنر دیدۂ عیب جوے
یکے[3] کردہ بے آبروئی بسے / چہ غم داردش ز آبروے کسے
مریدے بشیخ ایں سخن نقل کرد / اگر راست پرسی نہ از عقل کرد
بدے در قفا عیب من گفت و خفت / بتر زو قرینے کہ آورد و گفت
یکے تیرے افگند و در رہ فتاد / وجودم نیازرد و رنجم نداد
تو برداشتی و آمدی سوئے من / ہمی در سپوزی بہ پہلوئے من
بخندید صاحب دلِ نیکخوئے / کہ سہل است ازیں بیشتر گو بگوے
ہنوز آنچہ گفت از بدم اندکیست / ازانہا کہ من دانم از صد یکیست

لہ ولکے۔ یعنی یہ صوفی لوگوں کے کپڑے کھسوٹتے ہیں۔ پارہ۔ یعنی گدڑی کے پیوند۔ شب کوک۔ وہ فقیر جو رات کو کسی بلند جگہ پر کھڑے ہوکر اہلِ محلہ کو نام بنام دعائیں دے اور صبح کو ان سے بھیک مانگے۔ عصائے کلیم۔ یعنی حضرت موسیٰ کے لٹھ کی طرح ہیں کہ بظاہر لاغر لیکن جب نگلنے پر آئے تو سینکڑوں اژدہوں کو نگل جائے۔ ۲ بلیلانہ۔ بلالانہ کا امالہ ہے یعنی حضرت بلال کا سا چوغہ۔ دخل۔ آمدنی حبش۔ حضرت بلال کا وطن۔ جامہ زن کنند۔ اپنی بیویوں کے جوڑے تیار کرتے ہیں۔ مگر۔ بجز خواب پیشین۔ دوپہر کا سونا۔ شکم تاسر آگندہ۔ سر تک بھرا ہوا پیٹ۔ از لقمہ تنگ۔ بقول سے بھرپور۔ ہفتاد رنگ۔ فقیروں کے کشکول میں رنگا رنگ کا کھانا ہوتا ہے۔ نخواہم۔ یہاں سے اب شیخ سعدی کا مقولہ شروع ہوا اس سے قبل اُس ہی شوخ کی گفتگو تھی۔ ۳ یکے۔ یعنی وہ خود بے آبرو ہو۔ نہ از عقل کرد۔ یعنی اس مرید نے شیخ سے اُس شوخ کی گفتگو نقل کرکے عقل کا کام نہیں کیا۔ در قفا۔ پیٹھ پیچھے۔ خفت۔ چھپ گیا۔ بتر آزو۔ یعنی اُس سے برادہ ہمنشین ہے جو سامنے آکر اس کی باتیں سنا جائے۔ در رہ فتاد۔ تیر راستہ میں رہ گیا۔ کہ سہلست۔ یعنی جواب تک برائیاں کی ہیں۔ گو بگوی۔ اس شوخ کو کہہ دو کہ اس سے زیادہ کہے۔ از صد یکیست۔ یعنی وہ ایک فیصدی بھی میری برائیاں بیان نہیں کرسکا۔

ملہ گمان۔ یعنی اس نے تو محض گمان سے برائیاں کی ہیں۔ یقین۔ مجھے اپنی برائیوں کا یقین ہے۔ پیوست با ما وصال۔ وہ مجھ سے صرف اس سال ملا ہے۔ ہفتاد۔ ستر یعنی مجھ میں عمر بھر کے عیب ہیں۔ عالم الغیب۔ خدا تعالیٰ۔ نیک پندار۔ صحیح خیال۔ محشر۔ میدان قیامت۔

ز روئے گمانش بر من اینہا کہ بست | من از خود یقیں می شناسم کہ ہست
وے امسال پیوست با ما وصال | کجا داندم عیبِ ہفتاد سال
بہ از من کس اندر جہاں عیبِ من | نداند بجز عالم الغیبِ من
ندیدم چنیں نیک پندار کس | کہ پنداشت عیبِ من اینست و بس
بمحشر گواہ گناہم گر اوست | ز دوزخ نترسم کہ حالم نکوست
گرم عیب گوید بد اندیشِ من | بیا گو ببر نسخہ از پیشِ من
کساں مرد راہِ خدا بودہ اند | کہ برجاسِ تیرِ بلا بودہ اند
زباں باش تا پوستینت درند | کہ صاحبدلاں بارِ شوخاں برند
گر از خاکِ مردم سبوئے کنند | بسنگش ملامت کناں بشکنند

حالم نکوست۔ یعنی اگر برائیاں محض اس کی گواہی سے گنی جائیں گی تو کم ثابت ہوں گی اور بہتر حالت رہے گی۔ ملہ ببر نسخہ۔ یعنی اس عیب جو سے کہہ دو کہ میرا خود نوشتہ اعمالنامہ لیجائے اس میں عیب زیادہ تحریر ہوں گے۔ برجاس۔ وہ نشانہ جس پر تیر بازی کرتے ہیں۔ زباں باش۔ خاموش رہ۔ پوستینت درند۔ تیرے عیب ظاہر کریں۔ گر از خاک۔ یعنی بزرگوں کی قبر کی مٹی سے بھی اگر صراحی بنائیں گے تو اس کو سنگِ ملامت مار کر توڑ ڈالیں گے۔ یعنی مرنے کے بعد بھی معاف نہیں کرتے۔ صالح۔ اس بادشاہ کا نام ہے۔ رسم۔ طریقہ۔ ملہ نیمہ بربستہ

۱۰۲

حکایت در گستاخی درویشان و حلم پادشاہاں

ملک صالح از پادشاہانِ شام | بروں آمدے صبحدم با غلام
بگشتے در اطراف بازار و کوے | برسمِ عرب نیمہ بربستہ روے
کہ صاحب نظر بود و درویش دوست | ہر آنکیں دو دارد ملک صالح اوست
دو درویش در مسجدے خفتہ یافت | پریشاں دل و خاطر آشفتہ یافت
شبِ سردِ شاں دیدہ نابردہ خواب | چو حربا تامل کناں زآفتاب
یکے زاں دو میگفت با دیگرے | کہ ہم روزِ محشر بود داورے
گر ایں پادشاہانِ گردن فراز | کہ در لہو و عیش اند و با کام و ناز
در آیند با عاجزاں در بہشت | من از گور سر بر نگیرم ز خشت

روے۔ ڈھاٹا باندھے ہوئے۔ صاحب نظر۔ مردم شناس۔ ملک صالح۔ نیک بخت بادشاہ۔ خفتہ۔ یعنی لیٹے ہوئے۔ شب سرد۔ یعنی رات انہیں ٹھنڈ کی وجہ سے نیند نہ آئی تھی۔ حربا۔ آفتاب پرست۔ یعنی گرگٹ۔ داور۔ منصف۔ لہو۔ کھیل کود۔ کام۔ مقصد۔ در آیند۔ یعنی اس ملک کے بادشاہ اگر جنت میں فقیروں کے ساتھ جائیں گے۔ ز خشت۔ یعنی قبر سے اٹھ کر مقبرے کے نیچے سے جنت میں جانا گوارا نہ کروں گا۔

سلہ ماویٰ۔ پناہ گاہ۔ ایناں۔ یعنی اس طرح کے بادشاہ۔ زحمت۔ یعنی ساتھ رہنے کی۔ صالح۔ وہی شام کا بادشاہ۔ مصالح۔ مصلحت۔ دمے رفت۔ تھوڑا ہی وقفہ گذرا تھا۔ رواں خواند۔ فوراً بلایا۔ حرمت۔ عزت۔ گردِ ذل۔ یعنی ان پر سے ذلت کی گرد کو

بہشتِ بریں ملک و ماوائے ماست
ہمہ عمر ازیناں چہ دیدی خوشی
اگر صالح آنجا بدیوار باغ
چو مرد ایں سخن گفت و صالح شنید
دمے رفت تا چشمۂ آفتاب
رواں ہر دو کس را فرستاد و خواند
بر ایشاں ببارید بارانِ جود
پس از رنج سرما و باران و سیل
گدایانِ بے جامہ شب کردہ روز
یکے گفت ازیناں ملکِ راہناں
پسندیدگاں در بزرگی رسند
شہنشہ ز شادی چو گل بر شگفت
من آں کس نیم کز غرورِ حشم
تو ہم با من از سر بنہ خوئے زشت
من امروز کردم درِ صلح باز
چنیں راہ گر مقبلی پیش گیر
بر از شاخ طوبیٰ کسے بر نداشت
ارادت نداری سعادت مجوئے
ترا کے بود چوں چراغ التہاب

کہ بندِ غمِ امروز بر پائے ماست
کہ در آخرت نیز زحمت کشی
در آید بکفشش بدرّم دماغ
دگر بودن آنجا مصالح ندید
ز چشمِ خلائق فرو شست خواب
بہیبت نشست و بحرمت نشاند
فرو شست شاں گردِ ذل از وجود
نشستند با نامدارانِ خیل
معطّر کناں جامہ بر عود سوز
کہ اے حلقہ در گوشِ حکمت جہاں
ز ما بندگانت چہ آمد پسند
بخندید در روئے درویش گفت
ز بیچارگاں روئے در ہم کشم
کہ ناسازگاری کنی در بہشت
تو فردا مکن در بروئیم فراز
شرف بایدت دستِ درویش گیر
کہ امروز تخمِ ارادت نکاشت
بچوگانِ خدمت تواں برد گوئے
کہ از خود پُری ہمچو قندیلِ از آب

سخاوت کی بارش سے دھو ڈالا۔ نامدارانِ خیل۔ فوجی افسران۔ ۲ گدایاں۔ وہ فقیر جنھیں رات کو بھی کپڑا میسر نہ تھا اب کپڑوں کو جلتے اگر سے معطر کرتے ہیں۔ حکمت۔ تیرا حکم۔ پسندیدگاں۔ یعنی مقرب لوگ۔ غرورِ حشم۔ لاؤ لشکر کا گھمنڈ۔ کہ ناسازگاری' یعنی اپنی اس بری عادت کو دماغ سے دور کر دے کہ میرے ساتھ جنت میں موافقت نہ کرے گا۔ ۳ درِ صلح۔ صلح کا دروازہ۔ فراز۔ بند۔ گر مقبلی۔ اگر تو نصیبہ والا ہے۔ شرف۔ بزرگی۔ بر۔ پھل۔ ارادت۔ بزرگوں کا اعتقاد۔ خدمت۔ یعنی بزرگوں کی۔ التہاب۔ یعنی سوزشِ عشق۔ خود۔ خودی۔ قندیل۔ شیشہ کے برتن میں پانی اور ناریل وغیرہ کا تیل بھر کر اس میں فتیلہ روشن کرتے ہیں۔

۱۰

وجودے دہد روشنائی بجمع	کہ سوزیش در سینہ باشد چو شمع

حکایت اندر محرومی خویشتن بینان

یکے در نجوم اندکے دست داشت	ولیک از تکبر سر مست داشت
سوئے کوشیار آمد از راہِ دور	دلے پر ارادت سرِ پُر غرور
خرد مند از و دیدہ در دوختے	یکش حرفِ خدمت نیا موختے
چو بے بہرہ عزمِ سفر کرد باز	بدو گفت دانائے گردن فراز
تو خود را گماں بردۂ پُر خرد	انائے کہ پُر شد دگر چوں بَرَد
ز دعویٰ تہی آئی تا پُر شوی	تو از خود پُری زاں تہی میروی
ز ہستی در آفاق سعدی صفت	تہی گرد و باز آئی پُر معرفت

حکایت در معنی تسلیم و حق شناسی آں

بخشم از ملک بندۂ سر بتافت	بفرمود جستن کسش در نیافت
چو باز آمد از راہِ خشم و ستیز	بشمشیر زن گفت خونش بریز
بخون تشنہ جلاد نا مہرباں	بروں کرد چوں تشنہ دشنہ زباں
شنیدم کہ گفت از دلِ تنگ ریش	خدایا بحل کردمش خونِ خویش
کہ پیوستہ در نعمت و ناز و نام	در اقبال او بودہ ام دوستکام
مبادا کہ فردا بخونِ منش	بگیرند و خرم شود دشمنش
ملک را چو گفت وے آمد بگوش	دگر دیگِ خشمش نیاورد جوش

بجمع۔ مجمع۔ خویشتن بینان۔ خود پسند لوگ۔ نجوم یعنی ستاروں کا علم۔ کوشیار۔ ابوالحسن شیخ بوعلی سینا کا استاد مشہور نجومی۔ دلے۔ یعنی اُس کے دل میں تو سیکھنے کی خواہش تھی۔ لیکن سر میں غرور بھرا تھا۔ خرد مند۔ یعنی کوشیار۔ دیدہ در دوختے۔ یعنی متوجہ نہ ہوا۔ خدمت۔ علم۔ بہرہ۔ نصیبہ۔ دانا یعنی ہوشیار۔ ۵ پر خرد۔ عقلمند۔ انا۔ برتن۔۔ دگر چوں بَرَد۔ یعنی جب کہ تیرا سر تکبر سے بھرا ہے تو اس میں علم کی گنجائش کہاں ہے۔ تہی۔ خالی۔ ز ہستی تہی گرد۔ یعنی اپنی ہستی کو گم کردے۔ معرفت علم۔ بخشم۔ غصہ کی وجہ سے۔ ستیز۔ لڑائی۔ شمشیر زن۔ جلاد۔ ۳ چوں تشنہ۔ یعنی اُس نے دشنہ (خنجر) کو اس طرح باہر نکالا۔ جیسا کہ تشنہ زبان منہ سے باہر آتی ہے۔ بحل کردمش۔ وہ غلام کہہ رہا تھا کہ میں نے اپنا خون بادشاہ کے لئے معاف کر دیا ہے۔ نام۔ ناموری۔ دوستکام۔ بامراد۔ فردا۔ قیامت۔

لہ بوس۔ بوسہ۔ خداوند رایت۔ وہ سردار جس کے ہاتھ میں جھنڈا ہوتا ہے۔ رفق۔ نرمی۔ حدیث۔ قصہ۔ معرض۔

بسے بر سرش داد و بر دیدہ بوس
خداوند رایت شد و طبل و کوس
برفق از چناں سہمگن جایگاہ
رسانید دہرش بداں پایگاہ
غرض زیں حدیث آنکہ گفتار نرم
چو آبست بر آتش مرد گرم
نہ بینی کہ در معرض تیغ و تیر
بپوشند خفتان صد تو حریر
تواضع کن اے دوست با خصم تند
کہ نرمی کند تیغ برندہ کند

حکایت در عجز و نیازمندی صالحاں

زویرانہ عارف ژندہ پوش
یکے را نباح سگ آمد بگوش
بدل گفت کوئے سگ اینجا چراست
درآمد کہ درویش صالح کجاست
نشان سگ از پیش و از پس ندید
بجز عارف آنجا دگر کس ندید
خجل باز گردیدن آغاز کرد
کہ شرم آمدش بحث آں راز کرد
شنید از دروں عارف آواز پائے
ہلا گفت بر در چہ پائی درآئے
نہ پنداری اے دیدۂ روشنم
کز ایدر سگ آواز کرد ایں منم
چو دیدم کہ بیچارگی میخرد
نہادم زسر کبر و رای و خرد
چو سگ بر درش بانگ کردم بسے
کہ مسکیں تر از سگ ندیدم کسے
چو خواہی کہ در قدر والا رسی
زشیب تواضع ببالا رسی
دریں حضرت آناں گرفتند صدر
کہ خود را فروتر نہادند قدر
چو سیل اندر آمد بہول و نہیب
فتاد از بلندی بسر در نشیب
چو شبنم بیفتاد مسکین و خرد
بگر گافتابش بعیوق برد

میدان۔ خفتان۔ ایک فوجی لباس ہے۔ جو ریشمین کپڑے کی چالیس تہ سے تیار کیا جاتا ہے اور تلوار وغیرہ سے بچاؤ کے لئے پہنا جاتا ہے۔ حریر۔ ریشمین کپڑا۔ کہ نرمی۔ اس ہی لئے خفتان پر تلوار اثر نہیں کرتی ہے۔ سلہ ژندہ۔ گدڑی۔ بگوش۔ یعنی اس جنگل سے جہاں ایک فقیر رہتا تھا ایک آدمی کو کتے کے بھونکنے کی آواز آئی۔ درآمد۔ وہ وہاں پہنچا۔ عارف۔ باخدا بزرگ۔ خجل۔ شرمندہ۔ آغاز۔ شروع۔ بحث۔ کھود کرید کرنا۔ ہلا۔ آگاہ۔ درآ۔ اندر آ۔ دیدۂ روشنم۔ میرے نور نظر۔ کز۔ کہ از۔ ایدر۔ ابھی۔ سلہ بیچارگی میخرد یعنی اللہ تعالیٰ کو عجز پسند ہے۔ مسکین۔ عاجز۔ قدر والا۔ بلند مرتبہ۔ شیب۔ نشیب۔ خرد۔ ریزہ ریزہ۔ عیوق۔ ایک ستارہ کا نام ہے۔

لہ اصمّ۔ بہرہ۔ مشہور ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن حاتم بہرے نہ تھے لیکن انھوں نے اپنے آپ کو بتکلّف بہرا بنا رکھا تھا اسی وجہ سے لوگ اُن کو اصم کہتے تھے جس کی وجہ یہ تھی کہ ایک بار کوئی عورت اُن سے کچھ عرض کر رہی تھی اسی اثنا میں اُس کی ریح خارج ہوگئی اور وہ شرمندگی سے سرنگوں ہوگئی تو شیخ نے فرمایا زور سے گفتگو کرتا کہ وہ سمجھ لے کہ شیخ بہرے ہیں اور ان تک ریح کی آواز نہیں پہنچی ہے اور اس کی شرمندگی رفع ہو جائے۔ چنانچہ پھر شیخ نے تمام عمر اونچا سنتے ہوئے گذاری۔ طنین۔ مکھی کی بھنبھناہٹ۔ چنبر حلقہ۔ کید۔ مکر۔ اعتبار۔ عبرت۔ پائدار۔ پائداری دکھا۔ ؎ دامیار۔ جال والا۔ حلقہ۔ مجلس۔ خروش یعنی مکھی کی آواز تم نے کیسے سن لی۔ سپس۔ بعد۔ نیوش۔ سننے والا۔ ہنر گستر۔ ہنر ظاہر کرنے والا۔ اخلاق دوں۔ برے اخلاق۔ نخوت۔ تکبر۔ ؎ فرا۔ ظاہر۔ تکلّف۔ تکلیف برداشت کرنا۔ مبرّا۔ بری

حکایتِ حاتمِ اصمّ وسیرت او در تواضع

گروہے برآنند از اہلِ سخن
کہ حاتم اصمؒ بود باور مکن

برآمد طنینِ مگس بامداد
کہ در چنبرِ عنکبوتے فتاد

ہمہ ضعف و خاموشیش کید بود
مگس قند پنداشتش قید بود

نگہ کرد شیخ از سرِ اعتبار
کہ اے پائے بندِ طمع پائدار

نہ ہر جا شکر باشد و شہد و قند
کہ در گوشہا دامیارؒ ست و بند

یکے گفت ازاں حلقۂ اہلِ رائے
عجب دارم اے مردِ راہِ خدائے

مگس را تو چوں فہم کردی خروش
کہ مارا بدشنخواری آمد بگوش

تو آگاہ گردی ببانگِ مگس
نشاید اصم خواندنت زیں سپس،

تبسم کناں گفتش اے تیز ہوش
اصم بہ کہ گفتارِ باطل نیوش

کسانیکہ بامن بخلوت دراند
مراعیب پوش و ہنر گستراند

چو پوشیدہ دارندم اخلاقِ دوں
کند ہستیم زیر و نخوت زبوں

فرامی‌نمایم کہ می نشنوم
مگر کز تکلّف مبرّا شوم

چو کالیوہ دانندم اہلِ نشست
بگویند نیک و بدم ہرچہ ہست

اگر بد شنیدن نیاید خوشم
زکردار بد دامن اندر کشم

بحبلِ ستایش فرا چہ مشو
چو حاتم اصم باش و غیبت شنو

سعادت بجست و سلامت نیافت
کہ گردن زگفتارِ سعدی بتافت

ازیں بہ نصیحت گرے بایدت
ندانم پس از وے چہ پیش آیدت

کالیوہ۔ دیوانہ۔ بہرا۔ اہلِ نشست۔ ہم صحبت۔ کردار۔ عمل۔ حبل۔ رسّی۔ فرا چہ مشو۔ کنوئیں میں نہ گر۔ غیبت۔ برائی۔ پس از وے۔ یعنی سعدی کے بعد۔

حکایت زاہد و دزد

عزیزے در اقصائے تبریز[۱] بود ۔۔۔ کہ ہموارہ بیدار و شبخیز بود
شبے دید جائیکہ دزدے کمند ۔۔۔ بہ پیچید و بر طرفِ بامے فگند
کسانرا خبر کرد و آشوب خاست ۔۔۔ ز ہر جانبے مردِ با چوب خاست
چو نامردم آوازِ مردم شنید ۔۔۔ میانِ خطر جائے بودن ندید
نہیبے ازاں گیر و دار آمدش ۔۔۔ گریزے بوقت اختیار آمدش
ز رحمت دلِ پارسا موم[۲] شد ۔۔۔ کہ شب دزدِ بیچارہ محروم شد
بتاریکی از وے فراز آمدش ۔۔۔ براہِ دگر پیش باز آمدش
کہ یارا مرد کا شنائے تو ام ۔۔۔ بمردانگی خاک پائے تو ام
ندیدم بسر پنجگی چو تو کس ۔۔۔ کہ جنگ آوری بر دو نوع است بس
یکے پیشِ خصم آمدن مردوار ۔۔۔ دوم جاں بدر بردن از کارزار
بدیں ہر دو خصلت غلامِ تو ام ۔۔۔ چہ نامی کہ مولائے نامِ تو ام
گرت رائے باشد بحکمِ کرم ۔۔۔ بجائیکہ میدانمت رہ برم
سرائیست کوتاہ و در بستہ سخت ۔۔۔ نہ پندارم آنجا خداوند[۳] رخت
کلوخے دو بالائے ہم بر نہیم ۔۔۔ یکے پائے بر دوشِ دیگر نہیم
بچندانکہ در دستت افتد بساز ۔۔۔ ازاں بہ کہ گردی تہیدست باز
بدلداری و چاپلوسی و فن ۔۔۔ کشیدش سوئے خانۂ خویشتن
جواں مردِ شب رو فرو داشت دوش ۔۔۔ بکتفش بر آمد خداوندِ ہوش

[۱] تبریز۔ ہارون رشید کی بیوی زبیدہ کا بنایا ہوا مشہور شہر۔ شب خیز۔ تہجد گذار۔ کمند۔ وہ رسّا جس کے ذریعہ چور بالا خانوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ بام۔ بالاخانہ۔ آشوب۔ شور۔ چوب۔ لکڑی۔ نامردم۔ یعنی چور۔ نہیب۔ خوف۔ اختیار۔ پسند۔ [۲] موم شد۔ نرم ہوگیا۔ فراز۔ آگے۔ آشنائی۔ جان پہچان۔ سرپنجگی۔ طاقت۔ نوع۔ قسم۔ خصم۔ دشمن۔ کارزار۔ جنگ۔ مولای۔ غلام۔ رہ برم۔ یعنی مجھے ایک ایسی جگہ معلوم ہے جہاں چوری ہو سکتی ہے وہاں تک تیری رہبری کردوں۔ [۳] خداوند رخت۔ سامان والا۔ کلوخے۔ یعنی اوپر نیچے اینٹیں رکھ کر پھر ایک دوسرے کے کاندھے پر چڑھ کر اس گھر میں اتر جائیں گے۔ خانۂ خویشتن۔ یعنی اس بہانہ سے وہ بزرگ چور کو اپنے گھر لے گئے۔ شب رو۔ چور۔ یعنی چور نے کاندھا دیا۔ کتف۔ کندھا۔

لہ بغلطاق۔ کرتہ۔ زبالا۔ اوپر سے۔ ثواب۔ یعنی بزرگ نے یہ شور کیا کہ اے نوجوانو چور ہے اگر مدد کروگے تو ثواب اور اجر پاؤ گے۔ یہ شعر الحاقی معلوم ہوتا ہے۔ سرگشتہ۔ یعنی چور۔ ۲ بخرداں۔ عقلمند لوگ۔ در اقبال یعنی اچھوں کے سہارے بُرے بھی زندگی

بغلطاق و دستار و رختیکہ داشت	زبالا بدامانِ او در گذاشت
وز انجا بر آورد غوغا کہ دزد	ثواب اے جوانان و یاری و مزد
بدر جست از آشوب دزدِ دغل	دواں جامۂ پارسا در بغل
دل آسودہ شد مردِ نیک اعتقاد	کہ سرگشتۂ را بر آمد مراد
خبیثے کہ بر کس ترحم نکرد	بہ بخشود بروے دلِ نیکمرد
عجب نیست در سیرتِ بخرداں	کہ نیکی کنند از کرم با بداں
در اقبالِ نیکاں بداں میزیند	وگر چہ بداں اہلِ نیکی نیند

حکایت در معنی جفائے دشمن از بہر دوست

یکے را چو سعدی دلِ سادہ بود	کہ با سادہ روئے در افتادہ بود
جفا بردے از دشمنِ سختگوئے	زچوگانِ سختی بجستے چو گوئے
زکس چیں برابرو نیند اختے	زبازی بہ تندی نپرداختے
یکے گفتش آخر ترا ننگ نیست	خبر زیں ہمہ سیلی و سنگ نیست
تنِ خویشتن سغبہ دوناں کنند	ز دشمن تحمل زبوناں کنند
نشاید ز جاہل خطا در گذاشت	کہ گویند یارا و مردی نداشت
چہ خوش گفت شیدائے شوریدہ سر	جوابے کہ شاید نبشتن بزر
دلم خانۂ مہر یار است و بس	ازاں می نگنجد درو کین کس

حکایت

چہ خوش گفت بہلول فرخندہ خوئے	چو بگذشت بر عارفِ جنگجوئے

گذارتے ہیں۔ سادہ روئے بے ریش معشوق۔ در افتادہ بود۔ عاشق ہو گیا تھا۔ زچوگان۔ یعنی سختی کے ڈنڈے سے گیند کی طرح اچھلتا تھا۔ چیں برابرو۔ یعنی ناراض نہ ہوتا تھا۔ بازی۔ ہنسی مذاق۔ ننگ۔ غیرت۔ ۳ سیلی و سنگ۔ یعنی وہ پتھر اور طمانچے جو رقیب اس کو مارتا تھا۔ سغبہ۔ چلنا۔ دوناں۔ کمینے۔ زبوناں۔ ناتواں۔ خطا در گذاشت۔ یعنی جاہل کی خطا معاف نہ کرنی چاہیے۔ یارا۔ طاقت۔ شاید نبشتن بزر۔ سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل۔ خانہ مہر محبت کی جگہ۔ کین۔ کینہ۔ بہلول۔ خوش مزاج۔ ایک عارف کامل تھے جو اپنے آپ کو دیوانہ بنائے

ہوئے تھے۔ عارف جنگجوئے۔ بزرگ جو کسی سے لڑ رہا تھا۔

سلہ مدّعی۔ بزرگی کا دعویدار۔ بیگار لڑائی۔ خلق۔ مخلوق۔ سیاہ پام۔ سیاہ رنگ۔ نہ تن پرور۔ بلکہ مصائب برداشت کرنے کے عادی تھے۔ سلہ یکے۔ یعنی ایک آقا جس کا ایک غلام بھاگ گیا تھا۔ کارِ گِل۔ کھدائی چنائی کا کام۔ نشناختش۔ چونکہ سرائے کی تعمیر نہایت مشاقی سے کی۔ بندۂ رفتہ۔ بھاگا ہوا غلام۔ ہیبت۔ خوف۔ بپایش درافتاد۔ جب بغدادی آقا کو معلوم ہوا کہ یہ میرے غلام نہیں بلکہ لقمان ہیں تو ان کے قدموں پر گر پڑا۔ پوزش۔ معافی۔ ساعت۔ گھڑی۔ کہ سودِ تو۔ تیرے فائدے نے ہمارا کوئی نقصان نہیں کیا۔ سلہ شبستان۔ زنانخانہ۔ دررختم۔ میرے ساز و سامان میں۔ کارِ گِل محنت مزدوری۔ جور۔ ظلم۔ دشخوار۔ سخت کام درشتی۔ سختی۔

گر این مدّعی دوست بشناختے ‌ ‌ به پیگار دشمن نپرداختے

گر از هستیِ حق خبر داشتے ‌ ‌ همه خلق را نیست پنداشتے

حکایت لقمان حکیم با بغدادی

۱۰

شنیدم که لقمان سیه پام بود ‌ ‌ نه تن پرور و نازک اندام بود

یکے بندۂ خویش پنداشتش ‌ ‌ به بغداد در کارِ گل داشتش

بسالے سرائے بپرداختش ‌ ‌ کس از بندۂ خواجه نشناختش

چو پیش آمدش بندۂ رفته باز ‌ ‌ ز لقمانش آمد نهیبے فراز

بپایش درافتاد و پوزش نمود ‌ ‌ بخندید لقمان که پوزش چه سود

بسالے ز جورت جگر خوں کنم ‌ ‌ بیکساعت از دل بدر چوں کنم

ولے هم ببخشایم اے نیکمرد ‌ ‌ که سودِ تو مارا زیانے نکرد

تو آباد کردی شبستانِ خویش ‌ ‌ مرا حکمت و معرفت گشت بیش

غلامیست در رختم اے نیکبخت ‌ ‌ که فرمایمش وقتها کار سخت

دگر ره نیازارمش سخت دل ‌ ‌ چو یاد آیدم سختیِ کارِ گل

هر آنکس که جورِ بزرگاں نبرد ‌ ‌ نسوزد دلش بر ضعیفانِ خرد

چنیں گفت بهرام شه با وزیر ‌ ‌ که دشخوار باز یردستاں مگیر

گر از حاکماں سختت آید سخن ‌ ‌ تو بر زیردستاں درشتی مکن

حکایت جنید بغدادی و سیرت او در تواضع

شنیدم کہ بردشتِ صنعا جنیدؒ[1] سگے دید برکندہ دندانِ صید

زنیروئے سرپنجۂ شیر گیر فروماند عاجز چو روباہ پیر

پس از غرم و آہو گرفتن بہ پے لگد خوردہ از گوسپندانِ حے

چو مسکین و بے طاقتش دید و ریش بدو داد یک نیمہ از زادِ خویش

شنیدم کہ میگفت و خوں میگریست کہ داند کہ بہتر ز ماہر دو کیست

بظاہر من امروز ازیں بہترم دگر تا چہ راند قضا بر سرم

گرم پائے ایمان نلغزد ز جائے بسر برنہم تاجِ[2] عفو خدائے

وگر کسوتِ معرفت در برم نماند بہ بسیار ازیں کمترم

کہ سگ با ہمہ زشت نامی چو مُرد مرا او را بدوزخ نخواہند بُرد

رہ این است سعدی کہ مردانِ راہ بعزت نکردند در خود نگاہ

ازیں بر ملائک شرف داشتند کہ خود را بہ از سگ نپنداشتند

حکایت پارسا و بربط زن

یکے بربطے[3] در بغل داشت مست بشب در سرِ پارسائے شکست

چو روز آمد آں نیک مردِ سلیم برِ سنگ دل برد یکمشت سیم

کہ دوشینہ معذور بودی و مست ترا و مرا بربط و سر شکست

مرا بہ شد آں زخم و برخاست بیم ترا بہ نخواہد شد الا بسیم

ازیں دوستانِ خدا بر سر اند کہ از خلق بسیار بر سر خورند

حکایت در معنی صبر مرداں بر جفائے نا اہلاں

[1] جنید۔ بغدادی سید الطائفہ مشہور بزرگ ہیں۔ دندان صید۔ شکاری دانت۔ نیرو۔ طاقت۔ روباہ پیر۔ بوڑھی لومڑی غرم۔ پہاڑی بکرا۔ آہو۔ ہرن۔ حے۔ قبیلہ۔ یک نیمہ۔ آدھا۔ کہ داند کسے معلوم ہے کہ کتے اور مجھ میں کون بہتر ہے۔ دگر۔ یعنی اس کے بعد قیامت میں میرا کیا حال ہونے والا ہے۔ [2] تاج عفو۔ خدا کی معافی کا تاج۔ وگر۔ اگر معرفتِ خدا وندی کا لباس بدن پر نہ رہا تو اس کتے سے بھی بدتر ہوں۔ مرا او را۔ یعنی کتا دوزخ میں نہ جائیگا۔ در خود اپنے اندر۔ کہ خود را۔ یعنی اپنے آپ کو کتے سے بھی بہتر نہیں سمجھتے۔ [3] بربط۔ گانے کا آلہ ہے۔ بشب۔ رات میں پارسا کو سونے نہ دیا۔ مرد سلیم۔ پارسا۔ سنگ دل۔ بربط والا۔ دوشینہ۔ شب گذشتہ۔ ترا و مرا۔ یعنی تمام رات بجانے سے تیری بربط ٹوٹی میرا سر۔ برخاست بیم۔ خطرہ جاتا رہا۔ الا بسیم۔ تیری بربط روپوں سے درست ہوگی۔ بر سر اند۔ یعنی سردار ہیں۔ بر سر خورند۔ برداشت کرتے ہیں۔

شنیدم کہ در خاکِ وخش[۱] از مہاں — یکے بود در کنجِ خلوت نہاں
مجرد بمعنی نہ عارف بدلق — کہ بیروں کند دستِ حاجت بخلق
سعادت کشادہ درے سوئے او — دراز دیگراں بستہ بر روئے او
زباں آورے بیخرد سعی کرد — ز شوخی بہ بدگفتنِ نیکمرد
کہ زنہار ازیں مکر و دستان و ریو — بجائے سلیماں نشستن چو دیو[۲]
دمادم بشویند چوں گربہ روئے — طمع کردہ در صیدِ موشانِ کوئے
ریاضت کش از بہرِ نامِ غرور — کہ طبلِ تہی را رود بانگِ دور
ہمیگفت و خلقے بر او انجمن — برایشاں تفرج کناں مرد و زن
شنیدم کہ بگریست دانائے وخش — کہ یارب مر ایں شخص را توبہ بخش
وگر راست گفت ایخداوند پاک — مرا توبہ دہ تا نگردم ہلاک
پسند آمد از عیب جوئے خودم — کہ معلومِ من کرد خوئے بدم
گر آنی[۳] کہ دشمنت گوید مرنج — وگر نیستی گو برو باد سنج
وگر ابلہے مشک را گندہ گفت — تو مجموع شو کو پراگندہ گفت
وگر میرود در پیاز ایں سخن — چنین است گو گندہ مغزی مکن
نہ آئینِ عقلست و رای و خرد — کہ دانا فریبِ مشعبد خورد
پس کار خویش آنکہ عاقل نشست — زبانِ بداندیش بر خود ببست
تو نیکو روش باش تا بدسگال — نیابد بنقصِ تو گفتن مجال
چو دشخوارت آید ز دشمن سخن — تو بر زیر دستاں درشتی مکن
جز آں کس ندانم نکو گوئے من — کہ روشن کند بر من آہوئے من

۱ وخش۔ بدخشاں میں ایک شہر ہے۔ مہاں۔ یعنی اولیاء۔ مجرد بمعنی۔ یعنی حقیقتاً دنیا سے بے تعلق۔ عارف بدلق۔ جو کہ محض گدڑی پہنکر ولی بنے۔ دراز دیگراں۔ یعنی دنیا والوں سے اس کا کوئی تعلق نہ تھا۔ زباں آور۔ زبان دراز۔ دستاں۔ مکر۔ ریو۔ مکر ۲ چو دیو۔ مشہور ہے کہ حضرت سلیمان کی انگوٹھی جس کے ذریعہ وہ حکمرانی کرتے تھے ان کی لونڈی کے پاس تھی۔ صخرہ نامی دیو نے اس لونڈی سے انگوٹھی حاصل کرلی۔ اور ان کی بجائے تخت نشین بنگیا۔ آصف ابن برخیا وزیر کے ذریعہ دوبارہ تخت نشین ہوئے اور وہ دیو غائب ہوگیا۔ چوں گربہ روی۔ بلی منہ کو چاٹ کر صاف کرتی رہتی ہے۔ طبل تہی۔ یعنی جس کا باطن خالی ہوتا ہے اس کا آوازہ دور تک ہوتا ہے۔ بر او۔ یعنی لوگ اُس بَت بنے کے اردگرد جمع تھے۔ برایشاں۔ اُن عارف پر۔ تفرج۔ تفریح۔ گفت۔ یعنی جو اس نے برائیاں بیان کی ہیں۔ معلوم من کرد۔ مجھے بتادیا۔ ۳ گر آنی۔ اگر تو ایسا ہی ہے جیسا کہ دشمن نے کہا ہے۔ باد سنج۔ بکواس کرتا پھر۔ ابلہ۔ بیوقوف۔ مجموع شد۔ جمع خاطر رکھ۔ ایں سخن۔ یعنی اگر وہ پیاز کو بدبودار بتاتے تو کہہ دے بات ٹھیک ہے اور ناخوش نہ ہو۔ مشعبد۔ شعبدہ باز۔ عاقل نشست۔ یعنی جو اپنے مقصد میں عقلمندی سے لگا رہیگا۔ نکتہ چینوں کی زباں بندی کردے گا۔ آہو۔ ہرن۔ عیب۔

۱۰

حکایت امیر المومنین علیؓ وسیرت اودر تواضع

کسے مشکلے بر دپیشِ علیؓ
امیرِ عدو بند کشور کشائے
شنیدم کہ شخصے دراں انجمن
نرنجید ازو حیدرِ نامجوئے
بگفت آنچہ دانست وپاکیزہ گفت
پسندید ازو شاہِ مرداں جواب
بہ از من سخن گفت و دانا یکیست
گر امروز بودے خداوندِ جاہ
بدر کردے از بارگہ حاجبش
کہ من بعد بے آبروئی مکن
یکے را کہ پندار در سر بود
زعلمش ملال آید از وعظ ننگ
نہ بینی کہ از خاکِ افتادہ خوار
مریزاے حکیم آستیں ہائے دُر
بچشمِ کساں در نیاید کسے
مگوتا بگویند شکرت ہزار

مگر مشکلش را کند مُنجلی[1]
جوابش بگفت از سرِ علم ورائے
بگفتا چنیں نیست یا بوالحسن
بگفت ار تو دانی ازیں بہ بگوئے
بگل چشمۂ خور نشاید نہفت
کہ من بر خطا بودم او بر صواب
کہ بالاتر از علم او علم نیست
نگردے خود از کبر در وے نگاہ
فرو کوفتندے بناواجبش
ادب نیست پیشِ بزرگاں سخن
مپندار ہرگز کہ حق بشنود
شقائق بباراں نروید ز سنگ
بروید گل و بشگفد نوبہار
کجا بینی از خویشتن خواجہ پُر
کہ از خود بزرگی نماید بسے
چو خود گفتی از کس توقع مدار

حکایت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[1] مُنجلی۔ روشن۔ عدو بند دشمن کو قید کرنے والا۔ ابوالحسن۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کنیت ہے اور حیدر لقب ہے۔ پاکیزہ گفت۔ اچھا جواب دیا۔ بگل۔ یعنی آفتاب پر خاک نہیں ڈالی جا سکتی۔ [2] شاہ مردان۔ حضرت علی کا لقب ہے۔ دانا۔ یعنی حضرتِ حق۔ خداوندِ جاہ۔ یعنی حضرت علی کے علاوہ۔ حاجب… دیوڑھی بان۔ ناواجب۔ بلا حق۔ [3] وعظ ننگ۔ یعنی جس میں قبولِ حق کی صلاحیت نہ ہو اس کی مثال پتھر کی سی ہے جس پر گل لالہ نہیں اگ سکتا۔ نوبہار۔ سبزہ۔ خویشتن۔ تکبر و غرور۔ کساں۔ یعنی بہتر لوگ۔ تا بگویند۔ یعنی جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ وہ تیرے شکر گذار ہوں گے۔ خود گفتی۔ یعنی بدون طلب کے۔

گدائے شنیدم کہ در تنگ جائے — نہادش عمر پائے برپشت[۱] پائے

ندانست درویش بیچارہ کوست — کہ رنجیدہ دشمن نداند ز دوست

برآشفت بروی کہ کوری مگر — بدو گفت سالارِ عادل عمر

نکورم ولیکن خطا رفت کار — ندانستم از من گنہ در گذار

چہ منصف بزرگانِ دیں بودہ اند — کہ بازیر دستاں چنیں بودہ اند

فروتن بود ہوشمندِ گزیں — نہد شاخِ پُر میوہ سر بر زمیں

بنازند فردا تواضع کناں — نگوں از خجالت سرِ گردناں[۲]

اگر می بترسی ز روزِ شمار — ازاں کز تو ترسد خطا در گذار

مکن چیرہ بر زیرِ دستاں ستم — کہ دستیست بالائے دستِ تو ہم

حکایت

یکے خوب کردار خوشخوئے بود — کہ بدسیرتاں رانکوگوئے بود

بخوابش کسے دید چوں درگذشت — کہ بارے حکایت کن از سرگذشت

دہانے بخندہ چو گُل باز کرد — چو بلبل بصوتِ خوش آغاز کرد

نگفتند بامن بسختی بسے — کہ من سخت نگرفتے بر کسے

حکایت ذوالنونؒ[۳] مصری رحمۃ اللہ علیہ و شکستگی او

چنیں یاد دارم کہ سقّائے نیل — نکرد آب بر مصر سالے سبیل

گروہے سوئے کوہساراں شدند — بزاری طلبگارِ باراں شدند

گرستند و از گریہ جوئے رواں — بیاید مگر گریۂ آسماں

۱۰

سلہ برپشت پائے - یعنی فقیر کے پیر پر پیر رکھ دیا - کہ رنجیدہ - مصیبت زدہ کو دوست دشمن کی تمیز نہیں رہتی - کوری - تو اندھا ہے - خطا رفت کار - کام غلط ہوگیا - گزیں - پسندیدہ - فردا - یعنی قیامت - سلہ گردناں - متکبران - روزِ شمار - روزِ قیامت - از تو ترسد - یعنی عاجز - کہ دستیست - تجھ سے بھی کوئی قوی ہے کہ بدسیرتاں - بروں کو بھی بھلا کہتا تھا - درگذشت - مرگیا - صوت - آواز - نگفتند - یعنی منکر نکیر - سلہ ذوالنون - مچھلی والا - یہ مصر کے ایک مشہور بزرگ کا لقب پڑگیا تھا - جس کی وجہ یہ تھی کہ ایک بار کشتی کے سفر میں انھیں کسی نے ایک موتی چرانے کا الزام لگا دیا - اُن کی دعا پر سمندر کی مچھلیاں منہ میں موتی لئے ہوئے نمودار ہوئیں اور انھوں نے ایک مچھلی کے منہ سے موتی لے کر اس الزام لگانے والے کو دیدیا - سقّا - یعنی ابر - نیل - یعنی مصر کا مشہور دریا ہے - سبیل - یعنی جاری - شدند - یعنی استسقاء کی نماز پڑھنے گئے - گریۂ آسمان - یعنی بارش -

بذی النوں خبر بُرد از ایشاں کسے
فرو ماندگاں را دعائے بکن،
شنیدم که ذوالنوں بمَدیَن گریخت
خبر شد بمدیَن پس از روز بیست
سبک عزم باز آمدن کرد پیر
بپرسید از و عارفے در نہفت
شنیدم که بر مرغ و مور و دداں
دریں کشور اندیشه کردم بسے
برفتم مبادا که از شرِ من
توانگه شوی پیشِ مردم عزیز
بزرگے که خود را نخرد ے شمرد
ازیں خانداں بندۂ پاک شد
الا اے که بر خاکِ ما بگذری
که گر خاک شد سعدی او را چه غم
به بیچارگی تن فرا خاک داد
بسے بر نیاید که خاکش خورد
نگر تا گلستانِ معنی شگفت
عجب گر بمیرد چنیں بلبلے

که بر خلق رنجست و سختی بسے
که مقبول را رد نباشد سخن
بسے بر نیامد که باراں بریخت
که ابرِ سیه دل برایشاں گریست
که پر شد سبیلِ بہاراں غدیر
چه حکمت دریں رفتنت بود گفت
شود تنگ روزی بفعلِ بداں
پریشاں تر از خود ندیدم کسے
به بندد درِ خیر بر انجمن،
که مر خویشتن را نگیری بچیز
بدنیا و عقبیٰ بزرگی ببرد
که در پائے کمتر کسے خاک شد
بخاکِ عزیزاں که یاد آوری
که در زندگی خاک بودست ہم
وگر گردِ عالم برآمد چو باد
دگر باره بادش بعالم برد
برو ہیچ بلبل چنیں خوش نگفت
که بر استخوانش نروید گلے

باب پنجم در رضا

۱۰

لہ فرو ماندگان۔ یعنی مصری لوگ۔ دعا۔ یعنی بارش کی مقبول۔ برگزیدہ۔ مدین۔ مشہور ساحلی شہر ہے۔ بسے بر نیامد۔ زیادہ وقت نہ گذرا تھا۔ ابرِ سیہ دل۔ کالا بادل گریست۔ یعنی برسا۔ سبک۔ جلد۔ عزم۔ ارادہ۔ پیر۔ ذوالنون۔ غدیر۔ تالاب۔ عارف۔ باخدا۔ دداں۔ درندگان۔ پریشان۔ یعنی گنہگار۔ شر۔ بدی۔ انجمن۔ گروہ۔ عزیز۔ پیارا۔ نگیری بچیز۔ کچھ نہ سمجھ۔ بجزے۔ چھوٹے کی برابر۔ ازیں خانداں۔ بنی آدم۔ که در۔ یعنی جو چھوٹوں کی خاکِ پا بنے۔ بخاکِ عزیزاں۔ بزرگوں کی قبر کی قسم تو مجھے فاتحہ سے یاد کرنا۔ اور یہ کہنا۔ فرا خاک۔ بہ خاک۔ وگر۔ اگرچہ ابتداءً تمام عالم میں ہوا کی طرح مارا مارا پھرا۔ سہ خاکش خورد۔ اس کے جسم کو مٹی کھا جائے گی۔ دگر بارہ۔ یعنی پھر دوبارہ ہوا اس کی مٹی کو عالم میں اڑائے پھرے گی۔ گلستانِ معنی۔ یعنی عالم شعر و سخن و حکمت۔ بلبل۔ یعنی شاعر و حکیم۔ چنیں بلبلے۔ یعنی سعدی۔ گلے۔ یعنی رحمت خداوندی کے پھول۔ رضا۔ یعنی تقدیر پر شاکر رہنا۔

سلہ زیت۔ زیتون کا تیل۔ چراغ بلاغت۔ یعنی اشعار لکھے۔ حدیث۔ یعنی اشعار۔ اُخسنت۔ شاعر کو داد دیتے وقت

شبے زیتِ فکرت ہمی سوختم	چراغ بلاغت برافروختم
پراگندہ گوئے حدیثم شنید	جز اَحسنت گفتن طریقے ندید
ہم از خبث نوعے درو درج کرد	کہ ناچار فریاد خیزد ز درد
کہ فکرش بلیغست ورایش بلند	دریں شیوۂ زہد وطامات وپند
نہ در خشت و گوپال و گرز گراں	کہ ایں شیوہ ختمست بردیگراں
نداند کہ مارا سرِ جنگ نیست	وگرنہ مجالِ سخن تنگ نیست
توانم کہ تیغ زباں برکشم	جہانِ سخن را قلم درکشم
بیا تا دریں شیوہ چالش کنیم	سرِ خصم را سنگِ بالش کنیم

بولا جاتا ہے۔ خبث۔ بدی۔ کہ ناچار۔ چونکہ اس کے دل میں حسد کا درد اٹھا تھا۔ اُسے تو آہ کرنی تھی۔ طامات۔ صوفیا کی باتیں۔ خشت۔ چھوٹا نیزہ جو دشمن پر پھینک کر مارا جاتا ہے۔ گوپال۔ گرز کی قسم ہے۔ بردیگراں۔ یعنی سعدی تو محض بزمیہ شاعری کرسکتے ہیں۔ رزمیہ شاعری تو فردوسی و گنجوی کا حصہ ہے۔

۱۰ گفتار در صبر و رضا و تسلیم بحکم قضا

سعادت بہ بخشایشِ داورست	نہ در چنگ بازوئے زور آورست
چو دولت نہ بخشد سپہرِ بلند	نیاید بمردانگی در کمند
نہ سختی رسید از ضعیفی بمور	نہ شیراں بسر پنجہ خوردند زور
چو نتواں برافلاک دست آختن	ضرورست با گردشش ساختن
گرت زندگانی نبشت است دیر	نہ مارت گزاید نہ شمشیر و شیر
وگر در حیاتت نماندست بہر	چنانت کشد نوشدارو کہ زہر
نہ رستم چو پایانِ روزی بخورد	شغاد از نہادش برآورد گرد

سلہ سر۔ خیال۔ مجال۔ جہاں سخن۔ یعنی دوسروں کی شاعری۔ قلم درکشم۔ قلم پھیردوں۔ چالش۔ رفتار۔ جنگ وجدل۔ بالش۔ تکیہ۔ یعنی دشمن کو پتھر پر رکھ کر کچل دیں۔ داور۔ خدائے تعالیٰ۔ نہ در جنگ۔ یعنی نیک بختی ان چیزوں کے ذریعہ نہیں

حکایت شاطر سپاہانی

حاصل ہوتی۔ دولت۔ یعنی سعادت۔ سپہر۔ آسمان۔ سلہ سختی۔ فاقہ۔ مور۔ چیونٹی۔ دست آختن۔ ہاتھ پہنچانا۔ دیر۔ بہت سے سال۔ مار۔ سانپ۔ بہر۔ حصہ۔ چنانت۔ یعنی نوشدارو زہر کا کام کرتا ہے۔ پایانِ روزی۔ زندگی کا آخر لقمہ۔ شغاد۔ رستم کا بھائی جس نے رستم کو دھوکے سے کنوئیں میں گرادیا تھا۔ شاطر۔ چالاک۔

مرا در سپاہاں[1] یکے یار بود — کہ جنگ آور و شوخ و عیّار بود

مدامش بخوں دست و خنجر خضاب — بر آتش دلِ خصم ازو چوں کباب

ندیدمش روزے کہ ترکش نہ بست — ز پولادِ پیکانش آتش نجست

دلاور بسر پنجۂ گاو زور — ز ہولش بشیراں در افتادہ شور

بدعویٰ چناں ناوک انداختے — کہ عذرا بہر یک انداختے

چناں خار در گل ندیدم کہ رفت — کہ پیکانِ او در سپر ہائے جفت

نزد تارکِ[2] جنگجوئے بخشت — کہ خود و سرش را نہ درہم سرشت

چو کنجشک روزِ ملخ در نبرد — بکشتن چہ کنجشک پیشش چہ مرد

گرش بر فریدوں بدے تاختن — امانش ندادے بہ تیغ آختن

پلنگانش از زورِ سرپنجہ زیر — فرو بردہ چنگال در مغزِ شیر

گرفتے کمربندِ جنگ آزمائے — وگر کوہ بودے بکندے ز جائے

زرہ پوش را چوں تبرزیں زدے — گذر کردے از مرد و برزیں زدے

نہ در مردی او را نہ در مردمی — دوم در جہاں کس شنید آدمی

مرا یکدم از دست نگذاشتے — کہ با راستی[3] طبعاں سرے داشتے

سفر ناگہم زاں زمیں در ربود — کہ علیشم دراں بقعہ روزی نبود

قضا نقل کرد از عراقم بشام — خوش آمد دراں خاکِ پاکم مقام

دگر پر شد از شام پیمانہ ام — کشید آرزومندئے خانہ ام

قضا را چناں اتفاق اوفتاد — کہ بازم گذر در عراق اوفتاد

شبے سر فرو شد باندیشہ ام — بدل برگذشت آں ہنر پیشہ ام

[1] سپاہان۔ اصفہان مشہور شہر ہے۔ خضاب بدنگین۔ ندیدم۔ یعنی جب بھی وہ ترکش باندھ کر نکل پڑتا تھا اُس کے تیروں کی نوک سے آگ کے شعلے جھڑتے تھے۔ گاوزور۔ وہ پہلوان جس میں فنِ کشتی گری کے بدوں بھی کافی طاقت ہو۔ بدعویٰ۔ دعویٰ کرکے۔ عذرا۔ برج سنبلہ جوکہ ایک لڑکی کی صورت پر فرض کیا گیا جس کے ہاتھ میں گیہوں کی بال ہے۔ یعنی وہ اپنے تیر سے برجِ سنبلہ کا ایک ایک دانہ گرادیتا۔ [2] تارک۔ کھوپری۔ خشت۔ چھوٹا نیزہ۔ کہ خود۔ یعنی خود کو سر میں گھسا دیتا تھا۔ چو کنجشک۔ یعنی لڑائی میں دشمنوں پر اس طرح ٹوٹ پڑتا تھا۔ جیسے چڑیا ٹڈیوں میں پر اور اس کے لئے بہادر اور چڑیا میں کوئی فرق نہیں تھا۔ امانش۔ یعنی فریدونؔ کو تلوار کھینچنے کا بھی موقع نہ دیتا۔ کمربند۔ پٹکا۔ تبرزین۔ ایک قسم کی کٹار ہے جس کو زین میں لٹکایا جاتا ہے۔ گذر۔ یعنی وہ تبر سوار سے گذر کر سوار کو کاٹ ڈالتی ہے۔ [3] راستی طبعاں۔ بھلی طبیعت والے۔ روزی۔ مقدر۔ عراق۔ یعنی عراق عجم جوکہ اصفہان و شیراز وغیرہ ہیں عراق عرب۔ بغداد۔ بصرہ وغیرہ کہلاتے ہیں۔ پیمانہ ام یعنی دل بھر گیا۔ ہنر پیشہ۔ یعنی وہی اصفہانی بہادر۔

ل۱ نمک ریش دیرینہ - یعنی پرانے زخم ہرے ہوگئے - زی - جانب - جواں - یعنی اُس بہادر جوان کو بوڑھا دیکھا - خدنگ - یعنی اُس کا قد جو تیر کی طرح سیدھا تھا - ارغوان - یعنی اُس کا سرخ سفید رنگ - زریر - زرد رنگ کی گھاس ہے - چو کوہ سفید - یعنی

نمک[1] ریشِ دیرینہ ام تازہ کرد — کہ بودم نمک خوردہ از دستِ مرد

بدیدارِ وے زی سپاہاں شدم — بمہرش طلبگار و خواہاں شدم

جواں دیدم از گردشِ دہر پیر — خدنگش کماں ارغوانش زریر

چو کوہِ سپیدش سر از برف موئے — دواں آبش از برفِ پیری بروئے

فلک دستِ قوّت برو یافتہ — سرِ دستِ مردیش برتافتہ

بدر کردہ گیتی غرور از سرش — سرِ ناتوانی بزانو برش

بدو گفتم اے سرورِ شیر گیر — چہ فرسودہ کردت چو روباہ پیر

بخندید کز روزِ جنگِ[2] تتر — بدر کردم آں جنگجوئی ز سر

زمیں دیدم از نیزہ چوں نیستاں — گرفتہ علمہا چو آتش دراں،

برانگیختم گردِ ہیجا چو دود — چو دولت نباشد تہوّر چہ سود

من آنم کہ چوں حملہ آوردمے — برمح از کفِ انگشتری بردمے

ولے چوں نکرد اخترم یاوری — گرفتند[3] گردم چو انگشتری

غنیمت شمردم طریقِ گریز — کہ ناداں کند با قضا پنجہ تیز

چہ یاری کند مغفر و جوشنم — چو یاری نکرد اخترِ روشنم

کلیدِ ظفر چوں نباشد بدست — ببازو درِ فتح نتواں شکست

گروہے پلنگ افگنِ پیل زور — در آہن سرِ مرد و سمِّ ستور

ہماں دم کہ دیدیم گردِ سپاہ — زرہ جامہ کردیم و مغفر کلاہ

چو ابر اسپِ تازی برانگیختم — چو باراں پلالک فرو ریختم

دو لشکر بہم برزدند از کمیں — تو گفتی زدند آسماں بر زمیں

بالوں کی سفیدی کی وجہ سے اس کا سر برف میں ڈھپا ہوا پہاڑ معلوم ہوتا تھا - دواں - یعنی اس کی داڑھی بھی سفید ہوگئی تھی - برتافتہ - یعنی فلک نے اس کو مغلوب کردیا تھا - چہ - کس چیز نے - ٢ جنگ تتر - تاتاریوں کا حملہ - نیستان - یعنی نیزوں کی کثرت کی وجہ سے میدان جنگ - نرسل کا جنگل معلوم ہوتا تھا - علم - جھنڈا - چو آتش - یعنی سرخ - ازکف - یہ نیزہ بازی کے نشانہ کا کمال ہے - ٣ گرفتند - یعنی تاتار نے میرے گرد حلقہ ڈالدیا - طریق - راستہ - جوشن - زرہ - گروہے - یعنی ان صفات کا ایک گروہ نمودار ہوا - درآہن - یعنی سر سے لیکر گھوڑوں کے سموں تک لوہے میں ڈھپے ہوئے - زرہ - یعنی جنگ کے لئے تیار ہوگیا - پلالک - جوہر دار تلوار - بہم برزدند - آپس میں بھڑ گئے - زدند آسماں برزمیں - یعنی قیامت برپا کردی -

زباریدنِ تیر ہمچوں تگرگ[۱] — بہر گوشہ برخاست طوفانِ مرگ
بصید ہزبرانِ پرخاش ساز — کمند اژدہائے دہن کردہ باز
زمیں آسماں شد ز گردِ کبود — چو انجم درو برقِ شمشیر و خود
سوارانِ دشمن چو دریافتیم — پیادہ سپر در سپر بافتیم
چہ زور آورد پنجۂ جہد مرد — چو بازوئے توفیق یاری نکرد
نہ شمشیر کند آوراں کند بود — کہ کین آوری ز اختر تند بود
کس از لشکرِ ما ز ہیجا بروں — نیامد جز آغشتہ خفتاں[۲] بخوں،
کساں را نشد ناوک اندر حریر — کہ گفتم بدوزند سنداں بہ تیر
چو صد دانہ مجموع در خوشۂ — فتادیم ہر دانہ در گوشۂ
بنامردی از ہم بدادیم دست — چو ماہی کہ با جوشن افتد بشست
چو طالع ز ما روئے برپیچ بود — سپر پیشِ تیرِ قضا ہیچ بود

حکایت

یکے آہنی پنجہ در اردبیل — ہمی بگذرانید بیلک ز بیل
نمد پوشے آمد بجنگش فراز — جوانے جہانسوز پیکار ساز
بپرخاش جستن چو بہرام گور — کمندے بکتفش بر از خام[۳] گور
بہ پنجاہ تیرِ خدنگش بزد — کہ یک چوبہ بیروں نہ رفت از نمد
دلاور در آمد چو دستان گرد — بخم کمندش در آورد و برد
بلشکر گہش برد درِ خیمہ دست — چو دزدانِ خونی بگردن ببست
شب از غیرت و شرمساری نخفت — سحر گہ پرستارے از خیمہ گفت

۱۰

[۱] تگرگ۔ اولا۔ بصید ہزبراں۔ یعنی درندہ شیروں کو شکار کرنے کے لئے۔ کمند۔ یعنی کمندیں منہ کھولے ہوئے اژدہے بنی ہوئی تھیں۔ زمیں۔ یعنی سیاہ گرد اور اس میں ستاروں کی طرح خود و تلوار کی چمک کی وجہ سے زمین آسمان بن گئی۔ کند آوراں۔ زور آوراں۔ [۲] خفتاں۔ زرہ یشمین چالیس تہوں والا کرتا جو حفاظت کے لئے جنگ میں پہنا جاتا تھا۔ چو ماہی۔ مچھلی کے بدن پر زرہ کی طرح کا جال ہوتا ہے۔ سپر۔ یعنی جب قضاء خداوندی کا تیر چلتا ہے تو کوئی ڈھال کام نہیں کرتی ہے۔ اردبیل۔ آذربائجان کے علاقہ میں ایک مشہور شہر ہے۔ بیلک۔ وہ تیر جس کی نوک دو شاخہ ہوتی ہے۔ بیل۔ بیلچہ۔ پیکار ساز۔ جنگ باز۔ بہرام گور۔ مشہور بادشاہ پہلوان بھی تھا۔ [۳] خام گور۔ گورخر کا کچا چمڑا۔ خدنگ۔ وہ درخت ہے جس کی لکڑی کے تیر بنائے جاتے ہیں۔ از نمد۔ یعنی کوئی تیر بھی نمدے کو چاک کر کے آگے نہ جا سکا۔ دستاں۔ رستم کے باپ کا نام ہے۔ گرد۔ پہلوان۔ خم۔ حلقہ۔ برد۔ یعنی اس کو گرفتار کر کے لے گیا۔ دست۔ یعنی اس کے گردن سے باندھ دیئے۔ جس طرح خونی چور کے باندھے جاتے ہیں۔ پرستار۔ خادم۔

تو کاہن بناوک بدوزی و تیر	نمدپوش را چوں فتادی اسیر
شنیدم کہ میگفت و خوں میگریست	ندانی کہ روزِ اجل کس نہ زیست
من آنم کہ در شیوۂ طعن و ضرب	برستم در آموزم آدابِ حرب
چو بازوئے بختم قوی حال بود	سطبرلائے بیلم نمد مینمود
کنونم کہ در پنجہ اقبیل نیست	نمد پیشِ تیرم کم از بیل نیست
بروزِ اجل نیزہ جوشن درد	زپیراہنِ بے اجل نگذرد
کرا تیغ قہرِ اجل در قفاست	برہنہ است اگر جوشنش چندلاست
ورش بخت یاور بود دہر پشت	برہنہ نشاید بساطور کشت
نہ دانا بسعیِ اجل جاں ببرد	نہ ناداں بناساز خوردن بمرد

حکایت طبیب و کُرد

شبے کُردے از دردِ پہلو نخفت	طبیبے دراں ناحیت بود گفت
ازیں دست کو برگ رز می خورد	عجب دارم ار شب بپایاں برد
کہ در سینہ پیکانِ تیرِ تتار	بہ از نقلِ ماکولِ ناسازگار
گر افتد بیک لقمہ در رودہ پیچ	ہمہ عمرِ ناداں برآید بہیچ
قضا را طبیب اندراں شب بمرد	چہلسال ازیں رفت زندہ است کرد

حکایت

یکے روستائی سَقَط شد خرش	عَلَم کرد برتاکِ بستاں سرش
جہاں دیدہ پیرے برو برگذشت	چنیں گفت خنداں بناطورِ دشت

سلہ تو۔ یعنی تو وہ ہے جو تیر سے لوہے کو چھید دے۔ اسیر۔ قیدی۔ روز اجل۔ موت کے دن۔ طعن۔ نیزہ بازی ضرب۔ تلوار بازی۔ حرب۔ جنگ۔ اقبیل۔ اقبال کا امالہ ہے بمعنیٰ دبدبہ۔ نمد۔ یعنی نمدہ بھی تیر کے لئے پیلچہ بنگیا۔ اجل۔ موت۔ جوشن۔ زرہ۔ در قفا۔ پیچھا کر رہی ہے۔ لا۔ بمعنیٰ تا جو عدد کے لئے آتا ہے جیسے دوتا۔ پشت۔ پشتیبان۔ ساطور۔ چھرا۔ ناساز خوردن۔ بدپرہیزی کرنا۔ کرد۔ ایک قبیلہ ہے جو چرواہا ہے۔ ناحیت۔ جانب۔

سلہ زر۔ ایک قسم کی گھاس ہے۔ جس کے پتوں سے مشک کی خوشبو آتی ہے عجب یعنی اگر رات گذارے تو مجھے تعجب ہوگا۔ نقل۔ کھانا۔ ماکول۔ غذا۔ رودہ۔ انتڑی۔ قضا را اتفاقاً۔ ازیں رفت۔ اس قصہ کو چھوڑیے۔ روستائی۔ دیہاتی۔ سقط۔ مردہ۔ علم کرد۔ یعنی اس کا سر انگورستان میں نظر بد سے بچنے کے لئے لٹکا دیا۔ ناطور۔ انگوروں کا مالی۔

مپندار جانِ پدر کیں حمار / کند دفعِ چشمِ بد از کشت زار
کہ ایں دفع چوب از سر و گوشِ خویش / نمی کرد تا ناتواں مُرد و ریش
چہ داند طبیب از کسے رنج برد / کہ بیچارہ خواہد خود از رنج مرد

حکایت

شنیدم کہ دینارے از مفلسے / بیفتاد و مسکین بجستش بسے
بآخر سرِ نا امیدی بتافت / یکے دیگرش ناطلب کردہ یافت
بہ بدبختی و نیک بختی قلم / بگردید و ماہمچناں در شکم
نہ روزی بسرپنجگی می خورند / کہ سرپنجگاں تنگ روزی ترند

حکایت

فروکوفت پیرے پسر را بچوب / بگفت اے پدر بیگناہم مکوب
تواں بر تو از جورِ مردم گریست / دلے چوں تو جورم کنی چارہ چیست
بداور خروشد خداوند ہوش / نہ از دستِ داور برآرد خروش

حکایت

بلند اخترے نام او بختیار / قوی دستگہ بود و سرمایہ دار
ہمورا دراں بقعہ زر بود و مال / دگر تنگدستانِ برگشتہ حال
زنے جنگ پیوست با شوئے خویش / شبانگہ چو رفتش تہیدست پیش
کہ کس چو تو بدبخت درویش نیست / چو زنبور سرخت جزیں نیش نیست
بیاموز مردی ز ہمسایگاں / کہ آخر نیم قحبۂ رایگاں
کساں را زر و سیم و ملک است و رخت / چرا ہمچو ایشاں نہ نیکبخت

۱۰۵

سلہ حمار۔ یعنی گدھے کا سر۔ چشم بد۔ نظر بد۔ کہ ایں یعنی گدھا جب اپنے پر سے مصیبت نہ ٹال سکا۔ دوسرے سے کیا ٹالیگا چہ داند۔ یعنی جو طبیب اپنا علاج نہ کرسکے دوسروں کا کیا کرسکے گا۔ دینار۔ ایک سونے کا سکہ ہے۔ ناطلب کردہ۔ بدوں ڈھونڈے۔ ۲ قلم بگردید یعنی شکم مادر میں ہی بدبختی و نیک بختی تحریر ہو جاتی ہے۔ کہ سرپنجگان پہلوان بہت زیادہ تنگدست رہتے ہیں۔ مکوب مت مار۔ بر تو تیرے سامنے۔ جور۔ ظلم۔ چارہ۔ علاج۔ بداور۔ خدا کے سامنے۔ بلند اختر۔ نیک نصیبہ والا۔ دستگہ۔ قدرت۔ ۳ ہمورا۔ صرف اس کے لئے بقعہ۔ سرزمین۔ شوی۔ شوہر۔ تہی۔ خالی۔ زنبور سرخ۔ لال بھڑ۔ نیش۔ ڈنگ۔ مراد آلہ مردی ہے۔ مردی۔ یعنی روزی کمانا۔ قحبہ رایگاں۔ مفت کی رنڈی۔

ؔل صافی دل۔ سادہ دل۔ صوف۔ اُون۔ تہیگاہ۔ پہلو۔ کیش۔ ایک حرز رمہے۔ ہمسر زشت۔ بدصورت بیوی۔

برآورد صافیؔ دلِ صوف پوش ۔۔۔ چو طبل از تہیگاہِ خالی خروش

کہ من دستِ قدرت ندارم بہیچ ۔۔۔ بسر پنجہ دستِ قضا بر پیچ،

نگردند در دستِ من اختیار ۔۔۔ کہ من خویشتن را کنم بختیار

حکایت

یکے مردِ درویش در خاک کیش ۔۔۔ نکو گفت با ہمسرِ زشتِ خویش

چو دستِ قضا زشت رویت نوشت ۔۔۔ مپندائے گلگونہ بر روئے زشت

کہ حاصل کند نیکبختی۔۔۔ بزور ۔۔۔ بسرمہ کہ بینا کند چشمِ کور

نیاید نکوکاری از بدرگاں ۔۔۔ محالست دوزندگی از سگاں

ہمہ فیلسوفانؔ یونان و روم ۔۔۔ ندانند کرد انگبیں از زقوم

زوحشی نیاید کہ مردم شود ۔۔۔ بسعی اندرو تربیت گم شود

تواں پاک کردن ززنگ آئنہ ۔۔۔ ولیکن نیاشد ز سنگ آئنہ

بکوشش نروید گل از شاخِ بید ۔۔۔ نہ زنگی بگرمابہ گردد سفید،

چو رد می نگردد خدنگِ قضا ۔۔۔ سپر نیست مر بندہ را جز رضا،

حکایت کرگس و زغن

چنیں گفت پیشِ زغن کرگسےؔ ۔۔۔ کہ نبود ز من دوربیں ترکسے

زغن گفت ازیں در نشاید گذشت ۔۔۔ بیا تا چہ بینی بر اطرافِ دشت

شنیدم کہ مقدار یک روزہ راہ ۔۔۔ بکرد از بلندی بہ پستی نگاہ

چنیں گفت دیدم گرت باورست ۔۔۔ کہ یکدانہ گندم بہامُوں برست،

رو۔ چہرہ۔ مپندای۔ نہ لیپ۔ گلگونہ۔ غازہ۔ بسرمہ۔ اندھی آنکھ کو سُرمہ لگا کر کوئی اچھا کر سکتا ہے۔؟ بدرگاں۔ بداصل۔ دوزندگی۔ سینے کا کام ؔ۲ فیلسوفان۔ فلسفہ کے جاننے والے۔ ندانند۔ یعنی تھوہر سے شہد نہ بنا سکے۔ سعی۔ کوشش گم۔ ضائع۔ زسنگ آئینہ۔ پتھر سے آئینہ نہیں بنتا۔ بید کے درخت پر پھول نہیں آسکتا۔ زنگی۔ حبشی جو سیاہ ہوتا ہے۔ گرمابہ۔ حمام۔ رد می نگردد۔ لوٹ نہیں سکتا۔ سپر۔ ڈھال۔ ؔ۳ کرگس۔ گدھ۔ زغن۔ چیل۔ کہ نبود۔ مشہور ہے کہ گدھ سینکڑوں میل کی چیز دیکھ لیتا ہے۔ ازیں۔ یعنی اس دعوے کو آزمانا چاہیئے۔ گرت باورست۔ اگر تجھے یقین آئے۔ ہامون۔ خشکی۔

۱۰

۱ شکیب۔ صبر۔ در نشیب۔ یعنی دونوں زمین پر اترے۔ فراز۔ قریب۔ قید۔ رسّی۔ ندانست۔ اُس گدھ کو یہ محسوس نہ ہوا کہ

زغن را نماند از تعجب شکیب ۱	ز بالا نهادند سر در نشیب
چو کرگس بر دانه آمد فراز	برو بر بپیچید قیدے دراز
ندانست ازاں دانه خوردنش	که دهر افگند دام در گردنش
نه آبستنِ دُر بود هر صدف	نه هر بار شاطر زند بر هدف
زغن گفت ازاں دانه دیدن چه سود	چو بینائیِ دامِ خصمت نبود
شنیدم که میگفت و گردن به بند	نباشد حذر با قدر سود مند
اجل چوں بخونش بر آورد دست	قضا ۲ چشم باریک بینش به بست
در آبے که پیدا ندارد کنار	غرورِ شناور نیاید بکار

حکایت

۱۰

چه خوش گفت شاگردِ منسوج باف	چو عنقا بر آورد پیل و زراف
مرا صورتے بر نیاید ز دست	که نقشش معلّم ز بالا نه بست
گرت صورتِ حالِ بد یا نکوست ۳	نگاریدهٔ دستِ تقدیر اوست
دریں نوعے از شرک پوشیده هست	که زیدم بیازرد و عمرم بخست
گرت دیده بخشد خداوندِ امر	نه بینی دگر صورتِ زید و عمرو
نه پندارم ار بنده دم درکشد	خدایش بروزی قلم درکشد
جهاں آفرینت گشایش دهاد	اگر وے به بندد نشاید کشاد

حکایت

شتر کرّه با مادرِ خویش گفت	پس از رفتن آخر زمانے بخفت
بگفت ار بدستِ منستے مهار	ندیدے کسم بارکش در قطار

ایک دانہ کھانے سے وہ پھنس جائے گا۔ نہ آبستن ہر سیپ میں موتی کا حمل نہیں ٹھہرتا۔ دامِ خصم۔ دشمن کا جال۔ حذر با قدر۔ تقدیر سے بچاؤ۔ ۲ قضا یعنی اُس کی باریک بیں آنکھ کو اندھا کر دیا۔ کنار۔ کنارہ۔ غرور۔ گھمنڈ۔ منسوج وہ ریشمین کپڑا جس میں حیوانات کی تصویریں منقش کی جاتی ہیں۔ زراف۔ زرافہ۔ معلّم۔ زربفت کے تار اوپر سے نیچے کو آویزاں کئے جاتے ہیں۔ اور اوپر معلّم بیٹھ کر شاگرد کو ہدایات دیتا رہتا ہے جب تصویر کشی ہوتی ہے۔ ۳ بدیا نکو۔ یعنی تو غریب ہے یا مالدار۔ کہ زیدم۔ تیرا یہ کہنا بھی کہ مجھے زید نے مارا عمر نے ستایا۔ ایک قسم کا شرک ہے۔ خداوندِ امر۔ خالق۔ دم درکشد۔ باز رہے۔ قلم درکشد۔ مٹا دیتا ہے۔ بہ بندد۔ روزی کا دروازہ بند کردے۔ شتر کرّہ۔ اونٹ کا بچہ۔ بخفت سوجا۔ مہار۔ نکیل۔ قطار۔ اونٹوں کی صف۔

قضا کشتی آنجا کہ خواہد برد	وگر ناخدا جامہ برخود درد
مکن سعدیا دیدہ بر دستِ کس	کہ بخشندہ پروردگار ہست وبس
اگر حق پرستی زدر ہا بست	کہ گر وے براند نخواند کست
گراو نیکبخت کند سر برار	وگرنہ سرِ ناامیدی بخار

گفتار اندر اخلاص و برکتِ آں و ریا و آفتِ آں،

عبادت باخلاصِ نیّت نکوست	وگرنہ چہ آید زبیمغز پوست
چہ زنّارِ مغ برمیانت چہ دلق	کہ در پوشی از بہرِ پندار خلق
مکن گفتمت مردئے خویش فاش	چو مردی نمودی مخنث مباش
باندازۂ بود باید ---- نمود	خجالت نبرد آنکہ بنمود و بود
کہ چوں عاریت برکشند از سرش	بماند کہن جامۂ در برش
اگر کوتہی پائے چوبیں مبند	کہ در چشمِ طفلاں نمائی بلند
وگر نقرہ اندودہ باشد نحاس	تواں خرج کردن برِ ناشناس
منہ جانِ من آب زر بر پشیز	کہ صرّافِ دانا نگیرد بچیز
زراندودگاں را بآتش برند	پدید آید آنگہ کہ مس یا زرند

حکایت

ندانی کہ بابائے کوہی چہ گفت	بمردے کہ ناموس راشب نخفت
بروجانِ بابا دراخلاص پیچ،	کہ نتوانی از خلق بربست ہیچ
کسانیکہ فعلت پسندیدہ اند	ہنوز از تو نقشِ بروں دیدہ اند

ملاحوں کا سردار۔ بست تجھے کافی ہے۔ بخار۔ کھجا تارہ۔ اخلاص نیت۔ خالص اللہ کے لئے۔ بیمغز پوست۔ عبادت جس میں خلاص نہ ہو محض چھلکا ہے۔ جو بیکار ہے۔ زنّار۔ جنیو۔ مغ۔ آتش پرست۔ دلق۔ گدڑی۔ پندار خلق۔ لوگ دکھاوا۔ مکن۔ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی جوانمردی ظاہر نہ کر یعنی درویشانہ لباس پہنکر درویشی کا اظہار نہ کرے۔ چو مردی نمودی لیکن اگر ایسا کرتے ہی ہو تو پھر اس کی لاج رکھو۔ باندازۂ بود۔ یعنی جتنا ہو اتنا ہی دکھاؤ۔ خجالت۔ شرمندگی۔ عاریت۔ مانگے ہوئے کپڑے کوتہی۔ اگر تو پست قد ہے۔ نقرہ۔ چاندی نحاس۔ تانبہ۔ ناشناس۔ اناڑی۔ پشیز۔ پیسہ۔ زراندودگاں۔ ملع کی چیزوں کو آگ پر تپا کر پرکھا جاتا ہے۔ تو اگر تو بھی ملع سازی کریگا۔ جہنم کی آگ میں تپیگا۔ بابا کوہی۔ پہاڑی قلندروں کا سردار۔ کہ ناموس را۔ ریاکاری کے لئے۔ دراخلاص پیچ۔ اخلاص پیدا کر۔ کہ نتوانی۔ مخلوق خدا سے تو کچھ فائدہ حاصل نہیں کرسکتا۔ فعلت۔ تیرا کام۔ نقش بروں۔ ظاہری نقش۔

چه قدر آورد بندهٔ حورویس[1] | که زیر قبا دارد اندام پیس
نشاید بدستان شدن در بهشت | که بازت رود چادر از روی زشت

حکایت طفل روزه دار

شنیدم که نابالغے روزه داشت | بصد محنت آورد روزے بچاشت
زکتابش آں روز سابق نبرد | بزرگ آمدش طاعت از طفل خرد
پدر دیده بوسید و مادر سرش | فشاندند بادام[2] و زر بر سرش
چو بروے گذر کرد یک نیمه روز | فتاد اندرو زآتش معده سوز
بدل گفت اگر لقمه چندے خورم | چه داند پدر غیب یا مادرم،
چو روئے پسر در پدر بود و قوم | نهاں خورد و پیدا بسر برد صوم
که داند چو در بند حق نیستی | اگر بے وضو در نماز ایستی،
پس ایں پیر ازاں طفل ناداں تر است | که از بهر مردم بطاعت در است
کلید در دوزخست آں نماز | که در چشم مردم گزاری دراز
اگر جز بحق میرود جاده[3] ات | در آتش فشانند سجاده ات
نکو سیرت بے تکلف برون | به از پارسائے خراب اندروں
بنزدیک من شب رو راه زن | به از فاسق پارسا پیرہن
یکے بر در خلق رنج آزمائے | چه مزدش دهد در قیامت خدائے
زعمرو اے پسر چشم اجرت مدار | چو در خانهٔ زید باشی بکار
نگویم تواند رسیدن بدوست | دریں ره جز آنکس که درویش اوست

[1] ویس۔ مانند۔ پیس۔ برص۔ دستاں۔ مکر و حیلہ۔ کہ بازت۔ یعنی یہ ریاکاری کی چادر تیرے بدصورت چہرے سے ہٹادی جائیگی اور صحیح خدوخال نمودار ہوجائیں گے۔ نابالغ۔ بچہ۔ چاشت۔ یعنی چوتھائی دن۔ کتاب۔ مکتب۔ سابق۔ پیشگی۔ طاعت۔ عبادت
[2] بادام و زر۔ ان دونوں کو نچھاور کرتے تھے۔ نیمہ روز۔ دوپہر۔ سوز۔ سوزش۔ چہ داند۔ یعنی ماں باپ کو پیٹھ پیچھے کی بات کی کیا خبر ہوسکیگی۔ روئے۔ توجہ۔ پیدا۔ بظاہر۔ صوم۔ روزہ۔ بند۔ خیال۔ از بہر مردم۔ لوگوں کو دکھانے کے لئے۔ کہ در چشم مردم۔ یعنی ریا کے لئے۔
[3] جادہ۔ راستہ۔ سجادہ۔ مصلیٰ۔ خراب اندروں۔ بدباطن۔ شب رو۔ چور۔ رنج آزما۔ تکلیف برداشت کرنے والا۔ اجرت۔ مزدوری۔ کار۔ یعنی خدمتگزاری۔ دریں رہ۔ راہ حق۔ درویش اوست۔ اس کا بھکاری ہے۔

۱ تو بر رہ۔ چونکہ تو راہِ راست پر نہیں ہے اس لئے پچھڑا ہوا ہے۔ گاوے کہ عصار۔ وہ بیل تیلی نے جس کی آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی ہو سارے دن چلنے کے بعد بھی ایک ہی جگہ پر ہے۔ محراب۔ قبلہ۔ اہل کوئے محلّہ والے۔ گرت یعنی اگر عبادت سے خدا مقصود نہیں

رہِ راست رو تا بمنزل رسی ۔۔۔ تو بر رہ[۱] نہ زیں قبل واپسی

چو گاوے کہ عصار چشمش بہ بست ۔۔۔ دواں تا بشب شب ہم آنجا کہ ہست

کسے گر بتابد ز محراب روئے ۔۔۔ بکفرش گواہی دہند اہل کوئے

تو ہم پشت بر قبلہ در نماز ۔۔۔ گرت در خدا نیست روئے نیاز

درختیکہ بیخش بود بر قرار ۔۔۔ بپرور کہ روزے دہد میوہ بار

گرت بیخ اخلاص در بوم نیست ۔۔۔ ازیں بر کسے چوں تو محروم نیست

ہر آنگہ افگند تخم بر روئے سنگ ۔۔۔ جوئے وقت دخلش نیاید بچنگ

منہ آبروئے[۲] ریا را محل ۔۔۔ کہ ایں آب در زیر دارد وحل

چو در خفیہ بد باشم و خاکسار ۔۔۔ چہ سود آبِ ناموس بر روئے کار

بروی و ریا خرقہ سہلست دوخت ۔۔۔ گرش با خدا در توانی فروخت

چہ دانند مردم کہ در جامہ کیست ۔۔۔ نویسندہ داند کہ در نامہ چیست

چہ وزن آورد جائے انبانِ باد ۔۔۔ کہ میزانِ عدلست و دیوانِ داد

مُرائی کہ چندیں ورع مینمود ۔۔۔ بدیدند و ہیچش در انباں نبود

کنند ابرہ[۳] پاکیزہ تر ز آستر ۔۔۔ کہ آں در حجابست و ایں در نظر

بزرگاں فراغ از نظر داشتند ۔۔۔ ازاں پرنیاں آستر داشتند

ور آوازہ خواہی در اقلیم فاش ۔۔۔ بروں حُلّہ کن گو دروں حشو باش

ببازی نگفت ایں سخن بایزید ۔۔۔ کہ از منکر ایمن ترم کز مرید

کسانے کہ سلطان و شاہنشہ اند ۔۔۔ سراسر گدایانِ ایں درگہ اند

طمع در گدا مرد معنی نہ بست ۔۔۔ نشاید گرفتن در افتادہ دست

گرت۔ اگر اخلاص پیدا نہ کروگے تم سے زیادہ کوئی محروم القسمت دوسرا نہ ملے گا۔ دخل۔ آمدنی۔ ۲ آبروئے ریا۔ ریاکاری سے جو آبرو حاصل ہو۔ وحل۔ کیچڑ۔ روئے کار۔ ظاہر۔ گرش۔ اگر اس خرقہ ریا کو خدا کے ہاتھ بھی فروخت کرسکو۔ جامہ۔ تھیلی۔ انبان باد۔ ہوا کا مشکیزہ مرائی۔ ریاکار ۳ ابرہ۔ ابرا۔ نظر۔ یعنی ظاہر۔ پرنیان۔ ایک ریشمین کپڑا ہے۔ فاش۔ ظاہر۔ بروں حلہ کن یعنی ظاہر کو اچھا بنالے۔ حشو۔ بھراؤ۔ بایزید۔ بسطامی رح۔ منکر۔ یعنی جو بزرگی کا قائل نہیں۔ مرید۔ چونکہ وہ واقف ہے تو عبادت کا راز فاش کرسکتا ہے جو نمود و شہرت کا باعث بن سکتا ہے۔ ایں درگہ۔ درگاہ خداوندی۔ طمع۔ یعنی بھیک منگوں سے اُمید لگانا بیکار ہے وہ تو خود درماندہ ہیں۔ کسی کی دستگیری کیا کرسکتے ہیں۔

ہماں بہ گرآ لبستنِ[1] جوہری — کہ ہمچوں صدف سر نخود دربری
چو روتے پرستیدنت درخداست — اگر جبرئیلت نہ بیند رواست
ترا پندِ سعدی بسست اے پسر — اگر گوش گیری چو پندِ پدر
گر امروز گفتارِ ما نشنوی، — مبادا کہ فردا پشیماں شوی،

باب ششم در قناعت

خدا را ندانست وطاعت نکرد — کہ بر بخت روزی قناعت نکرد
قناعت تونگر کند مرد را — خبر کن حریصِ جہانگرد را
سکونے بدست آور اے بے ثبات — کہ بر سنگِ[2] گرداں نہ روید نبات
مپرور تن ار مردِ رای و ہشی — کہ او را چو می پروری میکشی،
خرد مند مردم ہنر پرورند — کہ تن پروراں از ہنر لاغرند
کسے سیرتِ آدمی گوش کرد — کہ اوّل سگِ نفس خاموش کرد
خور و خواب تنہا طریقِ دد است — بریں بودن آئین نابخرد است
خنک نیکبختے کہ در گوشۂ — بدست آرد از معرفت توشۂ
براناں کہ شد سرِّ حق آشکار — نکردند باطل بر و اختیار
ولیکن چو ظلمت[3] نداند ز نور — چہ دیدارِ دیوش چہ رخسارِ حور
تو خود را از اں درچہ انداختی — کہ چہ را ز رہ باز نشناختی ،
بر اوجِ فلک چوں پرد جرّہ باز — کہ در شہپرش بستہ سنگِ آز
گرش دامن از چنگِ شہوت رہا — کنی رفت تا سدرۃ المنتہیٰ

[1] آبستن جوہری۔ تیرے اندر اگر جوہر ہے۔ چو روی۔ جب مقصود خدا ہے تو جبرئیل کو بھی عبادت کا پتہ نہ چلنا چاہیئے۔ گوشش گیری۔ تو مان لے۔ قناعت۔ تھوڑے پر صبر کرنا زیادہ کی ہوس نہ کرنا۔ خبر کن۔ خبر کردو۔ چو می پروری یعنی تن پروری دراصل تن کشی ہے۔

[2] سنگِ گردان۔ جو پتھر اپنی جگہ قائم نہ رہے۔ لاغر۔ یعنی محروم کیسے۔ انسانی سیرت وہ حاصل کرسکتا ہے۔ جو پہلے اپنے نفس کے کتے کو خاموش کرلے۔ نابخرد۔ پاگل۔ خنک خوش نصیب۔ بدست آرد۔ حاصل کرے۔ بر و اختیار۔ خدا کے بھید پر جہل ونادانی کو ترجیح نہیں دیتے۔

[3] ظلمت نداند ز نور۔ نور اور تاریکی میں امتیاز نہیں کرتے اُن کے نزدیک دیو کا دیدار اور حور کا رخسار یکساں ہے۔ کہ چہ را ز رہ۔ یعنی کنوئیں اور راستہ میں تجھے امتیاز نہ ہوا۔ جرّہ باز۔ نر باز۔ یعنی روح انسانی۔ آز۔ حرص۔ گرش۔ یعنی اگر روح کو قوتِ شہوانی سے چھڑا لیا۔ تو سدرۃ تک پہنچ سکتی ہے۔ سدرہ بیری کا درخت اُس کو منتہیٰ اس لئے کہا جاتا ہے کہ ملائکہ مدبرہ کی پرواز وہاں ختم ہے۔ اُس سے آگے جناب قدس میں صرف ملائک مہیمہ جا سکتے ہیں۔

ؔلہ ملک خوی۔ فرشتہ صفت۔ ملک۔ عالمِ ملکوت۔ ثریٰ۔ خاک۔ نخست یعنی پہلے آدمی بنو پھر فرشتہ ہونے کی فکر کرنا۔ کرہ۔ بچھیرا۔ یعنی نفسِ امارہ۔ توسن۔ سرکش گھوڑا۔ پالہنگ۔ باگ ڈور۔ تنِ خویشتن۔ یعنی خود کو بھی اور تجھے بھی ہلاک کردے گا۔ خم۔

مٹکا۔ قوت۔ خوراک بقدر زندگی۔ نفس۔ سانس۔ ذکر۔ یادِ خدا۔ بسختی۔ یعنی جبکہ پُر شکم ہونے سے سانس کی آمد و رفت مشکل ہو۔ حکمت۔ دانائی۔ دو چشم و شکم۔ آنکھیں اور پیٹ کسی چیز ہی پر نہیں ہوتے۔ رودہ۔ انتڑی۔ وقید۔ ایندھن۔ ہل من مزید۔ کیا کچھ اور زیادہ ہے۔ عیسیٰ یعنی روح۔ خر۔ حضرت عیسیٰ کی مناسبت سے مذکور ہے مراد جسم ہے۔ جوِ خر۔ یعنی غذائے روحانی کے عوض غذائے جسمانی نہ خرید۔ دد۔ درندہ۔ دام۔ جال۔ پلنگ۔ یعنی جب چیتا لالچ میں پھنس جاتا ہے تو چوہے کی طرح گرفتار ہو جاتا ہے۔ پنیر۔ مشہور ہے کہ چیتے کو پنیر کھلا کر تابع بنایا

بکم کردن از عادتِ خویش خورد	تواں خویشتن را ملک خوئے کرد
کجا سیرِ وحشی رسد در مَلک	نشاید پرید از ثریٰ تا فلک
نخست آدمی سیرتے پیشہ کن	پس آنگہ مَلک خوئی اندیشہ کن
تو بر کرّۂ توسنے بر کمر	نگر تا نہ پیچد ز حکمِ تو سر
کہ گر پالہنگ از کفت در گسیخت	تنِ خویشتن کشت و خونِ تو ریخت
باندازہ خور زاد اگر مردمی،	چنیں پُر شکم آدمی یا خمی
درون جائے ذکر است و قوت و نفس	تو پنداری از بہرِ نانست و بس
کجا ذکر گنجد کز انبارِ آز	بسختی نفس میکند پا دراز
ندارند تن پروراں آگہی،	کہ پر معدہ باشد ز حکمت تہی
دو چشم و شکم پُر نگردد بہیچ	تہی بہتر ایں رودۂ پیچ پیچ
چو دوزخ کہ سیرش کنند از وقید	دگر بانگ دارد کہ ہل من مزید
ہمی میردت عیسیٰ از لاغری	تو در بندِ آنی کہ خر پروری
بدیں اے فرومایہ دنیا مخر	جوِ خر با نجیل عیسیٰ مخر
مگر می ندانی کہ دَد را و دام	نینداخت جز حرصِ خوردن بدام
پلنگے کہ گردن کشد بر وحوش	بدام افتد از بہرِ خوردن چو موش
چو موش آنکہ نان و پنیرش خوری	بدامش در افتی و تیرش خوری

حکایت

مرا حاجیے شانۂ عاج داد	کہ رحمت بر اخلاقِ حجّاج باد
شنیدم کہ بارے سگم خواندہ بود	کہ از من بنوعے دلش ماندہ بود

جاتا ہے۔ شانہ عاج۔ ہاتھی دانت کا کنگھا۔ سگم خواندہ بود۔ یعنی ایک بار ناراضی کے وقت انھوں نے مجھے کتا بھی کہا تھا۔

ل بیندا ختم۔ میں نے کنگھا پھینک کر کہا یہ ہڈی کسی دوسرے کتے کو دینا۔ پندار جب میں اپنا سرکہ کھا لینے کا عادی ہوں تو مجھے حلوے والے کی سختی برداشت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کہ سلطان۔ پھر تری نگاہ میں گداو شاہ ایک ہوں گے۔ خسرو۔ بادشاہ۔

بیندا ختم شانہ کیں استخواں	نمی بایدم دیگرم سگ مخواں
مپندار چوں سرکۂ خود خورم	کہ جور خداوندِ حلوا برم ،
قناعت کن اے نفس براندکے	کہ سلطان و درویش بینی یکے ،
چرا پیش خسرو بخواہش روی	چو یکسو نہادی طمع خسروی
وگر خود پرستی شکم طبلہ کن	درِ خانۂ این و آں قبلہ کن

حکایت

یکے با طمع پیشِ خوارزم شاہ	شنیدم کہ شد بامدادِ پگاہ
چو دیدش بخدمت دوتا گشت و راست	دگر روئے بر خاک مالید و خواست
پسر گفتش اے بابکِ ناجوئے	یکے مشکلت می بپرسم بگوئے
نگفتی کہ قبلہ است خاکِ حجاز	چرا کردی امروز ازیں سو نماز
مبر طاعتِ نفسِ شہوت پرست	کہ ہر ساعتش قبلۂ دیگرست
مبر اے برادر لبفرمانش دست	کہ ہر کس کہ فرماں نبردش برست
قناعت سرافرازد اے مردِ ہوش	سر پُر طمع بر نیاید ز دوش
طمع آبروئے تواقر بریخت	برائے دوجَو دامنِ دُر بریخت
چو سیراب خواہی شدن ز آب جوئے	چرا ریزی از بہرِ برف آبروئے
مگر ز تنعم شکیبا شوی	وگرنہ ضرورت بدرہا شوی
برو خواجہ کوتاہ کن دستِ آز	چہ می بایدت ز آستینِ دراز
کسے را کہ درجِ طمع در نوشت	نباید بکس عبد و خادم نبشت
توقع براند ز ہر مجلست	بران از خودش تا نراند کست

ل شکم طبلہ کن۔ پیٹ کا طبلہ بجا بجا کر ہر ایک کے گھر کو قبلہ حاجات بنا تا پھر خوارزم شاہ۔ یعنی شہر خوارزم کا بادشاہ۔ شد۔ گیا۔ دوتا گشت۔ دوہرا ہو گیا۔ خواست۔ سوال کیا۔ بابک۔ بابا۔ نگفتی۔ تونے کہا تھا۔ ازیں سو۔ یعنی بادشاہ کی جانب۔ طاعت۔ فرمانبرداری۔

ع۱۰ دست بفرماں بردن۔ اطاعت کرنا۔ سرِ پرطمع۔ جس سر میں لالچ ہوتا ہے کبھی بلند نہیں ہوتا۔

ل۳ تواقر۔ وقار۔ در۔ یعنی وقار۔ تنعم۔ عیش پر شکیبا۔ صابر۔ ز آستین دراز یعنی لباس فاخرہ۔ درج۔ ڈبیہ۔ نباید۔ یعنی

ع۶ ضدا شتوں کے نیچے حسب دستور اپنے آپ کو خادم اور بندہ لکھنے کی کیا ضرورت

توقع۔ یعنی لالچ کی وجہ سے تو مجلسوں میں دھکے کھاتا ہے تو لالچ ہی کو دھکے دیدے۔

حکایت

یکے را تب[1] آمد ز صاحب دلاں — کسے گفت شکر بخواہ از فلاں
بگفت اے پسر تلخئ مردنم — بہ از جورِ روئے ترش بردنم
شکر عاقل از دست آنکس نخورد — کہ روُ از تکبر بروُ سرکہ کرد
مرو در پئے ہر چہ دل خواہدت — کہ تمکین تن نورِ جاں کاہدت
کند مرد را نفسِ امّارہ خوار — اگر ہوشمندی عزیزش مدار
وگر ہرچہ باشد مرادش خوری — ز دوراں بسے نامرادی بری
تنورِ شکم دمبدم تافتن — مصیبت بود روزِ نایافتن[2]
بہ تنگی بریزاندت روئے رنگ — چو وقتِ فراخی کنی معدہ تنگ
کشد مرد پُر خوارہ بارِ شکم — وگر در نیابد کشد بارِ غم
شکم بندہ بسیار بینی خجل — شکم پیشِ من تنگ بہتر کہ دل

حکایت در مذلّتِ بسیار خوردن

چہ آوردم از بصرہ[3] دانی عجب — حدیثے کہ شیریں تر است از رطب
تنے چند در خرقہ راستاں — گذشتیم برطرفِ خرماستاں
یکے درمیاں معدہ انبار بود — ز پُرخوارئے خویش پُر خوار بود
میاں بست مسکین و شد بر درخت — وز انجا بگردن در افتاد سخت
نہ ہر بار خرما تواں خورد و بُرد — لتِ انبانِ بد عاقبت خورد و مُرد
رئیسِ دہ آمد کہ ایں را کہ کشت — بگفتم مزن بانگ برما درشت

---

[1] تب۔ بخار۔ شکر یعنی گلقند۔ بگفت۔ یعنی موت کی تلخی۔ کسی کی ترشروئی سے بہتر ہے۔ رو سرکہ کردن۔ ترشروئی کرنا۔ کہ تمکین تن۔ یعنی خواہشات جسمانی کے تابع ہونے سے روح میں بے نوری پیدا ہوتی ہے۔ نفسِ امارہ۔ جو کہ برائیوں پر اکساتا ہے۔ عزیز۔ غالب۔ وگر۔ اگر نفسِ امارہ کی خواہشات کو پورا کرتے رہو گے۔ دنیا سے بے مراد جاؤ گے۔

[2] روزِ نایافتن مصیبت کے وقت معدہ تنگ۔ یعنی اگر ہر وقت معدہ کو پُر رکھو گے تو ذرا سی پریشانی میں آبرو کھو بیٹھو گے۔ پُر خوارہ۔ یعنی بسیار خور کبھی بدہضمی سے مرتا ہے کبھی نہ کھانے کے غم سے۔ شکم بندہ۔ پیٹ کا غلام۔ خجل۔ شرمندہ۔ پیشِ من۔ میرے نزدیک کہ دل۔ یعنی اس دل سے جو معرفت سے خالی ہو۔ خالی پیٹ بہتر ہے۔

[3] بصرہ۔ عراق کا مشہور شہر جس میں کھجوریں بکثرت ہوتی ہیں۔ رطب۔ تازہ کھجور۔ راستاں۔ صوفیا۔ خرماستان۔ نخلستان۔ معدہ انبار۔ بسیار خور۔ پُر خوار۔ ذلیل شد بر درخت۔ درخت پر چڑھ گیا۔ بگردن۔ یعنی گردن کے بل گر پڑا۔ لتِ انبان۔ بسیار خور۔ مزن۔ ہم پر نہ چیخ۔

شکم[1] دامن اندر کشیدش ز شاخ — بود تنگ دل رودگانے فراخ
شکم بندِ دست ست و زنجیر پائے — شکم بنده نادر پرستد خدائے
سراسر شکم شد ملخ لاجرم — بپایش کشد مورِ کوچک شکم
برو اندرونے بدست آر پاک — شکم پُر نخواہد شد الا بخاک

حکایت

شکم صوفیے را زبوں کرد و فرج — دو دینار بہر دواں کرد خرج
یکے گفتش از دوستاں در نہفت — چہ کردی بدیں ہر دو دینار گفت
بدینارے از پشت راندم نشاط[2] — بدیگر شکم را کشیدم سماط
فرومایگی کردم و ..... ابلہی — کہ ایں ہمچناں پُر نشد واں تہی
غذا گر لطیف است و گر سرسری — چو دیرت بدست افتد خوشخوری
سر آنگہ بہ بالیں نہد ہوشمند — کہ خوابش بقہر آورد در کمند
مجالِ سخن تا نیابی مگوئے — چو میداں نہ بینی نگہدار گوئے
مگوی و منہ تا توانی قدم — از اندازه بیروں و ز اندازه کم

حکایت

یکے نیشکر داشت در طبقری[3] — چپ و راست گردید بر مشتری
بصاحبدلے گفت در کنج ده — کہ بستان و چوں دست یابی بده
بگفت آں خردمند نیکو سرشت — جوابے کہ بر دل بباید نوشت
ترا صبر بر من نباشد مگر — ولیکن مرا باشد از نیشکر
حلاوت ندارد شکر در نیش — چو باشد تقاضائے تلخ از پیش

[1] شکم۔ اُس کو اس کے پیٹ نے درخت سے گرایا۔ بود تنگ دل۔ جس کی آنتیں پھیلی ہوئی ہیں۔ وہ ہمیشہ رنجیدہ رہتا ہے۔ شکم بنده۔ پیٹ کا غلام۔ ملخ۔ ٹڈی۔ ٹڈی کا پیٹ بہت بڑا ہوتا ہے۔ بدست آر۔ حاصل کر۔ بخاک۔ مرنے کے بعد۔ شکم صوفی را۔ یعنی ایک صوفی کے پاس صرف دو دینار تھے۔ اُس نے دونو پیٹ اور شرمگاہ کی ضرورت میں خرچ کر ڈالے۔ نہفت۔ پوشیدہ۔ [2] نشاط از پشت راندن۔ جماع کرنا۔ سماط۔ دستر خوان۔ ایں۔ پیٹ۔ واں تہی۔ یعنی کمر مادہ منویہ سے خالی نہ ہوئی شہوت باقی ہے۔ لطیف۔ عمده۔ بقہر آورد۔ مجبور کردے۔ مجال۔ میدان۔ گلو۔ یعنی انسان کا قول و فعل جچا تلا ہونا چاہیے۔ [3] طبقری۔ ایک گاؤں کا نام ہے۔ مشتری۔ خریدار۔ کہ بستان۔ خرید لو۔ قیمت جب ہوگی دیدینا۔ سرشت۔ اصل۔ ترا۔ یعنی تو قرض وصول کرنے میں صبر سے کام نہ لے گا۔ لیکن میں نیشکر نہ خریدنے میں صابر ہوں۔ حلاوت۔ شیرینی۔ در پیش۔ اپنے گنے میں۔

ل ختن۔ ترکستان کا علاقہ ہے۔ حریر۔ ریشم۔ دست ہاتھ۔ بادشاہی خلعت۔ تشریف۔ خلعت۔ قالی۔ قالین۔ مکن۔ زمیں بوسی نہ کرد۔ ناں خورش سالن۔ طبخ۔ سالن۔ خوان لیغما۔ لنگر۔ کہ مقطوع یعنی شرم کرنے والا ہو کا رہتا ہے۔ ۵ قبا بست۔ قبا کو سیٹا۔ چابک جلد۔ نوردید دست۔ یعنی آستین چڑھائی۔

حکایت

امیر ختن[1] جامۂ از حریر
بپوشید و بوسید دست وزیں
چہ خوبست تشریفِ شاہِ ختن
گر آزادۂ برزمیں خسپ و بس

بہ پیرے فرستاد روشنضمیر
کہ بر شاہِ عالم ہزار آفریں
وزو خوب تر خرقۂ خویشتن
مکن بہر قالی زمیں بوس کس،

حکایت

یکے نان خورش جز پیازے نداشت
پراگندہ گفتش اے خاکسار
بخواہ و مدار از کس اے خواجہ باک
قبا بست[5] و چابک نوردید دست
شنیدم کہ میگفت و خوش میگریست
بلا جوئے باشد گرفتارِ آز
جوینے[3] کہ از سعیِ بازو خورم
چہ دلتنگ خفت آں فرومایہ دوش

چو دیگر کساں برگ و سازے نداشت
برو طبخے از خوانِ لیغما بیار
کہ مقطوعِ روزی شود شرمناک
قبایش دریدند و دستش شکست
کہ اے نفس خود کردہ را چارہ چیست
من و خانہ من بعد و نان و پیاز
بہ از میدہ برخوانِ اہلِ کرم،
کہ بر سفرۂ دیگراں داشت گوش

حکایت

یکے گربہ درخانۂ زال بود
رواں شد بمہماں سرائے امیر
چکاں خونش از استخواں میدوید
اگر جستم از دستِ ایں تیرزن

کہ برگشتہ ایّام و بدحال بود
غلامانِ حاکم زدندش بہ تیر
ہمیگفت از ہول جاں میدوید
من و موش و ویرانۂ پیرزن

قبا کشش۔ یعنی جب لنگر کا کھانا لینے گیا تو قبا بھی جھگڑے میں پھٹ گئی۔ اور ہاتھ میں بھی چوٹ آئی۔ خوش میگریست۔ بہت رویا۔ خود کردہ۔ یعنی اپنے کئے کا کیا علاج۔ آز۔ حرص۔ من و خانہ۔ یعنی اس کے بعد میں ہوں اور گھر اور روٹی اور پیاز۔ ۳ جوینے۔ جو کی ایک روٹی۔ گوش داشتن۔ نظر رکھنا۔ زال۔ بڑھی۔ برگشتہ ایام ناساز گار زمانہ۔ میدوید۔ اس حالت میں دوڑ رہی تھی کہ خون اس کی ہڈیوں سے ٹپک رہا تھا۔ اگر جستم۔ یعنی وہ بلی یہ کہہ رہی تھی۔ من و موش۔ میں ہوں گی اور چوہے اور بڑھیا کا ویران گھر یعنی اس ہی پر قناعت کروں گی۔

لے زخم نیش۔ یعنی ڈنک کے زخم کے ہوتے ہوتے۔ دوشاب۔ شیرہ انگور۔ خرسند۔ خوش۔ لے طفل یعنی بچہ کے دانت نکل آئے تھے ماں کا دودھ کافی نہ تھا۔ کہ من۔ فکر کا بیان ہے۔ برگ۔ توشہ۔ مخور یعنی شیطان کے ڈرانے سے اتنا نہ ڈر کہ جان جاتی رہے۔ جس نے دانت دیئے ہیں روٹی بھی دے گا۔

نیر زد عسل جانِ من زخمِ نیش[1]	قناعت نکوتر بدو شابِ خویش
خداوند ازاں بندہ خرسند نیست	کہ راضی بقسمِ خداوند نیست

حکایت مردِ کوتاہ نظر وزنِ عالی ہمت

یکے طفل دنداں برآوردہ بود	پدر سر بفکرت فرو بردہ بود
کہ من نان و برگ از کجا آرمش	مروّت نباشد کہ بگذارمش
چو بیچارہ گفت ایں سخن پیشِ جُفت	نگر تا زن او را چہ مردانہ گفت
مخور ہولِ ابلیس تا جاں دہد	ہماں کس کہ دنداں دہد ناں دہد
تواناست آخر خداوندِ روزی	کہ روزی رساند تو چندیں مشور[2]
نگارندۂ کودک اندر شکم	نویسندۂ عمر و روزیست ہم
خداوندگارے کہ عبدے خرید	بدارد فکیف آنکہ عبد آفرید
ترا نیست آں تکیہ بر کردگار	کہ مملوک را بر خداوندگار
شنیدی کہ در روزگارِ قدیم	شدے سنگ در دستِ ابدال سیم
نہ پنداری ایں[3] قول معقول نیست	چو قانع شدی سیم و سنگت یکیست
چو طفل اندروں دارد از حرص پاک	چہ مشتے زرش پیش او چہ مشت خاک
خبر دہ بدرویشِ سلطاں پرست	کہ سلطاں ز درویش مسکیں ترست
گدا را کند یک درم سیم سیر	فریدوں بملک عجم نیم سیر
نگہبانیٔ ملک و دولت بلاست	گدا پادشاہ ست و نامش گداست
گدائے کہ بر خاطرش بند نیست	بہ از پادشاہے کہ خرسند نیست

۲ مشور۔ پریشان نہ ہو۔ نگارندہ۔ جو ذات ماں کے پیٹ میں بچّہ کی تصویر بناتی ہے وہی عمر اور روزی مقرر کرتی ہے فکیف۔ پس کیونکر۔ ابدال۔ وہ اولیاء اللہ جن کے ہاتھ میں نظام کائنات ہے مشہور ہے کہ تمام دنیا میں ستر ہیں جن میں سے چالیس ملک شام میں رہتے ہیں ان میں سے جب کوئی مرجاتا ہے تو دوسرا اس کا بدل بن جاتا ہے۔ ۳ ایں قول۔ یعنی ابدال کے ہاتھ میں مٹی کا چاندی بن جانا۔ معقول نیست۔ سمجھ میں آنیوالی نہیں۔ چو قانع شدی۔ اس بات کا صحیح مطلب یہ ہے کہ اگر تجھ میں قناعت آجائے پھر تیرے لئے چاندی اور پتھر کی ایک حقیقت ہے۔ چو طفل۔ بچہ حرص سے خالی ہوتا ہے تو اس کے نزدیک سونے اور خاک کی مٹھی یکساں ہے۔ نیم سیر۔ آدھا پیٹ بھرا۔ گدا پادشاہ۔ چونکہ بے فکر ہے۔ خرسند۔ خوش۔

۱۰

بخسپند خوش روستائی و جفت — بذوقے کہ سلطاں در ایوانؔ[1] نخفت

چو سیلاب خواب آمد و مرد بُرد — چہ بر تخت سلطاں چہ بر دشتِ کُرد

اگر پادشاہ است وگر پینبہ دوز — چو خفتند گرد د شبِ ہر دو روز

چو بینی تونگر سر از کبر مست — برو شکرِ یزداں کن اے تنگدست

نداری بحمد اللہ آں دسترس — کہ برخیزد از دستت آزارِ کس

حکایت

ربا[2] خوارے از نردبانے فتاد — شنیدم کہ ہم در نفس جاں بداد

پسر چند روزے گرِستن گرفت — دگر با حریفاں نشستن گرفت

بخواب اندرش دید و پرسید حال — کہ چوں رستی از حشر و نشر و سوال

بگفت اے پسر قصہ بر من مخواں — بدوزخ در افتادم از نردباں

حکایت

شنیدم کہ صاحبدلے نیک مرد — یکے خانہ بر قامتِ خویش کرد

کسے گفت میدانمت دسترس — کزیں خانہ بہتر کنی گفت بس

چہ میخواہم از طارم افراشتن — ہمینم بس از بہر بگذاشتن

مکن خانہ بر راہِ[3] سیل اے غلام — کہ کس را نگشت ایں عمارت تمام

نہ از معرفت باشد و عقل و رائے — کہ بر رہ کند کاروانے سرائے

حکایت

یکے سلطنت رانِ صاحب شکوہ — فرو خواست رفت آفتابش بکوہ

بشیخے دراں بقعہ کشور گذاشت — کہ در دودہ قائم مقامے نداشت

---

[1] ایوان۔ محل۔ چہ بر تخت۔ یعنی تختِ شاہی اور صحرا گدا برابر ہے۔ پینبہ دوز۔ پرانے کپڑوں سے چیزیں تیار کرنے والا۔ گردد۔ یعنی دونوں کی رات کٹ ہی جاتی ہے۔ اے تنگدست۔ یعنی تو اس پر شکر کر کہ تجھ میں دوسروں کو ستانے کی طاقت ہی نہیں ہے۔

[2] ربا۔ سود۔ نردبان۔ سیڑھی۔ ہم در نفس۔ اسی وقت۔ دگر۔ پھر۔ حشر و نشر یعنی نکیرین کا معاملہ۔ بدوزخ۔ یعنی سیڑھی سے سیدھا دوزخ میں جا کر گرا۔ قامت۔ قد۔ کرد۔ بنایا۔ دسترس۔ قدرت۔ بس۔ اتنا ہی گھر کافی ہے۔ طارم۔ بالا خانہ۔ بگذاشتن۔ یعنی زندگی گذارنے کے لئے۔

[3] بر راہِ سیل۔ بہاؤ پر۔ کہ بر رہ کند۔ یعنی یہ عقل کی بات نہیں کہ قافلہ راستہ میں منزل بنا بیٹھے۔ فرو خواست رفت۔ یعنی اس کا آفتابِ عمر غروب کے قریب تھا۔ بشیخے۔ یعنی ملک کا وارث ایک بزرگ کو بنا دیا چونکہ خاندان میں اس کا کوئی جانشین نہ تھا۔

کوس۔ نقارہ۔ خلوت۔ تنہائی۔ لشکر کشیدن گرفت۔ فتوحات کے لئے لشکر کشی شروع کردی۔ سخت بازو۔ زور آور۔ زخصم۔ بہت سے دشمنوں [کو] مار ڈالا پھر بھی کچھ لوگ باہم جمع ہوگئے۔ چناں۔ یعنی اُس کو سخت گھیرے میں لے لیا کہ وہ تیروں اور پتھروں کی بوچھاڑ سے تنگ آگیا۔ کہ صعبم فروماندہ۔ میں سخت عاجز آگیا ہوں۔ ہمت۔ توجہ باطنی۔ چرا نیم نانے۔ یعنی درویشی پر قناعت کرکے کیوں آرام سے نہ سویا۔ ندانست۔ قارون نعمت پرست یہ نہ سمجھ سکا کہ عافیت گوشہ ہی میں ہے۔ کمالست۔ یعنی شریف انسان کی شرافت اُس کا کمال ہے اگر اس کے پاس پیسہ نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ مپندار۔ دولت مند ہو جانے سے طبیعت کا کمینہ پن زائل نہیں ہوتا۔ در نیابد۔ نہ پائے۔ نہاد۔ اصل۔ کاصل۔ جب جڑ موجود ہے تو شاخ نکل ہی آئے گی۔ مردمی۔ انسانیت۔ نعمت نہادن۔ دولت کو جمع کرنا۔ کہ ناخوش۔ یعنی رُکا ہوا پانی سڑ جاتا ہے۔

چو خلوت نشیں کوسِ دولت شنید — دگر ذوق در کنجِ خلوت ندید
…پ وراست لشکر کشیدن گرفت — دلِ پُردلاں زور میدن گرفت
چناں سخت بازو شد و تیز چنگ — کہ با جنگ جویاں طلب کرد جنگ
زخصمِ پراگندہ خلقے بکشت — دگر جمع گشتند ہم رای و پشت
چناں در حصارش کشیدند تنگ — کہ عاجز شد از تیر باران و سنگ
بر نیکمردے فرستاد کس — کہ صَعُبَم فرو ماندہ فریاد رس
بہمّت مدد کن کہ شمشیر و تیر — نہ در ہر وغائے بود دستگیر
چو بشنید عابد بخندید و گفت — چرا نیم نانے نخورد و نخفت
ندانست قارونِ نعمت پرست — کہ گنجِ سلامت بکنج اندرست

۱۰ گفتار اندر صبر بر ناتوانی بامید بہروزی

کمالست در نفسِ مردِ کریم — گرش زر نباشد چہ نقصان و بیم
مپندار گر سفلہ قاروں شود — کہ طبعِ لئیمش دگرگوں شود
وگر در نیابد کرم پیشہ ناں — نہادش توانگر بود ہمچناں
سخاوت زمین است و سرمایہ زرع — بدہ کاصل خالی نماند ز فرع
خدائے کہ از خاک مردم کند — عجب دارم ار مردمی گم کند
زنعمت نہادن بلندی مجوئے — کہ ناخوش کند آب استادہ بوئے
بہ بخشندگی کوش کآب رواں — بسیلش تفقّد کند آسماں
گر از جاہ و دولت بیفتد لئیم — دگربارہ نادر شود مستقیم

تفقّد۔ مہربانی۔ لئیم۔ یعنی اگر کسی کمینہ کی دولت جاتی رہے تو پھر اُس کا کام بگڑ جاتا ہے۔

ـلہ قیمت گوہری۔ تو صاحب ہنر ہے۔ کلوخ۔ یعنی کمینہ ڈھیلے کی طرح ہے۔ گاز۔ سنار کی قینچی۔ آبگینہ۔ جوہر۔ کجاماند۔ یعنی سکندری آئینہ زنگ کو ن لگا رہنے دیتا ہے۔ ـلہ زنارتیغ عمرو۔ یعنی عمرو بن لیث کے زمانہ میں پیدا ہوا تھا۔ میوۂ تازہ۔ یعنی اس کے نوجوان لڑکا تھا۔ عجب۔ یعنی اس کا قد سرو کا سا تھا اور ٹھوڑی سیب جیسی تو تعجب تھا کہ سرو پر سیب کیسے لگا۔ زشوخی۔ یعنی چونکہ اس کے حسن پر لوگ فریفتہ ہوتے تھے تو بڑے میاں نے مناسب سمجھا کہ لڑکے کا سر منڈوا دیں موسیٰ۔ استرہ۔ کہن عمر۔ کوتہ امید۔ بوڑھا۔ دست موسیٰ حضرت موسیٰ کا ہاتھ منور ہو جاتا تھا۔ سر تیزی۔ شرارت تیز استرے کا سر بھی تیز ہوتا ہے۔ زباں بر نہاد۔ زبان کھولی۔ یعنی استرے نے اپنا پھلکا نکالا۔ ـلہ بموئے۔ چونکہ استرے نے اس کے بال مونڈ کر اس کا حسن کم کر دیا اس سزا میں اُس کا پھل اس کے پیٹ میں کر دیا یعنی بال مونڈنے کے بعد

دگر قیمت گوہری غم مدار	کہ ضائع نگرداندت روزگار
کلوخ ارچہ افتادہ باشد براہ	نہ بینم کہ دروے کند کس نگاہ
وگر خردۂ زر زدندانِ گاز،	بیفتد بشمعش بجویند باز،
بدر میکنند آبگینہ ز سنگ	کجاماند آئینہ در زیر زنگ
پسندیدہ و نغز باید خصال	کہ گاہ آید و گہ رود جاہ و مال

حکایت در معنی آسانی در پئے دشواری

شنیدم ز پیران شیریں سخن	کہ بود اندریں شہر پیرے کہن
بسے دیدہ شاہان و دوران وام	سر آوردہ عمرے ز تاریخ عمرو،
درختِ کہن میوۂ تازہ داشت	کہ شہر از نکوئی پر آوازہ داشت
عجب در زنخدانِ آں دلفریب	کہ ہرگز نبود ست بر سرو سیب
زشوخی و مردم خراشید نش	فرج دید در سر تراشید نش
بموسیٰ کہن عمر کوتہ امید	سرش کرد چوں دستِ موسیٰ سپید
زسر تیزی آں آہنِ سنگ زاد	بعیب پری رخ زباں بر نہاد
بموئے کہ کرد از نکوئیش کم	نہادند حالی سرش در شکم
چو چنگ از خجالت سرِ خوبروئے	نگونسار و در پیشش افتادہ موے
یکے را کہ خاطر در و رفتہ بود	چو چشمانِ دلبندش آشفتہ بود
کسے گفت جور آزمودی و درد	دگر گردِ سودائے باطل مگرد
زمہرش بگرداں چو پروانہ پشت	کہ مقراض شمع جمالش بکشت

استرے کو بند کر دیا۔ چو چنگ۔ بال منڈتے وقت اُس حسین کا سر شرمندگی کی وجہ سے جھکا ہوا تھا اور منڈے ہوئے بال سامنے پڑے تھے۔ چشمان۔ یعنی جس طرح کے اُس معشوق کی آنکھیں کسی سے مانوس نہیں ہوتیں اسی طرح یہ بھی دیوانہ مزاج ہے۔ مقراض۔ قینچی۔

ل تردامناں ۔ فاسق لوگ ۔ پسر ۔ لڑکا خوش طبع اور خوبصورت ہونا چاہئے ۔ باپ سے کہو کہ چالیس سال کی عمر کے بعد اس کے بال منڈوالے ۔ بزرگاں ۔ یعنی بزرگوں پر اگر کوئی مصیبت بھی آتی ہے تو وہ زائل ہو جاتی ہے اور وہ پھر اپنی اصل حالت پر آجاتے ہیں تو ان کی مثال آفتاب کی سی ہے جو غروب کے بعد پھر اپنی چمک دمک کے ساتھ طلوع ہوتا ہے اور شریروں کی مثال چنگاری کی سی ہے جو پانی میں پڑ کر بجھ جاتی ہے ۔ ز ظلمت ۔ تاریکی اور مصیبت سے گھبرانا نہیں چاہئے اُس کے بعد ہی آب حیات اور راحت میسر آتی ہے سلہ شب آبستن ۔ یعنی شب کی تاریکی کے پیٹ سے ہی صبح کا نور نمودار ہوتا ہے ۔ اگر مصیبت در پیش ہے تو اُس میں ہی سے راحت پیدا ہوگی ۔ نہ در اسپ ۔ یعنی یہ اشعار رزمیہ نہیں ہیں بلکہ ان میں اصلاحِ نفس سے متعلق مضامین ہیں ۔ چہ ۔ یعنی اپنے نفس کا قیدی اور دشمن کا قیدی برابر ہے ۔ عناں ۔ یعنی جو نفس کو حرام میں مبتلا ہونے سے روکے وہ بہادری میں رستم و سام سے بھی بڑھا ہوا ہے ۔ سلہ کس از چو تو ۔ یعنی جبکہ تو اس قدر کمزور ہے کہ اپنے نفس پر بھی غالب نہیں آسکتا تو تجھے تیرا دشمن کیا ڈرے گا ۔ خود ۔ یعنی روح ۔ ہمانا ۔ یعنی تکبر اور حرص اس شہر کے کمینے ہیں ۔

برآمد خروشش از ہوادار چیست ‏ ‏ ‏ کہ تردامناں را بود عہد سست
پسر خوش منش باید و خوبروئے ‏ ‏ ‏ پدر گو بچہلش بیندازموئے
مراجاں بمہرش برآمیخت است ‏ ‏ ‏ نہ خاطر بموئے درآویخت است
چو روئے نکو داری اندُہ مخور ‏ ‏ ‏ کہ موی ار بیفتد بروید دگر
نہ پیوستہ رزخوشۂ تر دہد ‏ ‏ ‏ گہے برگ ریزد گہے بر دہد
بزرگاں چو خور در حجاب اوفتند ‏ ‏ ‏ حسوداں چو اخگر در آب اوفتند
بروں آید از زیرِ ابر آفتاب ‏ ‏ ‏ بتدریج و اخگر بمیرد در آب
ز ظلمت مترس اے پسندیدہ دوست ‏ ‏ ‏ چہ دانی کہ آبِ حیات اندروست
نہ گیتی پس از جنبش آرام یافت ‏ ‏ ‏ نہ سعدی سفر کرد تا کام یافت
دل از بے مرادی بفکرت مسوز ‏ ‏ ‏ شب آبستن است اے برادر بروز

باب ہفتم در تربیت

سخن در صلاحست و تدبیر و خوئے ‏ ‏ ‏ نہ در اسپ و میدان و چوگان و گوئے
چہ با دشمنِ نفس ہمخانۂ ‏ ‏ ‏ چہ در بندِ بیگارِ بیگانۂ
عناں باز پیچانِ نفس از حرام ‏ ‏ ‏ بمردی ز رستم گذشتند و سام
کس از چو تو دشمن ندارد غمے ‏ ‏ ‏ کہ با خویشتن بر نیائی ہمے
تو خود را چو کودک ادب کن بچوب ‏ ‏ ‏ بگرزِ گراں مغزِ مردم مکوب
وجودِ تو شہر یست پُر نیک و بد ‏ ‏ ‏ تو سلطان و دستور دانا خرد
ہمانا کہ دونانِ گردن فراز ‏ ‏ ‏ دریں شہر کبراند و سودای و آز

رضا و ورع[۱] نیکنامانِ حُر	ہوا و ہوس رہزن و کیسہ بُر
چو سلطاں عنایت کند با بداں	کجا ماند آسایش بخرداں
ترا شہوت و حرص و کین و حسد	چو خوں در رگانند و جاں در جسد
گر ایں دشمناں تربیت یافتند	سر از حکم و رائے تو برتافتند
ہوا و ہوس را نماند ستیز	چو بینند سرپنجۂ عقل تیز
نہ بینی کہ شب دزد و اوباش و خس	نگردند جائے کہ گردد عسس
رئیسے کہ دشمن سیاست[۲] نکرد	ہم از دستِ دشمن ریاست نکرد
نخواہم دریں نوع گفتن بسے	کہ حرفے بس ار کار بندد کسے

(۱۰) گفتار اندر فضیلتِ خاموشی و حلاوتِ خویشتن داری

اگر پائے در دامن آری چو کوہ	سرت ز آسماں بگذرد در شکوہ
زباں درکش اے مردِ بسیار داں	کہ فردا قلم نیست بر بے زباں
صدف وار گوہر شناسانِ راز	دہن جز بلؤلؤ نکردند باز
فراواں سخن باشد آگندہ گوش	نصیحت نگیرد مگر در خموش
چو خواہی کہ گوئی نفس بر نفس	حلاوت نیابی ز گفتارِ کس
نباید سخن گفت ناساختہ	نشاید بریدن نینداختہ
تأمل کناں در خطا و صواب	بہ از ژاژ خایانِ حاضر جواب
کمالست در نفسِ انساں سخن	تو خود را بگفتار ناقص مکن
کم آواز ہرگز نہ بینی خجل	جوے مشک بہتر کہ یک تودہ گل

[۱] رضا و ورع۔ یعنی یہ دونوں اس شہر کے نیکنام اور شریف ہیں۔ ہوا و ہوس جیب کترے اور ڈاکو ہیں۔ سلطان۔ یعنی روح۔ چو خوں۔ یعنی یہ برائیاں خون کی طرح رگ و پے میں سمائی ہوئی ہیں۔ سر۔ یعنی تجھے مغلوب کردیں گے۔ ستیز۔ جنگ۔ عسس۔ چوکیدار۔

[۲] سیاست تنبیہ۔ نوع۔ قسم۔ کاربندد۔ عمل کرے۔ خویشتن داری۔ خودداری۔ چو کوہ۔ پہاڑ کی طرح اپنی جگہ نہ چھوڑے زباں درکش۔ خاموش رہ۔ قلم نیست۔ حساب نہ ہوگا۔ صدف وار۔ یعنی جو عارفانِ خدا ہیں اُن کے منہ سے سیپ کی طرح بجز موتی کچھ باہر نہیں آتا۔ فراواں سخن۔ یعنی جو زیادہ بولتا ہے وہ کم سنتا ہے۔ نفس بر نفس۔ دم بدم۔ کس۔ یعنی ناصح۔ ناساختہ۔ بے تامل۔ نینداختہ۔ ناتمام۔ نشاید بریدن۔ قطع نہ کرنا چاہئے۔ ژاژ خای۔ بیہودہ گو۔ سخن۔ یعنی بات کہنا انسانی کمال ہے تو تو ناقص بات کرکے اپنے آپ کو ناقص نہ بنا۔ جوی مشک۔ یعنی جو برابر مشک مٹی کے ڈھیر سے بہتر ہے تو بہتر بات کہہ اگرچہ مختصر ہو۔

ے دہ مرد گوئے۔ دس آدمیوں کی برابر باتیں کرنے والا۔ چو دانا۔ اگر تو دانا ہے تو ایک کہہ اور پختہ کہہ۔ صد انداختی۔ یعنی

حذر کن ز نادان دہ مُردہ گوئے	چو دانا یکے گوی و پروردہ گوئے
صد انداختی تیر و ہر صد خطاست	اگر ہوشمندی یک انداز و راست
چرا گوید آں چیز در خفیہ مرد	کہ گر فاش گردد شود روئے زرد
مکن پیشِ دیوار غیبت بسے	بود کز پسش گوش دارد کسے
درونِ دلت شہر بند است راز	نگر تا نہ بیند در شہر باز
ازاں مردِ دانا دہاں دوختست	کہ بیند کہ شمع از زباں سوختست

حکایت در حفظِ اسرار

۱۰

تکش با غلاماں یکے راز گفت	کہ ایں را نباید بکس باز گفت
بسالے نیامد ز دل بر دہاں	بیک روز شد منتشر در جہاں
بفرمود جلاد را بے دریغ	کہ بردار سرہائے ایناں بہ تیغ
یکے زاں میاں گفت و زنہار خواست	مکش بندگاں کیں گنہ از تو خاست
تو اوّل نہ بستی کہ سرچشمہ بود	چو سیلاب شد پیش بستن چہ سود
تو پیدا مکن رازِ دل بر کسے	کہ او خود بگوید برِ ہر کسے
جواہر بگنجینہ داراں سپار	ولے راز را خویشتن پاس دار
سخن تا نگوئی برو دست ہست	چو گفتہ شود یابد او بر تو دست
سخن دیو بندیست در چاہِ دل	ببالائے کام و زبانش مہل
تواں باز دادن رہ نرّہ دیو	ولے باز نتواں گرفتن بریو
تو دانی کہ چوں دیو رفت از قفس	نیاید بہ لاحولِ کس باز پس

سو غلط تیر چلانے سے ایک صحیح تیر چلانا بہتر ہے۔ روی زرد۔ شرمندہ۔ غیبت۔ بدگوئی۔ بود۔ ہو سکتا ہے کہ دیوار کے پیچھے سے کوئی سن رہا ہو۔ شہر بند۔ قیدی۔ زباں یعنی شعلہ۔ ۲ تکش۔ ایک بادشاہ کا نام ہے۔ کہ ایں۔ اس راز کو تو کسی دوسرے سے نہ کہنا۔ منتشر۔ پراگندہ۔ ایناں۔ وہ غلام جس نے راز کہا تھا۔ زنہار خواست۔ امان چاہی۔ گنہ از تو خاست۔ تو خود قصوروار ہے۔ سرچشمہ۔ چشمہ کی ابتدا۔ پیدا مکن۔ ظاہر نہ کر۔ بر۔ سامنے۔ ۳ گنجینہ دار۔ خزانچی۔ دست ہست۔ قدرت ہے۔ او بر تو دست۔ اب راز تجھ پر غالب ہے۔ اور تو مجبور ہے۔ سخن یعنی

راز دل کو ایک دیو سمجھو جو تمہارے دل کے کنوئیں میں بند ہے۔ لہٰذا اس کو تالو اور زبان پر نہ آنے دو۔ تواں۔ یعنی نر دیو کو چھوڑ دینا تو آسان ہے لیکن دوبارہ کسی تدبیر سے بند نہ ہو سکیگا۔ قفس۔ پنجرا۔ لاحول یعنی منتر۔

یکے طفل بردارد از رخش[1] بند	نیاید بصد رستم اندر کمند،
مگوی آنکہ گر برملا او فتد	وجودے ازاں دربلا او فتد
بدہقانِ ناداں چہ خوش گفت زن	بدانش سخن گوی و یا دم مزن

حکایت سلامتِ جاہل در حجابِ خاموشی

یکے خوب خُلق و خلق پوش بود	کہ در مصر یکچند خاموش بود
خردمند مردم زنزدیک و دور	بگردش[2] چو پروانہ جویانِ نور
تفکر شبے با دلِ خویش کرد	کہ پوشیدہ زیرِ زبانست مرد
اگر من چنیں سر بخود در برم	چہ دانند مردم کہ دانشورم
سخن گفت و دشمن بدانست و دوست	کہ در مصر ناداں ترازوے ہموست
حضورش پریشاں شد و کار زشت	سفر کرد و بر طاقِ مسجد نبشت
در آئینہ گر خویشتن دیدمے	بہ بیدانشی پردہ ندریدمے
چنیں زشت ازاں پردہ برداشتم	کہ خود را نکو روئے پنداشتم
کم آواز[3] را باشد آوازہ تیز	چو گفتی و رونق نماندت گریز
ترا خامشی اے خداوندِ ہوش	وقارست و نااہل را پردہ پوش
اگر عالمی ہیبتِ خود مبر	وگر عامیی پردۂ خود مدر
ضمیرِ دلِ خویش منمائے زود	کہ ہر گہ کہ خواہی توانی نمود
ولیکن چو پیدا شود رازِ مرد	بکوشش نشاید نہاں باز کرد
قلم سرّ سلطاں چہ نیکو نہفت	کہ تا کارد بر سر نبودش نگفت

[1] رخش۔ رستم کا گھوڑا۔ بند۔ رسی۔ نیاید۔ یعنی ایسا گھوڑا جو سنو رستموں سے بھی نہ پھند سکے۔ ایک بچہ اس کو کھول سکتا ہے۔ آن۔ یعنی راز۔ برملا۔ علی الاعلان۔ بدانش۔ قل الخیر والا فاسکت یعنی (دانائی کی بات کہو ورنہ خاموش رہو) کی طرف اشارہ ہے۔

خلق۔ اخلاق۔ خلق پوش۔ خرقہ پوش۔ [2] بگردش۔ یعنی لوگ اس پر پروانہ وار ٹوٹے پڑتے تھے۔ تفکر کرد۔ سوچا۔ کہ پوشیدہ۔ یعنی تا مرد سخن نگفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد۔ سر بخود در برم۔ خاموش رہوں گا۔ کہ در مصر۔ یعنی تمام مصر والے سمجھ گئے کہ اُن سب سے زیادہ احمق ہے۔ حضور۔ دربار۔ طاق۔ محراب۔ در آئینہ۔ یعنی اگر میں اپنی حقیقت سمجھ لیتا۔ چنیں زشت۔ یعنی اپنی حماقت کے باوجود۔ [3] کم آواز۔ کم گو۔ آوازہ۔ شہرت۔ گریز۔ یعنی پھر اس جگہ نہ ٹھہر۔ ترا۔ یعنی خاموشی عقلمند کے لئے باعث وقار اور بیوقوف کے لئے پردہ پوش ہے۔ مدر۔ یعنی زیادہ باتیں کرکے۔ ضمیر۔ پوشیدہ راز۔ کہ ہر گہ۔ یعنی راز ظاہر کرنا تو ہر وقت تیرے قبضہ میں ہے۔ نہاں باز کرد۔ دوبارہ پوشیدہ نہیں کیا جاسکتا۔ سر۔ راز۔ کہ تا کارد۔ یعنی جب تک کہ قلم نہ بناؤ گے وہ صاف نہ لکھیگا۔

۱ؔ بہائم۔ چوپائے۔ بنطق۔ یعنی انسان عقل و گویائی کی وجہ سے مشہور ہے۔ تو طوطی کی طرح بت بنا نہ بن۔ ناسزا۔ نامناسب۔ قفا خوردہ۔ طمانچے کھا کر عریاں۔ ننگا۔ خود پرست خود سر۔ چو غنچہ۔ غنچہ کی طرح اگر تیرا منہ بند رہتا تو پھول کی پتیوں کی طرح تیرا دامن چاک ہوتا۔ سراسیمہ سخن۔ بہکی بہکی باتیں۔ گزاف۔ لغو۔ طنبور۔ بے مغزی میں ضرب المثل ہے ۲ؔ یعنی آگ اپنی زبان (شعلہ) ہی کی وجہ سے پانی سے مار ڈالی جاتی ہے۔ بہرہ ور۔ صاحب نصیبہ۔ فاش۔ مشہور۔ زر مغربی۔ یعنی خالص سونا۔ محک۔ کسوٹی۔ نہ اہلست و آمیزگار۔ یعنی نالائق ہے ملنے کے قابل نہیں ہے۔ پوستینم درند۔ میری عیب جوئی کریں۔ کہ طاقت ندارم۔ یعنی مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ اُن سے مغز پچی کروں۔ عضد۔ یعنی عضد الدولہ دیلمی شاہ شیراز۔ ۳ؔ نیک رنجور بود۔ بہت سخت بیمار تھا۔ شکیب۔ یعنی اس کی بیماری کی وجہ سے عضد الدولہ بیقرار تھا۔ کہ بگذار۔ یعنی چڑیا خانہ کے جس قدر جنگلی پرندیں۔ سب کو آزاد کر دے تو خدا تجھ پر رحم کر کے تجھے مصیبت سے نجات دیدیگا۔ قفس۔ پنجرہ۔ مرغ سحر خواں۔ صبح کو چہچہانے والی چڑیاں۔ کہ در بند ماند۔ قید خانہ ٹوٹنے کے بعد کون قید میں رہ سکتا ہے۔ بستانسرائے۔ پائیں باغ۔ خوش سرای۔ خوش الحان۔

بہائم خموشند و گویا بشر	پراگندہ گوی از بہائم بتر
چو مردم سخن گفت باید بہوش	وگرنہ شدن چوں بہائم خموش
بنطق است و عقل آدمی زادہ فاش	چو طوطی سخن گوی و ناداں مباش

حکایت

١٠

یکے ناسزا گفت در وقتِ جنگ	گریباں دریدند وے را بچنگ
قفا خوردہ عریان و گریاں نشست	جہاندیدۂ گفتش اے خود پرست
چو غنچہ گرت بستہ بودے دہن	دریدہ ندیدے چو گل پیرہن
سراسیمہ گوید سخن بر گزاف	چو طنبورِ بے مغز بسیار لاف
نہ بینی کہ آتش زبانست و بس	بآبے تواں کشتنش در نفس
اگر ہست مرد از ہنر بہرہ ور	ہنر خود بگوید نہ صاحب ہنر
اگر مشک خالص نداری مگوئے	گرت ہست خود فاش گردد ببوئے
بسوگند گفتن کہ زر مغربی است	چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست
بگویند ازیں حرف گیراں ہزار	کہ سعدی نہ اہلست و آمیزگار
روا باشد ار پوستینم درند	کہ طاقت ندارم کہ مغزم برند

حکایت

عضد را پسر نیک رنجور بود	شکیب از نہادِ پدر دور بود
یکے پارسا گفتش از روئے پند	کہ بگذار مرغانِ وحشی ز بند
قفسہائے مرغِ سحر خواں شکست	کہ در بند ماند چو زنداں شکست
نگہداشت بر طاقِ بستانسرائے	یکِ نامور بلبلِ خوش سرائے

پسر صبحدم سوئے بستاں شتافت ۔۔۔ جز آں مرغ بر طاقِ ایواں[1] نیافت
بخندید کائے بلبلِ خوش نفس ۔۔۔ تو از گفتِ خود ماندۂ در قفس
ندارد کسے با تو ناگفتہ کار ۔۔۔ ولیکن چو گفتی دلیلش بیار
چو سعدی کہ چندے زباں بستہ بود ۔۔۔ ز طعنِ زباں آوراں رستہ بود
کسے گیرد آرامِ دل در کنار ۔۔۔ کہ از صحبتِ خلق گیرد کنار
مکن عیبِ خلق اے خردمند فاش ۔۔۔ بعیبِ خود از خلق مشغول باش
چو باطل سرایند مگمار گوش ۔۔۔ چو بے ستر بینی بصیرت[2] بپوش

حکایت

شنیدم کہ در بزمِ ترکانِ مست ۔۔۔ مریدے دف و چنگِ مطرب شکست
چو چنگش کشیدند حالے بموئے ۔۔۔ غلاماں و چوں دف زدندش بروئے
شب از دردِ چوگان و سیلی نخفت ۔۔۔ دگر روز پیرش بتعلیم گفت
نخواہی کہ باشی چو دف روئے ریش ۔۔۔ چو چنگ اے برادر سر انداز پیش

مثل

دو کس گرد دیدند و آشوب و جنگ ۔۔۔ پراگندہ نعلین و پرّندہ سنگ
یکے فتنہ دید از طرف[3] بر شکست ۔۔۔ یکے در میاں آمد و سر شکست
کسے خوشتر از خویشتن دار نیست ۔۔۔ کہ با خوب و زشتِ کسش کار نیست
ترا دیدہ در سر نہادند و گوش ۔۔۔ دہن جائے گفتار و دل جائے ہوش
مگر باز دانی نشیب از فراز ۔۔۔ نہ گوئی کہ ایں کوتہ است آں دراز

[1] ایوان۔ محل۔ تو از گفت یعنی اس نے بلبل سے کہا تو اپنی خوشگوئی کی وجہ سے قید میں ہے۔ ناگفتہ۔ بدوں کہے۔ چندے۔ چند روز۔ رستہ بود۔ چھٹکارا حاصل کئے ہوئے تھا۔ گیرد در کنار۔ حاصل کر لیتا ہے۔ کنار۔ علیحدگی۔ بعیب خود۔ مخلوق کو چھوڑ کر اپنے عیبوں کا دھیان کر۔ بگمار گوش۔ یعنی متوجہ نہ ہو۔ بے ستر۔ بے پردہ۔ [2] بصیرت بپوش۔ اپنی آنکھیں ڈھانپ لے۔ مریدے یعنی ایک مرید نے طبلہ و سارنگی توڑ ڈالے۔ حالے۔ فوراً۔ بمو۔ بال پکڑ کے۔ چوگان۔ یعنی دف کا ڈنڈا۔ بتعلیم۔ تعلیم کے طور پر۔ نخواہی۔ اگر دف کی طرح پٹنا نہیں چاہتا تو چنگ کی طرح سرنگوں ہو جا اور کسی پر اعتراض نہ کر۔ دو کس یعنی دو آدمیوں نے ایک مجمع کو لڑتے دیکھا جس میں جوتے اور پتھر چل رہے تھے۔ یکے۔ ان دونوں میں سے ایک نے۔ [3] از طرف بر شکست۔ بچ کر نکل گیا۔ در میاں آمد۔ اس لڑائی کے بیچ میں آ کر اپنا سر زخمی کر لیا۔ خویشتن دار۔ یعنی جس کو اپنی پڑی ہو اس کو دوسروں کی برائی بھلائی سے کچھ مطلب نہیں رہتا۔ ترا دیدہ۔ یعنی خدا نے تجھے آنکھ اور کان دیئے بات کرنے کے لئے منہ اور سمجھنے کے لئے دل دیا تاکہ تو اچھے برے کو سمجھ سکے نہ اس لئے کہ تو لوگوں کی عیب جوئی کرے۔

۱؎ یلدا۔ سال کی سب سے بڑی رات۔ سیاہ۔ حبشی۔ فروبردہ۔ یعنی اس کے ہونٹ چوس رہا تھا۔ اللیل یغشی النہار۔ رات دن کو ڈھانپتی ہے۔ یعنی حبشی رات کی مانند اور وہ لڑکی دن کی مانند تھی۔ ۲؎ سنگ۔ یعنی اُس حبشی کو مارنے کے لئے۔ کہ اے۔ یعنی میں نے کہا۔ سپید۔ لڑکی۔ سیہ۔ حبشی۔ فرق۔ جدا۔ شد۔ وہ حبشی ہٹ گیا۔ باغ۔ یعنی وہ لڑکی۔ آں بیضہ۔ یعنی وہ لڑکی جو انڈے کی طرح صاف و شفاف تھی۔ زاغ۔ وہ حبشی جو کالے کوّے کی طرح تھا۔ زلاحولم۔ لاحول پڑھنے سے شیطان بھاگتا ہے۔

۱۰

زرق سجادہ۔ یعنی تیرا مصلیٰ بھی مکر اور تیرا لباس بھی فریب ہے۔ دنیا خر۔ تو دنیا کا طالب ہے۔ کہ شفقت۔ یعنی وہ لڑکی کہنے لگی کہ دنیا میں اب رحمت و شفقت کا مادہ نہ رہا۔ ۳؎ نماند از جواناں۔ اور لڑکی کہنے لگی کوئی مددگار نوجوان ہے جو اس بڈھے سے ظلم کا بدلہ دلوادے۔

حکایت در معنی راحتِ خاموشی و آفتِ بسیار سخنی

چنیں گفت پیرے پسندیدہ ہوش — خوش آید سخنہائے پیراں بگوش

کہ درہند رفتم بکنجے فراز — چہ دیدم چو یلدا[۱] سیاہے دراز

درآغوشِ او دخترے چوں قمر — فروبردہ دنداں بلبہاش در

چناں تنگش آوردہ اندر کنار — کہ پنداری اَللَّیلُ یُغشِی النَّہار

مرا امرِ معروف دامن گرفت — فضول آتشے گشت و درمن گرفت

طلب کردم ازپیش وپس چوب و سنگ[۲] — کہ اے ناخدا ترس بے نام و ننگ

بہ تشنیع و دشنام و آشوب و زجر — سپید از سیہ فرق کردم جو فجر

شد آں ابر ناخوش زبالائے باغ — پدید آمد آں بیضہ از زیرِ زاغ

زلاحولم آں دیوِ ہیکل بجست — پری پیکر اندر من آویخت دست

کہ اے زرق سجادۂ زرق پوش — سیہ کارِ دنیا خرِ دیں فروش

مرا عمرہا دل زکف رفتہ بود — بریں شخص و جاں بروے آشفتہ بود

کنوں پختہ شد لقمۂ خامِ من — کہ گرمش بدر کردی از کامِ من

تظلّم برآورد و فریاد خواند — کہ شفقت برافتاد و رحمت نماند

نماند[۳] از جواناں کسے دستگیر — کہ بستاندم داد ازیں مردِ پیر

کہ شرمش نیاید زپیری ہمے — زدن دست در سترِ نامحرمے

ہمی کرد فریاد و دامن بچنگ — مرا ماندہ سر در گریباں زننگ

بروں رفتم از جامہ دردم چو سیر — کہ ترسیدم از زجرِ برنا و پیر

کہ شرمش۔ یہ بڈھا ایسا بے شرم ہے کہ اس کا بڑھاپا بھی نامحرم پر ہاتھ ڈالنے سے نہ روک سکا۔ دامن بچنگ۔ یعنی میرا دامن پکڑ کر جو اس نے یہ شور کیا تو شرم سے میری گردن جھک گئی۔ چو سیر۔ یعنی میں اپنے کپڑے چھوڑ کر لہسن کی طرح ننگا ہو کر بھاگا۔ برنا و پیر۔ جوان و بوڑھا۔

۵۱ که در دست او یعنی اس کی یہ نسبت کہ وہ مجھے پکڑے رہے اور رسوا ہوں۔ یہی بہتر تھا کہ میں کپڑے چھوڑ بھاگوں۔ پس از مدتے۔ کچھ دنوں بعد وہ لڑکی میرے پاس سے گذری اور کہنے لگی تو مجھے جانتا ہے میں نے کہا یقیناً تو وہی ہے جس کے ہاتھ پر میں نے اس بات سے توبہ کی ہے کہ کبھی غیر متعلق شخص کے جھگڑے میں نہ پھنسونگا۔ کسے را۔ خدا کرے کسی کو ایسے کام سے سابقہ نہ پڑے۔ جس میں اپنے انجام سے غافل ہوجائے۔ شنعت۔ برائی دگر۔ یعنی پھر دیکھ کر بھی انجان بنجاتا ہوں۔ ۵۲ داؤد طائی۔ شیخ ابو سلیمان بن نصیر وفات سنہ ۱۶۰ھ مشہور اولیائے کرام میں سے ہیں۔ که دیدم یعنی اور اس نے یہ کہا۔ گروہے سگاں۔ کتے اس کو گھیرے ہوئے ہیں۔ فرخنده خوے مبارک عادت والا یعنی حضرت داؤد۔ ابرو بہم در کشید۔ ناراض ہوئے مقامِ شنیع۔ برا مقام۔ یعنی میخانہ۔ که در شرع۔ یعنی اس کا یہ کام شرع کے بھی خلاف ہے اور اس کے خرقۂ درویشی کے بھی۔ که مست۔ یعنی مدہوش کو طریقت پر قابو نہیں رہتا۔ ۵۳ نہ رغبت۔ اس پر بھی اس کا میلان نہ تھا کہ شرابی کو کاندھے پر اٹھا کر لائے۔ دو شہرے۔ یعنی تمام شہر اس پر امنڈ پڑا۔ زہے۔ یعنی ماشاء اللہ کیا نیکی اور تقویٰ ہے۔

برہنہ دواں رفتم از پیشِ زن -- | که در دست او جامه بہتر که من
پس از مدّتے کرد بر من گذار | که میدانیم گفتمش زینہار
که من توبه کردم بدستِ تو بر | که گردِ فضولے نگردم دگر
کسے را نیاید چنیں کار پیش | که عاقل نشیند پسِ کارِ خویش
ازیں شنعت ایں پند برداشتم | دگر دیده نادیده انگاشتم
گرت عقل و رائیست تدبیر و ہوش | چو سعدی سخن گوی ورنه خموش

حکایت در فضیلتِ ستر پوشی

یکے پیشِ داؤد طائی نشست | که دیدم فلاں صوفی افتاده مست
قے آلوده دستار و پیراہنش | گروہے سگاں حلقه پیرامنش
چو فرخنده خوی ایں حکایت شنید | ز گوینده ابرو بہم در کشید
زمانے برآشفت و گفت اے رفیق | بکار آید امروز یارِ شفیق،
بروزاں مقامِ شنیعش بیار | که در شرع نہی است و بر خرقه عار
به پشتش برآور چو مرداں که مست | عنانِ طریقت ندارد بدست
نیوشنده شد زیں سخن تنگدل | بفکرت فرو رفت چوں خر بگل
نه یارا که فرماں نگیرد بگوش | نه رغبت که مست اندر آرد بدوش
زمانے به پیچید و درماں ندید | رہِ سر کشیدن ز فرماں ندید
میاں بست و بے اختیارش بدوش | در آورد و شہرے بر و عام جوش
یکے طعنه میزد که درویش بیں | زہے پارسائی و تقویٰ و دیں ---

ل۱ یکے۔ یعنی کوئی یہ طعنہ دے رہا تھا۔ مرقع لبیکی۔ گرد کیا ہے۔ لبیکی۔ مرکب ہے۔ یکے از کسے یعنی وہ شراب جس کو جوش دے کر ایک تہائی کر لیا ہو۔ عربی میں اس ہی کو مثلث کہتے ہیں۔ حسام۔ تیز تلوار۔ ل۲ مریز۔ یعنی کسی بھائی کی تہائی میں بھی آبروریزی نہ کرو ورنہ زمانہ بھلم کھلا تمہاری آبروریزی کرے گا۔ بد۔ یعنی کسی بھلے بُرے کو تم برا نہ کہو۔ کہ بدمرد را۔ یعنی برے کو برا کہا تو اس کو اپنا دشمن بنایا۔ بھلے کو برا کہا تو برا کیا۔ کہ در پوستین خود ست۔ یعنی وہ اپنے ہی متعلق کہہ رہا ہے۔ بیان دلیل۔ وزیں۔ یعنی اور اس عیب جو کی بدی عیاں ہے اور عیاں را چہ بیاں۔ اگر راست گوئی۔ یعنی اگر تو سچی بات کہہ رہا ہے لیکن پھر بھی وہ بری ہی تو ہے۔ ل۳ زباں کرد۔ یعنی کسی نے ایک بزرگ کے سامنے کسی کی غیبت میں زبان درازی شروع کی۔ مرا بدگماں۔ یعنی مجھے تو اپنے سے بدگمان

یکے صوفیاں ہیں کہ مے خوردہ اند	مرقع لبیکی گرو کردہ اند
اشارت کناں این وآں را بدست	کہ ایں سرگرانست وآں نیم مست
بگردن براز جور دشمن حسام	براز شنعت شہر و جوش عوام
بلا خور دروزے بجنت گذاشت	بنا کام بردش بجائیکہ داشت
شب از شرمساری وفکرت نخفت	بخندید طائی دگر روز و گفت
مریز آبروئے برادر بکوئے	کہ دہرت بریزد بشہر آبروئے

حکایت

بد اندر حقِ مردمِ نیک و بد	مگوائے جواں مرد صاحب خرد
کہ بدمرد را خصمِ خود میکنی	وگر نیکمرد است بد میکنی
ترا ہر کہ گوید فلاں کس بدست	چنیں داں کہ در پوستینِ خودست
کہ فعلِ فلاں را بباید بیاں	وزیں فعلِ بدی ترا بد عیاں
بہ بد گفتنِ خلق چوں دم زدی	اگر راست گوئی سخن ہم بدی

حکایت

زباں کرد شخصے بغیبت دراز	بدو گفت دانندۂ سرفراز
کہ یادِ کساں پیشِ من بد مکن	مرا بدگماں در حقِ خود مکن،
گرفتم ز تمکینِ او کم ببود	نخواہد بجاہِ تو اندر فزود

حکایت

کسے گفت وپنداشتم طیبت است	کہ دزدی بساماں تر از غیبت است
بدو گفتم اے یارِ آشفتہ ہوش	شگفت آمدایں داستانم بگوش

نہ بنا۔ گرفتم۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ تیری عیب جوئی سے اس کا مرتبہ کم ہو جائیگا لیکن اس سے تیرا مرتبہ تو نہ بڑھے گا۔ وپنداشتم طیبت است مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ مذاق کی بات ہے۔ کہ دزدی۔ یعنی اس نے کہا۔ ساماں تر۔ مفید تر۔ آشفتہ ہوش۔ پریشان۔

[1] ناراستی۔ یعنی چوری۔ تہور۔ بہادری۔ دیوان۔ اعمال نامہ۔ چیزے نخورد۔ کچھ فائدہ حاصل نہ کیا۔ نظامیہ۔ بغداد کا مشہور مدرسہ تھا جو نظام الملک طوسی وزیر سلطان سنجر نے جاری کیا تھا۔ ادرار۔ وظیفہ۔ تکرار۔ دہرانا۔ استاد یعنی شمس الدین ابوالفرج ابن جوزی رح۔ چو من۔ جب میں کسی موضوع پر بہتر تقریر کرتا ہوں۔ [2] اندرون خبیث یعنی فلانے خبیث کا مزاج۔ پیشوائے ادب۔ ابن جوزی رح۔ حسودی۔ حسد کرنا۔ کہ گفت۔ تجھ سے کس نے کہا۔ خسی۔ کمینگی۔ ازیں راہ دیگر۔ یعنی راہ غیبت سے۔ سنگ سیاہ پارہ۔ یعنی پارۂ سنگ سیاہ۔ خدایا۔ اے اللہ تو اس سے مخلوق کا بدلہ لے لینا۔ [3] دیرینہ زاد۔ پرانی عمر کا۔ کزو داد۔ یعنی حجاج سے تو مظلوم و مسکین کا بدلہ لیا جائیگا۔ اور دوسروں سے حجاج کے کینہ و بغض کا۔ کہ خود۔ زمانہ خود اس کو ذلیل کردے گا۔ نہ پندار۔ نہ حجاج کا غرور مجھے پسند نہ تیری غیبت مجھے پسند۔ دیوان۔ اعمالنامہ۔ پیش میدود۔ اس کے پیچھے دوڑ رہا ہے۔ مبادا۔ یعنی دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

۱۰

بناراستی[1] درچہ بینی بہی — کہ بر غیبتش مرتبت می نہی
بلے گفت دزداں تہور کنند — بباز وئے مردی شکم پر کنند
زغیبت چہ می خواہد آں سادہ مرد — کہ دیواں سیہ کرد و چیزے نخورد

حکایت

مرا در نظامیہ ادرار بود — شب و روز تلقین و تکرار بود
مر استاد را گفتم اے پر خرد — فلاں یار برمن حسد می برد
چو من داد معنیٰ دہم در حدیث — برآید بہم اندرون[2] خبیث
شنید ایں سخن پیشوائے ادب — بہ تندی برآشفت و گفت اے عجب
حسودی پسندت نیاید ز دوست — ندانم کہ گفتت کہ غیبت نکوست
گر او راہِ دوزخ گرفت از خسی — ازیں راہ دیگر تو در وے رسی

حکایت

کسے گفت حجاج خونخوارہ ایست — دلش ہمچو سنگِ سیہ پارہ ایست
نترسد ہمی زآہ و فریادِ خلق — خدایا تو بستاں ازو دادِ خلق
جہاں دیدہ پیرِ دیرینہ[3] زاد — جواں را یکے پندِ پیرانہ داد
کزو دادِ مظلوم مسکینِ او — بخواہند و از دیگراں کینِ او
تو دست از وے و روزگارش بدار — کہ خود زیر دستش کند روزگار
نہ پندار ازو بہرہ مند آمدم — نہ نیز از تو غیبت پسند آمدم
بدوزخ برد مدبرے را گناہ — کہ پیمانہ پر کرد و دیواں سیاہ
دگر کس بغیبت پیش میدود — مبادا کہ تنہا بدوزخ رود

لہ طیبت۔ مذاق۔ تغیبش۔ اُس کے پیٹ پیچھے۔ فتادند در پوستیں۔ اس کی عیب جوئی کرنے لگے۔ باز گفتند و گفت۔ انھوں نے اس پر اعتراض کیا تو اس نے جواب دیا۔ نہ طیبت۔ یعنی ایسا نہیں کہ مذاق تو حرام ہے اور غیبت جائز ہے۔ ندانستے۔ یعنی میں دائیں بائیں کو بھی

حکایت

شنیدم کہ از پارسایاں یکے	بطیبت بخندید باکودکے
دگر پارسایانِ خلوت نشیں	بغیبش فتادند در پوستیں
بآخر نماند ایں حکایت نہفت	بصاحب نظر باز گفتند و گفت
مدر پردہ بر یارِ شوریدہ حال	نہ طیبت حرام است وغیبت حلال

حکایت

بطفلی درم رغبتِ روزہ خاست	ندانستمے چپ کدامست و راست
یکے عابد از پارسایانِ کوئے	ہمی شستن آموختم دست و روئے
کہ بسم اللہ اوّل بسنت بگوئے	دوم نیّت آور سوم کف بشوئے
پس آنگہ دہن شوی و بینی سہ بار	مناخر بانگشتِ کوچک بخار
بسبابہ دندانِ پیشیں بمال	کہ نہیست در روزہ بعد از زوال
وزاں پس سہ مشت آب بر روئے زن	ز رستنگہ موئے سر تا ذقن
دگر دستہا تا بمرفق بشوئے	ز تسبیح و ذکر آنچہ دانی بگوئے
دگر مسح سر بعد ازاں غسل پائے	ہمیں است و ختمش بنامِ خدائے
کس از من نداند دریں شیوہ بہ	نہ بینی کہ فرتوت شد پیر دہ
شنید ایں سخن دہ خدائے قدیم	بشورید و گفت اے خبیث رجیم
نہ مسواک در روزہ گفتی خطاست	بنی آدم مردہ خوردن رواست
دہاں گو ز ناگفتنیہا نخست	بشوئی کہ از خوردنیہا بشست
کسے راکہ نام آمد اندر میاں	بہ نیکوتریں نام و نعتش بخواں،

نہ جانتا تھا۔ کف بشوی۔ گٹوں تک ہاتھ دھو۔ مناخر۔ ناک کے نتھنے۔ ٹے انگشت کوچک۔ کن انگلی۔ بخار۔ یعنی صاف کر لو۔ سبابہ۔ شہادت کی انگلی۔ کہ نہیست۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں ظہر کے بعد مسواک کرنا درست نہیں ہے۔ رستنگاہ موئے سر۔ یعنی پیشانی۔ سے ختمش بنام خدا۔ یعنی وضو کے بعد کی دعا پر ختم کرو۔ کس از من۔ یعنی اس عابد نے شیخ سعدی کو وضو کی تعلیم دینے کے بعد فخر یہ یہ بھی کہا کہ مجھسے بہتر ان مسائل کو کوئی نہیں جانتا اور ہمارے گاؤں کا یہ بوڑھا تو بالکل بھسٹ گیا ہے اس کو کچھ نہیں آتا جاتا۔ نہ مسواک۔ تونے خود یہ بتایا ہے کہ روزے میں ظہر کے بعد مسواک درست نہیں۔ تو کیا انسانوں کا گوشت کھانا (غیبت کرنا) درست ہے۔ دہاں گو۔ یعنی جو شخص کھانے پینے کی چیزوں سے اپنے منہ کو صاف کرتا ہے اُس سے کہدو کہ پہلے اپنا منہ گندی باتوں سے صاف کرے۔

چو ہموارہ[1] گوئی کہ مردم خرند — مبر ظن کہ نامت چو مردم برند
چناں گوے سیرت بکوی اندرم — کہ گفتن توانی بروی اندرم
وگر شرمت از دیدۂ ناظر ست — نہ اے بے بصر غیب داں حاضر ست
نیاید ہمی شرمت از خویشتن — کز و فارغ و شرم داری زمن

حکایت

طریقت شناسانِ ثابت[2] قدم — بخلوت نشستند چندے بہم
یکے زانمیاں غیبت آغاز کرد — درِ ذکرِ بیچارۂ باز کرد
کسے گفتش اے یار شوریدہ رنگ — تو ہرگز غزا کردۂ در فرنگ
بگفت از پسِ چار دیوارِ خویش — ہمہ عمر ننہادہ ام پائے پیش
چنیں گفت درویش صادق نفس — ندیدم چنیں بخت برگشتہ کس
کہ کافر زپیکارش ایمن نشست — مسلماں زجورِ زبانش نرست

۱۰

حکایت

چہ خوش گفت دیوانۂ مرغزی — حدیثے کزاں لب بدنداں گزی
من[3] ار نامِ مردم بزشتی برم — نگویم بجز غیبتِ مادرم
کہ دانند پروردگانِ خرد — کہ طاعت ہماں بہ کہ مادر برد
رفیقے کہ غائب شد اے نیکنام — دو چیز است ازو بر رفیقاں حرام
یکے آنکہ مالش بباطل خورند — دوم آنکہ نامش بزشتی برند
ہر آں کو برد نامِ مردم بعار — تو چشم نکو گوئی از وے مدار
کہ اندر قفائے تو گوید ہماں — کہ پیشِ تو گفت از پسِ مردماں

[1] چو ہموارہ - جب تم سب کو گدھا بتاؤ گے تو تمھیں کون انسان کہیگا - چناں - بیٹھ پیچھے وہ بات کہو جو سامنے بھی کہہ سکو - دیدۂ ناظر - یعنی انسان - نہ اے بے بصر - تو اندھا نہیں ہے - غیب دان - خدائے تعالیٰ - نیاید - یعنی تمھیں تو اپنے کاموں سے شرم آنی چاہیے - یہ تو نہ ہونا چاہیے کہ اپنے کاموں سے تمھیں کوئی بحث نہ ہو اور میرے کاموں سے شرم محسوس کرو - [2] ثابت قدم - جس کا قدم راہِ مستقیم پر جما ہوا ہو - شوریدہ رنگ - دیوانہ - تو ہرگز - تو نے کبھی نصاریٰ سے جہاد کیا ہے - چار دیوار - گھر - بخت برگشتہ - بدبخت - ایمن - بے غم - جور - یعنی غیبت - نرست - نہ چھوٹے - مرغزی - مرغز کا رہنے والا - [3] من ار نام - اگر کسی کی غیبت کرنی ہے تو ماں کی کرو - کہ دانند - یعنی اس لئے کہ غیبت کرنے دا۔ ن نیکیاں اس کو دیتی ہیں جس کی وہ غیبت کرتا ہے تو بہتر ہے کہ تمھاری نیکیاں ماں کے کام آئیں - اس لئے کہ وہ اس کی سب سے زیادہ مستحق ہے - رفیق - دوست - رفیقاں - یعنی غائب کے دوست - نامش بزشتی برند - اس کا برائی سے ذکر کریں - ہر آنکس - جو دوسروں کی تم سے برائیاں کرے اس سے ی بھلائی کی بھی توقع نہ رکھو -

کسے پیشِ من در جہاں عاقلست — کہ مشغولِ خود وز جہاں غافلست

حکایت

[١] سہ کس را شنیدم کہ غیبت رواست — چو زیں در گذشتی چہارم خطاست
یکے پادشاہِ ملامت پسند — کز و بر دلِ خلق بینی گزند
حلالست ازو نقل کردن خبر — مگر خلق باشند ازو بر حذر
دوم پردہ بر بیحیائے متن — کہ خود میدرد پردۂ خویشتن
زخوضش مدار اے برادر گناہ — کہ اومی درافتد بگردن بچاہ
سوم کژترازوئے ناراست گوئے — زفعلِ بدش ہر چہ دانی بگوئے

حکایت

شنیدم کہ دزدے در آمد ز دشت — بدروازۂ سیستاں [٢] بر گذشت
چو چیزے خرید از بقّال کوئے — زماکول وطعمیکہ بایستش اوئے
بدزدید بقّال ازو نیم دانگ — بر آورد دزدِ سیہ کار بانگ
خدایا تو شب رو بآتش بسوز — کہ رہ میزند سیستانی بروز

حکایت

یکے گفت با صوفیئے باصفا — ندانی فلانت چہ گفت از قفا
بگفتا خموش اے برادر بخفت — ندانستہ [٣] بہتر کہ دشمن چہ گفت
کسانیکہ پیغامِ دشمن برند — ز دشمن ہمانا کہ دشمن ترند
کسے قولِ دشمن نیارد بدوست — جز آں کس کہ در دشمنی یارِ اوست
نیارست دشمن جفا گفتنم، — چناں کز شنیدن بلرزد تنم

١ سہ کس را۔ تین آدمیوں کی غیبت جائز ہے۔ ملامت پسند۔ یعنی ظالم۔ نقل کردن خبر۔ اس کے مظالم کو بیان کرنا۔ حذر۔ خوف۔ کہ خود میدرد یعنی جو کھلّم کھلا گناہ کرے۔۔ زخوضش۔ یعنی جب کہ وہ خود گناہ کے گڑھے میں گر رہا ہے تو تو اس کی غوطہ خوری میں گناہ نہ سمجھ۔ کژترازوئے۔ بد معاملہ۔ ٢ سیستان۔ رستم کا شہر۔ بقّال۔ بنیا۔ ماکول۔ کھانا۔ او۔ اورا۔ خدایا۔ یعنی جب کہ سیستانی دن میں چوری کرنے لگے تو اب رات کے چوروں کی کیا ضرورت رہی۔ صوفی باصفا۔ یعنی پاک دل صوفی۔ از قفا۔ غائبانہ۔ ٣ ندانستہ بہتر۔ دشمن کی بات نہ جاننا ہی بہتر ہے۔ کسانیکہ یعنی دشمن کا پیغام تم تک پہنچانے والا۔ دشمن سے بھی بدتر ہے۔ کسے۔ دشمن کا پیغام تم تک تمھارا دوست نہ لائیگا بلکہ دشمن کا دوست ہی لائیگا۔ چناں۔ یعنی ایسی باتیں جنکو سنکر لرزہ چڑھے۔

ے کہ مر فتنۂ خفتہ۔ جو کہ چھپے ہوئے جھگڑے تجھ سے بیان کرکے مردہ فتنے اکھاڑ رہا ہے۔ سیہ چال۔ اندھا کنواں جس میں مجرموں کو باندھ کر ڈالتے تھے۔ یہ۔ یعنی فتنہ انگیزی سے موت بہتر ہے۔ ہیزم کش۔ لکڑہارا۔ فریدون۔ ایران کا مشہور بادشاہ جس نے ضحاک کو قید

کرلیا تھا۔ عاملِ سفلہ کمینہ گورنر۔ رنج۔ یعنی ستا کر وصول کرتا ہے۔ توفیر۔ زیادتی۔ ے گزندت۔ یعنی تیرا رعایا پر ظلم وستم اللہ کے یہاں تو تیرے لئے نقصان دہ ہے ہی بادشاہ کے یہاں بھی اس کا انجام بہتر نہیں ہے۔ کہ ہر روز۔ یعنی اس نے جاکر بادشاہ کو یہ دعا دی۔ غرض مشنو۔ یعنی میری یہ گذارش غرضمندانہ نہیں ہے بلکہ مخلصانہ ہے۔ اس کو قبول کرلے۔ وام۔ قرض یعنی اس وزیر نے سب کو قرض دیا ہے ے بشرطیکہ۔ اس شرط پر کہ وہ لوگ بادشاہ کے مرنے کے بعد قرض ادا کریں گے۔ نخواہد۔ یعنی وہ وزیر تیرا مرنا چاہتا ہے۔ ورنہ اس کا قرض وصول نہ ہوگا۔

۱۰

تو دشمن تری کآوری بر دہاں — کہ دشمن چنیں گفت اندر نہاں
سخن چیں کند تازہ جنگِ قدیم — بخشم آورد نیک مردِ سلیم
ازاں ہمنشیں تا توانی گریز — کہ مر فتنۂ خفتہ را گفت خیز
سیہ چال و مرد اندر و بستہ پائے — بہ از فتنہ از جائے بردن بجائے
میانِ دو تن جنگ چوں آتش است — سخن چین بدبخت ہیزم کش است

حکایت

فریدوں وزیرے پسندیدہ داشت — کہ روشن دل و دور بیں دیدہ داشت
رضائے حق اوّل نگہ داشتے — دگر پاسِ فرمانِ شہ داشتے
نہد عاملِ سفلہ بر خلق۔۔۔۔ رنج — کہ تدبیرِ مُلک است و توفیرِ گنج
اگر جانبِ حق نداری نگاہ — گزندت رساند ہم از پادشاہ
یکے رفت پیشِ ملک بامداد — کہ ہر روزت آسایش و کام باد
غرض مشنو از من نصیحت پذیر — ترا در نہاں دشمن است ایں وزیر
کس از خاصِ لشکر نماند ست و عام — کہ سیم و زر از وے ندارد بوام
بشرطیکہ چوں شاہ گردن فراز — بمیرد دہند آں زر و سیم باز
نخواہد ترا زندہ آں خود پرست — مبادا کہ نقدش نیاید بدست
یکے سوئے دستورِ دولت پناہ — بچشمِ سیاست نگہ کرد شاہ
کہ در صورتِ دوستاں پیشِ من — بخاطر چرائی بداندیشِ من
زمیں پیشِ تختش ببوسید و گفت — چو پرسیدی اکنوں نشاید نہفت
چنیں خواہم اے نامور پادشاہ — کہ باشند خلقت ہمہ نیک خواہ

بچشم سیاست۔ یعنی غصہ کی آنکھ سے۔ در صورت۔ بظاہر۔ بخاطر۔ دل میں۔ نشاید نہفت۔ اب اصل معاملہ چھپانا مناسب نہیں ہے۔ خلقت۔ مخلوق۔

ل۱ چو مرگت۔ یعنی چونکہ قرض کی ادائیگی کا وقت تیرے مرنے کے بعد آئیگا تو سب قرض کی ادائیگی کے ڈر سے تیری زندگی کی دعا کریں گے۔ نخواہی۔ کیا تجھے یہ دعائیں منظور نہیں۔ جوشن۔ زرہ۔ تنگ۔ ته۔ نگاشت۔ کم نہ کی۔ غماز۔ چغلخور۔ خلاف افگند۔ دو دوستوں میں دشمنی پیدا کر دیتا ہے ل۲ کنند۔ یعنی یہ دونوں دوست پھر مل جاتے ہیں۔ وہ چغلخور بدبخت اور شرمندہ ہوتا ہے۔ درمیاں سوختن۔ یعنی چغلخور درمیان میں جلتا ہے۔ ہر کہ عالم۔ تمام دنیا۔ کہ آیا۔ کاش میں حق بات سنتا۔ خوب فرمانبر اطاعت شعار۔ پنج نوبت بزن۔ یعنی چونکہ فقیر کو فرمانبر بیوی ملجانے سے بادشاہی حاصل ہو گئی تو اس سے کہہ دو کہ وہ اپنے دروازہ پر پنجوقتہ نوبت خانہ سے نقارہ بجوائے۔ ل۳ ہمہ روز۔ اگر دن بھر کے مصائب کے بعد رات کو پہلو میں غمگسار بیوی ہو تو پھر کیا پرواہ ہے۔ ہمخانہ۔ بیوی۔ چو مستور۔ خوبصورت پردہ پوش بیوی کا دیدار۔ آرام دل۔ بیوی۔

چو مرگت بود وعدۂ سیم من — بقا بیش خواہندت از بیم من
نخواہی کہ مردم بصدق و نیاز — سرت سبز خواہند و عمرت دراز
غنیمت شمارند مرداں دعا — کہ جوشن بود پیش تیر بلا

۹
پسندید از و شہریار انچہ گفت — ز گل روئیش از تازگی بر شگفت
ز قدر و مکانیکہ دستور داشت — مکانش بیفزود و قدرش نگاشت
ندیدم ز غماز سرگشتہ تر — نگوں طالع و بخت برگشتہ تر
ز نادانی و تیرہ رائی کہ اوست — خلاف افگند درمیانِ دو دوست
کنند این و آں خوش دگر بارہ دل — وے اندر میاں کور بخت و خجل
میانِ دو کس آتش افروختن — نہ عقلست و خود درمیاں سوختن
چو سعدی کسے ذوقِ خلوت چشید — کہ از ہر دو عالم زباں درکشید
بگو انچہ دانی سخن سودمند — وگر ہیچکس را نیاید پسند
کہ فردا پشیماں برآرد خروش — کہ آیا چرا حق نکردم بگوش

حکایت

۱۰
زنِ خوب فرماں بر و پارسا — کند مردِ درویش را پادشا
برو پنج نوبت بزن بر درت — کہ یارِ موافق بود در برت
ہمہ روز اگر غم خوری غم مدار — چو شب غمگسارت بود در کنار
کرا خانہ آباد و ہمخانہ دوست — خدا را برحمت نظر سوئے اوست
چو مستور باشد زنِ خوبروئے — بدیدارِ او در بہشتست شوئے
کسے برگرفت از جہاں کامِ دل — کہ یکدل بود با وے آرامِ دل

[1] اگر پارسا۔ اگر بیوی نیک خصلت اور خوش گفتار ہے تو پھر خوب صورتی اور بدصورتی کی پروا نہ کرو۔ کہ خوب۔ از خوب صورت عیوب۔ یعنی بیوی کی بدصورتی۔ چو حلوا خورد۔ شوہر کے ہاتھ سے سرکہ بھی حلوا سمجھ کر کھالے نہ کہ حلوے کو ترش روئی کے ساتھ کھائے۔

اگر پارسا[1] باشد و خوش سخن	نگه در نکوئی و زشتی مکن
زنِ خوش منش دل نشاں ترکہ خوب	کہ آمیزگاری بپوشد عیوب
چو حلوا خورد سرکہ از دست شوئے	نہ حلوا خورد سرکہ اندودہ روئے
بَرَد از پری چہرۂ زشت خوئے	زنِ دیو سیمائے خوش طبع گوئے
دل آرام باشد زنِ نیک خواہ	ولیکن زنِ بد خدایا پناہ
چہ طوطی کلاغش[2] بود ہمنفس	غنیمت شمارد خلاص از قفس
سر اندر جہاں نہ بآوارگی	وگرنہ بنہ دل بہ بیچارگی
بزندانِ قاضی گرفتار بہ	کہ در خانہ دیدن برابرو گرہ
سفر عید باشد بر آں کدخدائے	کہ بانوئے زشتش بود در سرائے
درِ خرمی بر سرائے بہ بند	کہ بانگِ زن از وے بر آید بلند
چو زن راہِ بازار گیرد بزن	وگرنہ تو در خانہ بنشیں چو زن
اگر زن ندارد سوئے مرد گوش	سراویل کحلیش در[3] مرد پوش
زنے را کہ جہل است و ناراستی	بلائے سرِ خود نہ زن خواستی
چو در کیلہ یک جو امانت شکست	از انبارِ گندم فروشوئے دست
بر آں بندہ حق نیکوی خواستست	کہ با او دل و دستِ زن راستست
چو در روئے بیگانہ خندید زن	دگر مرد گو لافِ مردی مزن
زنِ شوخ چوں دست در قلیہ کرد	برو گو بنہ پنجہ بر روئے مرد
ز بیگانگاں چشمِ زن کور باد	چو بیروں شد از خانہ در گور باد
چو بینی کہ زن پائے بر جائے نیست	ثبات از خردمندی و رائے نیست

برد۔ خوبصورت بدمزاج بیوی سے بدصورت خوش مزاج بیوی بازی لیجاتی ہے۔ [2] کلاغ۔ کالا کوا۔ ہمنفس۔ یعنی دونوں ایک پنجرے میں بند ہوں۔ بنہ دل۔ صبر کر۔ بزنداں۔ گھر میں بیوی کی ابرو کی شکن دیکھنے سے تو جیلخانہ بہتر ہے۔ بزن۔ یعنی ایسی بیوی کی پٹائی کرو۔

۱۰

چو زن۔ عورت بن کر خانہ نشین بن جاؤ۔ سراویل کحلیش۔ اس بیوی کا سرمئی پاجامہ۔ [3] در مرد پوش۔ مرد کو پہنا دو۔ نہ زن خواستی۔ تم نے بیوی سے نہیں بلکہ بلائے جان سے رشتہ کیا ہے۔ چو در کیلہ یک جو۔ جب تھوڑی چیز میں خیانت کرے تو بڑی چیز میں اس پر اطمینان نہ کرو۔ دگر۔ یعنی جب تمھاری بیوی دوسرے مردوں سے ہنسی مذاق کرنے لگے تو اپنی مردانگی کی ڈینگیں نہ مارو۔ زنِ شوخ۔ جب عورت چٹوری ہو جائے تو اس تابعداری کی امید نہ رکھو۔ در گور باد۔ یعنی اس کی موت بہتر ہے۔ ثبات۔ بردباری۔

گریز از کفش در دہانِ نہنگ[1] — برفتن بہ از زندگانی بہ ننگ
بپوشانش از مردِ بیگانہ روئے — وگر نشنود چہ زن آنگہ چہ شوئے
زنِ خوب خوش طبع رنج ست و مار — رہا کن زنِ زشت ناسازگار
چہ نغز آمد ایں یک سخن از دو تن — کہ بودند سرگشتہ از دستِ زن
یکے گفت کس را زنِ بد مباد[2] — دگر گفت زن در جہاں خود مباد
زنِ نو کن اے دوست ہر نوبہار — کہ تقویمِ پاری نیاید بکار
تہی پائے رفتن بہ از کفشِ تنگ — بلائے سفر بہ کہ در خانہ جنگ
زناں شوخ و فرماندہ و سرکشند — ولیکن شنیدم کہ در بر خوشند
کسے را کہ بینی گرفتارِ زن — مکن سعدیا طعنہ بر وے مزن
تو ہم جور بینی و بارش کشی — اگر یک زماں در کنارش کشی

حکایت

جوانے زنا سازگارے جفت[3] — بر پیر مردے بنالید و گفت،
گراں باری از دستِ ایں خصمِ چیر — چناں میبرم کآسیا سنگ زیر
بسختی بنہ گفتش اے خواجہ دل — کس از صبر کردن نگردد خجل
بشب سنگِ بالائی اے خانہ سوز — چرا سنگِ زیریں نباشی بروز
چو از گلبنے دیدہ باشی خوشی — روا باشد ار بارِ خارش کشی
درختے کہ پیوستہ بارش خوری — تحمّل کن آنگہ کہ خارش خوری

گفتار در بیانِ تربیتِ اولاد

خوب۔ یعنی خوبصورت و خوش طبع بیوی کا بھی شوہر پر ایک قسم کا بار ہے تو پھر اگر وہ بدخو ہے تو اسے علیحدٰہ کردو۔ نغز۔ عمدہ۔ سرگشتہ پریشان۔ ۲؎ زنِ بد مباد۔ کسی کو بری بیوی نہ ملے۔ زن در جہاں خود۔ خدا کرے دنیا میں کوئی عورت ہی نہ رہے۔ نوبہار۔ شروع سال۔ تقویم

۱۰

پاری۔ سال گذشتہ کی جنتری۔ تہی پائے۔ یعنی جو جوتی پیر میں کاٹے اُس کا نہ ہونا بہتر۔ در بر۔ یعنی شوہر کے پہلو میں۔ مکن۔ یعنی طعنہ زنی نہ کرو۔ در کنارش کشی۔ اگر تم بھی اسے پہلو میں لے لوگے تو تم بھی اُس کے گرویدہ ہو جاؤ گے۔ ۳؎ جفت۔ یعنی بیوی۔ خصم۔ مخالف۔ چیر۔ غالب۔ آسیا سنگ زیر۔ چکی کا نچلا پاٹ۔ سنگ بالائی۔ چکی کا اوپر کا پاٹ۔ گلبن۔ پھولوں کی ڈالی۔

۱۰

پسر چوں ز دہ[1] برگذشتش سنین — زناں محرماں گو فراتر نشیں

بر پنبہ آتش نشاید فروخت — کہ تا چشم بر ہم زنی خانہ سوخت

چو خواہی کہ نامت بماند بجائے — پسر را خردمندی آموز و رائے

کہ گر عقل و رائیش نباشد بسے — بمیری و از تو نماند کسے

بسا روزگارا کہ سختی برد — پسر چوں پدر نازکش پرورد

خردمند و پرہیزگارش برار — گرش دوستداری بنازش مدار

بخردی درش زجر و تعلیم کن — بہ نیک و بدش وعدہ و بیم کن

نو آموز[2] را ذکر و تحسین و زہ — ز توبیخ و تہدید اُستاد بہ

بیاموز پروردہ را دست رنج — وگر دست داری چو قارون بگنج

مکن تکیہ بر دستگاہیکہ ہست — کہ باشد کہ نعمت نماند بدست

بپایاں رسد کیسۂ سیم و زر — نگردد تہی کیسۂ پیشہ ور

چہ دانی کہ گردیدنِ روزگار — بغربت بگرداندش در دیار

چو بر پیشہ باشدش دسترس — کجا دستِ حاجت برد پیشِ کس

ندانی کہ سعدی مکاں از چہ یافت — نہ ہاموں[3] نوشت و نہ دریا شگافت

بخُردی بخورد از بزرگاں قفا — خدا دادش اندر بزرگی صفا

ہر آنکس کہ گردن بفرماں نہد — بسے برنیاید کہ فرماں دہد

ہر آں طفل کو جورِ آموزگار — نہ بیند جفا بیند از روزگار

پسر را نکو دار و راحت رساں — کہ چشمش نماند بدستِ کساں

ہر آنکس کہ فرزند را غم نخورد — دگر کس غمش خورد و آوارہ کرد

۱؎ زدہ۔ یعنی دس سال سے زیادہ کا ہو جائے۔ نامحرماں۔ وہ عورتیں جن سے شادی جائز ہے۔ فراتر۔ دور۔ چشم برہم زنی۔ تو پلک جھپکائے گا۔ نامت بماند بجائے۔ تیرا نام باقی رہے۔ کسے۔ یعنی تیرا کوئی جانشین نہ ہوگا۔ بسا روزگارا۔ یعنی جو نعمتوں میں پلتے ہیں انھیں زمانہ کی بہت زیادہ سختی جھیلنی پڑتی ہے۔ بنازش مدار۔ یعنی اولاد کی ناز پروری اس کے ساتھ دشمنی ہے۔ زجر۔ تنبیہ۔ بہ نیک و بدش۔ یعنی اُسے پیار بھی کرو اور ڈراؤ بھی۔ ۲؎ نو آموز۔ یعنی ابتدائی تعلیم میں بچے کو شاباشی دینا مار پیٹ سے زیادہ مفید ہے۔ دست رنج۔ دستکاری۔ دست۔ قدرت۔ دستگاہ۔ قدرت۔ کیسہ۔ تھیلی۔ غربت۔ مسافرت۔ بگرداندش۔ اس کو مارا مارا پھرائیگا۔ مکاں۔ مرتبہ۔ ۳؎ ہاموں۔ جنگل۔ دریا شگافتن۔ کشتی چلانا۔ قفا۔ چپت۔ صفا۔ رونق۔ فرماں دہد۔ یعنی حاکم بنجاتا ہے۔ آموزگار۔ استاد۔ کہ چشمش۔ یعنی تاکہ وہ کسی دوسرے کا دست نگر نہ بنے۔ فرزند را غم نخورد۔ اپنی خود اولاد کی فکر نہ کرے۔ یعنی دوسرے لوگ اس کی ضروریات پوری کریں گے اور اس کو آوارہ کردیں گے۔

لہ آمیزگار۔ میل جول رکھنے والا۔ مخنث۔ یعنی زنانہ صفت کا لڑکا۔ کہ بیش۔ یعنی داڑھی آنے سے پہلے اپنا منہ کالا کرے۔

نگہدار از آمیزگارِ بدش
کہ بدبخت و بے رہ کند چوں خودش

سیہ نامہ تر زاں مخنث مخواہ
کہ پیش از خطش روئے گردد سیاہ

ازاں بے حمیت بباید گریخت
کہ نامردیش آبِ مرداں بریخت

پسر کو میانِ قلندر نشست
پدر گو ز خیرش فروشوئے دست

دریغش مخور بر ہلاک و تلف
کہ پیش از پدر مردہ بہ ناخلف

حکایت

شبے دعوتے بود در کوئے من
ز ہر جنس مردم دراں انجمن

چو آوازِ مطرب در آمد ز کوئے
بگردوں شد آوازۂ ہائی و ہوئے

پری پیکرے بود محبوبِ من
بدو گفتم اے لعبتِ خوبِ من

چرا با جواناں نیائی بجمع
کہ روشن کنی مجلسِ ما چو شمع

شنیدم سہی قامتِ سیم تن
کہ می رفت و میگفت با خویشتن

محاسن چو مرداں ندارم بدست
نہ مردی بود پیش مرداں نشست

گفتار در احتراز از صحبت امرداں

خرابت کند شاہد خانہ کن،
برو خانہ آباد گرداں بزن،

نشاید ہوس باختن با گلے
کہ ہر بامدادش بود بلبلے

چو خود را بہر مجلسے شمع کرد
تو دیگر چو پروانہ گردش مگرد

زنِ خوب خوش خوئے آراستہ
چہ ماند بنادانِ نوخاستہ

دردم چو غنچہ دمے از وفا
کہ از خندہ افتد چو گل در قفا

آبِ مرداں۔ یعنی باوالدا کی آبرو۔ قلندر۔ بے شرع کہ پیش از پدر۔ یعنی بُری اولاد کا باپ کے سامنے مرجانا بہتر ہے۔ ز ہر جنس۔ یعنی نیک و بد۔ مطرب۔ گانے والا ہائی وہوئے۔ یعنی وجد کرنے لگے۔ لعبت۔ کھلونا۔ بجمع۔ مجمع میں۔ سہی۔ سیدھا۔ محاسن۔ یعنی داڑھی۔ مرداں۔ یعنی داڑھی والے۔ خانہ کن۔ یعنی گھر کو برباد کرنے والا۔ بزن۔ یعنی شادی کرلے۔ با گلے۔ یعنی وہ معشوق جس کا ہر روز ایک نیا شیدائی پیدا ہوجاتا ہے۔ چو۔ یعنی جو معشوق ہر محفل کی شمع ہو تو اس کا پروانہ نہ بن۔ چہ ماند۔ یعنی حسین و خوش خلق عورت امرد سے بہتر ہے۔ نوخاستہ۔ امرد۔ دردم۔ یعنی بیوی کے ساتھ ذرا محبت کا اظہار کرو، اس کا غنچۂ دل پھول کی طرح کھل جائیگا اور وہ تمہاری ہوجائیگی۔

۱ کودک۔ یعنی امرد۔ شنگ۔ شوخ۔ مقل۔ گوگل۔ غول۔ بھوت۔ نداردت۔ دال مفتوح اور تا ساکن ہے۔ لیکن ضرورتِ شعری کی وجہ سے دال کو ساکن اور تا کو متحرک پڑھا جائیگا۔ سر۔ یعنی امردوں کے عشق سے دماغ اور جیب خالی ہو جاتی ہے۔ مکن۔

نہ چوں کودکِ ۱ پیچ بر پیچ شنگ
کہ چوں مقل نتواں شکستن بسنگ

مبیں دلفریبش چو حورِ بہشت
کزاں روئے دیگر چو غولست زشت

گرش پائے بوسی نداردت پاس
ورش خاکباشی نداند سپاس

سر از مغز و دست از درم کن تہی
چو خاطر بفرزند مردم دہی

مکن بد بفرزندِ مردم نگاہ
کہ فرزندِ خویشت برآید تباہ

حکایت

دریں شہر بارے بسمعم رسید
کہ بازارگانے غلامے خرید

شبانگہ مگر دست بردش بشیب
کہ سیمیں زنخ بود و خاطر فریب

پری چہرہ ہرچہ افتادش بدست
بکیں در سر و مغز ناداں شکست

گوا کرد بر خود خدا و رسول
کہ دیگر نگردم بگردِ فضول

رحیل آمدش ہمدراں ہفتہ پیش
دل افگار و سر بستہ و روئے ریش

چو بیروں شد از گازروں یک دو میل
بہ پیش آمدش سنگلاخے مہیل

بپرسید کیں قلّہ را نام چیست
کہ بسیار بیند عجب ہر کہ زیست

چنیں گفتش از کارواں ہمدمے
مگر تنگِ ترکاں ندانی ہمے

سیہ ۳ را یکے بانگ برداشت سخت
کہ دیگر چہ رانی بینداز رخت

نہ عقلست و نہ معرفت یک جوم
اگر من دگر تنگِ ترکاں روم

درِ شہوت نفس کافر بہ بند
وگر عاشقی لت خور و سر بہ بند

چو مر بندہ را ہمی پروری
بہیبت برآرش کز و برخوری

دگر سیّدش لب بدنداں گزد
دماغ خداوندگاری پزد

اگر تم دوسروں کی اولاد کو شہوت سے دیکھو گے تو آخر تمھارے بھی اولاد ہے۔ ۲ بازارگاں۔ تاجر۔ شیب۔ یعنی اس لڑکے کا نچلا حصہ۔ زنخ۔ رخسار۔ خاطر۔ دل۔ پریچہرہ۔ یعنی لڑکی کے ہاتھ جو بھی پڑا اس نے اس سے تاجر کی خبر لی۔ گوا کرد۔ خدا اور رسول کا واسطہ۔ دیگر کہا کہ پھر کبھی ایسی خراب حرکت نہ کروں گا۔ رحیل۔ کوچ۔ روی ریش۔ پٹنے کی وجہ سے۔ گازروں۔ فارس کا مشہور شہر ہے۔ مہیل۔ خوفناک۔ قلہ۔ پہاڑ کی چوٹی۔ تنگ ترکاں۔ یعنی اس جگہ کا نام تنگ ترکاں ہے۔ ۳ سیہ۔ غلام۔ کہ دیگر۔ یعنی آگے نہ چل۔ تنگ ترکاں روم۔ یعنی اغلام بازی کروں۔ بہ بند۔ یعنی تاکہ رسوا نہ ہو۔ لت خور۔ ڈنڈے کھا۔ کز و برخوری۔ یعنی جب غلام پر رعب قائم رکھو گے۔ تب ہی خدمت لے سکو گے۔ سید۔ آقا۔ لب بدنداں گزد۔ بوسے لے

ل۱ مشت زن ۔یعنی بے ادب۔ درکتیب یعنی قبضہ میں۔ خوش پسر ۔خوبصورت لڑکا۔ کہ ما۔ یعنی اس دعوے کے ساتھ۔ کہ بر سفرہ۔ یعنی پاکبازی کا دعویٰ تو غلط ہے۔ چونکہ دسترس نہیں ہے اس لئے حسرت سے دیکھتے ہیں۔ تنگ خرواد۔ ل۲ عصار۔ تیلی۔ کہ۔ کاہ کا مخفف گھاس ...

غلام آبکش باید و خشت زن
بود بندۂ نازنیں مشت زن

نہ ہر جا کہ بینی خطِ دلفریب
توانی طمع کردنش درکتیب

حکایت

گروہے نشیند با خوش پسر
کہ ما پاکبازیم و صاحب نظر

زمن پرس فرسودۂ روزگار
کہ بر سفرہ حسرت خورد روزہ دار

ازاں تخم خرما خورد گوسپند
کہ قفلست بر تنگِ خرما و بند

سر گاوِ عصار ازاں درگہ است
کہ از کنجدش ریسماں کوتہ است

حکایت

یکے صورتے دید صاحب جمال
بگردیدش از شورشِ عشق حال

برانداخت بیچارہ چنداں عرق
کہ شبنم بر آرد بہشتی ورق

گذر کرد بقراط بروے سوار
بپرسید کیں راچہ افتاد کار

کسے گفتش ایں عابدِ پارسا ست
کہ ہرگز خطائے زدستش نخاست

رود روز و شب در بیابان و کوہ
زصحبت گریزاں زمردم ستوہ

بر دست خاطر فریبے دلش
فرورفتہ پائے نظر در گلش

چو آید ز خلقش ملامت بگوش
بگرید کہ چند از ملامت خموش

مگوی ار بنالم کہ معذور نیست
کہ فریادم از علتے دور نیست

نہ ایں نقشِ دل میرباید زدست
دل آں میرباید کہ ایں نقش بست

شنید ایں سخن مردِ کار آزمائے
کہن سال پروردہ پختہ رائے

بگفت ارچہ صیتِ نکوئی رود
نہ با ہر کسے ہرچہ گوئی رود

بہشتی ۔یعنی اردی بہشت کے مہینہ میں جوکہ بہار کا موسم ہے جسقدر پتوں پر شبنم ہوتی ہے۔ بقراط۔ افلاطون کا استاد سکندر کا وزیر اسکندریہ کا رہنے والا مشہور حکیم۔ کیں۔ یعنی اس بیچارہ پر کیا مصیبت پڑی۔ کہ ہرگز۔ کبھی اس سے کوئی گناہ نہیں ہوا۔ ل۳ ستوہ ۔عاجز۔ خاطر فریبد دلربا۔ فرورفتہ ۔ یعنی اس کے عشق میں پھنس گیا ہے۔ مگوی۔ یعنی مجھ سے نہ کہو کہ میں مجبور نہیں ہوں۔ اس لئے کہ میری آہ و بکا بے سبب نہیں ہے۔ نہ ایں۔ یعنی حقیقتاً یہ معشوق دلربا نہیں ہے بلکہ اس کا بنانیوالا دلربا ہے۔ صیت۔ آوازہ۔ ہرچہ گوئی رود۔ ہر بات نہیں چل سکتی۔

۱۰

نگارندہ را[۱] خود ہمیں نقش بود — کہ شوریدہ را دل بیغارہ بود
چرا طفل یکروزہ ہوشش نبرد — کہ در صنعِ دیدن چہ بالغ چہ خرد
محقق ہماں بیند اندر ابل — کہ در خوبرویانِ چین و چگل
نقابیست ہر سطرِ من زیں کتیب — فروہشتہ بر عارضِ دلفریب
معانیست در زیرِ حرفِ سیاہ — چو در پردہ معشوق و در میغ[۲] ماہ
در اوراقِ سعدی نگنجد ملال — کہ دارد پسِ پردہ چندیں جمال
مرا کیں سخنہاست مجلس فروز — چو آتش درو روشنائی و سوز
نرنجم ز خصماں اگر برطپند — کزیں آتشِ پارسی در تپند

گفتار در عدمِ التفات بر قولِ اہلِ دنیا

اگر در[۳] جہاں از جہاں رستہ ایست — در از خلق بر خویشتن بستہ ایست
کس از دستِ جورِ زبانہا نرست — اگر خود نمایست اگر حق پرست
اگر بر پری چوں ملک ز آسماں — بدامن در آویزدت بدگماں
بکوشش تواں دجلہ را پیش بست — نشاید زبانِ بد اندیش بست
فراہم نشینند تر دامناں — کہ ایں زہد خشکست و آں دامِ ناں
تو روی از پرستیدنِ حق مپیچ — بہل تا نگیرند خلقت بہیچ
چو راضی شد از بندہ یزدانِ پاک — گر اینہا نگردند راضی چہ باک
بد اندیشِ خلق از حق آگاہ نیست — ز غوغائے خلقش بحق راہ نیست
ازاں رہ بجائے نیاوردہ اند — کہ اوّل قدم پے غلط کردہ اند

۱ نگارندہ۔ یعنی خدا کی محض اسی امردِ حسین میں نقاشی ہے۔ کہ در صنع۔ یعنی خدائی صناعی تو بچے اور بڑے سب ہی میں ہے تو پھر کسی نوزائیدہ بچہ پر کیوں عاشق نہ ہوا۔ ابل۔ یعنی اونٹ میں بھی صنعتِ کردگار موجود ہے۔ چگل۔ ترکستان کا ایک شہر ہے جہاں کے حسین مشہور ہیں۔ نقابیست۔ یعنی یہ بوستاں کے شاہدِ معنی حروف کے کالے نقاب میں مستور ہیں۔

۲ در میغ ماہ۔ یعنی جیسے بدلی میں چاند۔ نرنجم۔ یعنی اگر میرے مخالف میرے اشعار کو دیکھ کر جلتے ہیں تو مجھے کچھ رنج نہیں ہوتا۔ آتش پارسی۔ یعنی ان اشعارِ فارسی کا سوز نیز وہ آگ جس کو زرتشت نے روشن کیا تھا یا وہ مرض جو آتشک کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔

۳ اگر در جہاں۔ دنیا میں دنیا والوں کی زبان سے وہی بچ سکتا ہے جو اُن پر اپنا دروازہ بند کر دے۔ اگر۔ اگر آسمان سے فرشتہ بن کر بھی اترو گے۔ بد اندیش۔ بدگو۔ زہد خشک۔ وہ عبادت جس میں سوزِ عشق نہ ہو۔ بہل۔ یعنی اہلِ دنیا کی پروا نہ کرو۔ زغوغائے خلق۔ یعنی وہ تو مخلوق میں پھنسا ہے خدا تک اس کی رسائی کہاں! بجائے۔ یعنی منزل تک۔

۵۱ ازیں تابداں۔ یعنی ان دونوں میں اتنا ہی فرق ہے جتنا شیطان اور فرشتہ میں۔ نپردازد۔ یعنی عیب جوئی چھوڑ کر اچھی بات میں نہیں لگتا۔ جامِ گیتی نما۔ جامِ جمشید جس کے ذریعہ ہفت اقلیم کے راز معلوم ہو جاتے تھے یعنی دل۔ خلوت۔ گوشہ نشینی صحبت جلوت۔ آشتی۔ خلوت گزیں۔ ۵۲ آمیزگار۔ جلوت پسند۔ عفیف۔ پاکدامن۔ بکاوند پوست یعنی اس کی کھال یہ کہہ کر اُدھیڑتے ہیں۔ ادبار۔ نحوست۔ کامراں۔ صاحب رتبہ۔ درآید ز پائے۔ رتبہ سے گر جائے۔ فضلِ خدای یعنی اس کی ذلت کو۔ کہ تا چند۔ یعنی اور یہ کہیں گے۔ دوں پرور۔ کمینہ پرور۔ دہر۔ زمانہ۔

۱۰

۵۳ چو بینند۔ یعنی اگر تمھیں باکار دیکھیں گے۔ اگر دستِ ہمت۔ یعنی تم بیکار رہو۔ پختہ خوار۔ جو دوسروں کا پکا پکایا کھانے کا عادی ہو جائے۔ ناطق۔ یعنی اگر تم لوگوں سے بات چیت جاری رکھو گے تو تمھیں ڈھولک بتائیں گے۔ یاوہ۔ بکواس۔ گرماوہ۔ حمام۔ تعنت۔ ظلم۔ کہ مالش۔ یعنی اس کی دولت اس کے نصیب میں نہیں ہے۔ دوسروں کے کام آئے گی۔

دو کس بر حدیثے گمارند گوش ۔۔۔ ازیں[51] تابداں زاہرمن تا سروش
یکے پند گیرد دگر ناپسند ۔۔۔ نپردازد از حرف گیری بہ پند
فرو ماندہِ در کنجِ تاریک جائے ۔۔۔ چہ دریابد از جامِ گیتی نمائے
مپندار اگر شیر اگر روبہی ۔۔۔ کزیناں بمردی وحیلت رہی،
اگر کنج خلوت گزیند کسے ۔۔۔ کہ پروائے صحبت ندارد بسے
مذمت کنندش کہ زرق است و ریو ۔۔۔ ز مردم چناں میگریزد کہ دیو
وگر خندہ رویست و آمیزگار[52] ۔۔۔ عفیفش ندانند و پرہیزگار
غنی را بغیبت بکاوند پوست ۔۔۔ کہ فرعون اگر ہست در عالم اوست
وگر مردِ درویش در سختی است ۔۔۔ بگویند از ادبار و بدبختی است
وگر کامرانے در آید ز پائے ۔۔۔ غنیمت شمارند و فضلِ خدائے
کہ تا چند ازیں جاہ و گردن کشی ۔۔۔ خوشی را بود در قفا ناخوشی
وگر تنگدستے تنک مایہ ۔۔۔ سعادت بلندش کند پایہ
بخایندش از کینہ دنداں بزہر ۔۔۔ کہ دوں پرور است ایں فرومایہ دہر
چو[53] بینند کارے بدستت درست ۔۔۔ حریصت شمارند و دنیا پرست
وگر دستِ ہمت بداری زکار ۔۔۔ گدا پیشہ خوانندت و پختہ کار
وگر ناطقی طبلِ پریاوہ ۔۔۔ وگر خامشی نقشِ گرماوہ
تحمل کناں را نخوانند مرد ۔۔۔ کہ بیچارہ از بیم سر بر نکرد
وگر در سرش ہولِ مردانگیست ۔۔۔ گریزند ازو کیں چہ دیوانگیست
تعنت کنندش گر اندک خور است ۔۔۔ کہ مالش مگر روزیے دیگر است

وگر نغز و پاکیزه باشد خورش[۱] ۔ شکم بنده خوانند و تن پرورش
وگر بے تکلف زید مال دار ۔ کہ زینت بر اہلِ تمیز ہست عار
زباں در ہندش بایذا بہ تیغ ۔ کہ بدبخت زر دارد از خود دریغ
وگر کاخ و ایواں منقش کند ۔ تنِ خویش را کسوتِ خوش کند
بجاں آید از طعنہ بر وے زناں ۔ کہ خود را بیاراست ہمچوں زناں
وگر پارسائے سیاحت نہ کرد ۔ سفر کردگانش نخوانند مرد
کہ نارفتہ بیروں ز آغوشِ زن ۔ کدامش ہنر باشد و رای و فن
جہاندیده[۲] را ہم بدرند پوست ۔ کہ سرگشتہ بختِ برگشتہ اوست
گرش حظ ز اقبال بودے و بہر ۔ زمانہ نراندے ز شہرش بشہر
عزب را نکوہش کند خرده بیں ۔ کہ می رنجد از خفت و خیزش زمیں
وگر زن کند گوید از دستِ دل ۔ بگردن در افتاد چوں خر بہ گل
نہ از جورِ مردم رہد زشت روئے ۔ نہ شاہد ز نامردمِ زشت گوئے

حکایت

غلامے[۳] بمصر اندرم بنده بود ۔ کہ چشم از حیا در بر افگنده بود
کسے گفت ہیچ ایں پسر عقل و ہوش ۔ ندارد بمالش بتعلیم گوش
شبے بر زدم بانگ بر وے درشت ۔ ہمو گفت مسکیں بجورش بکشت
گرت بر کند خشم روزے زجائے ۔ سراسیمہ خوانندت و خیره رائے
وگر بردباری کنی از کسے ۔ بگویند غیرت ندارد بسے
سخی را باندرز گویند بس ۔ کہ فردا دو دستت بود پیش و پس

(۱) خورش ۔ خوراک ۔ بے تکلف ۔ یعنی سادگی ۔ کہ بدبخت ۔ بدبخت کے پاس روپیہ ہے اور خرچ کرنا نہیں جانتا ۔ کسوت ۔ لباس ۔ ہمچوں زناں ۔ عورتوں کی طرح بنا ٹھنا رہتا ہے ۔ سیاحت ۔ سفر ۔ مرد ۔ یعنی بزرگ ۔ کہ نارفتہ ۔ اور یہ طعنہ دیں گے ۔ (۲) جہاندیده ۔ سیاح ۔ کہ سرگشتہ ۔ یعنی یہ کہیں گے کہ اس کی تقدیر میں چکر ہے ۔ حظ و بہر ۔ نصیبہ ۔ عزب ۔ کنوارا ۔ کہ می رنجد ۔ یعنی یہ خدا کی سرزمین پر بوجھ ہے ۔ از دست دل ۔ یعنی دل کے ہاتھوں پھنسا ۔ نہ از جور ۔ یعنی ان لوگوں کی زبان سے نہ اچھا بچتا ہے نہ برا ۔ (۳) غلام ۔ لڑکا ۔ کہ چشم ۔ یعنی باحیا تھا ۔ بمالش ۔ یعنی سکھانے پڑھانے میں اس کی گوشمالی کرو ۔ ہمو گفت ۔ یعنی اسی کہنے والے نے یہ کہا کہ ظلم کرکے اُس لڑکے کو مار ڈالا ۔ گرت ۔ یعنی نصیحت ۔ کہ فردا ۔ یعنی اگر یونہی خرچ کرتے رہے تو کل کو آگے پیچھے ہاتھ دھرے پھروگے ۔ ستر پوشی کا کپڑا بھی نہ ملیگا ۔

وگر قانع و خویشتن دار گشت
بہ تشنیع[1] خلقے گرفتار گشت

کہ ہمچوں پدر خواہد ایں سفلہ مرد
کہ دنیا رہا کرد و حسرت ببرد

کہ یارد بکنجِ سلامت نشست
کہ پیغمبر از خبثِ دشمن نرست

خدارا کہ مانند و انباز و جفت
ندارد شنیدی کہ ترسا چہ گفت

رہائی نیابد کس از دستِ کس
گرفتار را چارہ صبر ست و بس

حکایت

جوانے ہنرمند فرزانہ بود
کہ در وعظ[2] چالاک و مردانہ بود

نکونام و صاحبدل و حق پرست
خطِ عارضش خوشتر از خطِ دست

قوی در بلاغات و در نحو چست
ولے حرف ابجد نگفتے درست

یکے را بگفتم ز صاحبدلاں
کہ دندانِ پیشیں ندارد فلاں

برآمد ز سودائے من سرخروئے
کزیں جنسِ بیہودہ دیگر مگوئے

تو در وے ہماں عیب دیدی کہ ہست
ز چنداں ہنر چشمِ عقلت بہ بست

یقیں بشنو از من کہ روزِ یقیں[3]
نہ بیند بدے مردمِ نیک بیں

یکے را کہ علم ست و تدبیر و رائے
گرش پائے عصمت بلغزد ز جائے

بیک خردہ مپسند بروے جفا
بزرگاں چہ گفتند خذ ما صفا

بود خار و گل باہم اے ہوشمند
چہ در بندِ خاری تو گلدستہ بند

کرا زشت خوئی بود در سرشت
نہ بیند ز طاؤس جز پائے زشت

صفائی بدست آور اے بے تمیز
کہ ننماید آئینۂ تیرہ نیز

طریقے طلب کز عقوبت رہی
نہ حرفے کہ انگشت بروے نہی

۱۰

[1] تشنیع۔ بمعنی طعن۔ کہ ہمچوں۔ یعنی یہ کمینہ بھی اپنے باپ کی طرح دولت جمع کرکے مرجائیگا۔ کہ یارد۔ یعنی کون بچ سکتا ہے جبکہ خدا اور رسول بھی نہ بچ سکے۔ انباز۔ شریک۔ جفت۔ بیوی۔ ترسا۔ یعنی نصاریٰ جو کہ حضرت عیسٰی کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔

[2] کہ در وعظ۔ یعنی بے جھجک اچھا واعظ تھا۔ خطِ عارضش۔ یعنی خوشنویس اور خوبصورت تھا۔ ولے۔ یعنی اس میں کچھ تتلاہٹ تھی۔ کہ دندانِ پیشیں۔ یعنی اس واعظ کے اگلے دانت نہیں ہیں اس وجہ سے حروف کی ادائیگی اچھی طرح نہیں ہوتی ہے۔ برآمد۔ یعنی میرے غصہ دلانے سے لال پیلا ہوگیا۔

[3] روزِ یقین۔ قیامت کا دن۔ گرش۔ یعنی اس سے کوئی غلطی ہوجائے۔ خردہ۔ عیب۔ خذ ما صفا۔ بھلی بات لے لو۔ ودع ما کدر۔ اور بری بات سے درگذر کرو۔ چہ در بندِ خاری۔ تو کانٹوں میں کیوں الجھتا ہے گلدستہ بنالے۔ ز طاؤس۔ یعنی اسے مور کے برے پیر ہی نظر آئینگے اس کے حسین پر نہ دکھائی پڑیں گے۔ آئینہ تیرہ۔ یعنی زنگ آلود آئینہ۔ عقوبت۔ یعنی آخرت کی سزا۔ نہ حرفے۔ کسی کا ایک حرف نہ تلاش کرتا پھر جس پر تو انگشت نمائی کرسکے۔

سلہ کہ چشمت ۔یعنی اگر دوسروں کے عیب دیکھنے کی فکر میں لگے رہوگے تو اپنے عیب نہ دیکھ سکوگے ۔حد ۔سزا ۔تر دامنم ۔ہم خود گناہگار ہیں ۔خود را بتاویل ۔یعنی اپنی برائیوں کی تاویل کرکے ۔پشتی ۔مدد ۔آنگہ جیب خود برائی چھوڑ دو۔ دروں باخدا ۔باطن کا حال خدا کو معلوم ہے ۔بعفت ۔پاکدامنی ۔سلہ کژ ۔جھوٹ ۔حمال ۔برداشت کرنے والا ۔سود وزیاں ۔نفع نقصان ۔سیرت ۔عادت ۔ستر ۔راز ۔نہ چشم ۔یعنی مجھے میری نیکیوں کا بدلہ تجھسے نہیں ملتا تو برائیوں کی سزا تجھ سے کیوں بھگتوں ۔نکوکاری ۔یعنی خدا ایک نیکی کے بدلے دس دیتا ہے ۔اندر گذر ۔یعنی جس کی ایک نیکی دیکھو اس کی دس برائیوں سے درگذر کرو ۔سلہ جہانے فضیلت ۔بزرگوں کی دنیا ۔زاندرون تباہ ۔بدباطنی کی وجہ سے ۔زحف ۔یعنی ارکان شعر میں کمی زیادتی ۔حسد ۔یعنی حسد نے اسے اندھا کردیا ہے ۔نہ ہر خلق را ۔یعنی اچھے برے سب اللہ نے پیدا فرمائے ہیں ۔بخور ۔یعنی اچھوں کی اچھائی سے فائدہ اٹھاؤ بروں کی برائی کو نظرانداز کرو۔

منہ عیبِ خلق اے فرومایہ پیش	کہ چشمت فرو دوزد از عیب خویش
چرا دامن آلودہ را حد زنم	چو در خود شناسم کہ تر دامنم
نشاید کہ بر کس درشتی کنی	چو خود را بتاویل پشتی کنی
چو بد ناپسند آیدت خود مکن	پس آنگہ بہمسایہ گو بد مکن
من ار حق شناسم وگر خودنمائے	بروں با تو دارم دروں با خدائے
چو ظاہر بعفت بیارا ستم	تصرف مکن در کژ و راستم
تو خاموش اگر من بہ ام یا بدم	کہ حمالِ سود و زیانِ خودم
اگر سیرتم خوب و گر منکر است	خدایم بسراز تو داناتر ہست
نہ چشم از تو دارم بہ نیکی ثواب	کہ بینم بجرم از تو چندیں عذاب
نکو کاری از مردمِ نیک رائے	یکے را بدہ می نویسد خدائے
تو نیز اے عجب ہر کرا یک ہنر	بہ بینی زدہ عیبش اندر گذر
نہ یک عیب او را بانگشت پیچ	جہانے فضیلت برآور بہیچ
چو دشمن کہ در شعر سعدی نگاہ	بنفرت کند ز اندرونِ تباہ
ندارد بصد نکتۂ نغز گوش	چو زحفے بہ بیند برآرد خروش
جز ایں علتش نیست کاں بد پسند	حسد دیدۂ نیک بینش بکند
نہ مر خلق را صنعِ باری سرشت	سیاہ و سفید آید و خوب و زشت
نہ ہر چشم و ابرو کہ بینی نکوست	بخور پستہ مغز و بینداز پوست

باب ہشتم در شکر

نفس می نیارم زد از شکرِ دوست ۔ کہ شکرے ندانم کہ در خورِ داوست

عطائیست ہر موی از دو بر تنم ۔ چگونہ بہر موئے شکرے کنم

ستایش خداوند بخشندہ را ۔ کہ موجود کرد از عدم بندہ را

کرا قوّتِ وصفِ احسانِ اوست ۔ کہ اوصاف مستغرقِ شانِ اوست

بدیعیکہ شخص آفریند زِ گل ۔ روان و خرد بخشد و ہوش و دل

زِ پشتِ پدر تا بپایانِ شیب ۔ نگر تا چہ تشریف دادت زِ غیب

چو پاک آفریدت بہش باش و پاک ۔ کہ ننگست ناپاک رفتن بخاک

پیاپے بیفشاں از آئینہ گرد ۔ کہ مصقل نگیرد چو زنگار خورد

نہ در ابتدا بودی آبِ منی ۔ اگر مردی از سر بدر کن منی

چو روزی بسعی آوری سوئے خویش ۔ مکن تکیہ بر زورِ بازوئے خویش

چرا حق نمی بینی اے خود پرست ۔ کہ بازو بگردش در آورد دست

چو آید بکوشیدنت خیر پیش ۔ بتوفیقِ حق داں نہ از سعیِ خویش

بسر پنجگی کس نبرد ست گوئے ۔ سپاسِ خداوندِ توفیق گوئے

تو قائم بخود نیستی یک قدم ۔ زِ غیبت مدد میرسد دمبدم

نہ طفلک زباں بستہ بودی زلاف ۔ ہمی روزی آمد بشخصش زِ ناف

چو نافش بریدند روزی گسست ۔ بہ پستانِ مادر در آویخت دست

غریبے کہ رنج آردش دہر پیش ۔ بدارو دہند آبش از شہر خویش

پس او در شکم پرورش یافتست ۔ ز انبوب معدہ خورش یافتست

دو پستاں کہ امروز دلخواہ اوست ۔ دو چشمہ ہم از پرورش گاہ اوست

سلہ نفس می نیارم زد۔ میں خدا کا کچھ شکر بھی ادا نہیں کر سکتا اس لئے کہ جو شکریہ اُس کے شایان ہو وہ مجھے آتا ہی نہیں بہر موی۔ ہر رونگٹے کے بدلے۔ کہ موجود کرد۔ نیست سے ہست کیا۔ کہ اوصاف۔ کونسی تعریفیں ہیں جو اس کے مرتبہ کا احاطہ کر سکیں۔ بدیع۔ بدوں نمونے کے پیدا کرنے والا۔ سلہ آئینہ یعنی دل۔ گرد۔ یعنی گناہ۔ مصقل۔ جلا دینے کا آلہ۔ منی نطفہ و غرور، ریخی۔ زنانہ پن۔ چو روزی۔ یعنی جب تو روزی کمائے تو اپنی قوّتِ بازو پر بھروسہ نہ کر۔ کہ بازو۔ یعنی اگر توفیق الٰہی شامل حال نہ ہو تو کوئی ہاتھ بھی نہیں ہلا سکتا۔ چو آید۔ تمہاری کوشش سے بھی جو بھلائی تمہیں حاصل ہو اس کو بھی توفیق الٰہی سے سمجھو۔ غلیت غیب۔ نہ طفلک۔ جب تو رحم مادر میں تھا اور تیرا منہ بھی نہ کھلا تھا تو تیرا جسم ناف کے ذریعہ پرورش پاتا تھا۔ سلہ زِ ناف۔ بچہ ماں کے پیٹ میں ناف کے ذریعہ غذا حاصل کرتا ہے غریبے۔ یعنی مسافر جب بیمار پڑتا ہے تو اس کا علاج اُس کے وطن کی آب و ہوا ہے۔ پس او۔ یعنی بچہ کا وطن ماں کا پیٹ ہے۔ لہٰذا اُس کو معدے کی نالی سے خوراک ملتی ہے۔ پرورش گاہ۔ یعنی ماں کا پیٹ۔

۱۰

کنار و برِ مادرِ دلپذیر	بہشتست و پستاں درو جوئے شیر[۱]
درختیست بالائے جاں پرورش	ولد میوۂ نازنیں بر برش
نہ رگہائے پستاں درونِ دلست	پس ار بنگری شیر خونِ دلست
بخونش فرو بردہ دنداں چو نیش	سرشتہ درو مہر خونخوارِ خویش
چو بازو قوی کرد و دنداں ستبر	براندایدش دایہ پستاں بصبر
چناں صبر از شیر خامش کند	کہ پستانِ شیریں فراموش کند
تو نیز اے کہ در توبہ[۲] طفلِ راہ	بصبرت فراموش گردد گناہ

حکایت ۱۰

جوانے سر از رائے مادر بتافت	دلِ دردمندش چو آذر بتافت
چو بیچارہ شد پیشش آورد مہد	کہ اے سست مہر فراموش عہد
نہ گریان و درماندہ بودی و خرد	کہ شبہا ز دستِ تو خوابم نبرد
نہ در مہد نیروئے حالت نبود	مگس راندن از خود مجالت نبود
توانی کز آں یک مگس رنجہ	کہ امروز سالارِ سرپنجہ
بحالے شوی باز در قعرِ گور	کہ نتوانی از خویشتن دفعِ مور[۳]
دگر دیدہ چوں برفروزد چراغ	چو کرمِ لحد خورد پیہِ دماغ
چو پوشیدہ چشمے بہ بینی کہ راہ	نداند ہمی وقتِ رفتن زچاہ
تو گر شکر کردی کہ با دیدۂ	وگرنہ تو ہم چشم پوشیدۂ
معلم نیاموختت فہم و رائے	سرشت ایں صفت در وجودت خدائے
گرت منع کردے دلِ حق نیوش	حقت عین باطل نمودے بگوش

۱ جوئے شیر۔ دودھ کی نہر۔ بالائے۔ قد۔ بر برش۔ اُس کی بغل میں۔ نہ رگہائے پستاں کی رگیں، دل سے چلتی ہیں تو دودھ دراصل خون دل ہے۔ خونش۔ یعنی ماں کا دودھ۔ خونخوار۔ یعنی بچہ۔ ستبر۔ موٹا۔ براندایدش۔ لیپ دیتی ہے۔ دایہ۔ دودھ پلانی۔ صبر۔ ایلوا۔ ۲ در توبہ طفلِ راہ۔ راہ توبہ واستغفار میں طفلِ راہ ہے۔ بصبر۔ یعنی نفس کو شہوت سے روکنے سے۔ بتافت۔ یعنی ماں کا کہا نہ مانا۔ آذر۔ آگ۔ بتافت۔ گرم ہوگیا۔ مہد۔ گہوارہ۔ عہد۔ یعنی بچپن۔ زدست تو۔ تیری وجہ سے۔ نیروئے حال۔ موجودہ طاقت۔ مجال۔ طاقت۔ رنجہ۔ تو رنجیدہ تھا۔ قعر گور۔ قبر کا گڑھا۔ ۳ مور۔ چیونٹی۔ کرم۔ کیڑا۔ لحد۔ قبر۔ پیہ۔ چربی۔ چو پوشیدہ چشمے۔ یعنی اگر تو کسی نابینا کو دیکھے جسے کنویں سے بچنے کا راستہ بھی نظر نہیں آتا تو تجھے اپنی آنکھوں پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ وگرنہ۔ اور اگر تو شکر ادا نہ کرے تو تو بھی اندھا ہے۔ سرشت۔ پیدا کی۔ نیوشش۔ قبول کرنے والا۔ بگوش۔ یعنی معلوم ہوتا۔

بند۔ جوڑ۔ اقلیدس۔ ایک حکیم کا نام ہے۔ صنع۔ کاریگری۔ ابلہی۔ بیوقوفی۔ پے زد و وصل کرد۔ یعنی پٹھوں کے ذریعہ ہڈیوں کو جوڑا۔ کعب۔ ٹخنہ۔ صلب۔ کمر۔ یک لخت۔ ایک ٹکڑا۔ دوصد یعنی بہت۔ گِل مہرہ۔ جسم خاکی۔ زمینے۔ یعنی جسم زمین ہے اور اس میں رگیں نہریں ہیں۔ بصر۔ بینائی۔ جوارح۔ اعضاء۔ عزیز۔ باعزت۔ بہائم۔ چوپائے۔ تو ہمچوں الف۔ تیرا قد سیدھا ہے۔ خور۔ یعنی جانوروں کو کھانے کے لئے۔ سر جھکانا پڑتا ہے۔ سروری۔ سرداری۔ طاعت یعنی خدا کی عبادت۔ صورت خوب۔ یعنی اخلاق پسندیدہ۔ بالا۔ قد۔ از روئے صورت۔ بظاہر۔ خلافش۔ خدا کے برخلاف۔ گرفتم۔ میں نے فرض کیا۔ دشمن۔ نفسِ امارہ۔ دوست۔ خدا۔ منت شناس۔ شکرگذار

۱۰

گفتار اندر صنع باری در ترکیب خلقت انساں

ببیں تا یک انگشت از چند بند ‎ ‎ باقلیدسِ صنع درہم فگند
پس آشفتگی باشد و ابلہی ‎ ‎ کہ انگشت بر حرفِ صنعش نہی
تأمل کن از بہرِ رفتارِ مرد ‎ ‎ کہ چند استخواں پے زد و وصل کرد
کہ بے گردشِ کعب و زانو و پائے ‎ ‎ نشاید قدم برگرفتن ز جائے
ازاں سجدہ بر آدمی سخت نیست ‎ ‎ کہ در صلبِ او مہرہ یک لخت نیست
دو صد مہرہ در یکدگر ساختست ‎ ‎ کہ گِل مہرۂ چوں تو پرداختست
رگت بر تنست اے پسندیدہ خوئے ‎ ‎ زمینے درو سیصد و شصت جوئے
بصر در سر و فکر و رای و تمیز ‎ ‎ جوارح بدل دل بدانش عزیز
بہائم بروی اندر افتادہ خوار ‎ ‎ تو ہمچوں الف بر قدمہا سوار
نگوں کردہ ایشاں سر از بہرِ خور ‎ ‎ تو آری بعزت خورش پیشِ سر
نزیبد ترا با چنیں سروری ‎ ‎ کہ سر جز بطاعت فرود آوری
ولیکن بدیں صورتِ دلپذیر ‎ ‎ فرفتہ مشو صورتِ خوب گیر
رہِ راست باید نہ بالائے راست ‎ ‎ کہ کافر ہم از روئے صورت چوماست
ترا آنکہ چشم و دہن داد و گوش ‎ ‎ اگر عاقلی در خلافش مکوش
گرفتم کہ دشمن نکوبی بسنگ ‎ ‎ مکن بارے از جہل با دوست جنگ
خردمند طبعانِ منت شناس ‎ ‎ بدوزند نعمت بمیخِ سپاس

حکایت

بدوزند نعمت۔ خدا کے انعام کو پائدار بناتے ہیں۔

نبرد آزمائے ز ادہم[1] فتاد | بگردن درش مہرہ برہم فتاد
چو پیلش فرو رفت گردن بتن | نگشتے سرش تا نگشتے بدن
پزشکاں بماندند حیراں درین | مگر فیلسوفے ز یوناں زمیں
سرش باز پیچید و تن راست شد | وگر وے نبودے زمن خواست شد
دگر نوبت آمد بنزدیکِ شاه | نکرد آں فرومایہ در وے نگاه
خردمند را سر فرو شد بشرم | شنیدم کہ میرفت و میگفت نرم[2]
اگر دے نہ پیچیدمے گردنش | نہ پیچیدے امروز روی از منش
فرستاد تخمے بدستِ رہی | کہ باید کہ بر عودِ سوزش نہی
ملک را یکے عطسہ آمد ز دود | سر و گردنش ہمچناں شد کہ بود
بعذر از پئے مرد بشتافتند | بجستند بسیار و کم یافتند ۱۰
مکن گردن از شکرِ منعم مپیچ | کہ روزے پسی سر برآری بہیچ

گفتار اندر نظر در صنع باری تعالیٰ[1]

شب از بہرِ آسایشِ تست و روز | مہِ روشن و مہرِ گیتی[3] فروز
سپہر از برائے تو فراش وار | ہمی گسترانَد بساطِ بہار
اگر باد و برف است و باران و میغ | وگر رعد چوگاں زند برقِ تیغ
ہمہ کارداران فرماں برند | کہ تخمِ تو در خاک می پرورند
وگر تشنہ مانی ز سختی مجوش | کہ سقّائے ابر آبت آرد بدوش
زخاک آورد رنگ و بوئے طعام | تماشاگہ دیدہ و مغز و کام

لہ ادہم۔ مشکیں گھوڑا۔ بگردن۔ اس کی گردن کے جوڑ درہم برہم ہوگئے۔ چو پیلش۔ یعنی اس کی گردن بھی ہاتھی کی سی ہوگئی۔ کہ جب سارا گھومے تب ہی گردن گھوم سکے۔ پزشک۔ جراح۔ فیلسوف۔ دانشمند حکیم۔ ز یونانِ زمین۔ یعنی سرزمین یونان کا باشندہ سرش۔ یعنی اس کا سر گھومنے لگا۔ وگر دے۔ یعنی اگر وہ طبیب نہ ملتا۔ زمن۔ اپاہج۔ آں۔ یعنی امیر۔ وے۔ یعنی حکیم۔ ٢ نرم۔ آہستہ۔ دی۔ کل۔ نہ پیچیدے۔ یعنی میں اس کی گردن ٹھیک نہ کر دیتا۔ نہ پیچیدے۔ یعنی اعراض نہ کرتا۔ رہی۔ غلام۔ عودِ سوز۔ انگیٹھی۔ عطسہ۔ چھینک۔ کہ بود۔ یعنی پھر اکڑ گئی۔ کم یافتند۔ وہ حکیم ان کو نہ ملا۔ پسی۔ پسین۔ ٣ مہرِ گیتی فروز۔ یعنی برائے تست۔ بساطِ بہار۔ یعنی سبزہ اگاتا ہے۔ رعد چوگاں زند۔ کڑک ہوتی ہے۔ برقِ تیغ زند۔ بجلی چمکتی ہے۔ کارداران۔ کارکنان۔ تخمِ تو۔ یعنی تیری غذا کے لئے۔ رنگ۔ جس سے آنکھ محظوظ ہوتی ہے بوئے۔ جس سے دماغ معطر ہوتا ہے۔ طعام۔ جس سے منہ لذت اٹھاتا ہے۔

عسل دادت از نحل[۱] و منّ از ہوا ۔۔۔ رُطَب دادت از نخل و نخل از نوا

ہمہ نخلبنداں بخایند دست ۔۔۔ زحیرت کہ نخلے چنیں کس نہ بست

خور و ماہ و پرویں برائے تو اند ۔۔۔ قنادیلِ سقفِ سرائے تو اند

زخارت گل آورد و از نافہ مشک ۔۔۔ زر از کان و برگِ تر از چوب خشک

بدستِ خودت چشم و ابرو نگاشت ۔۔۔ کہ محرم باغیار نتواں گذاشت

توانا کہ آں نازنیں پرورد ۔۔۔ بالوانِ[۲] نعمت چنیں پرورد

بجاں گفت باید نفس بر نفس ۔۔۔ کہ شکرش نہ کارِ زبانست و بس

خدایا دلم خون شد و دیدہ ریش ۔۔۔ کہ می بینم انعامت از گفت بیش

نگویم دَد و دام و مور و سمک ۔۔۔ کہ فوجِ ملائک بر اوجِ فلک

ہنوزت سپاس اندکے گفتہ اند ۔۔۔ زِ بیوَر ہزاراں یکے گفتہ اند

برو سعدیا دست و دفتر بشوئے ۔۔۔ براہے کہ پایاں ندارد مپوئے

۱۰

حکایت

یکے گوشِ کودک بمالید سخت ۔۔۔ کہ اے بوالعجب گوئے برگشتہ بخت

ترا تیشہ[۳] دادم کہ ہیزم شکن ۔۔۔ نگفتم کہ دیوارِ مسجد بکن

زباں آمد از بہرِ شکر و سپاس ۔۔۔ بغیبت نگرداندش حق شناس

گذرگاہِ قرآن و پندست گوش ۔۔۔ بہتان و باطل شنیدن مکوش

دو چشم از پئے صنعِ باری نکوست ۔۔۔ زعیبِ برادر فروگیر و دوست

گفتار اندر نظر در حالِ ناتواناں و شکر نعمتِ حقتعالیٰ

[۱] نحل۔ شہد کی مکھی۔ مَن۔ موسم۔ وہ شیریں گوند جو بہار میں بعض درختوں پر شبنم سے جمتا ہے۔ رُطَب۔ ترکھجور۔ نوا۔ کھجور کی گٹھلی۔ نخلبند۔ باغبان۔ پرویں۔ کہکشاں۔ سقف۔ چھت۔ از چوب خشک یعنی موسمِ خزاں کے بعد۔ کہ محرم۔ یعنی انسان چونکہ محرم رازِ خداوندی ہے لہٰذا اُس کو خود اپنے دستِ قدرت سے بنایا ہے دوسرے سے نہیں بنوایا۔ [۲] الوان۔ اقسام۔ نفس بر نفس۔ ہر سانس میں۔ کہ می بینم۔ یعنی مجھ سے چونکہ شکریہ تیرا ادا نہیں ہوسکتا۔ دَد۔ درندہ۔ دام۔ وحشی۔ سمک مچھلی۔ کہ۔ بلکہ۔ اوج۔ بلندی۔ بیور۔ دس ہزار۔ پایاں۔ انتہا۔ کہ۔ اور یہ کہا۔ بوالعجب گو۔ عجب بات کرنیوالا۔ [۳] تیشہ۔ کدال۔ زبان۔ یعنی زبان اللہ نے شکر کرنیکے لئے دی ہے نہ کہ غیبت کے لئے۔ زبان کو غیبت کے کام میں کام میں لانا ایسا ہی کام ہے جس پر بچے کے کان اینٹھے گئے تھے۔ گوش یعنی کان حق بات سننے کے لئے ہیں نہ کہ باطل بات۔ فروگیر۔ بند کرے۔

۱ؔ نداند آنکہ مصیبت کے دنوں میں راحت کے ایام کی قدر ہوتی ہے۔ تنگ سال قحط کا سال۔ سلیم۔ مار گزیدہ۔ بگفت۔ یعنی صحت کے بعد سویا۔ بشکرانہ۔ یعنی اپنی تیز روی کے شکریہ میں آہستہ چلنے والوں کا ساتھ دے۔ پیر کہن۔ یعنی جوان کو بوڑھے پر کمزور کو طاقتور پر رحم کھانا چاہیے۔ جیحونیاں۔ دریائے جیحون پر بسنے والے۔ ۲ؔ آفتاب۔ دھوپ۔ قعود۔ نشست۔ زرود۔ مکہ کے راستہ میں ایک بے آب و گیاہ میدان کا نام ہے۔ یک چند۔ چند روز۔ تیرہ شب۔ شب تاریک۔ کہ غلطی۔ تو لوٹ رہا ہے۔ افتاں خیزاں۔ یعنی پریشان۔ دہل۔ نقارہ۔ پاسبان۔ چوکیدار۔ ۳ؔ طغرل۔ بادشاہ کا نام ہے۔ خزاں۔ پت جھڑ کا موسم جو کہ ایران میں سخت سردی کے زمانہ میں ہوتا ہے

نداند۱ کسے قدرِ روزِ خوشی
زمستان و درویش در تنگسال
سلیمے کہ یک چند نالاں بخفت
چو مردانہ رد باشی و تیز پائے
بہ پیرِ کہن بر بہ بخشد جواں
چہ دانند جیحونیاں قدرِ آب
عرب را کہ بر دجلہ باشد قعود
کسے قیمتِ تندرستی شناخت
ترا تیرہ شب کے نماید دراز
بر اندیش از افتان و خیزانِ تب
ببانگِ دہل خواجہ بیدار گشت

مگر روزے افتد بسختی کشی
چہ سہلست پیشِ خداوندِ مال
خداوند را شکرِ صحت بگفت
بشکرانہ باکند پویاں بپائے
توانا کند رحم بر ناتواں
ز واماندگاں پرس در آفتاب۲
چہ غم دارد از تشنگانِ زرود
کہ یک چند بیچارہ در تب گداخت
کہ غلطی ز پہلو بہ پہلوئے راز
کہ رنجور داند درازیئے شب
چہ داند شب پاسباں چوں گذشت

حکایت سلطان طغرل۳ با ہندوئے پاسبان

شنیدم کہ طغرل شبے در خزاں
ز باریدنِ برف و باران و سیل
دلش بر وے از رحمت آورد جوش
دمے منتظر باش بر طرفِ بام
دریں بود بادِ بہاری وزید
وِشاقے پری چہرہ در خیل داشت

گذر کرد بر ہندوئے پاسباں
بلرزش در افتادہ ہمچوں سہیل
کہ اینک قبا پوستینم بپوش
کہ بیروں فرستم بدستِ غلام
شہنشہ در ایوانِ شاہی خزید
کہ طبعش بدو اندکے میل داشت

سیل۔ بہاؤ۔ سہیل۔ ایک ستارہ ہے جو ہمیشہ لرزاں نظر آتا ہے۔ قبا پوستینم۔ میری پوستین کی قبا۔ بام۔ بالاخانہ۔ خزید۔ گھس گیا۔ وشاق۔ سادہ رو۔ خیل۔ جماعت۔

سلہ ترک یعنی وہی سادہ رو غلام ۔ ہندو ۔ یعنی وہی پاسبان ۔ قبا پوستینے ۔ اُس پاسبان کے کان نے تو قبا کا ذکر سنا ۔

تماشائے ترکش[1] چناں خوش فتاد ۔۔۔ کہ ہندوئے مسکیں بر فتش زیاد

قبا پوستینے گذشتش بگوش ۔۔۔ زبد بختیش در نیامد بدوش

مگر رنج سرما بروبس نبود ۔۔۔ کہ جورِ سپہر انتظارش فزود

نگہ کن چو سلطاں بغفلت بخفت ۔۔۔ کہ چوبک زنش بامداداں چہ گفت

مگر نیک[2] بختت فراموش شد ۔۔۔ چو دستت در آغوشِ آغوش شد

ترا شب بعیش و طرب میرود ۔۔۔ چہ دانی کہ برما چہ شب میرود

فرو بردہ سر کاروانے بدیگ ۔۔۔ چہ از پا فرو رفتگانش بریگ

بدار اے خداوندِ زورق برآب ۔۔۔ کہ بیچارگاں را گذشت از سر آب

توقف کنید اے جوانانِ چست ۔۔۔ کہ در کاروانند پیرانِ سست

تو خوش خفتہ در ہودج کارواں ۔۔۔ مہارِ شتر در کفِ سارواں

چہ ہامون و کوہت چہ سنگ و رمال ۔۔۔ زرہ باز پس ماندگاں پرس حال

ترا کوہِ پیکر ہیون می برد ۔۔۔ پیادہ چہ دانی کہ خوں می خورد

بآرامِ دل خفتگاں در بنہ ۔۔۔ نہ دانند حالِ شکم گرسنہ

حکایت

یکے را عسس[3] دست بر بستہ بود ۔۔۔ ہمہ شب پریشان و دل خستہ بود

بگوش آمدش در شبِ تیرہ رنگ ۔۔۔ کہ شخصے ہمے نالد از دستِ تنگ

شنید ایں سخن دزدِ مغلول و گفت ۔۔۔ تو بارے زغم چند نالی بخفت

برو شکر یزداں کن اے تنگدست ۔۔۔ کہ دستت عسس تنگ برہم نہ بست

مکن نالہ از بینوائی بسے ۔۔۔ چو بینی زخود بے نوا تر کسے

لیکن پہننے سے محروم رہا ۔ مگر رنج ۔ یعنی ایک تو سردی کی تکلیف تھی اب انتظار کی بھی بڑھ گئی ۔ چوبک زن ۔ پاسبانوں کا سردار ۔ ایک لکڑی کے تختہ پر چوٹ دیتا ہے تاکہ دوسرے پاسبان بیدار ہو کر نقارے بجادیں ۔ [2] نیک بخت ۔ اُس پاسبان کا نام ہے ۔ آغوش ۔ بغل و معشوق ۔

۱۰

شب ۔ در شب ۔ بدیگ ۔ یعنی دیگ میں سر جھکائے مزے اڑا رہا ہو ۔ ریگ ۔ ریتا ۔ بدار ۔ ٹھہر جا ۔ زورق ۔ چھوٹی کشتی ۔ از سر آب ۔ پانی سر سے گذر گیا ہے ۔ کارواں ۔ قافلہ ۔ ہودج ۔ کجاوہ ۔ سارواں ۔ ساربان ۔ رمال ۔ رمل کی جمع ۔ ریتا ۔ ہیون ۔ اونٹ ۔ بنہ ۔ قیامگاہ ۔ شکم گرسنہ ۔ بھوکا

بیت ۔ [3] عسس ۔ چوکیدار ۔ دستِ تنگ ۔ تنگدستی ۔ مغلول ۔ بیڑی و طوق پڑا ہوا مجرم ۔ زغم چند نالی ۔ اس غم کا کب تک نالہ و فریاد کرے گا ۔ سوجا ۔ بینوا ۔ بے سامان ۔

ےل وآم۔قرض۔کسوتِ خام۔کچے چمڑے کا لباس۔بدلگام۔سرکش۔ خام۔ناتجربہ کار۔خام بردست وپا۔مجرم کو کچی چمڑی میں لپیٹ کر ہاتھ پاؤں باندھ کر کنوئیں میں ڈالدیا جاتا تھا۔ناپختہ۔ناتجربہ کار۔چاہِ زندان۔قید کا کنواں

حکایت

برہنہ تنے یک درم وام کرد | تنِ خویش را کسوتِ خام کرد
بنالید کلے طالعِ بدلگام | بگرما بپختم دریں زیرِ خام
چو ناپختہ آمد زسختی بجوش | یکے گفتش از چاہِ زندان خموش
بجای آور اے خام شکرِ خدائے | کہ چوں مانۂ خام بردست وپائے

حکایت

یکے کرد بر پارسائے ... گذر | بصورت جہود آمدش در نظر
قفائے فرو کوفت بر گردنش | بہ بخشید درویش پیراہنش
خجل گفت کانچہ از من آمد خطا ست | بہ بخشائے برمن چہ جائے عطا ست
بشکرانہ گفتا بہ سر نایستم | کہ آنم کہ پنداشتی نیستم
نکو سیرتِ بے تکلّف بروں | بہ از نیک نامِ خراب اندروں
بنزدیکِ من شب رو راہ زن | بہ از فاسقِ پارسا پیرہن

حکایت

زرہ بازپس ماندۂ میگریست | کہ مسکیں ترازمن بریں دشت کیست
خرے بارکش گفتش اے بے تمیز | زجورِ فلک چند نالی تو نیز
برو شکر کن چوں بخر برنۂ | کہ آخر بزیرِ کساں خر نۂ

حکایت

فقیہے برافتادہ مستے گذشت | بمستورئے خویش مغرور گشت
زنخوت بدو التفاتے نکرد، | جواں سر برآورد کلے پیرمرد

۱۰

جہود۔یعنی وہ اُس درویش کو یہودی سمجھا۔ےل قفا۔طمانچہ۔بہ بخشید۔درویش نے اُس کو اپنا لباس دیدیا۔بخشائی۔میری غلطی ہی معاف کردیتے انعام کا کیا موقع ہے۔بشکرانہ۔یعنی درویش نے کہا کہ یہ لباس بطور شکرانہ کے دیرہا ہوں کوئی برائی مقصود نہیں ہے۔کہ آنم۔میں وہ ہوں جو تو نہ سمجھا یعنی مسلمان ہوں یا شب رو۔چور فاسق بدکار۔ےل زرہ۔یعنی راستہ کا ہارا ہوا۔خرے بارکش۔بوجھ میں لدا ہوا ہوگا۔چند نالی۔کسقدر روئیگا۔بخر برنۂ۔گدھے پر سوار نہیں۔لیکن گدھے کی طرح کسی کے نیچے بھی تو نہیں ہے۔مستوری۔پارسائی۔نخوت۔تکبر۔

بروشکر کن چوں بنعمت دری — که محرومیؔ آید ز مستکبری

یکے راکه دربند بینی مخند — مبادا که ناگه درافتی به بند

نه آخر در امکانِ تقدیر ہست — که فردا چو من باشی افتاده مست

ترا آسماں خط به مسجد نبشت — مزن طعنه بر دیگرے در کنشت

به بند اے مسلماں بشکرانه دست — که زنّارِ مغ بر میانت نه بست

نه خود میرود ہر که جویانِ اوست — بعنفش کشاں میبرد لطفِ دوست

نگر تا قضا از کجا سیر کرد — که کوری بود تکیه بر غیر کرد

گفتار اندر نظرِ صاحبدلاں در حق نه در اسباب

سرشتست باری شفا در نبات — اگر شخص را مانده باشد حیات

عسل خوش کند زندگانرا مزاج — ولے دردِ مُردن ندارد علاج

رمق ماندهٔ را که جاںؔ از بدن — برآمد چه سود انگبیں در دہن

یکے گرزِ پولاد بر مغز خورد — کسے گفت صندل بمالش بدرد

ز پیشِ خطر تا توانی گریز — ولیکن مکن با قضا پنجه تیز

دروں تا بود قابلِ شرب و اکل — بداں تازه رویست و پاکیزه شکل

خراب آنگه ایںؔ خانه گردد تمام — که باہم نسازند طبع و طعام

مزاجت تر و خشک و گرمست و سرد — مرکب ازیں چار طبع است مرد

یکے زیں چو بر دیگرے یافت دست — ترازوئے عدلِ طبیعت شکست

اگر بادِ سردِ نفس نگذرد — تفِ سینه جاں در خروش آورد

ذ ۔ ۱ے محرومی۔ یعنی نعمت خداوندی سے ۔ مستکبری۔ تکبر کرنا۔ بند۔ قید۔ امکان۔ قدرت۔ خط۔ نصیبہ۔ کنشت۔ آتش کدہ۔ زنار۔ جنیو۔ مغ۔ مجوسی۔ عنق۔ گردن۔ لطف دوست۔ توفیق الٰہی۔ از کجا سیر کرد۔ کہاں سے چلی ہے۔ غیر یعنی غیر اللہ۔ نبات۔ جڑی بوٹی حیات۔ زندگی۔ عسل۔ شہد۔ دردِ مردن۔ مرض الموت۔ ۲ے کہ جاں۔ یعنی جس کی روح نکل رہی ہو۔ پولاد۔ فولاد۔ صندل خوشبودار لکڑی ہے جس کے ۱۰ گھس کر لگانے سے دردِ سر جاتا رہتا ہے۔ زپیش۔ یعنی خطرہ مول نہ لو۔ شرب و اکل۔ کھانا پینا۔ بداں۔ اس کے سبب۔ ۳ے ایں خانہ۔ جسم۔ نسازند۔ یعنی کوئی غذا طبیعت کے موافق نہ پڑے۔ مرکب۔ یعنی ان چاروں خلطوں سے مزاج بنتا ہے۔ ترازوئے عدل۔ یعنی جب کسی خلط کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ مزاج بگڑ جاتا ہے۔ اگر باد سرد۔ یعنی اگر سانس کے ذریعہ سرد ہوا کی آمد و رفت نہ ہو تو دل کی حرارت بے چین کر دیتی ہے۔

دگر دیگِ معدہ بجوشد طعام
درایناں نہ بندد دل اہلِ شناخت
توانائیے تن مداں از خورِش
بحقش کہ گردیدہ بر تیغ و کارد
چو روئے بخدمت نہی بر زمیں
گدائیست ؎ تسبیح و ذکر و حضور
گرفتم کہ خود خدمتے کردۂ

تنِ نازنیں را شود کار خام
کہ پیوستہ باہم نخواہند ساخت
کہ لطفِ حقت مید ہد پرورش
نہی حق شکر ش نخواہی گذارد
خدارا ثنا گوی و خودرا مبیں،
گدارا نباید کہ باشد غرور
نہ پیوستہ اقطاعِ او خوردۂ

ان میں اعتدال نہیں رہ سکتا۔ خورِش۔ خوراک۔ بحقش۔ خدا کے حق کی قسم۔ کہ گردیدہ۔ یعنی خواہ کیسی ہی زحمت برداشت کرو۔ خودرا مبیں۔ یعنی یہ سجدہ بھی اپنے بس کی بات نہ سمجھو۔ ؎ گدائیست۔ یعنی یہ ذکر و فکر گدائی ہے۔ اور گدا کو کسی طرح بھی مغرور نہ ہونا چاہیئے۔ اقطاع۔ جاگیر۔ ارادت۔

گفتار در سابقہ حکمِ ازل و توفیقِ خیر

(۱۰)

نخست او ارادت بدل در نہاد
گر از حق نہ توفیقِ خیرے رسد
زباں را چہ بینی کہ اقرار داد
درِ معرفت دیدۂ آدمیست
کیت ؎ فہم بودے نشیب و فراز
سر آورد و دست از عدم در وجود
وگرنہ کے از دست جود آمدے
بحکمت زباں داد و گوشِ آفرید
اگر نہ زباں قصہ بر داشتے
وگر نیستے سعیِ جاسوسِ گوش

پس ایں بندہ بر آستاں سر نہاد
کے از بندہ خیرے بغیرے رسد
بہ بیں تا زباں را کہ گفتار داد
کہ بکشادہ بر آسمان و زمیست
گرایں در نکردے بروئے تو باز
دریں جود بنہاد در روے سجود
محالست کز سر سجود آمدے
کہ باشند صندوقِ دل را کلید
کس از سرِ دل کے خبر داشتے
خبر کے رسیدے بسلطانِ ہوش

ارادہ۔ سر نہاد۔ یعنی سجدہ کیا۔ گر از حق۔ یعنی خدا توفیق نہ دے تو دوسرے کے ساتھ کوئی کیا بھلائی کرسکتا ہے۔ اقرار۔ یعنی خدا کی توحید کا۔ درِ معرفت۔ یعنی آنکھ خدا کی معرفت کا دروازہ ہے۔ ؎ کیت۔ کے ترا۔ در۔ یعنی آنکھ۔ دریں۔ یعنی ہاتھ میں۔ در روے۔ یعنی سر میں

کلید۔ یعنی صندوقِ دل کی دونوں کنجیاں یعنی کان کے ذریعہ بات دل میں اترتی ہے زبان کے ذریعہ دل کی بات ظاہر ہوتی ہے۔ جاسوسِ گوش یعنی کان دل کے لئے خبریں مہیا کرتا ہے۔ سلطانِ ہوش۔ دل۔

مرا لفظِ شیریں خوانندہ داد	ترا سمعِ درّاک دانندہ داد
مدام ایں دو چوں حاجباں بر دراند	ز سلطاں بسلطاں خبر میبرند
چہ اندیشی از خود کہ فعلم نکوست	ازاں در نگہ کن کہ تقدیرِ اوست
بر د بوستاں باں بایوانِ شاہ	بہ تحفہ ثمر ہم زبستانِ شاہ

حکایت سفرِ ہندوستاں و ضلالتِ بت پرستاں

بتے دیدم از عاج در سومنات	مرصّع چو در جاہلیّت منات
چناں صورتش بستہ تمثال گر	کہ صورت نہ بندد ازاں خوبتر
زہر ناحیت کاروانہا رواں	بدیدارِ آں صورتِ بے رواں
طمع کردہ رایانِ چین و چگل	چو سعدی وفا زاں بتِ سنگدل
زباں آوراں رفتہ از ہر مکاں	تضرّع کناں پیشِ آں بے زباں
فروماندم از کشفِ آں ماجرا	کہ حیّے جمادے پرستد چرا
مغے را کہ با من سروکار بود	نکو گوی و ہم حجرہ و یار بود
بنرمی بپرسیدم اے برہمن	عجب دارم از کارِ ایں بقعہ من
کہ مدہوشِ ایں ناتواں پیکر اند	مقیّد بچاہِ ضلال اندر اند
نہ نیروئے دستش نہ رفتار پائے	ورش بفگنی بر نخیزد ز جائے
نہ بینی کہ چشمانش از کہرباست	وفا جستن از تنگ چشماں خطاست
بریں گفتم آں دوست دشمن گرفت	چو آتش شد از خشم و در من گرفت
مغاں درخبر کردو پیرانِ دیر	ندیدم دراں انجمن روئے خیر

۱۰

سلہ سمع۔ کان۔ درّاک۔ معلومات حاصل کرنے والا۔ ز سلطاں بسلطان۔ ایک دل سے دوسرے دل تک۔ برد۔ یعنی ہماری عبادت کی مثال یہ ہے کہ جیسے شاہی مالی باغ کے پھل بادشاہ کے سامنے پیش کرتا ہے تو اس میں مالی کو فخر کرنے کا کیا موقع ہے۔ عاج۔ ہاتھی دانت۔ سومنات۔ جوناگڈھ میں ایک بت خانہ تھا جس کو محمود غزنوی نے مسمار کر دیا تھا اب ہندوستان کے آزاد ہو جانے کے بعد بھارت سرکار نے اس کی دوبارہ تعمیر کا بندوبست کیا ہے۔ منات۔ عرب کا مشہور بت۔ رایاں۔ راجگان۔ چگل۔ ترکستان کا ایک شہر ہے۔ جہاں کے حسین اور تیرانداز مشہور ہیں۔ چو سعدی یعنی جس طرح سعدی اپنے بتِ سنگدل سے وفا کا طالب ہے اسی طرح وہ اس بت سے تھے۔ حیّ۔ زندہ۔ جماد۔ بے جان۔ سلہ مغ یعنی اس مندر کا پجاری۔ ورشں۔ اگر اس کو۔ کہربا۔ ایک قسم کا گوند ہے جو مقناطیس کی طرح تنکے کو کھینچ لیتا ہے۔ تنگ چشم۔ جو صحیح نظر نہ ڈال سکے معشوق کو بھی اسی لئے کہتے ہیں کہ اپنے غرور کی وجہ سے کسی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا۔ درمن گرفت۔ مجھے چمٹ گیا۔ پیرانِ دیر۔ یعنی برہمن وغیرہ۔

چو آں راہِ کج پیشِ شاں راست بود ۱؎ | رہِ راست در چشمِ شاں کج نمود
کہ مرد ار چہ دانا و صاحبدلست | بنزدیکِ بیدانشاں جاہلست
فروماندم از چارہ ہمچوں غریق، | بروں از مدارا ندیدم طریق
چو بینی کہ جاہل بکیں اندرست | سلامت بہ تسلیم و لیں اندرست
مہیں برہمن را ستودم بلند | کہ اے پیرِ تفسیرِ استا و ژند
مرا نیز با نقشِ ایں بت خوش است | کہ شکلے خوش و صورتے دلکش ست
بدیع آیدم صورتش در نظر | و لیکن ز معنی ندارم خبر
کہ سالوک ۲؎ ایں منزلم عنقریب | بد از نیک نادر شناسد غریب
تو دانی کہ فرزینِ ایں رقعۂ | نصیحت گرِ شاہِ ایں بقعۂ
عبادت بتقلید گمراہی است | خنک رہروے را کہ آگاہی است
چہ معنی است در صورتِ ایں صنم | کہ اوّل پرستندگانش منم
برہمن ز شادی برافروخت روے | پسندید و گفت اے پسندیدہ گوے
سوالت صوابست و فعلت جمیل | بمنزل رسد ہر کہ جوید دلیل
جز ایں بت کہ ہر صبح ازینجا کہ ہست | برآرد بہ یزدانِ دادار دست
وگر خواہی امشب ہم اینجا باش | کہ فردا شود سِرِّ ایں بر تو فاش
شب آنجا بودم بفرمانِ پیر | چو بیژن ۳؎ بچاہِ بلا در اسیر
شبے ہمچو روزِ قیامت دراز | مغاں گِردِ من بے وضو در نماز
کشیشانِ ہرگز نیازردہ آب، | بغلہا چو مُردار در آفتاب
مگر کردہ بودم گناہے عظیم | کہ بُردم در آں شب عذابے الیم

۱؎ راہِ کج۔ بت پرستی۔ راہِ راست۔ دینِ اسلام۔ آستا۔ زردشت۔ زردشت سے بنا جس کے معنی زر کو ناپسند کرنے والا ہیں یہ وہ شخص ہے جس نے آتش پرستی کو مذہبی صورت دی اور سب سے پہلے اُستا کتاب لکھی اُس کے بعد اس کی تشریح میں اس نے ژند کتاب لکھی اور پھر ژند کی شرح پاژند لکھی یہی آتش پرستوں کی کتب مقدسہ ہیں۔ ۲؎ سالوک۔ راہ رو۔ تو دانی۔ تو کہ اس بساط شطرنج کا وزیر ہے اس سرزمین کے بادشاہ کا نصیحت گر ہے تو اچھی طرح جانتا ہے کہ دیکھا دیکھی کی عبادت گمراہی ہے۔ اور ٹھنڈک اسی رہرو کو حاصل ہوتی ہے جو حقیقت آگاہ ہوتا ہے۔ دلیل یعنی راہ نما۔ دادار۔ آرندہ داد یعنی منصف۔ ۳؎ بیژن۔ رستم کا بھانجہ جسکو منیژہ سے عشق کی پاداش میں اس کے باپ افراسیاب نے کنوئیں میں قید کر دیا تھا۔ کشیش۔ مجوسی عالم یہاں برہمن مراد ہے۔ بغلہا۔ اُن کی بغلوں سے سڑے مردار کی بو آرہی تھی۔ الیم۔ دردناک۔

سے یکم۔ یعنی کبھی ہاتھوں سے دل کو تھامتا تھا کبھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا تھا۔ خروس۔ مرغا۔ خطیب۔ یعنی رات کے سیاہ پوش

همہ شب دریں قیدِ غم مبتلا — یکم دست بر دل یکے بر دعا
کہ ناگہ دہل زن فرو کوفت کوس — بخواند از فضائے برہمن خروس
خطیبِ سیہ پوشِ شب بیخلاف — برآورد شمشیرِ روز از غلاف،
فتاد آتشِ صبح در سوختہ — بیکدم جہانے شد افروختہ
تو گفتی کہ در خطۂ زنگبار — ز یک گوشہ ناگہ در آمد تتار
مغانِ تبہ رای ناشستہ روئے — بدیر آمدند از در و دشت و کوئے
کس از مرد در شہر و برزن نماند — دراں بتکدہ جائے درزن نماند
من از غصہ رنجور و از خواب مست — کہ ناگہ تماثیل برداشت دست
یکبار ازیشاں برآمد خروش — تو گفتی کہ دریا در آمد بجوش
چو بتخانہ خالی شد از انجمن — برہمن نگہ کرد خنداں بمن
کہ دانم ترا پیش مشکل نماند — حقیقت عیاں گشت و باطل نماند
چو دیدم کہ جہل اندرو محکم است — خیالِ محال اندرو مدغم است
نیارستم از حق دگر ہیچ گفت — کہ حق ز اہلِ باطل بباید نہفت
چو بینی زبردست را زیر دست — نہ مردی بود پنجۂ خود شکست
زمانے بسالوس گریاں شدم — کہ من زانچہ گفتم پشیماں شدم
بگریہ دلِ کافراں کرد میل — عجب نیست سنگ ار بگردد بسیل
دویدند خدمت کناں سوئے من — بعزت گرفتند بازوئے من
شدم عذر گویاں برِ شخصِ عاج — بکرسیِ زر کوفت بر تختِ ساج
بتک را یکے بوسہ دادم بدست — کہ لعنت برو باد و بر بت پرست

خطیب نے دن کی تلوار کو سونت لیا۔ یعنی دن ہو گیا۔ تو گفتی۔ یعنی ملک حبش میں تاتاری آ گئے ہیں شب کو زنگبار اور دن کو تاتاریوں سے تشبیہ دی ہے۔ دیر۔ یعنی بت خانہ۔ برزن۔ کوچہ۔ درزن۔ سوئی ۵۱ تماثیل۔ یعنی بت۔ خروش۔ آواز۔ انجمن۔ مجمع۔ عیاں۔ ظاہر۔ محکم۔ مضبوط۔

۱۰

مدغم۔ داخل۔ کہ حق۔ یعنی بروں کے سامنے بھلی بات کہنے سے کیا فائدہ۔ چو بینی۔ یعنی کسی قوی کے ہاتھ تلے اپنا ہاتھ دبا دیکھو۔ ۵۳ سالوس۔ مکر۔ میل یعنی میری طرف جھک گیا۔ عجب نیست۔ پہاڑ سے پتھر بھی ہل جاتا ہے۔ شخص عاج ہاتھی دانت کا مجسمہ یعنی بت۔ بکرسی۔ جو کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ ساج۔ سال۔ بتک۔ بت کی تصغیر۔ کہ لعنت۔ یعنی دل میں یہ کہا۔

بتقلید کافر شدم روز چند
برہمن شدم در مقالاتِ[1] ژند

چو دیدم کہ در دیر گشتم امیں
نگنجیدم از خرّمی در زمیں

درِ دیر محکم بہ بستم شبے
دویدم چپ و راست چوں عقربے

نگہ کردم از زیر تخت و زبر
یکے پردہ دیدم مکلّل بزر

پسِ پردہ مطرانے آذر پرست
مجاور سرِ ریسمانے بدست

بفورم دراں حال معلوم شد
چو داؤد کآہن برو موم شد

کہ ناچار چوں در کشد ریسماں[2]
برآرد صنم دستِ فریاد خواں

برہمن شد از روئے من شرمسار
کہ شنعت بود بخیہ بر روئے کار

بتازید و من در پیش تاختم
نگونش بچاہے در انداختم

کہ دانستم ار زندہ آں برہمن
بماند کند سعی در خونِ من

پسندد کہ از من بر آید دمار
مبادا کہ رازش کنم آشکار

چو از کارِ مفسد خبر یافتی
ز دستش بر آور چو دریافتی

کہ گر زندہ اش مانی آں بے ہنر
نخواہد ترا زندگانی.... دِگر

وگر سر بخدمت نہد بر درت
اگر دست یابد ببرّد سرت

فریبندہ را پائے[3] در پے منہ
چو رفتی و دیدی امانش مدہ

تمامش بکشتم بسنگ آں خبیث
کہ از مردہ دیگر نیاید حدیث

چو دیدم کہ غوغائے انگیختم
رہا کردم آں بوم و بگریختم

چو اندر نیستانش آتش زدی
ز شیراں بپرہیز اگر بخردی

نکش بچہ مار مردم گزائے
چو کشتی دراں خانہ دیگر مپائے

[1] درمقالات ژند یعنی ویدوں کے منتر۔ دیر۔ بتخانہ۔ امین۔ معتبر۔ خرمی۔ خوشی۔ عقرب۔ بچھو۔ زیر وزبر۔ اوپر نیچے۔ مکلل۔ زربفت۔ مطران۔ آتش پرست حاکم مراد برہمن۔ مجاور یعنی ایک برہمن ایک رسی پکڑے بیٹھا ہے جو بت کے ہاتھ میں بندھی ہے جس کو کھینچنے سے بت ہاتھ اٹھاتا ہے۔ چو داؤد حضرت داؤد کا معجزہ تھا کہ لوہا اُن کے ہاتھ میں موم ہو جاتا تھا۔

[2] ریسماں۔ رسی۔ کہ شنعت بود۔ راز فاش ہونا برا ہے۔ نگونش اس کو اوندھا کرکے۔ کند سعی۔ مجھے مروا ڈالیگا۔ دمار۔ ہلاکت۔ مفسد۔ خرابی کرنے والا۔ ز دستش برآور۔ اس کو نیست نابود کرکے۔ مانی۔ تو باقی رکھیگا۔ اگر دست یابد۔ اس کو موقع ملے گا۔

[3] پائے در پے منہ۔ پیچھا کر۔ خبیث یعنی وہی برہمن۔ حدیث۔ بات۔ غوغائے۔ شور غل۔ بوم۔ سرزمین۔ نیستان۔ یعنی شیر کے رہنے کی جھاڑی۔

١ بیا شوفتی۔ تونے چھیڑا ہے۔ محلت۔ جگہ۔ گرم اوفتی۔ جلد گر پڑے گا۔ بچابک تر از خود۔ اپنے سے زیادہ تیز سے۔ دامن بدنداں بگیر۔ بھاگ جا۔ اوراق۔ یعنی نصیحت کی کتابیں۔ بہند۔ یعنی گجرات کے علاقہ سے دہلی و لاہور پہنچا۔ رستخیز۔ قیامت۔ حجیز۔ حجاز کا امالہ ہے۔ جز امروز۔

چو زنبور خانه بیا١ شوفتی | گریز از محلّت که گرم اوفتی
بچابک تر از خود مینداز تیر | چو افتاد دامن بدنداں بگیر
در اوراقِ سعدی چنیں پند نیست | کہ چوں پائے دیوار کندی مایست
بہند آمدم بعد ازاں رستخیز | وز انجا براهِ یمن تا حجیز
ازاں جمله تلخی که بر من گذشت | دہانم جز امروز شیریں نگشت
در اقبالِ تائید بوبکرِ سعد | که مادر نزاید چنو قبل٢ و بعد
زجورِ فلک داد خواه آمدم | دریں سایه گستر پناه آمدم
دعاگوی ایں دولتم بنده وار | خدایا تو ایں سایه پاینده دار
که مرہم نہادم نہ در خورد خویش | که در خوردِ انعام و اکرامِ خویش
کے ایں شکرِ نعمت بجا آورم | وگر پائے گردد بخدمت سرم
فرج یافتم بعد ازاں بندہا | ہنوزم بگوش ست ازاں پندہا
یکے آنکه ہرگه که دستِ نیاز | برآرم بدرگاهِ دانائے راز
بیاد آید آں لعبتِ٣ چینیم | کند خاک در چشمِ خود بینیم
بدانم که دستے که بر داشتم | بہ نیروئے خود بر نیفراشتم
نہ صاحبدلاں دست بر میکشند | که سر رشته از غیب درمی کشند
درِ خیر بازست و طاعت ولیک | نہ ہرکس تواناست بر فعلِ نیک
ہمیں است مانع که در بارگاه | نشاید شدن جز بفرمانِ شاه
کلیدِ قدر نیست در دستِ کس | توانائے مطلق خدا ایست و بس
پس اے مردِ پوینده بر راهِ راست | ترا نیست منّت خداوند راست

یعنی اب جبکہ شیراز میں پہنچکر شاہ اسلام کی تعریف کر رہا ہوں۔ ٢ قبل و بعد۔ پہلے اور پیچھے۔ دادخواہ۔ مظلوم۔ کہ مرہم۔ یعنی جس نے میرے زخم کے شایانِ شان ہی نہیں بلکہ اپنے انعام واکرام کے مطابق مرہم رکھا۔ وگر پائے گردد۔ سر کے بل کھڑا ہو کر اُس کی خدمت انجام دوں۔ فرج۔ کشادگی۔ بندہا۔ قیدیں۔ ہنوزم۔ یعنی اس بت کے واقعہ سے جو نصیحتیں حاصل ہوئی ہیں وہ کان میں گونج رہی ہیں۔ دستِ نیاز یعنی دستِ دعا۔ ٣ لعبت۔ یعنی سومنات کا بت۔ خودبینی۔ تکبر۔ بہ نیروئے خود۔ یعنی دعا کے لئے ہاتھ اُٹھانا یہ بھی اپنی طاقت سے نہیں ہے بلکہ توفیق الٰہی سے ہے۔ توانا۔ قادر۔ ہمیں است۔ یعنی قادر نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ شاہی دربار میں بدوں اجازت داخلہ ناممکن ہے۔ قدر۔ تقدیر۔ ترا نیست منت۔ تیرا کوئی احسان نہیں ہے۔

١٠

چو در غیب[1] نیکو نهادت سرشت | نیاید ز خوئے تو کردار زشت
ز زنبور کرد ایں حلاوت پدید | هماں کس که در مار زهر آفرید
چو خواهد که مُلکِ تو ویراں کند | نخست از تو خلقے پریشاں کند
وگر باشدش بر تو بخشایشے | رساند بخلق از تو آسایشے
تکبر[2] مکن بر رہِ راستی | که دستت گرفتند و برخاستی
سخن سود مند ست اگر بشنوی | بمرداں رسی گر طریقت روی
مقامے بیابی گرت رہ دهند | که بر خوانِ عزت سماطت[2] نهند
ولیکن نباید که تنها خوری | ز درویشِ درمانده یاد آوری
فرستی مگر رحمتے در پیم | که بر کردۂ خویش واثق نیم

باب ٩ نهم در توبه

١٠

بیا اے که عُمرت بهفتاد رفت | مگر خفته بودی که برباد رفت
همه برگِ بودن همی ساختی | بتدبیرِ رفتن نپرداختی
قیامت که بازار مینو[3] نهند | منازل باعمالِ نیکو دهند
بضاعت بچندانکه آری بری | وگر مفلسی شرمساری بری
که بازار چندانکه آگنده تر | تهیدست را دل پراگنده تر
ز پنجه درم پنج اگر کم شود | دلت ریش سر پنجۂ غم شود
چو پنجاه سالت بروں شد ز دست | غنیمت شمر پنج روزیکه هست
اگر مرده مسکیں زباں داشتے | بفریاد و زاری فغاں داشتے

[1] غیب - تقدیر۔ زنبور - یعنی شہد کی مکھی۔ هماں کس - یعنی خدائے تعالیٰ۔ ملک - سلطنت۔ نخست - اوّل۔ که دستت - یعنی قضا وقدر کے ہاتھوں یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ طریقت - راہِ تصوف۔ [2] سماط - دسترخوان۔ فرستی - شاید مرنے کے بعد تو میرے لئے دعائے مغفرت کرے۔ واثق - بھروسہ کرنے والا۔

بهفتاد - یعنی ہت۔ مگر - شاید۔ برباد - یعنی چونکہ کوئی نیک کام نہ کیا۔ همه - یعنی دنیا میں رہنے کے تو ڈھنگ کئے جانے کی کوئی فکر نہ کی۔ [3] مینو - عالم بالا۔ منازل - مرتبے۔ بضاعت - سرمایہ۔ بری - یعنی سودا خرید کر لیجائیگا۔ شرمساری - چونکہ خریداری کے لئے سرمایہ نہ ہوگا۔ آگنده - یعنی سامان سے پُر۔

زپنجه - اگر لین دین میں پچاس میں سے پانچ بھی گھٹ جائیں۔ پنجاه - یعنی عمر کا زیادہ حصہ۔ پنج روز - یعنی جو تھوڑی عمر باقی ہے۔ فغاں - شور وغل۔

[1] کہ اے۔ یہ فغاں کا بیان ہے۔ امکان۔ قدرت۔ ذکر۔ یعنی خداوندی یاد۔ بشد۔ ختم ہوگیا۔ دمے چند۔ چند سانس۔ طیب نعم نعمتوں

کہ اے[1] زندہ چوں ہست امکانِ گفت	لب از ذکر چوں مردہ برہم مخفت
چو مارا بغفلت بشد روزگار	تو بارے دمے چند فرصت شمار

حکایت پیرمرد و تحسّر بر روزگارِ جوانی

شبے در جوانی و طیبِ نعم	جواناں نشستیم چندے بہم
چو بلبل سرایاں چو گل تازہ روئے	زشوخی درافگندہ غلغل بکوئے
جہاں دیدہ پیرے زماں برکنار	زدورِ فلک لیلِ مویش نہار
چو فندق زباں از سخن بستہ بود	نہ چوں ما لب از خندہ چوں پستہ بود
جوانے فرارفت کاے پیرمرد	چہ در کنجِ حسرت نشینی بدرد
یکے سر برآر از گریبانِ غم	بآرام دل با جواناں بچم[2]
برآورد سر سالخورد از نہفت	جوابش نگر تا چہ پیرانہ گفت
چو بادِ صبا بر گلستاں وزد	چمیدن درختِ جواں را سزد
چمد تا جوانست و سر سبز خوید	شکستہ شود چوں بزردی رسید
بہاراں کہ باد آورد بید مشک	بریزد درختِ جواں برگِ خشک
نزیبد مرا با جواناں چمید	کہ بر عارضم صبحِ پیری دمید
بقید[3] اندرم جرّہ بازے کہ بود	دمادم سرِ رشتہ خواہد ربود
شمارست نوبت بریں خوانِ شست	کہ ما از تنعّم بشستیم دست
چو بر سر نشست از بزرگی غبار	دگر چشم عیشِ جوانی مدار
مرا برف بارید بر پرِّ زاغ	نشاید چو بلبل تماشائے باغ

کی خوشی۔ بہم۔ یکجا۔ سرایاں۔ گاتے ہوئے۔ غلغل۔ شور۔ لیل مویش نہار۔ یعنی اس کے کالے بال سفید ہوگئے تھے۔ فندق۔ ایک قسم کا پھل ہے جو گول اور سرخ ہوتا ہے سرانگشت کو اس سے تشبیہ دیجاتی ہے۔ جوانے فرارفت۔ ایک جوان نے آگے بڑھ کر کہا۔ یکے۔ تھوڑی دیر کے لئے [2] بچم۔ چہل قدمی کر۔ سالخوردہ۔ بوڑھا۔ پیرانہ۔ بزرگانہ۔ جواں را سزد۔ یعنی باد صبا کے جھونکوں سے نوجوان درخت کا جھومنا مناسب ہے۔ خوید۔ سبز جو۔ زردی۔ یعنی پکنے کے بعد۔ بہاراں۔ یعنی موسم بہار میں نیا درخت پرانے پتے گرا دیتا ہے۔ عارض۔ رخسارہ۔ [3] بقید اندرم۔ میرے اندر ایک باز (روح) مقید ہے جو پرواز کے لئے برابر اپنا پھندا کتر رہا ہے۔ شمارست۔ یعنی خوان زندگی پر اب تمھاری باری ہے ہم تو کھا کر ہاتھ دھو چکے از بزرگی غبار۔ یعنی سفیدی۔ مرا۔ یعنی کالے بال سفید ہوگئے۔

۱ۃ کند جلوہ۔ یعنی صاحب جمال طاؤس کو جلوہ دکھانا مناسب ہے بال نچا ہوا باز کیا جلوہ دکھائیگا۔ مراغلہ۔ میری پیداوار عمر تو بالکل کٹنے کے قریب آگئی تمھارا سبزہ عمر ابھی نوآغاز ہے۔ مرا تکیہ۔ یعنی اب جبکہ لاٹھی کے سہارے چلتا ہوں زندگی کا سہارا ڈھونڈنا غلط ہے۔ کہ پیران۔ بوڑھے تو دوسرے کے ہاتھ کا سہارا لیتے ہیں ۲ۃ گل سرخ۔ یعنی میرا چہرا گلاب جیسا خالص سونے کی طرح زرد ہوگیا۔ آفتاب جب زرد ہوجاتا ہے تو غروب ہوجاتا ہے۔ مرا می باید۔ اب تو گنہگار ہوں پر بچوں کی طرح رونے کا وقت ہے۔ نہ کہ بچوں کی سی زندگی گذارنیکا۔ کلبہ۔ دوکان۔ بہ از سود۔ جس نفع میں سرمایہ تباہ ہو، اس سے تو دکان بند کرکے بیٹھ جانا بہتر ہے۔ جواں تا رساند۔ یعنی جب تک جوان بوڑھا ہوگا بوڑھا اپنا جسم قبر میں لے جائیگا۔

۱ۃ کند جلوہ طاؤسِ صاحب جمال — چہ میخواہی از بازِ برکندہ بال
مراغلہ تنگ اندر آمد درو — شمارا کنوں میدمد سبزہ نو
گلستانِ ما را طراوت گذشت — کہ گلدستہ بندد چو پژمردہ گشت
مرا تکیہ جانِ پدر بر عصاست — دگر تکیہ بر زندگانی خطاست
مسلم جواں راست برپائے جست — کہ پیراں برند استعانت بدست
۲ۃ گلِ سرخ رویم نگر زرِ ناب — فرو رفت چوں زرد شد آفتاب
ہوس پختن از کودکِ ناتمام — چناں زشت نبود کہ از پیرِ خام
مرا می بباید چو طفلاں گریست — ز شرمِ گناہاں نہ طفلانہ زیست
نکو گفت لقمان کہ نازیستن — بہ از سالہا بر خطا زیستن
ہم از بامداداں درِ کلبہ بست — بہ از سود و سرمایہ دادن ز دست
جواں تا رساند سیاہی بنور — برد پیرِ مسکیں سیاہی بگور

حکایت

کہن سالے آمد بنزدِ طبیب — ز نالیدنش تا بمردن قریب
کہ دستم برگ بر نہ اے نیک رائے — کہ پایم ہمی بر نیاید ز جائے
بداں ماند ایں قامتِ خفتہ ام — کہ گوئی بگل در فرو رفتہ ام
برو گفت دست از جہاں بر گسل — کہ پایت قیامت بر آید ز گل
اگر در جوانی زدی دست و پائے — در ایامِ پیری بہش باش و رائے
چو دورانِ عمر از چہل برگذشت — مزن دست و پا کابت از سر گذشت
نشاط آنکہ از من رمیدن گرفت — کہ شامم سپیدہ دمیدن گرفت

کہ دستم برگ۔ یعنی اپنا ہاتھ میری نبض پر رکھ۔ خفتہ۔ سست۔ کہ گوئی۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں دلدل میں پھنسا ہوا ہوں۔ کہ پایت۔ یعنی اس دلدل سے قیامت ہی میں پیر نکلیگا۔ زدی دست و پا۔ لہو و لعب میں رہا ہے۔ نشاط۔ جوش جوانی۔ کہ شامم۔ یعنی جب سے بال سفید ہونے شروع ہوتے۔

بباید ہوس کردن از سر بدر · کہ دورِ ہوس بازی آمد بسر[1]
بسبزی کجا تازہ گردد دلم · کہ سبزی بخواہد دمید از گلم
تفرج کناں در ہوا و ہوس · گذشتیم بر خاکِ بسیار کس
کسانیکہ دیگر بغیب اندر اند · بیایند و بر خاکِ ما بگذرند
دریغا کہ فصلِ جوانی برفت · بلہو و لعب زندگانی برفت
دریغا چناں روح پرور زماں · کہ بگذشت بر ما چو برقِ یماں
زسودائے آں پوشم و ایں خورم · نپرداختم تا غمِ دیں[2] خورم
دریغا کہ مشغولِ باطل شدیم · زحق دور ماندیم و غافل شدیم
چہ خوش گفت با کودک آموزگار · کہ کارے نکردیم و شد روزگار

گفتار اندر غنیمت شمردن قوتِ جوانی پیش از ضعفِ پیری

۱۰۱

جوانا رہِ طاعت امروز گیر · کہ فردا جوانی نیاید زپیر
فراغِ دلت ہست نیروئے تن · چو میداں فراخست گوئے بزن
من ایں روز را قدر نشناختم · بدانستم اکنوں کہ در باختم
قضا روزگارے زمن در ربود · کہ ہر روز[3] ازوے شبِ قدر بود
چہ کوشش کند پیرِ خر زیر بار · تو میرو کہ بر بادپائے سوار
شکستہ قدح گر بہ بندند چست · نیاورد خواہد بہائے درست
کنوں کوفتادت بغفلت زدست · طریقے ندارد بجز بازبست
کہ گفتت بجیحوں در انداز تن · چو افتاد ہم دست و پائے بزن

[1] دور ہوس بازی۔ جوانی۔ سر۔ آخر۔ سبزی یعنی سبزہ زار۔ گلم۔ یعنی میری قبر کی مٹی۔ تفرج۔ تفریح۔ خاک۔ قبر۔ بغیب اندر اند۔ پیدا نہیں ہوئے ہیں فصل۔ زمانہ۔ دریغا۔ افسوس برقِ یماں۔ یعنی برق عموماً بے بادل ہوتی ہے۔ آں پوشم۔ یعنی پہننے کھانے کی فکر۔ [2] غم دیں۔ آخرت کا غم۔ آموزگار۔ معلم۔ شد روزگار۔ زمانہ ختم ہوگیا۔ طاعت۔ عبادت۔ امروز۔ یعنی جوانی۔ فراغ دل۔ بے فکری۔ گوئے بزن۔ بازی جیت۔ [3] کہ ہر روز۔ یعنی جوانی کے دنوں کی عبادت بڑھاپے کی شب قدر کی عبادت کی برابر ہے۔ بر بادپائے۔ یعنی جوانی کا زور۔ قدح۔ پیالہ۔ بہا۔ قیمت۔ درست یعنی سالم پیالہ۔ بازبست۔ دوبارہ جوڑنا۔ جیحون۔ بلخ کا مشہور دریا۔ دست و پائے بزن۔ تیرنے کی کوشش کر۔

؎ آبِ پاک۔ یعنی جوانی کی عبادت تیمم۔ یعنی بوڑھاپے کی عبادت۔ گرو سبقت ... افتاں و خیزاں برو۔ یعنی گرتا پڑتا چلا چل۔

بغلفت بدادی ز دست آبِ پاک[1] — چہ چارہ کنوں جز تیمم بخاک

چو از چابکاں در دویدن گرو — نبردی ہم افتاں و خیزاں برو

گر آں بادپایاں برفتند تیز — تو بیدست و پائے از نشستن بخیز

حکایت در معنی ادراک پیش از فوت

شبے خوابم اندر بیابانِ فید — فرو بست پائے دویدن بقید

شتر بانے آمد بہول و ستیز — زمامِ شتر بر سرم زد کہ خیز

مگر دل[2] نہادی بمردن ز پس — کہ برمی نخیزی ببانگِ جرس

مرا ہمچو تو خوابِ خوش در سر ست — و لیکن بیاباں بہ پیش اندر ست

تو کز خوابِ نوشیں ببانگِ رحیل — نخیزی دگر کے رسی در سبیل

فرو کوفت طبلِ شتر سارواں — بمنزل رسید اوّلِ کارواں

خنک ہوشیارانِ فرخندہ بخت — کہ پیش از دہل زن بسازند رخت

بره خفتگاں تا بر آرند سر — نہ بینند رہ رفتگاں را اثر

سَبَق بُرد رہرو کہ برخاست زود — پس از نقل بیدار بودن چہ سود

چو شیبت[3] در آمد بروئے شباب — شبت روز شد دیدہ برکن ز خواب

من آں روز برکندم از عمر امید — کہ افتادم اندر سیاہی سپید

دریغا کہ بگذشت عمرِ عزیز — بخواہد گذشت ایں دمِ چند نیز

گذشت انچہ در ناصوابی گذشت — وزیں نیز دم در نیابی گذشت

کنوں وقتِ تخم ست اگر پروری — گر امید داری کہ خرمن بری

از نشستن بخیز۔ یعنی بیٹھا نہ رہ کچھ چلنے کی کوشش کر۔ ادراک پیش از فوت۔ بات بے قابو ہونے سے پہلے سمجھ جانا۔ شبے۔ یعنی فید کے جنگل میں نیند نے مجھے باندھ کر ڈال دیا۔ یعنی میں سو گیا۔ فید۔ ایک جنگل یا قلعہ کا نام ہے۔ ؎٢ مگر دل۔ یعنی قافلہ کی روانگی کے بعد تو نے مرنے کی سوچی ہے۔ خوابِ نوشیں۔ میٹھی نیند۔ رحیل۔ کوچ۔ کے رسی در سبیل۔ راستہ میں قافلہ کے ساتھ کب لگ سکو گے۔ طبلِ شتر۔ قافلہ کا نقارہ۔ اولِ کارواں۔ جو کہ نقارہ کی آواز سنتے ہی چل پڑا تھا۔ دہل زن۔ نقارچی۔ برہ خفتگاں۔ جو لوگ راستہ میں سوئے پڑے ہیں جب تک وہ نیند سے سر اٹھائیں گے جانیوالوں کا نشان بھی باقی نہ رہیگا۔ نقل۔ یعنی قافلہ کی روانگی۔ ؎٣ شیب۔ بوڑھاپا۔ شباب۔ جوانی۔ برکن۔ بیدار ہو جا۔ برکندم۔ توڑلی۔ سیاہی سفید یعنی سیاہ بالوں میں سفیدی نمودار ہوگئی۔ ناصوابی۔ غلطی۔ وزیں۔ اگر اب بھی ہوش سے کام نہ لوگے یہ وقت بھی گذر جائیگا۔

له وجهے ندارد۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ چشمت یعنی آنکھوں کو قبر کے کیڑوں نے نہیں کھایا ہے۔ مایہ۔ سرمایہ۔ سود۔ نفع۔ نہ وقتیکہ۔

بشهر قیامت مرو تنگدست — که وجهے ندارد بحسرت نشست
گرت چشم عقلست تدبیر گور — کنوں کن که چشمت نخورد است مور
بمایه تواں اے پسر سود کرد — چه سود افتد آں را که سرمایه خورد
کنوں کوش کآب از کمر در گذشت — نه وقتے که سیلاب از سر گذشت
کنونت که چشمست اشکے ببار — زباں در دہان است عذرے بیار
نه پیوسته باشد رواں در بدن — نه ہمواره گردد زباں در دہن
ز دانندگاں بشنو امروز قول — که فردا بگیرد بترسد ز ہول
غنیمت شمار ایں گرامی نفس — که بے مرغ قیمت ندارد قفس
مکن عمر ضائع بافسوس وحیف — که فرصت عزیز است والوقت سیف

۱۵۰

حکایت

قضا زندهٔ را رگِ جاں برید — دگر کس بمرگش گریباں درید
چنیں گفت بینندهٔ تیز ہوش — چو فریاد و زاری رسیدش بگوش
ز دستِ شما مرده بر خویشتن — گرش دست بودے دریدے کفن
که چندیں ز تیمار و دردم مپیچ — که روزے دو پیش از تو کردم بسیچ
فراموش کردی مگر مرگِ خویش — که مرگِ منت ناتواں کرد و ریش
مُبصّر چو بر مرده ریزد گلش — نه بر وے که بر خود بسوزد دلش
ز ہجرانِ طفلے که در خاک رفت — چه نالی که پاک آمد و پاک رفت
تو پاک آمدی بر حذر باش و پاک — که ننگ است ناپاک رفتن بخاک
کنوں باید ایں مرغ را پائے بست — نه وقتے که سر رشته بردت ز دست

یعنی جس وقت پانی سر سے گذر جائیگا ہاتھ پیر مارنے سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا۔۔ ببار۔ یعنی خوف خدا سے۔ عذرے بیار۔ یعنی گناہوں سے معذرت کرے۔ رواں۔ جان۔ ؎۲ که فردا بگیرد یعنی قیامت میں زبان پکڑی جائے گی۔ که بے مرغ۔ یعنی اگر تن بے روح ہے تو اس کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ عزیز است قابل قدر ہے۔ والوقت سیف یعنی زمانہ عمر کے لئے تلوار کا کام کرتا ہے۔ رگِ جاں۔ شہرگ۔ ز دست شما۔ یعنی تمہاری اس نوحہ گری کی وجہ سے۔ دریدے کفن یعنی اگر قابو ہوتا تو مردہ کفن پھاڑ کر رکھتا۔ که چندیں یعنی مردہ یہ کہتا ؎۳ بسیچ۔ سامانِ سفر۔ مرگِ خویش۔ یعنی اپنی موت کو تو بھولے ہوئے ہے جبھی میری

موت پر اس قدر رنج و غم کر رہا ہے۔ ریزد گلش۔ مردہ کو مٹی دیتا ہے۔ پاک۔ بے گناہ۔ ناپاک یعنی گناہگار۔

نشستی[۱] بجائے دگر کس بسے ۔۔۔ نشیند بجائے تو دیگر کسے
اگر پہلوانی وگر تیغ زن ۔۔۔ نخواہی بدر بردن اِلاّ کفن،
خرِ وحش اگر بگسلاند کمند، ۔۔۔ چو در ریگ ماند شود پائے بند
ترا نیز چنداں بود دستِ زور ۔۔۔ کہ پایت نرفت است در ریگِ گور
منہ دل بریں سالخوردہ مکاں ۔۔۔ کہ گنبد نپاید برو گردگاں،
چو دے رفت فردا نیاید بدست ۔۔۔ حساب از ہمیں یکنفس کن کہ ہست

حکایت

فرو رفت جم را یکے نازنیں ۔۔۔ کفن کرد چوں کرمش ابریشمیں،
بدخمہ[۲] در آمد پس از چند روز ۔۔۔ کہ بروے بگرید بزاری و سوز
چو پوسیدہ دیدش حریریں کفن ۔۔۔ بفکرت چنیں گفت با خویشتن
من از کرم برکندہ بودم بزور ۔۔۔ بکندند ازو باز کرمانِ گور
دو بیتم جگر کرد روزے کباب ۔۔۔ کہ میگفت گویندۂ با رُباب
دریغا کہ بے ما بسے روزگار ۔۔۔ بروید گل و بشگفد لالہ زار
بسے تیر[۳] و دے ماہ و اردی بہشت ۔۔۔ برآید کہ ما خاک باشیم و خشت

حکایت

یکے پارسا سیرتِ حق پرست ۔۔۔ فتادش یکے خشت زریں بدست
سرِ ہوشمندش چناں خیرہ کرد ۔۔۔ کہ سودا دلِ روشنش تیرہ کرد
ہمہ شب در اندیشہ کیں گنج و مال ۔۔۔ درو تا زیم رہ نیابد زوال
دگر قامت عجزم از بہرِ خواست ۔۔۔ نباید برِ کس دوتا کرد راست

[۱] نشستی۔ تونے دوسروں کی جانشینی کی اب دوسرے تیری کریں گے۔ اِلاّ کفن۔ یعنی اس دنیا سے کفن کے سوا کچھ نہ لیجا سکے گا۔ خرِ وحش۔ گورخر۔ چنداں۔ اسی وقت تک۔ سالخوردہ۔ پرانا۔ گردگاں۔ اخروٹ۔ دی۔ کل گذشتہ۔ فردا۔ کل آئندہ۔ ہمیں یکنفس۔ جو وقت موجود ہے۔ فرو رفت۔ مرگیا۔ کفن کرد۔ یعنی ریشمیں کفن پہنکر وہ ایسا معلوم ہونے لگا جیسا کہ ریشم کا مردہ کیڑا ریشم کے کوئے میں [۲] دخمہ۔ سرداب۔ قبر کا گنبد۔ حریریں۔ ریشمیں۔ بزور۔ ریشم کا کیڑا اپنے اوپر ریشم تنتا ہے۔ جب ریشم نکالنا ہوتا ہے تو گرم پانی میں ریشم کے کویوں کو بھگو دیا جاتا ہے۔ جس سے ریشم کا کیڑا مرجاتا ہے۔ اور دھاگا پھول جاتا ہے تب اس کوئے سے دھاگا اتار لیتے ہیں۔ رباب۔ ایک قسم کا ساز ہے۔ بے ما۔ ہمارے مرنے کے بعد۔ [۳] تیر۔ بیساکھ کا مہینہ۔ دی۔ ماگھ۔ اردی بہشت۔ جیٹھ کا مہینہ۔ خشت۔ قبر کی مٹی سے لوگ اینٹیں بنائیں گے۔ فتادش۔ یعنی ایک سونے کی اینٹ اُس کے ہاتھ لگ گئی خیرہ۔ حیران۔ تیرہ۔ تاریک۔ درو۔ یعنی در روز وال راہ نیابد۔ دگر۔ یعنی مجھے اب کسی کے اعزاز اور خوشامد کی ضرورت نہیں ہے۔ دوتا۔ دوھری۔

سرائے کنم پائے بستش رخام — درختانِ سقفش ہمہ عودِ خام
یکے حجرہ خاطر از پئے دوستاں — درِ حجرہ اندر سرا بوستاں
بفرسودم از رقعہ بر رقعہ دوخت — تفِ دیگراں چشم و مغزم بسوخت
وگر زیر دستاں پزندم خورش — براحت دہم روح را پرورش
بسختی بکشت ایں نمد بسترم — روم زیں سپس عبقری گسترم
خیالش خرف کرد کالیوہ رنگ — بمغزش فرو برد خرچنگ چنگ
فراغ مناجات و رازش نماند — خور و خواب و ذکر و نمازش نماند
بصحرا بر آمد سر از عشوہ مست — کہ جائے نبودش قرار و نشست
یکے بر سرِ گور گل می سرشت — کہ حاصل کنند زاں گلِ گور خشت
باندیشہ در خود فرو رفت پیر — کہ اے نفس کوتہ نظر پند گیر
چہ بندی دریں خشت زریں دلت — کہ یک روز خشتے کنند از گلت
طمع را نہ چنداں دہانست باز — کہ بازش نشیند بیک لقمہ آز
بدار اے فرومایہ زیں خشت دست — کہ جیحوں نشاید بیک خشت بست
تو غافل در اندیشۂ سود و مال — کہ سرمایۂ عمر شد پائمال
بریں خاک چنداں صبا بگذرد — کہ ہر ذرہ از ما بجائے برد
غبارِ ہوا چشم عقلت بدوخت — سمومِ ہوس کشتِ عمرم بسوخت
بکن سرمۂ غفلت از چشم پاک — کہ فردا شوی سرمہ در زیرِ خاک

حکایتِ عداوت درمیانِ دو شخص

مطبخ کی گرمی۔ پزندم یعنی میرا کھانا پکائیں گے۔ نمد بستر۔ کمبل کا بستر۔ عبقری یعنی قیمتی کپڑا۔ خرف۔ بہکا ہوا۔ کالیوہ۔ دیوانہ۔ خرچنگ۔ کیکڑا۔ فراغ۔ فرصت۔ مناجات یعنی اللہ سے ہمکلامی۔ راز۔ یعنی اللہ کے ساتھ راز و نیاز۔ ۱۲ خور و خواب۔ یعنی ذکر و نماز کو چھوڑ کر کھانے سونے میں لگ گیا۔ عشوہ۔ ناز انداز۔ نشست۔ یعنی بیٹھا۔ گل می سرشت۔ مٹی گوندھ رہا تھا۔ خشت۔ اینٹ۔ کوتہ نظر۔ ناعاقبت اندیش۔ خشت زریں۔ سونے کی اینٹ۔ خشتے کنند۔ یعنی تیری قبر کی مٹی سے بھی لوگ اینٹیں بنائیں گے۔ کہ بازش۔ یعنی لالچ کا منہ ایسا نہیں ہے کہ اس کی حرص ایک لقمہ سے مٹ سکے۔ خشتہ

ھ ۱۰

وہی سونے کی اینٹ۔ ۱۳ جیحون۔ یعنی حرص کا دریا۔ کہ ہر ذرہ۔ یعنی قبر کے ذرہ ذرہ کو منتشر کر دیگی۔ غبار ہوا۔ ہوا و ہوس کی دھول نے آنکھوں کو اندھا کر دیا۔ سموم۔ لو۔ کشت۔ کھیتی۔ سرمہ۔ یعنی ریزہ ریزہ۔ خاک۔ یعنی قبر۔

میانِ دو تن دشمنی بود و جنگ / سر از کبر بر یکدگر چوں پلنگ[1]
ز دیدارِ ہم تا بحدّے رماں / کہ بر ہر دو تنگ آمدے آسماں
یکے را اجل در سر آورد جیش / سر آمد برو روزگارانِ عیش
بد اندیشِ وے را درون شاد گشت / بگورش پس از مدّتے بر گذشت
شبستانِ گورش در اندودہ دید / کہ وقتے سرایش زر اندودہ دید
ز روئے عداوت بیازوئے زور / یکے تختہ[2] برکندش از روئے گور
سرِ تاجور دیدش اندر مغاک / دو چشمِ جہاں بینش آگندہ خاک
وجودش گرفتارِ زندانِ گور / تنش طعمۂ کرم و تاراجِ مور
ز دورِ فلک بدرِ رویش ہلال / ز جورِ زماں سروِ قدّش خلال،
کفِ دست و سرپنجۂ زور مند / جدا کردہ ایّام بندش ز بند
چنانش برو رحمت آمد ز دل / کہ بسرشت بر خاک از گریہ گل
پشیماں شد از کردہ خوئے زشت / بفرمود بر سنگِ گورش نبشت
مکن شادمانی بمرگِ کسے / کہ دہرت[3] پس از وے نماند بسے
شنید ایں سخن عارفِ ہوشیار / بنالید کلّے - - - قادرِ کردگار
عجب گر تو رحمت نیاری برو / کہ بگریست دشمن بزاری برو
تنِ ما شود نیز روزے چناں / کہ بروے بسوزد دلِ دشمناں
مگر در دلِ دوست رحم آیدم / چو بیند کہ دشمن ببخشایدم،
بجائے رسد کار سر دیر زود / کہ گوئی در و دیدہ ہرگز نبود
زدم تیشہ یک روز بر تلِّ خاک / بگوشم آمد نالۂ دردناک

[1] پلنگ چیتا جس کی کینہ دری مشہور ہے۔ رماں۔ یعنی نفرت کرنے والا۔ کہ بر ہر دو۔ یعنی ایک کو دوسرے کے ساتھ ایک آسمان کے نیچے رہنا گوارہ نہ تھا۔ اجل۔ موت جیش۔ لشکر عیش۔ زندگی۔ درون۔ دل شبستاں۔ شب خانہ۔ در اندودہ۔ یعنی جس کا دروازہ نہ تھا۔ زر اندودہ جس پر سونے کا پانی پھرا ہوا تھا۔ [2] یکے تختہ۔ یعنی اس کی قبر کا ایک تختہ اکھاڑا۔ تاجور۔ صاحب تاج۔ مغاک۔ گڑھا۔ طعمہ۔ خوراک۔ تاراج۔ لوٹ مار۔ ہلال۔ یعنی اس کا چودھویں رات کے چاند جیسا مکھڑا زرد ہو کر ہلال جیسا ہو گیا تھا۔ خلال۔ دانت کریدنے کا تنکا۔ بند۔ جوڑ۔ از گریہ گل۔ یعنی اس کے رونے سے مٹی تر ہو گئی۔ نبشت۔ یعنی برائے نوشتن فرمود۔ [3] دہر۔ زمانہ۔ بسے۔ بہت۔ کلّے۔ یعنی اور کہا۔ برو۔ یعنی تجھ سے یہ بعید ہے کہ جس مردہ کو دشمن بھی دیکھ کر رو پڑے تجھے اس پر رحم نہ آئے۔ دوست یعنی اللہ تعالیٰ۔ دیر زود۔ یعنی یا دیر سے یا جلدی سے۔ تل۔ ٹیلہ۔

ملہ کہ چشم یعنی اس ٹیلے کے نیچے کوئی مدفون ہے۔ عزم۔ ارادہ۔ گرفتم مگر۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ شاید میں ایک قافلہ کے ساتھ چلا۔ بادو گرد یعنی آندھی تیرہ۔ تاریک۔ دخترِ خانہ۔ گھر میں پرورش یافتہ لڑکی معجر۔ اوڑھنی۔ نازنیں چہر۔ خوبصورت۔ کہ شوریدہ یعنی میری محبت میں کیوں دل پریشان کرتی ہے نچنداں۔ کیا قبر میں پہنچکر ان آنکھوں میں اس قدر مٹی نہیں بھرتی ہے جس کو کوئی بھی صاف نہ کرسکے گا۔

ملہ ترا نفسِ رعنا۔ یہ متکبر نفس سرکش گھوڑے کی طرح ہے جو قبر کے گڑھے کی طرف دوڑائے لئے چلا جارہا ہے رکیب۔ رکاب۔ نشیب۔ گڑھا۔ استخوانِ قفس۔ یعنی جسم کہ جان۔ یعنی تیری جان ایک چڑیا ہے جس کو نفس کہتے ہیں۔ دگر رہ۔ پھر وہ چڑیا اس پنجرے میں نہ آئے گی۔ دمے پیشِ دانا۔ عقلمند کے نزدیک تھوڑا وقت بھی جو یادِ خدا میں گذرے جہان سے بہتر ہے۔

ملہ بگذشت۔ مرگیا۔ عالمے ستانند۔ یعنی جہان کے بدلے اس کو مرنے سے تھوڑی مہلت دیدیں۔ درود آنچہ کشت۔ جو بویا وہی کاٹا۔ زشت یعنی اچھے یا برے نام کے سوا کچھ نہ رہیگا۔ کاروانگہ۔ دنیا۔ بر رہیم۔ ہم جارہے ہیں۔

کہ زنہار اگر مردی آہستہ تر	کہ چشم و بناگوش و روئیست و سر

حکایت پدر و دختر

شبے خفتہ بودم بعزمِ سفر	پئے کاروانے گرفتم مگر
برآمد یکے سہمگیں بادو گرد	کہ بر چشمِ مردم جہاں تیرہ کرد
بہ رہ بر یکے دخترِ خانہ بود	بمعجر غبار از پدر میزدود
پدر گفتش اے نازنیں چہرِ من	کہ شوریدہ داری دل از مہرِ من
نچنداں نشیند دریں دیدہ گرد	کہ بازش بمعجر تواں پاک کرد
ترا نفسِ رعنا چو سرکش ستور	دواں میبرد تا بسرشیبِ گور
اَجل ناگہت بگسلاند رکیب	عِناں باز نتواں گرفت از نشیب

موعظہ و پند

خبر داری از استخوانِ قفس	کہ جانِ تو مرغیست و نامش نفس
چو مرغ از قفس رفت و بگسست قید	دگر رہ نگردد بسعیِ تو صید
نگہدار فرصت کہ عالم دمیست	دمے پیشِ دانا بہ از عالمیست
سکندر کہ بر عالمے حکم داشت	دراں دم کہ بگذشت[۳] و عالم گذاشت
میسّر نبودش کزو عالمے	ستانند و مہلت دہندش دمے
برفتند و ہر کس درود آنچہ کشت	نماند بجز نامِ نیکو و زشت
چرا دل بریں کاروانگہ نہیم	کہ یاراں برفتند و ما بر رہیم

[۱] پس ازما۔ ہمارے بعد۔ دلآرام۔ معشوق۔ کہ ننشست یعنی جس سے بھی اس نے دوستی کی پھر اس سے منہ موڑ لیا ہے۔ قیامت۔ یعنی مرنے کے بعد بس قیامت میں اُٹھنا ہے۔ سر از جیب غفلت یعنی غفلت سے سر اٹھالو۔ ورنہ قیامت میں سرنگوں ہوگے۔ بشیراز در۔

پس[۱] ازما ہمیں گل دہد بوستاں — نشینند بایکدگر دوستاں

دل اندر دلآرام دنیا مبند — کہ ننشست باکس کہ دل برنکند

چو در خاکدانِ لحد خفت مرد — قیامت بیفشاند از روی گرد

سر از جیبِ غفلت بر آور کنوں — کہ فردا نماند بحسرت نگوں

نہ چوں خواہی آمد بشیراز در — سر و تن بشوئی ز گردِ سفر

پس اے خاکسارِ گنہ عنقریب — سفر کرد خواہی بشہر[۲] غریب

بر آں از دو سرچشمۂ دیدہ جوئے — دلا آلیشے دانی از خود بشوئے

یعنی جب انسان سفر سے شہر میں داخل ہوتا ہے تو نہا دھو لیتا ہے [۲] شہر غریب۔ یعنی گورِ غریباں۔ بر آں۔ لہٰذا تمھارا فرض ہے کہ آنکھوں کے آنسوؤں سے گناہ کا گرد و غبار دھو ڈالو۔ طفولیت بچپن۔ زعہد۔ یعنی باپ کے زمانہ کی ایک بات مجھے یاد آگئی۔ لوح تختی۔ دفتر۔ یعنی کتاب۔ خاتم۔ انگوٹھی۔ بدر کرد۔ یعنی ایک آدمی نے ایک کھجور کا لالچ دیکر میرے ہاتھ سے انگوٹھی اتار لی۔ [۳] بشیرینی یعنی مٹھائی کا لالچ دیکر اس سے لیجا سکتی ہے۔ قعر۔ گہرائی۔ ثریٰ۔ نمناک مٹی۔ ثریا۔ پروین۔ گردت۔ یعنی تیرے اعمال گھیر لیں گے۔ در روئے نیکاں۔ یعنی قیامت میں نیکوں کے سامنے۔ روز۔ قیامت۔ اولوالعزم۔ یعنی وہ رسول جن کی شریعت پہلے احکام کے لئے ناسخ ہے۔ تو عذر تو کیا عذر کریگا۔

حکایت در عالمِ طفولیت

زعہدِ پدر یادم آید ہمے — کہ بارانِ رحمت برو ہر دمے

کہ در خردیم لوح و دفتر خرید — ز بہرم یکے خاتمِ زر خرید

بدر کرد ناگہ یکے مشتری — بخرمائے از دستم انگشتری

چو نشناسد انگشتری طفلِ خُرد — بشیرینی[۳] از وے توانند بُرد

تو ہم قیمت عمر نشناختی — کہ در عیشِ شیریں برانداختی

قیامت کہ نیکاں براعلیٰ رسند — ز قعرِ ثریٰ بر ثریا رسند

ترا خود بماند سر از ننگ پیش — کہ گردت برآید عملہائے خویش

برادر ز کارِ بداں شرم دار — کہ در روئے نیکاں شوی شرمسار

دراں روز کز فعل پرسند و قول — اولوالعزم را تن بلرزد ز ہول

بجائے کہ دہشت خورند انبیا — تو عذرِ گنہ را چہ داری بیا

[1] زناں۔ یعنی پابند شرع عورتیں بے شرع مردوں سے بازی لیجائیں گی۔ عذرے معین۔ یعنی حیض کی حالت جس میں ان کو نماز معاف ہے۔ روا اے کم ززن۔ اے عورت سے بھی بدتر دور ہو جا۔ عنصری۔ سلطان محمود کا ملک الشعراء۔ چو از راستی۔ یعنی جب راستی چھوڑ دوگے کجی پیدا ہو جاتے گی

زنانے[1] کہ طاعت برغبت برند ‌ ‌ ز مردانِ ناپارسا بگذرند

ترا شرم ناید ز مردیِ خویش ‌ ‌ کہ باشد زناں را قبول از تو بیش

زناں را بعذرے معیّن کہ ہست ‌ ‌ ز طاعت بدارند گہ گاہ دست

تو بے عذر یکسو نشینی چو زن، ‌ ‌ روا اے کم ززن لافِ مردی مزن

مرا خود چہ باشد زباں آوری ‌ ‌ چنیں گفت شاہِ سخن عنصری

مرا خود مبیں اے عجب درمیاں ‌ ‌ ببیں تا چہ گفتند پیشینیاں

چو از راستی بگذری خم بود ‌ ‌ چہ مردی بود کز زنے کم بود

بناز و طرب[2] نفس پرورده گیر ‌ ‌ بایامِ دشمن قوی کرده گیر

یکے بچۂ گرگ می پرورید ‌ ‌ چو پرورده شد خواجہ برہم درید

چو بر پہلوئے جاں سپردن بخفت ‌ ‌ جہاندیدۂ بر سرش رفت و گفت

تو دشمن چنیں نازنیں پروری ‌ ‌ ندانی کہ ناچار زخمش خوری

نہ ابلیس در حقّ ما طعنہ زد ‌ ‌ کز ینان نیاید بجز کارِ بد

فغاں از بدیہا کہ در نفسِ ماست ‌ ‌ کہ ترسم[3] شود ظنِّ ابلیس راست

چو ملعون پسند آمدش قہرِ ما ‌ ‌ خدایش برانداخت از بہرِ ما

کجا سر برآریم ازیں عار و ننگ ‌ ‌ کہ با او بصلحیم و با حق بجنگ

نظر دوست نادر کند سوئے تو ‌ ‌ چو در روئے دشمن بود روئے تو

گرت دوست باید کزو برخوری ‌ ‌ نباید کہ فرمانِ دشمن بری

بسیم سیہ تا چہ خواہی خرید ‌ ‌ کہ خواہی دل از مہرِ یوسف برید

روا دار از دوست بیگانگی، ‌ ‌ کہ دشمن گزینند بہم خانگی

[2] بناز و طرب۔ یعنی خواہشات پوری کرکے نفس کو پالوگے اور زندگی کے چند دن میں اپنے نفس کو جو کہ دشمن ہے قوی کروگے تو اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے۔ ایک شخص نے بھیڑیئے کا بچہ پالا اُس نے بڑے ہو کر خود پالنے والے کو پھاڑ کھایا۔ چو بر پہلو۔ یعنی جب وہ بھیڑیئے کے بچہ کا پالنے والا موت کے بستر پر پڑا تھا تو ایک تجربہ کار نے اُس سے کہا تو دشمن۔ تو نے دشمن کو نازوں سے پالا۔ نہ ابلیس۔ شیطان نے ہمیں طعنہ دیا تھا کہ ان سے کوئی بھلا کام نہ ہوگا۔ [3] کہ ترسم۔ اب مجھے ڈر ہے کہ ابلیس کا وہ خیال صحیح ثابت نہ ہو جائے۔ قہر ما۔ ہماری ذلت۔ بر انداخت۔ یعنی بہشت سے

باا و۔ یعنی شیطان سے ہماری صلح اور خدا سے جنگ ہے۔ نظر دوست۔ یعنی دوست تیری طرف کیا نظر کر سکتا ہے جب تو اس کے دشمن سے ہمساز ہے۔ کزو برخوری۔ اُس سے فائدہ اُٹھائے۔ بسیم سیہ۔ کھوٹی چاندی کہ خواہی جبکہ تیرا دل یوسف کی محبت سے، البتہ نہیں ہے۔ ہم خانگی۔ گھر کا شریک۔

ندانی کہ کمتر نہد دوست پائے	چو بیند کہ دشمن بود در سرائے

حکایت

یکے بردبا پادشاہے ستیز	بدشمن سپردش کہ خونش بریز
گرفتار در دستِ آں کینہ توز	ہمیگفت با خود بزاری و سوز
اگر دوست برخود نیازردمے	کے از دستِ دشمن جفا بردمے
تو از دوست گر عاقلی برمگرد	کہ دشمن نیارد نگہ در تو کرد
بتا جورِ دشمن بدرّد پوست	رفیقے کہ برخود بیازرد دوست
تو با دوست یکدل شو و یک سخن	کہ خود بیخ دشمن برآید زبن،
نہ پندارم ایں زشت نامی نکوست	بخشنودے دشمن آزار دوست

حکایت

یکے مال مردم بہ تلبیس خورد	چو برخاست لعنت برابلیس کرد
چنیں گفت ابلیس اندر رہے	کہ ہرگز ندیدم چنیں ابلہے
ترا با منست از نہاں آشتی	چرا تیغِ پیکار برداشتی
دریغست فرمودۂ دیو زشت	کہ دستِ ملک بر تو خواہد نبشت
روا داری از جہل و ناپاکیت	کہ پاکاں نویسند ناپاکیت
طریقے بدست آر و صلحے بجوئے	شفیعے برانگیز و عذرے بگوے
کہ یک لحظہ صورت نہ بندد اماں	چو پیمانہ پُر شد بدورِ زماں
وگر دستِ قوت نداری بکار	چو بیچارگاں دستِ زاری برآر
وگر رفت از اندازہ بیروں بدی	چو گفتی کہ بد رفت نیک آمدی

یعنی جلاد۔ توز۔ از توزیدن یعنی کشیدن۔ دوست۔ یعنی بادشاہ۔ برمگرد۔ منحرف نہو۔ ۵۲ بتا۔ یعنی دشمن اس کو ستاتا ہے جو دوست سے نہ بنائے رکھے۔ یک سخن۔ یعنی متفق۔ بن۔ جڑ۔ زشت نامی۔ بدنامی۔ دشمن۔ شیطان۔ دوست۔ خدا۔ تلبیس۔ مکر و فریب۔ برخاست۔ یعنی مکر و فریب کرکے۔
۱۰
ابلہ۔ بیوقوف۔ نہاں۔ پوشیدہ۔ تیغ پیکار۔ یعنی لعنت۔ ۵۳ فرمودۂ دیو۔ یعنی وہ کام جن کے کرنے کا تجھے شیطان نے حکم دیا ہے۔ ملک۔ یعنی کراماً کاتبین۔ ناباکی۔ بے خوفی۔ شفیع۔ سفارش کرنے والا۔ لحظہ۔ تھوڑا سا وقت۔ چو پیمانہ پرشد۔ یعنی مرنے کا وقت آگیا۔

دستِ زاری۔ توبہ کا ہاتھ۔ بد رفت۔ یعنی تو یہ کہے کہ مجھ سے برائی ہو گئی ہے۔ نیک آمدی۔ یہ تیرا بہتر کام ہے۔

فراشو[۱] چو بینی درِ صلح باز ... کہ ناگہ درِ توبہ گردد فراز

مرو زیر بارِ گنہ اے پسر ... کہ حمّال عاجز بود در سفر

پئے نیکمرداں بباید شتافت ... کہ ہر کیں سعادت طلب کرد یافت

ولیکن تو دنبالِ دیوِ خسی ... ندانم کہ در صالحاں چوں رسی

پیمبر کسے را شفاعت گرست ... کہ بر جادۂ شرعِ پیغمبرست

رہِ راست رو تا بمنزل رسی ... تو بر رہ نۂ زیں قِبل واپسی

چو گاوے کہ عصّار چشمش ببست ... دواں[۲] تا بشب شب ہم آنجا کہ ہست

حکایت

گِل آلودۂ راہِ مسجد گرفت ... زبختِ نگوں طالع اندر شگفت

یکے زجر کردش کہ تبّت یداک ... مرو دامن آلودہ در جائے پاک

مرا رقّتے در دل آمد بریں ... کہ پاکست و خُرّم بہشتِ بریں

دراں جائے پاکانِ امیدوار ... گِل آلودۂ معصیت را چہ کار

بہشت آں ستاند کہ طاعت برد ... گر انقد باید بضاعت برد

مکن[۳] دامن از گردِ ذلّت بشوئے ... کہ ناگہ ز بالا ببندند جوئے

مگو مرغِ دولت ز قیدم بجست ... ہنوزش سرِ رشتہ داری بدست

وگر دیر شد گرم رو باش و چست ... ز دیر آمدن غم ندارد درست

ہنوزت اجل دستِ خواہش نبست ... برآور بدرگاہِ دادار دست

مخسپ اے گنہ کردۂ خفتہ خیز ... بعذرِ گنہ آبِ چشمے بریز

چو حکمِ ضرورت بود کآبروئے ... بریزند بارے بریں خاک کوئے

۱۰

[۱] فراشو۔ آگے بڑھ۔ فراز۔ بند۔ حمّال۔ بوجھ اُٹھانے والا۔ ایں سعادت یعنی نیکوں کی پیروی۔ پیمبر۔ یعنی پیغمبر بھی اسی کی شفارش کریں گے جو اُن کا راستہ اختیار کرے گا۔ تو بر رہ نۂ۔ تو چونکہ سیدھے راستہ پر نہیں ہے اسی وجہ سے پچھڑا ہوا ہے۔ [۲] دواں تا بشب۔ سارے دن چلتا ہے لیکن شام کو وہیں ہے جہاں تھا۔ گِل آلودہ۔ میلا کچیلا۔ زجر۔ سرزنش۔ تبّت یداک۔ تیرے دونوں ہاتھ ہلاک ہوں۔ جائے پاک۔ مسجد۔ رقّت۔ نرمی۔ خرّم۔ شاداب۔ بریں۔ برتر۔ گِل آلودۂ معصیت۔ یعنی گنہگار۔ ستاند۔ حاصل کرے گا۔ بضاعت۔ سرمایہ۔ [۳] مکن۔ مت کر۔ بشوئے۔ یعنی توبہ کے ذریعہ۔ جوئے۔ یعنی درِ توبہ۔ مرغِ دولت۔ ہُما یعنی توبہ۔ سرِ رشتہ۔ یعنی توبہ۔ وگر دیر شد۔ یعنی خدا کی عبادت میں لگنے میں تاخیر ہوگئی ہے۔ گرم رو باش۔ تیز چل۔ درست۔ مثل مشہور ہے دیر آید درست آید۔ بعذرِ گنہ۔ گناہوں کی معذرت کے لیے کچھ آنسو بہالے۔ آبروئے یعنی اشکِ ندامت۔ کوئے۔ یعنی بارگاہِ خداوندی۔

ورآبت نماند شفیع آرپیش	کسے راکہ ہست آبروی ازتو بیش
بقہر ار براند خدای از درم	روانِ بزرگاں شفیع آورم

حکایت

ہمی یادم آید ز عہدِ صغر	کہ عیدے بروں آمدم با پدر
بہ بازیچہ مشغول مردم شدم	در آشوبِ خلق از پدر گم شدم
برآوردم از ہول و دہشت خروش	پدر ناگہانم بمالید گوش
کہ اے شوخ چشم آخرت چند بار	بگفتم کہ دستم ز دامن مدار
بہ تنہا نداند شدن طفلِ خرد	کہ مشکل بود راہ نادیدہ برد
تو ہم طفلِ راہی بسعی اے فقیر	برو دامنِ نیک مرداں بگیر
مکن با فرومایہ مردم نشست	چو کردی ز ہیبت فروشوی دست
بفتراکِ پاکانِ دل آویز چنگ	کہ عارف ندارد ز دریوزہ ننگ
مریداں بقوت ز طفلاں کم اند	مشائخ چو دیوارِ مستحکم اند
بیاموز رفتار ازاں طفلِ خرد	کہ چوں استعانت بدیوار برد
ز زنجیرِ ناپارسایاں برست	کہ در حلقۂ پارسایاں نشست
اگر حاجتے داری ایں حلقہ گیر	کہ سلطاں ازیں در ندارد گزیر
بروخوشہ چیں باش سعدی صفت	کہ گرد آوری خرمنِ معرفت

حکایت مستِ خرمن سوز

یکے غلہ مرداد مہ تودہ کرد	ز تیمارِ دے خاطر آسودہ کرد

فریاد-نالید گوش کان اینٹھے-کہ دستم یعنی میرا دامن نہ چھوڑ-شدن-یعنی چلنا طفل راہی-تو بھی طفل راہ ہے-نیک مرداں-اہل اللہ ہیبت-عزت-فتراک-شکاری تھیلا-دریوزہ-گدائی-مرید-یعنی راہ طریقت پر چلنے کا ارادہ کرنے والا-مشائخ-بزرگ-مستحکم-مضبوط-استعانت-مدد-زنجیر یعنی پھندا-حلقہ-مجلس-کہ سلطان-یعنی بادشاہ بھی فقراء کے دروازے کے محتاج ہیں-صفت-مانند-معرفت-علم و دانائی-خرمن سوز-غلہ کے ڈھیر میں آگ لگانے والا-مرداد مہ-بھادوں کا مہینہ-تیمار دے-یعنی ماگھ کے مہینہ میں غلہ کی فکر سے مطمئن ہوگیا۔

۱۔ کالیوہ ۔ دیوانہ ۔ سرگشتہ ۔ پریشان ۔ پروردہ خویش ۔ فرزند ۔ خرمن خود ۔ یعنی عمر ۔ شد ختم ہوئی ۔ فضاحت ۔ رسوائی ۔ ۲۔ مکن ۔

شبے مست شد و آتشے برفروخت	نگوں بخت کالیوہ خرمن بسوخت
دگر روز در خوشہ چیدن نشست	کہ یک جو ز خرمن نماندش بدست
چو سرگشتہ دیدند درویش را	یکے گفت پروردۂ خویش را
نخواہی کہ گردی چنیں تیرہ روز	بدیوانگی خرمن خود مسوز
گر از دست عمرت شد اندر بدی	تو آنی کہ در خرمن آتش زدی
فضاحت بود خرمن اندوختن	پس از خرمن خویشتن سوختن
مکن جانِ من تخم دین ورز و داد	مدہ خرمن نیکنامی بباد
چو برگشتہ بختے در افتد بہ بند	از و نیکبختاں بگیرند پند
تو پیش از عقوبت درِ عفو کوب	کہ سودے ندارد فغاں زیر چوب
برآر از گریبانِ غفلت سرت	کہ فردا نماند خجل در برت

حکایت

یکے متفق بود بر منکرے	گذر کرد بروے نکو محضرے
نشست از خجالت عرق کردہ روے	کہ آیا خجل گشتم از شیخ کوئے
شنید این سخن پیرِ روشن رواں	برو بر لشوریدو گفت اے جواں
نیایدہمی شرمت از خویشتن	کہ حق حاضر و شرم داری زمن
نیاسائی از جانب ہیچ کس	برو جانبِ حق نگہدار و بس
چناں شرم دار از خداوندِ خویش	کہ شرمت زبیگانگانست و خویش

حکایت

زلیخا چو گشت از مے عشق مست	بدامانِ یوسف در آویخت دست

یعنی نیکنامی کے خرمن کو تباہ نہ کر ۔ تخم دین ورز و داد ۔ یعنی دینداری اور انصاف کی تخم ریزی کرو ۔ نیکبختاں ۔ یعنی سعادتمند وہی ہے جو دوسرے کو دیکھکر نصیحت حاصل کرلے ۔ عقوبت سزا ۔ عفو ۔ معافی ۔ فغاں زیر چوب ۔ پٹائی کے وقت کی چیخ و پکار ۔ سرت ۔ سر خود را ۔ خجل ۔ شرمندہ ۔ ۳۔ منکر ۔ برائی ۔ نیک محضر ۔ بابرکت ۔ عرق کردہ روے ۔ یعنی پیشانی پر پسینہ آیا ہوا ۔ روشن رواں ۔ روشن ضمیر ۔ شوریدہ چیخا ۔ حق حاضر خدائے تعالیٰ دیکھتا ہے تو اُس سے نہ شرما ۔ نیاسائی ۔ تجھے بجز خدا کے کسی سے فائدہ نہیں پہنچ سکتا ۔ چناں شرم دار ۔ جس طرح اپنے اور بیگانے سے شرماتے ہو خدا سے

خرابۂ ۔ زلیخا ۔ عزیزِ مصر کی بیوی جو حضرت یوسف پر عاشق تھی ۔

چناں[۱] دیو شہوت رضا دادہ بود — کہ چوں گرگ در یوسف افتادہ بود
بتے داشت بانوئے مصر از رخام — برو معتکف بامدادان و شام
دراں لحظہ رویش بپوشید و سر — مبادا کہ زشت آیدش در نظر
غم آلودہ یوسف بکنجے نشست — بسر بر ز نفس ستمگارہ دست
زلیخا دو دستش ببوسید و پائے — کہ اے سست پیمان و سرکش درآئے
بسنداں دلی روئے درہم مکش — بہ بندے[۵] پریشاں مکن وقت خوش
رواں گشتش از دیدہ بر چہرہ جوئے — کہ برگرد و ناپاکی از من مجوئے
تو در روئے سنگے شدی شرمسار — مرا شرم ناید ز پروردگار
چہ سود از پشیمانی آید بکف — چو سرمایۂ عمر کردی تلف
شراب از پئے سرخروئی خورند — وز و عاقبت زرد روئی برند
بعذر آوری خواہش امروز کن — کہ فردا نماند مجال سخن

حکایت

پلیدی کند گربہ برجائے پاک — چو زشتش نماید بپوشد بخاک
تو آزادی از ناپسندیدہا — نترسی کہ بروے فتد[۶] دیدہا
براندیش ازاں بندۂ پر گناہ — کہ در خواجہ آبق شود چند گاہ
اگر باز گردد بصدق و نیاز — بزنجیر و بندش نیارند باز
بکیں آوری با کسے بر ستیز — کہ از وے گزیرت بود یا گریز
کنوں کرد باید عمل را حساب — نہ وقتے کہ منشور گردد کتاب
کسے گرچہ بد کرد ہم بد نکرد — کہ پیش از قیامت غم خود بخورد

بھیڑیا مسلط ہو گیا تھا۔ بتے داشت یعنی زلیخا اپنے سنگ مرمر کے بت کی صبح و شام پوجا کرتی تھی۔ دراں لحظہ یعنی جس وقت زلیخا نے حضرت یوسف کا دامن پکڑا تو اُس بت کے منہ پر کپڑا ڈال دیا تاکہ وہ اس برائی کو نہ دیکھ سکے۔ بسر۔ یعنی حضرت یوسف نے اپنا سر پیٹ لیا۔ درآئے۔ مجھ سے مشغول ہو جا۔ سنداں دلی۔ سخت دلی۔ [۵] بندے۔ کوئی فکر۔ جوئے۔ یعنی آنسوؤں کی نہر۔ برگرد۔ واپس ہو جا۔ در روئے۔ سامنے۔ سنگ۔ یعنی بت۔ کف۔ ہتھیلی۔ تلف۔ برباد۔ زرد روئی۔ شرمندگی۔ فردا۔ موت کے وقت۔ پلیدی۔ پاخانہ۔ بپوشد بخاک۔ بلی ہمیشہ اپنا گو دبا دیتی ہے۔

[۶] فتد دیدہا۔ نگاہیں پڑیں۔ آبق۔ بھگوڑا غلام۔ باز گردد۔ وہ غلام لوٹ آئے۔ برستیز۔ جھگڑا کر۔ گزیر۔ چارہ۔ گریز۔ بچاؤ۔ منشور گردد کتاب۔ اعمالنامہ کا اعلان کر دیا جائے۔ ہم بد نکرد۔ چونکہ توبہ سے اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۱؎ اگر آئینہ۔ یعنی اگرچہ آئینہ سانس اور بھاپ سے دھندلا پڑ جاتا ہے لیکن آئینہ دل آہوں سے پاک و صاف ہوتا ہے۔ این نفس۔

گر آئینہ۱؎ از آہ گردد سیاہ – شود روشن آئینۂ دل بآہ
بترس از گناہانِ خویش این نفس – کہ روزِ قیامت نترسی ز کس

حکایت

غریب آمدم در سوادِ حبش – دل از دہر فارغ سر از عیشِ خوش
بَرہ بر یکے دکہ دیدم بلند – تنے چند مسکیں بر و پائے بند
بسیج سفر کردم اندر نفس – بیاباں گرفتم چو مرغ از قفس
یکے گفت کیں بندیاں شب روند – نصیحت نگیرند و حق نشنوند
چو بر۲؎ کس نماند ز دستت ستم – ترا گر جہاں شحنہ گیرد چہ غم
نکو نام را کس نگیرد اسیر – بترس از خدای و مترس از امیر
نیاورد عامل غش اندر میاں – نیندیشد از رفعِ دیوانیاں
وگر عفتش را فریبست زیر – زبانِ حسابش نگردد دلیر
چو خدمت پسندیدہ آرم بجائے – نیندیشم از دشمنِ تیرہ رائے
اگر بندہ کوشش کند بندہ وار – عزیزش بدارد خداوندگار
وگر کند رایست در بندگی – زجانداری افتد بخر بندگی
قدم پیش۳؎ نہ کز مَلک بگذری – کہ گر باز مانی زِ دَد کمتری

حکایت

یکے را بچوگاں شہِ دامغاں – بزد تا چو طبلش بر آمد فغاں
شب از بیقراری نیارست خفت – بر و پارسائے گذر کرد و گفت
بشب گر ببردے برِ شحنہ سوز – گناہ آبروئیش نبردے بروز

۱۵

یعنی اس دم دنیا میں۔ غریب۔ مسافر۔ سواد حبش۔ ملک حبش کے دیہات۔ دکہ۔ چبوترا۔ پائے بند۔ قیدی۔ بسیج۔ سامان سفر۔ چو مرغ از قفس۔ جس طرح پرند موقع پاکر پنجرے سے بھاگتا ہے۔ شب روند۔ چور ہیں۔ ۲؎ چو بر کس۔ یعنی جب تو سب پر ظلم کرے۔ جہاں شحنہ۔ بادشاہ۔ مترس از امیر۔ کسی قیدی کو دیکھ کر نہ ڈر۔ عامل۔ تحصیلدار۔ دیوانیاں۔ دفتری۔ عفت۔ پاکدامنی۔ زیر۔ پوشیدہ۔ بجائے۔ یعنی اگر بہتر خدمت بجالایا۔ بندہ وار۔ خادمانہ۔ کند۔ سست۔ جانداری۔ ایک بڑا فوجی عہدہ تھا۔ خربندگی۔ گدھے کرایہ پر چلانا۔ ۳؎ قدم پیش نہ۔ یعنی خدمت گذاری میں۔ زِ دد کمتری۔ ورنہ تو درندہ سے بھی کمتر ہے۔ چوگاں۔ پولو کھیلنے کا ڈنڈا۔ دامغاں۔ ایک ملک ہے۔ طبل۔ ڈھول۔ بیقراری۔ پٹنے کی وجہ سے۔ شحنہ۔ داروغہ یہاں مراد خدا ہے۔

کسے روزِ محشر نگردد خجل، | کہ شبہا بدرگہ[1] برد سوزِ دل
اگر ہوشمندی زداور بخواہ | شبِ توبہ تقصیرِ روزِ گناہ
ہنوز ار سرِ صلح داری چہ بیم | درِ عذر خواہاں نہ بندد کریم
لطیفے کہ آوردت از نیست ہست | عجب گر بیفتی نگیردت دست
اگر بندۂ دستِ حاجت بر آر | وگر شرمسار آبِ حسرت ببار
نیامد بریں در کسے عذر خواہ | کہ سیلِ ندامت نشستش گناہ
نریزد خدا آبروئے کسے | کہ ریزد گناہ آبِ چشمش بسے

حکایت

بصنعا درم طفلے اندر گذشت | چگویم کزانم چہ بر سر گذشت
قضا نقشِ یوسف جمالے نکرد | کہ ماہی گورش چو یونس نخورد
دریں[2] باغ سروے نیامد بلند | کہ بادِ اجل بیخش از بن نکند
عجب نیست برخاک اگر گل شگفت | کہ چندیں گل اندام درخاک خفت
بدل گفتم اے ننگِ مرداں بمیر | کہ کودک رود پاک و آلودہ پیر
زسودا و آشفتگی بر قدش | بر انداختم[3] سنگے از مرقدش
زہولم دراں جائے تاریک و تنگ | بشورید حال و بگردید رنگ
چو باز آمدم زاں تغیر بہوش | زفرزند دلبندم آمد بگوش
گرت وحشت آمد زتاریک جائے | بہش باش و با روشنائی درآئے
شبِ گور خواہی منور چو روز | ازینجا چراغِ عمل بر فروز
تنِ کارکن می بلرزد زتب | مبادا کہ نخلش نیارد رطب

[1] درگہ۔ یعنی درگاہِ خداوندی۔ اگر ہوشمندی۔ یعنی اگر کچھ عقل ہے تو دن کے گناہوں کی رات کو اللہ سے معافی چاہ لیا کرو۔ از نیست ہست۔ یعنی جس نے عدم سے تجھے موجود کیا۔ نگیردت دست۔ تیری دست گیری نہ کرے۔ آبِ حسرت۔ آنسو۔ سیلِ ندامت۔ آنسو۔ کہ ریزد۔ یعنی جو اپنے گناہوں کے ڈر سے روتا ہے۔ صنعا۔ یمن کا پایۂ تخت۔ قضا۔ یعنی جب کبھی کوئی حضرت یوسف جیسا بچہ پیدا ہوا ہے تو حضرت یونس کی طرح اُس کو قبر کی مچھلی کے پیٹ میں جانا پڑا ہے۔

[2] دریں باغ۔ دنیا میں جو کوئی سرو بلند پیدا ہوا ہے موت کے جھونکے نے اس کو جڑ سے اکھاڑ ڈالا ہے۔ عجب نیست۔ اگر مٹی سے پھول اُگتے ہیں تو کیا تعجب ہے بہت سے گلبدن مٹی کے نیچے دفن ہیں۔

[3] بر انداختم۔ یعنی قبر کا پتھر اکھاڑ کر اس کو دیکھا۔ گردید رنگ۔ رنگ بدل گیا۔ تغیر۔ یعنی مدہوشی۔ بگوش۔ یعنی اُس کی زبان حال سے سنا۔ روشنائی۔ یعنی نیک اعمال کی روشنی۔ کارکن۔ یعنی باغبان۔

۱؎ فراوان طمع بہت لالچی۔ نیفشاندہ۔ بدوں بوئے۔ بر آں خورد پھل وہ کھائیگا جس نے پودا لگایا۔ بیا۔ اے مخاطب آجا۔ دستے۔ یعنی دعا کے لئے۔ ز گل۔ قبر کی مٹی سے۔ کہ بے برگ۔ یعنی خزاں کے موسم میں جبکہ پتے جھڑ جاتے ہیں تو گویا کہ خشک شاخیں اپنے ہاتھوں کو دعا کے لئے

گروہے فراواں طمع ظن برند	کہ گندم نیفشاندہ خرمن برند
بر آں خورد سعدی کہ بیخے نشاند	کسے برد خرمن کہ تخمے فشاند

باب۱؎ دہم در مناجات

بیاتا بر آریم دستے ز دل	کہ نتواں بر آورد فردا ز گل
بفصلِ خزاں در نہ بینی درخت	کہ بے برگ ماند ز سرمائے سخت
بر آرد تہی دستہائے نیاز	ز رحمت نگردد تہیدست باز
مپندار ازیں در۲؎ کہ ہرگز نہ بست	کہ نومید گردد بر آوردہ دست
ہمہ طاعت آرند و مسکیں نیاز	بیاتا بدرگاہِ مسکیں نواز
چو شاخِ برہنہ بر آریم دست	کہ بے برگ ازیں بیش نتواں نشست
خداوندگارا نظر کن بجود	کہ جرم آمد از بندگاں در وجود
گناہ آید از بندۂ خاکسار	بامیدِ عفوِ خداوندگار
کریما برزقِ تو پروردہ ایم	بانعام و لطفِ تو خو کردہ ایم
گدا چوں کرم بیند و لطف و ناز	نگردد۳؎ ز دنبالِ بخشندہ باز
چو مارا بدنیا تو کردی عزیز	بعقبیٰ ہمیں چشم داریم نیز
عزیزی و خواری تو بخشی و بس	عزیزِ تو خواری نہ بیند ز کس
خدایا بعزت کہ خوارم مکن	بذلِ گنہ شرمسارم مکن،
مسلط مکن چوں منی بر سرم	ز دستِ تو بہ گر عقوبت برم
بگیتی بتر زیں نباشد بدے	جفا بردن از دستِ ہمچوں خودے

اٹھائے ہوئے اپنی سرسبزی کے لئے دعا کرتی ہیں تب پتے آتے ہیں۔ ۲؎ در کہ ہرگز نہ بست۔ یعنی جو ضرورتمندوں کے لئے کبھی بند نہیں ہوتا۔ بر آوردہ است۔ جو دعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے ہوئے ہے۔ ہمہ طاعت آرند سب بارگاہ خداوندی میں دعا کرتے ہیں۔ کہ بے برگ اب بدون عمل کے بیٹھا رہنا مناسب نہیں ہے۔ جرم۔ خطا۔ گناہ آید۔ انسان خدا کی مغفرت کے سہارے گناہ کر بیٹھتا ہے۔ خو کردہ ایم۔ یعنی ہمیں تیری عنایتوں اور مہربانیوں کی عادت پڑ گئی ہے۔ ۳؎ نگردد۔ یعنی پھر سائل دینے والے کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ عزیز۔ صاحب عزت۔ عقبیٰ۔ آخرت۔ عزیز تو۔ یعنی جس کو تو نے عزت دیدی اس کی کبھی ذلت نہیں ہوتی۔ بعزت۔ اپنی عزت کے صدقہ۔ چوں منی۔ یعنی مجھ جیسے ہی انسان کا مجھے محتاج نہ بنا۔ ز دست تو۔ تو خود سزا دے لے۔ از دست ہمچوں خودے۔ یعنی اپنے جیسے انسان کے ہاتھوں ذلیل ہو۔

ـــــہ ز روئے تو - تیرے سامنے - اگر تاج بخشی - یعنی اگر تو نے تاج عنایت فرمایا تو میں سربلند ہو جاؤں گا - تو اگر بلند کر دے گا تو پھر کوئی پست نہ کر سکے گا - تنم می بلرزد - میرا جسم کانپنے لگتا ہے - میفگن - تو مجھے نہ گرا ورنہ پھر کوئی دستگیری نہ کر سکیگا - ندارد - تیرے آستانہ کے سوا میرے سر کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے اب تو مجھے بلاتے یا بھگائے تجھے اختیار ہے -

مرا شرمساری ز روئے تو بس	دگر شرمسارم مکن پیش کس
گرم بر سر افتد ز تو سایۂ	سپہرم بود کمتریں پایۂ
اگر تاج بخشی سر افرازدم	تو بردار تاکس نیندازدم

حکایت

تنم می بلرزد چو یاد آورم	مناجاتِ شوریدۂ در حرم
کہ میگفت با حق بزاری بسے	میفگن کہ دستم نگیرد کسے
بلطفم بخواں یا براں از درم	ندارد بجز آستانت سرم
تو دانی کہ مسکین و بیچارہ ایم	فرو ماندہ با نفس اماره ایم
نمی تازد ایں نفسِ سرکش چناں	کہ عقلش تواند گرفتن عناں
کہ با نفس و شیطاں بر آید بزور	نبردِ پلنگاں نیاید ز مور
بمردانِ راہت کہ راہے بدہ	وزیں دشمنانم پناہے بدہ
خدایا بذاتِ خداوندیت	باوصافِ بے مثل و ماننديت
بلبیکِ حجاجِ بیت الحرام	بمدفونِ یثرب علیہ السلام
بتکبیرِ مردانِ شمشیر زن	کہ مردِ وغا را شمارند زن
بطاعاتِ پیرانِ آراستہ	بصدقِ جوانانِ نوخاستہ
کہ ما را دراں ورطۂ یکنفس	ز ننگِ دو گفتن بفریاد رس
امیدست ازاناں کہ طاعت کنند	کہ بے طاعتاں را شفاعت کنند
بپاکاں کز آلایشم دور دار	وگر زلتے رفت معذور دار
بہ پیرانِ پشت از عبادت دوتا	ز شرمِ گنہ دیدہ بر پشتِ پا

ـــــہ نفس امارہ - جو انسان کو برائی پر آمادہ کرتا ہے - نمی تازد - اس نفس سرکش کی بھاگ اس درجہ کی نہیں ہے کہ عقل اس کی باگیں سنبھال سکے - کہ با نفس - نفس و شیطان کے مقابلہ میں کوئی شخص محض اپنی طاقت سے نہیں جیت سکتا -



بمردان راہت - تجھے اپنے اولیاء کی قسم - دشمناں - نفس و شیطان - خدایا - یہ چاروں شعر قسم ہیں جواب قسم پانچواں شعر ہے - لبیک - یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد - پڑھنا جس کو حاجی باآواز بلند پڑھتے رہتے ہیں

ـــــہ بمدفون یثرب - آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ مدینہ میں آرام فرما ہیں - تکبیر - یعنی جہاد کے وقت غازیوں کا اللہ اکبر کہنا - آراستہ - یعنی زیور شریعت سے - ورطہ - اندھیرا گڑھا - یکنفس - یعنی دم نزع - ۲ دو گفتن - یعنی شرک - بپاکاں - بزرگوں کے طفیل - پشت از عبادت دوتا - جو عبادت میں ہر وقت کمر کو دوہرا کئے ہوئے ہے -

لہ کہ چشم۔ مجھے نیک بختی کا چہرہ دکھا۔ شہادت۔ یعنی مرتے وقت کلمۂ شہادت۔ یقین۔ یعنی ایمان کا رسوخ۔ دست کوتاہ دار۔ قادر نہ بننا۔ نادیدنی۔
وہ جن کا دیکھنا جائز نہیں ہے۔ ہوا۔ محبت۔ وجود و عدم۔ میرا وجود و عدم یکساں ہے۔ لبسم۔ یعنی میرے لئے کافی ہے شعاع۔

کہ چشم زروئے سعادت مبند	زبانم بوقتِ شہادت مبند
چراغ یقینم فرا راہ دار	زبد کردنم دست کوتاہ دار
بگرداں زنادیدنی دیدہ ام	مدہ دست بر ناپسندیدہ ام
من آں ذرہ ام در ہوائے تو نیست	وجود و عدم در ظلامم یکیست
زخورشید لطفت شعاعے بسم	کہ جز در شعاعت نہ بیند کسم
بدے را نگہ کن کہ بہتر کس است	گدا را ز شاہ التفاتے بس است
مرا گر بگیری بانصاف و داد	بنالم کہ عفوم نہ ایں وعدہ داد
خدایا بذلت مراں از درم	کہ صورت نہ بندد درِ دیگرم
ور از جہل غائب شدم روز چند	کنوں کامدم در بروئم مبند
چہ عذر آرم از ننگ تردامنی	مگر عجز پیش آورم کاے غنی
فقیرم بجرمِ گناہم مگیر	غنی را ترحم بود بر فقیر
چرا باید از ضعفِ حالم گریست	اگر من ضعیفم پناہم قویست
خدایا بغفلت شکستیم عہد	چہ زور آورد با قضا دستِ جہد
چہ برخیزد از دستِ تدبیرِ ما	ہمیں نکتہ بس عذرِ تقصیرِ ما
ہمہ ہر چہ کردم تو برہم زدی	چہ قوت کند با خدائی خودی
نہ من سر ز حکمت بدر میبرم	کہ حکمت چنیں میرود بر سرم

حکایت

سیہ چردۂ را کسے زشت خواند	جوابے بگفتش کہ حیراں بماند
نہ من صورتِ خویشِ خود کردہ ام	کہ عیبم شماری کہ بد کردہ ام

یعنی نورِ معرفت کی شعاعیں۔ بدے۔ یعنی مجھ بد پر ایک ایک نگہ کرم ڈالدے تاکہ بہتر بنجاؤں۔ ؎۲ التفات۔ توجہ۔ مرا گر بگیری۔ یعنی میرے اعمال کے بدلے انصافاً تو میری گرفت کریگا۔ عفوم۔ تیری شان غفاری کا یہ وعدہ نہ تھا۔ کہ صورت نہ بندد۔ دوسرے دروازے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ در بروئم مبند۔ توبہ کا دروازہ مجھ پر بند نہ فرما۔ تردامنی۔ گنہگاری۔ غنی۔ بے نیاز۔ مگیر۔ مواخذہ نہ فرما۔ ترحم۔ مہربانی۔ چرا۔ یعنی میں اپنی ناطاقتی پر کیوں رنج کروں۔ جبکہ میری پناہ تو قوی ہے۔ ؎۳ عہد۔ یعنی الست کا عہد۔ چہ زور۔ یعنی تقدیر کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا۔ ہمہ ہر چہ کردم حضرت

علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تھا کہ ارادوں کے فسخ ہونے سے ہی میں نے خدا کو پہچانا۔ چہ قوت۔ انسان کی خدائی ارادہ کے سامنے کیا حقیقت ہے۔ کہ حکمت۔
یعنی تیرا فیصلہ ہی میرے لئے یہ تھا۔ سیہ چردہ۔ کالا۔ کہ بد کردہ ام یعنی میری بری صورت اپنی بنائی ہوئی نہیں ہے۔

ترا با من از زشت روئیم چه کار | سلہ نہ آخر منم زشت و زیبا نگار
ازانم که بر سر نبشتی ز پیش | نہ کم گردم اے بندہ پرور نہ بیش
تو دانائی آخر که قادر نیم ، | توانائے مطلق توئی من کیم
گرم رہنمائی رسیدم بخیر | وگر گم کنی باز ماندم ز سیر
جہاں آفریں گر نہ یاری کند | کجا بندہ پرہیزگاری کند

حکایت

چه خوش گفت درویشِ کوتاہ سلہ دست | که شب توبه کرد و سحر گه شکست
گراو توبه بخشد بماند درست | که پیمانِ ما بے ثباتست و سست
بحقّت که چشم ز باطل بدوز | بنورت که فردا بنارم مسوز
زمسکینیم روئے درخاک رفت | غبارِ گناہم برافلاک رفت
تو یک نوبت اے ابرِ رحمت ببار | که در پیشِ باراں نپاید غبار
زجرمم دریں مملکت جاه نیست | ولیکن بملکِ دگر راه نیست
تو دانی ضمیرِ سلہ زباں بستگاں | تو مرہم نہی بر دلِ خستگاں

حکایت

مغے در بروی از جہاں بستہ بود | بتے را بخدمت میاں بستہ بود
پس از چند سال آں نکوہیدہ کیش | قضا حالتے صعبش آورد پیش
بپائے بت اندر باُمّیدِ خیر | بنالید بیچارہ بر خاکِ دیر ،
کہ درماندہ ام دست گیر اے صنم | بجاں آمدم رحم کن بر تنم
بزارید در خدمتش بارہا | کہ ہیچش بساماں نشد کارہا

سلہ نہ آخر۔ اچھے یا بُرے نقش و نگار بنانا میرا کام نہیں ہے۔ آزانم۔ میرے لئے جو کچھ ازل میں لکھا گیا تھا اُس سے گھٹ بڑھ نہیں سکتا۔ قادر نیم۔ قادر تیری ذات ہے میں کس شمار قطار میں ہوں۔ زسیر۔ یعنی ذات وصفات باری کی سیر۔ یاری۔ مدد۔ سلہ کوتاہ دست۔ مفلس۔ کہ شب یعنی رات کو توبہ کی صبح کو توڑ ڈالی۔ پیمان ما۔ یعنی وہ توبہ جو ہماری طرف سے ہے۔ بحقت۔ تجھے اپنے حق کی قسم۔ بنورت۔ تجھے اپنے نور کی قسم۔ نار۔ یعنی جہنم۔ روئے درخاک رفت۔ یعنی میں ذلیل ہوگیا۔ رحمت۔ رحمت خداوندی۔ نیاید غبار۔ دھول دھل جاتی ہے۔ مملکت۔ یعنی بارگاہِ خداوندی۔ جاہ۔ مرتبہ۔ سلہ ضمیر۔ دل۔ مغ۔ آتش پرست۔ بردی۔ بردے خود۔ نکوہیدہ کیش۔ ناپسندیدہ مذہب والا۔ قضا۔ یعنی تقدیر الٰہی سے۔ صعب۔ دشوار۔ دیر۔ بتخانہ۔ صنم۔ بت۔ کہ ہیچش۔ یعنی اُس کی مصیبت کچھ بھی حل نہ ہوئی۔

ـلہ چوں۔ کس طرح۔ مہمات۔ بڑے کام۔ مگس۔ یعنی اپنے اوپر سے مکھی بھی نہیں اُڑا سکتا۔ پائے بندِ ضلال۔ گمراہ۔ برآر۔ یعنی حاجت روائی کر۔ ہنوز از بت۔ یعنی ابھی اُس بت کی پرستش کی وجہ سے اُس کا چہرہ آلودہ خاک معصیت ہی تھا۔ یزدان پاک۔ خدائے تعالیٰ۔ دریں خیرہ شد۔ یعنی اُسے حیرانی ہوئی۔ سرِ وقت۔ یعنی اُس بزرگ کے اوقات مکدّر ہو گئے۔ یزداں پرست۔ یعنی مجوسی۔ مجوس کے عقیدے کے مطابق دو خدا ہیں ایک یزدان جو خیر کا خالق ہے۔ دوسرا اہرمن جو شر کا خالق ہے۔ جنایت۔ یعنی گناہ۔ کہ پیغام۔ یعنی اس کے دل کے کان نے سنا۔ ناقص عقول۔ پاگل۔ نیامد قبول یعنی بت اُس کی بات نہ سن سکا۔ رد۔ انکار۔ چہ فرق از صنم تا صمد۔ پھر خدا اور بت میں کیا فرق ہے۔ سر بریں در نہی۔ یعنی درگاہِ خداوندی میں سر جھکاؤ۔ مقصّر۔ کوتاہی کرنے والا۔ ـلہ تاب۔ گرمی۔ نبید۔ یعنی شراب۔ مقصورہ۔ مسجد کا حجرہ۔ برم۔ یعنی مجھے جنت کے بلند ترین مقام میں جگہ دیدے۔ ہیں۔ خبردار۔ سگ و مسجد۔ تجھ کتے کو مسجد سے کیا واسطہ۔ فارغ از عقل و دیں۔ بے دین بے عقل۔ چہ شائستہ کردی۔ کیا نیک کام کیا ہے۔

بتے چو طلؔ برآرد مہماتِ کس — کہ نتواند از خود براندن مگس

برآشفت کاے پائے بندِ ضلال — بباطل پرستیدمت چند سال

مہمے کہ در پیش دارم برار — وگرنہ بخواہم ز پروردگار

ہنوز از بت آلودہ رویش بخاک — کہ کامش برآورد یزدانِ پاک

حقائق شناسے دریں خیرہ شد — سرِ وقتِ صافی برو تیرہ شد

کہ سرگشتہ دون یزداں پرست — ہنوزش سر از خمرِ بتخانہ مست

دل از کفر و دست از جنایت نشست — خدایش برآورد کامے کہ جست

فرو رفتہ خاطر دریں مشکلش — کہ پیغامے آمد بگوشِ دلش

کہ پیشِ صنم پیرِ ناقص عقول — بسے گفت و قولش نیامد قبول

گراز درگہ ما شود نیز رد — پس آنگہ چہ فرق از صنم تا صمد

دل اندر صمد باید اے دوست بست — کہ عاجز تر اند از صنم ہر کہ ہست

محالست اگر سر بریں در نہی — کہ باز آیدت دست حاجت تہی

خدایا مقصّر بکار آمدیم — گنہگار و امیدوار آمدیم

حکایت مست و مؤذن

شنیدم کہ مستے ز تابِ نبید — بمقصورۂ مسجدے در دوید

بنالید بر آستانِ کرم — کہ یارب بفردوسِ اعلیٰ برم

مؤذن گریباں گرفتش کہ ہیں — سگ و مسجد اے فارغ از عقل و دیں

چہ شائستہ کردی کہ خواہی بہشت — نمی زیبدت ناز با روئے زشت

[1] پیر۔ یعنی مسجد کا موذن۔ عجب داری۔ تجھے اس پر تعجب ہے کہ کوئی گنہگار خدا سے امیدوار ہے۔ حق دستگیر۔ خدا دستگیری کرنے والا ہے۔ ہمی شرم دارم۔ مجھے شرم آتی ہے کہ اپنے گناہوں کو خدا کی رحمت سے زیادہ سمجھوں۔ کسے را۔ جس شخص کے گرنے کا سبب بڑھاپا ہو وہ بدون سہارے پھر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ میں بڑھاپے میں گرا ہوں خدا تو میری دستگیری فرما۔ آم دستگیر۔ میری دستگیری فرما۔ فروماندگی۔ یعنی عبادت میں کوتاہی۔ اگر بارے۔ اگر کسی دوست کو میرا تھوڑا سا گناہ بھی معلوم ہو جاتا ہے تو وہ مجھے بےعقل مشہور کر دیتا ہے۔ [2] خائف از یکدگر۔ ہم ایک دوسرے سے ڈرتے ہیں۔ زبیروں۔ یعنی انسان تو گنہگار کے ساتھ بھی نہیں ہوتا پھر بھی اُس کے گناہوں کو مشہور کر دیتا ہے۔ بنادانی۔ یعنی انسان اپنی نادانی کی وجہ سے کمزوروں کے عیوب تو ظاہر کرتے ہیں اور طاقتور سے درگذر کرتے ہیں۔ اگر جرم بخشی۔ اگر تو اپنی رحمت کے اندازہ سے معافی دے تو پھر

بگفت ایں سخن پیر[1] و بگریست مست … کہ مستم بدار از من ای خواجہ دست

عجب داری از لطفِ پروردگار … کہ باشد گنہگارے امیدوار

ترا می نگویم کہ عذرم پذیر … درِ توبہ باز ہست و حق دستگیر

ہمی شرم دارم ز لطفِ کریم … کہ خوانم گنہ پیشِ عفوش عظیم

کسے را کہ پیری درآرد ز پائے … چو دستش نگیرد نخیزد ز جائے

من آنم ز پای اندر افتادہ پیر … خدایا بفضلت توام دستگیر

نگویم بزرگی و جاہم بخش … فرو ماندگی و گناہم بخش،

اگر بارے اندک زلل داندم … بنابخردی شہرہ گرداندم

تو بینا و ما خائف[2] از یکدگر … کہ تو پردہ پوشی و ما پردہ در

برآوردہ مردم ز بیروں خروش … تو با بندہ در پردہ و پردہ پوش

بنادانی ار بندگاں سرکشند … خداوندگاراں قلم درکشند

اگر جرم بخشی بمقدارِ جود … نماند گرفتارے اندر وجود

وگر خشم گیری بقدرِ گناہ … بدوزخ فرست و ترازو مخواہ

گرم دستگیری بجائے رسم … وگر بفگنی برنگیرد کسم

کہ زور آورد گر نہ یاری[3] دہی … کہ گیرد چو تو رستگاری دہی

دو خواہند بودن بمحشر فریق … ندانم کداماں دہندم طریق

عجب گر بود راہم از دستِ راست … کہ از دستِ من جز کژی برنخاست

دلم مید ہد وقت وقت ایں امید … کہ حق شرم دارد ز موئے سپید

عجب دارم ار شرم دارد ز من … کہ شرمم نمی آید از خویشتن

کوئی مجرم باقی نہیں رہ سکتا۔ وگر خشم گیری۔ اور اگر ہمارے گناہوں کے اندازہ سے تو غصہ فرمائے تو پھر ترازو کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ گناہ اس قدر ہیں کہ فوراً دوزخ میں داخل فرما دے۔ کہ زور آورد۔ کون اپنی طاقت کا مظاہرہ کر سکتا ہے۔ [3] یاری۔ مدد۔ کہ گیرد۔ کون گرفتار کر سکتا ہے۔ ندانم کداماں۔ یعنی مجھے معلوم نہیں کہ کارکنانِ قضا و قدر ان دونوں فریقوں میں سے کس کا راستہ مجھے دکھائیں گے۔ عجب۔ اگر مجھے اصحاب الیمین کی راہ عنایت کی گئی تو تعجب ہی ہے۔

نہ یوسف کہ چندیں بلا دید و بند	چو حکمش رواں گشت و قدرش بلند
گنہ عفو کرد آلِ یعقوب را	کہ معنی بود صورتِ خوب را
بکردار بد شاں مقید نکرد	بضاعاتِ مزجاتِ شاں رد نکرد
ز لطفت ہمیں چشم داریم نیز	بدیں بے بضاعت ببخش اے عزیز

بضاعت نیاوردم الّا امید
خدایا ز عفوم مکن نا امید

۵ در بعضے از نسخہا ایں دو بیت نیز ہست۔

کس از من سیہ نامہ تر دیدہ نیست	کہ ہیچم فعال پسندیدہ نیست
جز ایں کاعتمادم بیاری تست	امیدم بآمرزگاری تست

تاریخِ تصنیفِ "بوستاں"

بروزِ ہمایوں بسالِ سعید	بتاریخِ فرخ میانِ دو عید
ز ششصد فزوں بود پنجاہ و پنج	کہ پر دُر شد ایں نامِ بردار گنج
۶۵۵ھ	(سعدیؒ)

لے نہ یوسف یعنی بیشک یوسف علیہ السلام نے بہت مصیبتیں جھیلیں۔ حکمش رواں گشت۔ یعنی وہ حاکم مصر بنے آلِ یعقوب۔ یعنی حضرت یوسف کے بھائی۔ کہ معنی بود۔ یعنی حسن ظاہری کے ساتھ حسن معنوی ضرور ہوتا ہے۔ بضاعات بضاعۃ کی جمع پونجی۔ مزجات تھوڑی۔ بے بضاعت۔ بے سرمایہ۔ عزیز۔ خدائے تعالیٰ۔ بضاعت میرا سرمایہ صرف امید ہے۔ عفو۔ یعنی گناہوں سے معافی۔ للہ المنۃ کہ در سلخ ماہ حج ۱۳۷۳ھ یوم دوشنبہ از تسوید ایں حاشیہ فارغ شدم۔ سجاد حسین۔

قدیمی کتب خانہ۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۶۔ آرام باغ۔ کراچی ۱

باب الف ممدوده و مقصوره بترتیب حروف تہجی

الف ممدوده

آب بردن - بے رونق کرنا۔
آب چشم - آنسو۔
آبق - بھگوڑا۔
آذر - آگ ایک فارسی مہینہ کا نام
آزمند - صاحب حرص۔
آستین افشاندن۔
عطار و بخشش کرنا۔
آشتی - صلح - میل جول۔
آشفتن - برہم و غضبناک ہونا۔
آفتاب بکوه رفتن - زوال عمر
زندگانی و دولت - کامرانی
آفاق - اطراف عالم۔
آلا - جمع الا نعمت و نکوئی۔
آماج - ہدف و نشانہ
آہو - عیب - ہرن۔

الف مقصوره

ابن السبیل - مسافر۔
ابوزید سروجی - نام شطرنج باز و مکار
ابدال - اولیاء اللہ۔
ابرو بہم درکشیدن - ناخوش ہونا
ابل - اونٹ۔
اتابک - اتالیق و خطاب و
لقب شاه شیراز۔
ادیم زمین - روئے زمین۔

ادراک - معلوم کرلینا۔
ادہم - سیاه رنگ کا گھوڑا۔
ادرار - روزینہ و وظیفہ۔
ارمغان - تحفہ و سوغات۔
اُردی بہشت - نام ماه بہار
از پا درآمدن - گر جانا۔
ازدحام - ہجوم کرنا۔
اسرار - راز۔
اسیر - قیدی۔
استخوان حبشیوں کا ایک تھیلا
اسفندیار - نام پہلوان۔
استا - زرتشت کی کتاب۔
استیلا - غالب ہونا۔
اصم - بہرا۔
اعزاز - عزت دینا۔
افواه - جمع فوه بمعنی منہ۔
اقصی - اطراف۔
اقلیدس - نام کتاب جو مصنف
کے نام پر مشہور ہوگئی ہے۔
اقبل - اقبال کا امالہ ہے۔
اقطاع - جاگیر۔
الوند - ہمدان کا پہاڑ
الپ ارسلان - الپ ارسلان
تھا جو ایک سلجوقی بادشاه کا نام
الف - ہزار۔
التہاب - آگ کا بھڑکنا۔

انگار - تصور۔
انبان - خرجین۔
انباز - شریک و سہیم۔
انگشت پیچیدن - شمار کرنا
اندرز - نصیحت۔
اناء - برتن۔
اوباش - کمینہ۔
اُوی - بجائے او۔
اہرمن - دیو و شیطان۔
الیست - امر ایستادن۔
ایوان - محل۔
ایثار - داد و دہش۔
اینک - تصغیر ایں۔
امین - امن۔
ایدر - اب۔
ایاب - واپسی۔

باب بائے موحده تازی

بالا و پست - آسمان و زمین۔
بالا و شیب - آسمان و زمین۔
بازارگان - تاجر۔
باج - خراج۔
باختر - مغرب و مشرق۔
بامدادان - صبح۔
بارگاه - دربار۔
باپس - واپس۔

باد دست - مفلس۔
بادپای - تیز رفتار۔
بالوعہ - چہ بچہ۔
بادسنج - بیہوده گو۔
بابای کوہی - کوه نشین فقیر۔
بدر - چودھویں کا چاند نام مقام
بدزہره - بلہوس۔
بدسگال - بداندیش۔
بدیع - نادر و نو پیدا۔
بذلہ - لطیفہ۔
برنشست - سوار ہوا۔
برومند - کامیاب۔
برگشتہ - برہم و درہم۔
بره - بکری کا بچہ۔
برگ - اسباب جمعیت سامان
برخ - پاره و حصہ و بہره۔
برنا - جوان۔
برجاس - نشانہ تیر وغیره۔
برزن - کوچہ۔
بزرگی از سر نہادن - عجز ظاہر کرنا
بسیج - ساختگی و قصد۔
بسند - کافی۔
بط - مرغابی۔
بغداد - دراصل بغ داد تھا
یعنی انصاف گاه نوشیرواں
بقال - سبزی فروش۔

بقعہ - سرزمین
بقراط - سکندر کا استاد۔
بکم - گونگے۔
بلاغت - مناسب حال بات۔
بلبلانہ - بلالانہ یعنی بلال جیسا
بیم - خوف۔
بم - ستار کا وه تار جو بلند
نغمہ پیدا کرتا ہے۔
بنگاه - خیمہ۔
بن - جڑ۔
بول - پیشاب۔
بوم - سرزمین - اُلّو۔
بوالہوس - ہوسناک۔
بہل - چھوڑ۔
بہ - بہی - سفرجل۔
بہمن - اسفندیار کا لڑکا۔
بہرام - نام شاه عراق عجم۔
بہلول - مشہور بزرگ کا نام
بی برگ - بے ساز و سامان۔
بیماری رشتہ - نارو۔
بیذق - پیاده شطرنج۔
بیت المقدس - نام مسجد
ملک شام کی مشہور مسجد جس کو
بیلک - دو شاخہ - تیر۔
بیل - چوڑے پھل کا تیر۔
بیور - دس ہزار ۱۰۰۰۰

باب بائے فارسی

پاسبان۔ چوکیدار۔
پالہنگ مخفف پالاہنگ باگ ڈور
پرنیان۔ حریر و دیبای منقش
پرتاب کردن تیر۔ پھینکنا۔
پرتو۔ سایہ و نور۔
پردہ دریدن۔ راز فاش کرنا
پرویزن۔ چھلنی۔
پریشیدہ۔ پراگندہ۔
پزشک طبیب و معالج چارپایان۔
پشیز۔ پیسہ
پگاہ۔ اوّل صبح۔
پلارک۔ شمشیر جوہردار۔
پنجہ مخفف پنجاہ۔
پوزش۔ عذر و معذرت۔
پوئیدہ۔ تیزگام۔
پوستین دریدن۔
عیب جوئی کرنا۔
پوست کاویدن۔
افشائے راز کرنا۔
پئے۔ قدم۔
پیلتن۔ قوی و تناور۔
پیمان۔ عہد و شرط۔
پیشرو۔ مقدمہ و ہراول۔
پیل۔ توشہ دان چرمین۔
پیغولہ۔ گوشہ۔
پیس۔ برص۔

باب تائے مثناۃ فوقانی

تامّل۔ غور کرنا۔
تاجیک۔ غیر ترک۔
تاوان۔ ڈانڈ۔
تاراج۔ لوٹ مار کرنا۔
تابوت۔ صندوق۔
تبسّم۔ مسکراہٹ۔
تبار۔ متعلقین۔
تبریز۔ زبیدہ خاتون کا بنایا ہوا شہر
تبجیل۔ تعظیم کرنا۔
تتار۔ ترکستان کا مشہور شہر۔
تتر۔ مخفف تتار۔
تحمّل۔ برداشت کرنا۔
تحویل۔ دوسرے کے سپرد کرنا
تدریج۔ رفتہ رفتہ کرنا۔
ترک۔ تاجیک کے بالمقابل۔
تریاک۔ زہر کی دوا۔
ترَۃ۔ سبزی۔
تشریف۔ خلعت۔
تشنیع۔ سرزنش کرنا۔
تصحیف کسی کلمہ کے لفظ بدلنا
تضرّع۔ زاری کرنا۔
تطاول۔ دست درازی کرنا
تظلّم۔ فریاد کرنا۔
تعنّت۔ عیب جوئی کرنا ظلم کرنا
تعلّل۔ بہانہ بازی کرنا۔
تغلق۔ ایک قسم کا تیر ہے۔

تغابن۔ ٹوٹا۔
تفو۔ تھوک۔
تف سینہ۔ حرارت۔
تفقّد۔ مہربانی۔
تقلید۔ پیروی کرنا۔
تکلّف۔ تکلیف برداشت کرنا
تکلہ۔ نام بادشاہ۔
تکش۔ نام بادشاہ۔
تگ۔ دوڑ۔
تگرگ۔ ساولا۔
تل۔ ٹیلہ۔
تلبیس۔ مکروفریب۔
تمکین۔ عزت۔
تمتع۔ نفع اٹھانا۔
تمثال۔ صورت۔
تنگ ترکاں۔ ملک ترکان۔
تنگنای۔ تنگ کوچہ۔
تنعّم۔ عیش و عشرت۔
تنک دل۔ نرم دل۔
توقیع۔ مہر لگانا۔
تولّی۔ دوستی کرنا۔
توقیر و تواقر۔ عزت۔
توفیر۔ افزونی۔
تہدید۔ سرزنش کرنا۔
تہوّر۔ دلیری کرنا۔
تہلیل۔ لاالٰہ الا اللہ کہنا۔
تیہ۔ بیابان۔
تیر دار۔ جس کو امان دیدی گئی ہو

تیماری۔ غمخواری۔
تیر ترکش ریختن۔ آمادۂ جنگ ہونا
تیر۔ نام ماہ خزاں۔

باب ثائے مثلثہ

ثریا۔ آٹھویں آسمان پر چھ
ستاروں کا مجموعہ۔
ثریٰ۔ خاک نمناک۔
ثعبان۔ اژدہا۔
ثقب۔ جمع ثقبہ۔ سوراخ۔
ثمرہ۔ پھل۔ نتیجہ۔
ثوابت۔ ٹھہرے ہوئے ستارے

باب جیم تازی۔

جاہ۔ مرتبہ۔
جاوید۔ جاویدان۔ پایندہ۔
جادہ۔ کشادہ۔ راستہ۔
جان و ہوش بودن متحد ہونا
جام گیتی نما۔ جام جمشید۔
جَدُل۔ بحث و خصومت۔
جرّاح۔ زخم لگانے والا۔
جِرم۔ جسم و جثہ و تن۔
جُرّہ۔ باز۔ نرباز۔
جزائر۔ جمع جزیرہ۔
جسر۔ پل۔
جَسَد۔ تن و جسم۔
جعدہ۔ گھنگرالو بال۔
جفت۔ خمیدہ و کج۔

جلال۔ غضب۔
جلّاب۔ گلاب۔
جُلّ۔ جھول معرب گل۔
جمال۔ خوبصورتی۔
جمشید۔ نام بادشاہ۔
جم۔ جمشید۔
جنایت۔ گناہ۔
جور۔ ظلم۔
جولان۔ گھوڑ دوڑ۔
جوزا۔ نام برج۔
جوفروش گندم نما۔
دغاباز۔
جوع۔ بھوک۔
جوشن۔ زرہ۔
جوارح۔ اعضا۔
جَہد۔ مشقت۔
جہول۔ سخت نادان۔
جہود۔ یہود قوم۔
جیش۔ لشکر۔

باب جیم فارسی۔

چاشت۔ صبح کا کھانا۔
چاوش۔ نقیب۔
چالش۔ رفتار۔
چشم برہم زدن۔ پلک جھپکانا
چشم داشتن۔ امید رکھنا
چشمارو۔ وہ چیز جو کھیتی پر نگاہ
بد سے بچانے کے لئے کھڑا کردیتے ہیں

چنگل۔ ترکستان کا مشہور شہر
جس کے حسین مشہور ہیں۔
چنو۔ مخفف چون او۔
چنبر۔ حلقہ۔
چندلا۔ یعنی چندتا۔
چوبہ۔ تیر۔
چوبک زن۔ نقارچی۔
چہر۔ مخفف چہرہ۔
چہ۔ مخفف چاہ۔

باب حائے حطی۔

حامل وحی۔ جبرئیل۔
حانوت۔ دکان۔
حالی۔ فوراً۔
حاتم۔ شہرۂ آفاق سخی و
جواں مرد۔
حبل۔ رسی۔
حبوب۔ جمع حب۔ دانہ
حجاج بن یوسف ثقفی۔
عبدالملک کا مشہور ظالم گورنر
حجاج۔ جمع حاج۔ حاجی۔
حجاز۔ عرب کا وہ علاقہ جس
میں مکہ و مدینہ واقع ہیں۔
حجت۔ دلیل۔
حجیز۔ اہالہ حجاز۔
حدی۔ اونٹوں کا گانا۔
حرفہ۔ پیشہ۔
حراق۔ کپڑا وغیرہ جس سے
آگ سلگائیں۔
حرز۔ حفاظت۔
حرب۔ جنگ کارزار۔
حرون۔ سرکش گھوڑا۔
حربا۔ گرگٹ۔
حسیب۔ حساب۔
حسود۔ بدخواہ۔
حسک۔ گوکھرو۔
حسام۔ تلوار۔
حشیش۔ خشک گھاس۔
حشو۔ عیب۔
حضر۔ ضد سفر۔
حطب۔ ایندھن۔
حکیم۔ مضبوط۔ دانا
حلہ۔ لباس فاخرہ۔
حلقوم۔ گلا۔
حلقہ بر در زدن۔
دروازہ کھلوانا۔
حلقہ در گوش۔ مطیع و فرمانبردار
حمام۔ گرمابہ۔
حمام۔ کبوتر۔
حمول۔ بہت بوجھ اٹھانیوالا
حی۔ اللہ کا نام ہے۔
حیف۔ ظلم و افسوس۔

باب خائے معجمہ

خاصان۔ اولیاء و انبیاء۔
خائن العین۔ دزدیدہ نگاہ
خالیسک۔ ہتوڑا۔
خام۔ چمڑا۔
خامشں۔ مخفف خاموش۔
خبیر۔ خبردار۔
خجل۔ شرمندہ و نادم۔
خدیو۔ خداوند و بادشاہ۔
خدم۔ نوکر چاکر۔
خد۔ رخسار۔
خرد۔ ریزہ ریزہ۔
خرمن۔ انبار غلہ۔
خرابات۔ شراب خانہ۔
خرقہ۔ گدڑی۔
خردل۔ رائی۔
خرزہرہ۔ کنیز۔
خرمہرہ۔ کوڑی۔
خروس۔ مرغا۔
خرچنگ۔ کیکڑا۔
خسرو۔ نوشیرواں کا پوتا۔
خساست۔ کمینگی۔
خشت۔ نیزہ۔
خشم۔ غصہ و غضب۔
خصم۔ دشمن۔
خفرق۔ بدصورت۔
خفتان۔ ایک جنگی لباس ہے
خلف۔ اچھا جانشین۔
خلافت۔ جانشینی۔
خلاص۔ چھٹکارا۔
خلق۔ پرانا۔
خلال۔ کنایہ از باریک۔
خندہ زیرلبی۔ مسکراہٹ۔
خوانِ یغما و خوانِ کرم۔
عام دسترخوان۔
خواجۂ بعث و نشر۔
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
خوان گاہ۔ لنگرخانہ۔
خوشیدن۔ خشک کرنا۔
خون خردن۔ غم کھانا۔
خور۔ آفتاب و مہر آسمان۔
خوید۔ کچے جو کا چارا۔
خوارزم۔ ترکستان کا مشہور شہر
خوض۔ پانی میں گھسنا۔
خیر۔ نیکی۔
خیل۔ گھوڑے۔
خیرہ روئے۔ سرکش شوخ
خیرہ۔ بیجا۔

باب دال مہملہ

دارا۔ بادشاہ۔
دامی۔ طلبگار۔
دارالسلام۔ بہشت۔
داور۔ حاکم عادل مراد خدا
دادخواہ۔ فریادی۔
دانگ۔ درم کا چھٹا حصہ۔
دام۔ وحشی جانور غیر درندہ
جیسے ہرن۔
داؤد طائی۔ شیخ ابوسلیمان
ابن نصیر مشہور ولی۔
دجلہ۔ بغداد کا دریا۔
دخمہ۔ پارسیوں کا قبرستان۔
دخترخانہ۔ کنواری لڑکی۔
دخت۔ ترخیم دختر۔
دد۔ چارپایہ درندہ۔
دریای خون یعنی دریائے عشق الٰہی
دریغ۔ افسوس۔
درِ مکنوں۔ بیش بہا موتی۔
دریای افگندن۔ بیکار کردینا
درشت۔ سخت۔
درخورد۔ لائق سزاوار۔
درنگ۔ تاخیر۔
درگل فروماندن۔ عاجز ہونا
درست۔ یعنی اشرفی وغیرہ ناقص
در رزق زدن۔ روزی کمانا
دراج۔ چکور۔
دربند۔ نام شہر و دو
ملکوں کے درمیان کا فاصلہ
درج۔ نامہ و کتاب۔
درزن۔ سوئی۔
دسترس۔ قدرت۔
دستاربند۔ عالم۔
دست درخون داشتن۔
قتل کی کوشش کرنا۔
دست برلب گرفتن۔ خاموش کرنا
دست یافتن۔ قابو پانا۔
دست داشتن۔ معاف کرنا

دست چیر۔ غالب۔
دستاں۔ مکروحیلہ۔
دست از دامن داشتن
آزاد کرنا۔
دست از کار داشتن متفرق ہونا
دست از ہم دادن۔
متفرق ہونا۔
دست رنج۔ مزدوری۔
دست در قلیہ کردن۔
کنایہ قحبہ گری کرنا۔
دستور۔ وزیر۔
دشخوار۔ دشوار۔
دغل۔ دغاباز۔
دکہ۔ دکان وزمین ہموار۔
دلو۔ ڈول۔
دلق۔ گدڑی۔
دلدل آنحضور حضرت علی کی
دم درکشیدن۔ خاموش ہونا
دمع۔ آنسو۔
دمادم۔ دم بدم۔
دمشق۔ ملک شام کا دارالحکومت
دمار۔ ہلاکی۔
دم بے قدم۔ بے عمل۔
دُنبال۔ پچھاوا۔
دندان تیز کردن۔
طمع کرنا وکینہ کرنا۔
دنداں بزیر خائیدن۔
کنایہ دشمنی کی بات کرنا۔

دنداں بکام بُردن۔
کامیاب ہونا۔
دُوکون۔ دنیا و آخرت۔
دُوک۔ تکلا۔
دواب۔ چوپائے۔
دَوُر۔ زمانہ۔
دوئیست۔ ۲ دوسو۔
دولاب۔ رہٹ۔
دُودہ۔ خاندان۔
دوشاب چھواروں کا شیرہ
دُہل۔ ڈھول۔
دہقاں۔ چودھری۔
دِہی۔ زمیندار۔
دہ مردہ گوی۔
زیادہ بکواس کرنے والا۔
دہ خدای۔ زمیندار۔
دیومرید۔ شیطان سرکش
دیرباز۔ زمانہ دراز۔
دیوان نہادن۔ عدالت کرنا
دیہیم۔ تاج پادشاہی۔
دیوسفید۔ نام پہلوان۔
دیگدان سرد۔ مرد بخیل۔
دِی۔ روز وشب گذشتہ۔
دَی۔ نام ماہ بہار۔
دَیر۔ بُت خانہ۔
دَیّار۔ صاحب دار۔
دیس یعنی مانند خوردیس
مانند آفتاب۔

باب ذال معجمہ

ذقن۔ ٹھوڑی۔
ذل۔ ذلت وخواری۔
ذوالنون مصری مشہور بزرگ
ذیل۔ دامن۔

باب رائے مہملہ

راعی۔ چرواہا۔
راغ۔ دامنِ کوہ جنگل۔
رُبع۔ منزل۔
رجا۔ امید۔
رحم۔ بچہ دان۔
رحیل۔ کوچ۔
رخنہ۔ عیب۔
رخام۔ سنگ مرمر۔
رز۔ درخت۔ انگور۔
رسم۔ طور طریقہ۔
رست۔ از رستن۔ بہنا۔
رطب۔ تازہ کھجور۔
رفع دیوانی۔ دیوانی مقدمہ
رفق۔ نرمی۔
رکیب۔ امالہ رکاب۔
رگ زن۔ فصاد۔
رمال۔ جمع رمل یعنی ریتا۔
رواں۔ روح۔
روز امید وبیم۔ روز قیامت
روئین کانسی

رودبار۔ نام شہر۔
روشن قیاس۔ صاحب فراست
روستائی۔ دیہاتی۔
روضہ۔ باغیچہ۔
روسرکہ کردن چیں بجبیں ہونا
روزگاران۔ غلبۂ روزگار
روزگار شمردن۔ دن کاٹنا
رہی۔ غلام۔
ریش۔ زخم۔
ریسمان دراز کردن مہلت دینا
ریو۔ مکروحیلہ۔

باب زائے معجمہ تازی

زال۔ بوڑھا بوڑھی۔
زادبوم۔ وطن اصلی۔
زابل۔ سیستان۔
زاولسان۔ رستم پہلوان کا وطن
زجر۔ سرزنش کرنا۔
زحل۔ نام ستارہ۔
زحف شکستہ وشکستگی۔
زرق حیلہ ومکر دروغ۔
زرع۔ کھیتی۔
زرہ۔ جامۂ آہنی۔ پوستین۔
زُراف۔ زرافہ۔
زرمغربی۔ خالص سونا۔
زرود۔ ملک ریگستان۔
زقوم۔ تھوہڑ۔
زمرہ۔ گروہ۔

زمی۔ مخفف زمین۔
زنہار۔ مخفف زنہا۔ امان۔
زنخدان بجیب فروبردن
مراقبہ کرنا۔
زنبیل۔ کشکول۔
زنگبار۔ ملک حبش۔
زورق۔ کشتی۔
زِہ۔ چلۂ کمان۔
زہی کلمۂ استعجاب بمعنی خوشا
زہرہ۔ پتہ۔
زی۔ ہیات۔
زیر۔ باریک آواز۔
زیت۔ روغن زیتون۔

باب ژائے معجمہ فارسی

ژاژخای۔ بیہودہ گو۔
ژندہ۔ گدڑی۔
ژوبین چھوٹا نیزہ۔
ژالہ۔ اولا۔
ژرف۔ گہرا۔
ژند۔ نام کتاب زردشت

باب سین مہملہ

سالک۔ راہِ خدا پر چلنے والا
سالار بیت الحرام۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سادہ روئے۔ معشوق۔
سامان۔ قدر واندازہ۔

سالوس۔ مکروفریب۔
ساتگین۔ قدح و پیالہ۔
ساطور۔ مکار و بزرگ۔
ساروان۔ ساربان۔
ساج۔ سال۔
سبیل۔ راستہ۔
سبق بردن۔ پیش دستی کرنا۔
سُبو۔ گھڑا۔
سبلت۔ مونچھ۔
سبیل کردن۔ وقف کرنا۔
سبابہ۔ انگشت شہادت۔
سباحت۔ تیراکی۔
سپاہاں۔ فارس کا ایک شہر ہے
ستیزندہ۔ جنگ جو۔
سجل۔ قبالہ۔
سخن سنج۔ شاعر۔
سرشت۔ طبیعت۔
سرتافتن۔ نافرمانی کرنا۔
سرگشتہ۔ سرگردان۔
سرسبز۔ سرخروئی۔
سر۔ خیال۔
سرپنجہ۔ ظالم و زبردست۔
سروش۔ فرشتہ غیب۔
سرآمد۔ سردار۔
سر برخط نہادن۔ اطاعت کرنا
سر برزدن۔ نکلنا۔
سرصالحان۔ خطیب مسجد۔
سراویل کلی۔ سرئی پاجامہ۔

سُفرہ۔ دسترخوان۔
سفال۔ مٹی کا برتن۔
سقلاب۔ روم کا خطہ ہے۔
سقمونیا۔ دوا کا نام ہے۔
سقط۔ بیہودہ۔
سقف۔ چھت۔
سقای نیل۔ ابر۔
سگالیدن۔ اندیشہ کرنا۔
سلیم۔ سالم۔
سلّم۔ سیڑھی۔
سمن۔ چنبیلی۔
سمک۔ مچھلی۔
سمر۔ کہانی۔
سمرقند۔ توران کا شہر ہے۔
سماط۔ دسترخوان۔
سنگ ترازو۔ باٹ۔
سنگلاخ۔ سخت زمین۔
سوفار۔ تیر کی نوک۔
سودا۔ دیوانگی۔
سوگوار۔ غمگین۔
سومنات گجرات کا مشہور بتخانہ
سیمرغ۔ عنقا۔
سیہ چال۔ تاریک بے آب کنواں
سیکی۔ شراب مثلث۔
سیستان۔ رستم پہلوان کا شہر
سیہ۔ غلام۔
سیاحت۔ سیر۔
سیر۔ لہسن۔

باب شین منقوطہ

شاہ لشکر۔ سردار فوج۔
شاپور۔ وہ عالم و نقاش
جس نے خسرو اور شیریں کا وصال کرایا
شاطر۔ چالاک۔
شانہ۔ کنگھی۔
شب زندہ دار۔ شب بیدار
شبان۔ چرواہا۔
شاہد۔ معشوق و گواہ۔
شبلی۔ مشہور بزرگ ہیں۔
شب رو۔ چور۔
شبستان۔ خانۂ شب باشی
شخ۔ مخفف شاخ۔
شغال۔ گیدڑ۔
شغاد۔ رستم کا بھائی
شقائق۔ گل لالہ۔
شکیب۔ صبر۔
شکوہ۔ دبدبہ۔
شکرلب۔ خوش آواز
شگفت۔ عجب و نادر۔
شل۔ اپاہج۔
شمشاد۔ ایک درخت ہے۔
شنعت۔ برائی۔
شنگ۔ شوخ۔
شور برآمدن۔ عاجز کردینا۔
شور طرب۔ غلبہ خوشی۔
شورہ بوم۔ زمین ناقص و نمکین
شوریدہ۔ مستانہ۔
شہریار۔ حاکم۔
شہربند۔ قید خانہ۔
شیرویہ۔ خسرو پرویز کا لڑکا
شید۔ مکر۔
شیاد۔ مکار۔
شیوہ۔ طور۔

باب صاد مہملہ

صائم الدہر۔ ہمیشہ روزہ رکھنے
صاحب خبر۔ ایلچی۔
صدر۔ بالانشین۔
صدف۔ سیپی۔
صلا۔ بلاوا۔
صُلب۔ پشت
صَلب۔ سخت۔
صُم۔ بہرے۔
صنعا۔ تخت گاہ یمن۔
صنوبر۔ سرو کوہی۔
صنع۔ کاریگری۔
صنم۔ یعنی بت و معشوق
صنعان ایک بزرگ کا نام ہے
صُور جسکو اسرافیل قیامت
میں پھونکیں گے۔
صَوم۔ روزہ۔
صیت۔ نیک شہرت۔

باب ضاد معجمہ

ضراعت۔ عاجزی۔
ضعف۔ دوچنداں۔
ضلال۔ گمراہی۔
ضیف۔ مہمان۔

باب طای مہملہ

طاعت۔ عبادت۔
طامات۔ مشیخت کی باتیں۔
طارم۔ بام و سقف۔
طبل۔ نقارہ۔
طبقری۔ گانوں کا نام ہے۔
طرب۔ مستی۔
طریف۔ نادر۔
طغرل۔ بادشاہ کا نام ہے۔
طلعت۔ دیدار۔
طلسم۔ خزانہ کا بت۔
طنین۔ مکھی کے پر کی آواز۔
طیرہ۔ غصہ۔

باب ظای معجمہ

ظفر۔ فتحیابی۔
ظل۔ سایہ
ظن۔ گمان۔
ظئر۔ دایہ۔

باب عین مہملہ

عارض۔ رخسار۔
عاصی۔ نافرمان۔

عامی - جاہل۔
عاج - ہاتھی دانت۔
عبقری - قیمتی۔
عتیبہ - اماۂ عتاب۔
عذاب الحریق - جہنم کا عذاب
عرین - شیر کی کچھار۔
عقوبت - عذاب۔
عنکبوت - مکڑی۔

باب غین معجمہ

غازی - نٹ۔
غریق - ڈوبا ہوا۔
غزا - جنگ۔
غش - خیانت۔
غلطاق - کرتا۔
غول - بھوت۔

باب فا۔

فانیذ - ایک قسم کا حلوا ہے۔
فاریاب - ترکستان کا ایک شہر
فرسنگ - تین میل۔
فرس - گھوڑا۔
فروغ - روشنی۔
فرخ - مبارک۔
فرسودہ روزگار - تجربہ کار زمانہ

باب قاف۔

قاف - پہاڑ ہے۔
قامت - قد و بالا۔
قحبہ - بدکار۔
قدوم - آنا۔
قفا - گدّی۔
قلم زن - منشی۔
قوس قزح - دھنک کمان۔
قیاس - اندازہ

باب کاف تازی

کاخ - محل۔
کارداں - مراد عاقل۔
کبک - چکور۔
کتف - کاندھا۔
کروبیاں - ملائکہ مقرب۔
کعب - ٹخنہ۔
کنار - بغل۔
کنشت - بت خانہ۔
کوس - نقارہ۔
کہتر - چھوٹا۔
کیلہ و کیل - پیمانہ۔

باب کاف فارسی

گاز - قینچی۔
گازرون - نام مقام۔
گرم راندن - جلدی کرنا۔
گرمابہ و گرماوہ - حمام۔
گرد بالش - گول تکیہ۔
گردان - شجاع و قوی۔
گردگان - اخروٹ۔
گژدم - بچھو۔
گلیم - کمل۔
گلفام - گلرنگ۔
گو - مخفف گائے۔
گواہ - مخفف گواہ۔
گوپال - گرز آہنی۔
گیتی - عالم۔

باب لام

لالا - روشن۔
لاجرم - لاچار۔
لانہ - آشیانہ و خانۂ زنبور۔
لاغ - ہزل و ظرافت۔
لا و نعم - انکار و اقرار۔
لحن - آواز خوش و خوشخوانی۔
لولو - مروارید۔
لوس - تملق و چرب زبانی۔
لین - نرم۔

باب میم۔

ماجرا - چیز گزشتہ یعنی احوال
ماہیت - حقیقت۔
ماوی - جائے بازگشت۔
مجال - قوت۔
مجرم - گنہگار۔
محامد - خوبیاں۔
محتسب - حاکم۔
محفل - نام و ننگ۔ قیامت
محک - کسوٹی۔
مخلص - دوست بے ریا۔
مدح - تعریف۔
مدام - ہمیشہ و شراب۔
مدبّر - واضع قانون۔
مدبِر - بدبخت۔
مدین - نام شہر۔
مرکب - سواری۔
مرغزار - سبزہ زار۔
مرغ سحر - بلبل و قمری وغیرہ
مرفوع - بلند۔
مرائی - ریاکار و مکار۔
مرقع - خرقہ۔
مرفق - کہنی۔
مرغز - نام موضع۔
مرحبا - آفرین و شاباش۔
مرو - ایران کا ایک شہر ہے۔
مرصع - جڑاؤ۔
مستغنی - بے پروا۔
متکبر - مغرور۔
مستسقی - صاحب مرض۔
مستجاب - مقبول۔
مسمار - کیل۔
مسلّم - درست۔
مسلّط - غالب۔
مشرف - صاحب دیوان۔
مشت زن - پہلوان۔
مشتغل - مشغول۔
مشعبد - بازیگر
مصاف - جنگ۔
مطرب - گویا۔
معمور - آباد۔
معروف کرخی - ایک بزرگ کا نام ہے
معمار - آباد کنندہ۔
معطل - بیکار۔
معرّف - چوبدار۔
مغفر - خود۔
مغیل - کیکر۔
مغ - قوم آتش پرست۔
مغاک - گڑھا۔
مقبل - صاحب اقبال۔
مقصورہ - حجرہ۔
مقل - گگل۔
مکافات - بدلا۔
ملخ - ٹڈی۔
مل - شراب۔
ملک صالح - بادشاہ کا نام ہے
مملکت - سلطنت۔
منشور - فرمان۔
منعم - مالدار۔
منازل - مراتب۔
من - احسان۔
منظر - دیدار۔
مناخ - اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ۔
منقار - چونچ۔

منجلی۔ روشن اور کشادہ۔
مناجات۔ دعا۔ التجا۔
مناخر۔ ناک کے نتھنے۔
موبد۔ حکیم دانشمند۔
موش کور۔ چھچھوندر۔
موسیٰ۔ استرہ۔
مہان۔ بڑے۔
مہتر۔ سردار۔
مہد۔ گہوارہ۔
مہیل۔ ہولناک۔
مہرہ پشت۔ کمر کا جوڑ۔
میانِ دو عید۔ ماہ ذیقعد۔
میغ۔ ابر وسحاب۔
مینو۔ بہشت۔

باب نون

ناظر۔ جاسوس و ہرکارہ۔
ناز۔ ضد۔ نیاز۔
ناحیت۔ جانب۔
ناورد۔ جنگ وکارزار۔
ناگفتہ دان۔ عالم الغیب۔
نالہ۔ آواز سوز دل۔
ناح۔ آوازِ نوحہ۔
ناطور۔ نگہبان زراعت و باغ
ناموس۔ عزت۔
ناخلف۔ ناشائستہ۔
نبیذ۔ شراب۔
نحاس۔ پیتل

نخست۔ اول و آغاز۔
نخچیر۔ شکار۔
نرہ دیو۔ دیو سخت زبردست
نزعِ رواں۔ جان کندنی
نزلی۔ مہانی۔
نزار۔ لاغر۔
نژاد۔ نسل و اصل۔
نسق۔ روش
نسخہ۔ نوشتہ و کتابت۔
نصیر۔ مددگار۔
نطق۔ گویائی۔
نظامیہ۔ مدرسہ نظامیہ۔
نغز۔ خوب و نادر۔
نفیر۔ نالہ و فریاد۔
نفس۔ سانس۔
نگون۔ اوندھا۔
نمط۔ طریقہ و طور۔
نوشیں۔ شیریں۔
نوم۔ نیند۔
نوا۔ جمعیت سامان و زر
نوال۔ بخشش۔
نوع۔ قسم۔
نہاد۔ سرشت و خلقت
نیرو۔ زور و طاقت۔
نیایش۔ دعا و تضرع کرنا
نیک محضر۔ نیک ذات۔
نیسان۔ برسات کا ایک مہینہ
نیراں۔ آگ۔

باب واؤ

وادی صحرا۔ جنگل۔
وام۔ قرض۔
واثق۔ استوار۔
وجود۔ ہستی۔
وحل۔ کیچڑ۔
وحش۔ بدخشاں میں ایک شہر ہے
ورطہ۔ بھنور۔
ورا۔ خلق۔
ورزیدن۔ عمل کرنا۔ اختیار کرنا
ورع۔ تقویٰ۔
وسواس۔ اندیشہ۔
وشاق۔ خدمت گار۔
وغا۔ جنگ۔
وقود۔ ایندھن
وقید) "

باب ہائے ہوز

ہامون۔ جنگل۔
ہاتف۔ فرشتہ غیبی۔
ہبوغ۔ نیند۔
ہرمز۔ نوشیرواں کا لڑکا۔
ہرم۔ بوڑھا۔
ہراس۔ خوف۔
ہزیمت۔ شکست۔
ہزبر۔ شیر ببر۔
ہش۔ مخفف ہوش۔

ہمایوں۔ مبارک۔
ہمانا۔ تحقیق۔
ہمت۔ قصد و ارادہ۔
ہمتا۔ ہمزاد و نظیر۔
ہمای۔ ایک فرضی پرندہ ہے۔
ہمباز۔ شریک۔
ہم کاسہ۔ دوست۔
ہمخانہ۔ زوجہ۔
ہول۔ خوف۔
ہوشمند۔ صاحبِ ہوش۔
ہودج۔ معرب ہوج عماری۔
ہیکل۔ جسم صورت۔
ہیبت۔ خوف۔
ہیجا۔ جنگ۔
ہیزم۔ ایندھن۔
ہیہات۔ افسوس۔
ہیون۔ اونٹ و گھوڑا۔
ہین۔ کلمہ تنبیہ و زجر۔

باب یای مثناۃ تحتانی

یاور۔ مددگار۔
یاجوج۔ ایک قوم ہے۔
یادگار۔ نشان۔
یاوہ گوی۔ بیہودہ گوی۔
یارا۔ طاقت وحوصلہ۔
یتیم۔ طفل بے پدر۔
یارستن۔ طاقت رکھنا۔

یثرب۔ نام مدینہ منورہ۔
ید۔ دست۔
یدین۔ ہر دو دست۔
یزک۔ قراول پیش رو لشکر۔
یغما۔ لوٹ۔
یکسوارہ۔ تنہا۔
یکرہ۔ تمام۔
یکسر۔ تمام۔
یکراں توسن۔ اصیل گھوڑا
یل۔ پہلوان۔
یلدا۔ شب تاریک۔
یمن۔ نام ملک۔
یمان۔ ملک یمن۔
یم۔ دریا۔
یونس۔ نام نبی علیہ السلام۔
یوز۔ چیتا۔
یہودا۔ حضرت یوسفؑ کا بڑا بھائی۔
یہود۔ ایک قوم ہے۔

علمی ودینی مطبوعات

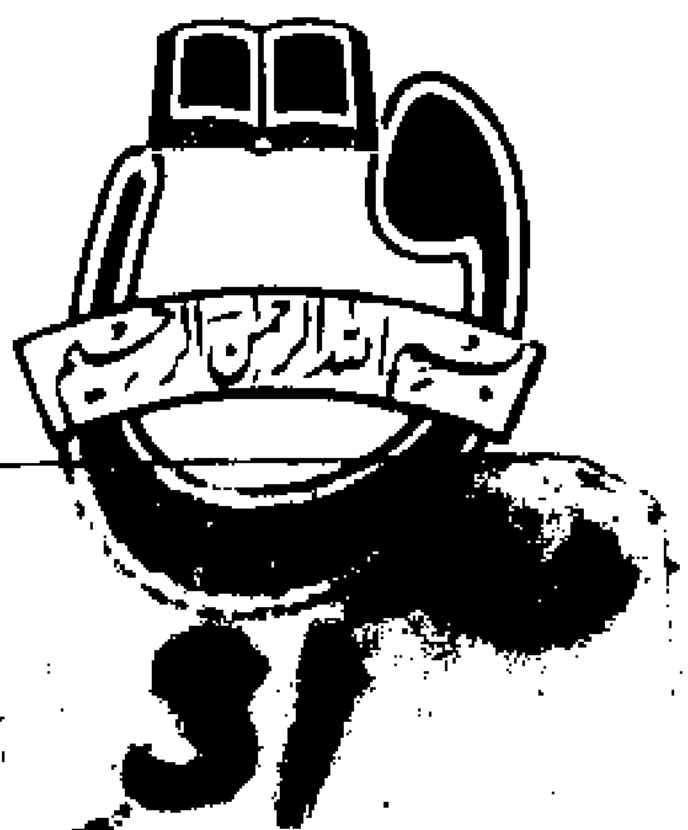
قرآن مجید مترجم شیخ الہندؒ۔ کلاں سائز	۱۲۰/-	تفسیر جلالین کلاں (عربی) مجلد	۱۲۰/-	تفسیر ابن کثیر اردو۔ کامل ۵ جلد مجلد	۰/-
ازالۃ الخفاء مترجم کامل در ۴ جلد گیزین ڈائی	۲۸۰/-	صحیح بخاری عربی کامل ۲ جلد گلیز مجلد	۲۶۸/-	تحفہ اثنا عشریہ اردو مجلد	/-
امام ابو حنیفہ اور ان کے ناقدین مجلد	۲۰/-	صحیح مسلم عربی کامل ۲ جلد۔ گلیز مجلد	۲۲۰/-	موطا امام مالک مترجم۔ کامل مجلد	۰/-
تہذیب العقائد ترجمہ و شرح عقائد نسفی	۱۴/-	سنن النسائی عربی۔ کامل مجلد	۱۲۲/-	تفسیر حقانی۔ کامل در ۵ جلد مجلد	۷۵۰/-
توضیح التہذیب شرح شرح التہذیب	۱۸/-	مشکوٰۃ شریف عربی	زیر طبع	ترمذی شریف مترجم۔ کامل ۲ جلد مجلد	۱۸۰/-
سلعۃ القریہ فی توضیح شرح النخبہ (اُردو)	۶/-	موطا امام محمدؒ۔ عربی۔ گلیز مجلد	۸۰/-	بلوغ المرام۔ مترجم مجلد گیزین ڈائی دار	۴۵/-
کتاب الصلوٰۃ: امام احمد بن حنبل (اُردو)	۱۲/-	المعارف: ابن قتیبہ (عربی) مجلد	۶۰/-	علوم القرآن صبحی صالح۔ اردو۔ مجلد	۹۰/-
مختصر شعب الایمان (اردو)	۸/-	المجلد (المجلۃ فی الاحکام العدلیۃ) عربی مجلد	۶۰/-	علوم الحدیث صبحی صالح۔ اردو۔ مجلد	۵۰/-
المعلقات السبع مترجم: قاضی سجاد حسین	۱۲/-	شرح الفقہ الاکبر: ابوالمنتہیٰؒ۔ عربی	۸/-	جنت کی کنجی	۱/۵۰
اسباب زوال امت: امیر شکیب ارسلان	۶/-	خلاصہ کیدانی۔ (عربی فارسی) گلیز	۲/۵۰	دوزخ کا کھٹکا	۱/۵۰
ریاض الصالحین (مترجم) درسی ۴ ابواب	۱۲/-	کافیہ مع حلِ ترکیب	۲۰/-	جنت کا منظر	۳۶/-
نماز مترجم (عکسی) گلیز	۳/-	الرسالۃ المستطرفہ: الکتانی (عربی) مجلد	۲۴/-	داستانِ یوسف	۴/۵۰
بوستان محشیٰ ۱۸/- مترجم	۲۴/-	الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ (عربی) مجلد	۸۰/-	حکایاتِ اولیاء مجلد	۲۲/۵۰
گلستان محشیٰ ۱۸/- مترجم	۲۲/-	حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح مجلد	۱۰۰/-	حیات الصحابہؓ۔ کامل ۳ جلد مجلد	۱۴۴/-
بہار بوستان (اردو شرح بوستان)	۳۲/-	مفید الطالبین	۲/-	شرح مأتہ عامل مترجم	۱۴/-
بہارستان (اردو شرح گلستان)	۲۴/-	زاد الطالبین (عربی محشیٰ)	۶/-	ارشاد الصرف	۱۲/-
پند نامہ عطار فارسی ۵/- مترجم	۶/-	مجموعہ نحو میر محشیٰ	۱۰/-	تذکرۂ مصنفینِ درسِ نظامی	۳۲/-
پنج کتاب فارسی مجلد	۸/-	کافیہ (عربی) محشیٰ	۱۶/-	علم الصیغہ	۸/-
عزیز المبتدی اردو ترجمہ میزان الصرف	۴/-	العقیدۃ الطحاویہ	۱/-	کیمیائے سعادت اردو مجلد	۵۴/-
علم الصرف اولین و اخیرین کامل	۷/-	مرقات مع المرآت (منطق) گلیز عکسی	۷/-	امام ابنِ ماجہ اور علمِ حدیث مجلد	۴۸/-
صرف بہائی	۲/-	میزان الصرف	۴/-	اصطلاحات الفنون مع تذکرہ المؤلفین	۴۰/-
فارسی بول چال (رہبر فارسی)	۳/-	ہدایہ اولین۔ گلیز۔ مجلد	۱۰۰/-	عالمِ برزخ۔ (پلاسٹک کور)	۲۴/-
ہدیۂ صغیر اردو شرح نحو میر	۱۲/-	ہدایہ اخیرین گلیز۔ مجلد	۱۱۰/-	قصص القرآن۔ مکمل ۳ جلد مجلد	۱۲۰/-
الفوز الکبیر عربی ۱۶/- اردو ترجمہ	۱۰/-	ہدایۃ النحو گلیز	۱۴/-	مسلمان خاوند و مسلمان بیوی مجلد	۱۰/۵۰
نور الایضاح عربی ۲۰/- اردو ترجمہ و شرح	۲۲/۵۰	نزہۃ الخواطر۔ الجزء الثامن (تذکرۃ العلماء) مجلد	۱۰۰/-	حیات امام احمد بن حنبلؒ مجلد	۵۰/-
عربی کا معلم۔ کامل ۴ حصے	۳۸/-	نفحۃ العرب	۳۶/-	اسلامی مذاہب مجلد	۲۴/-

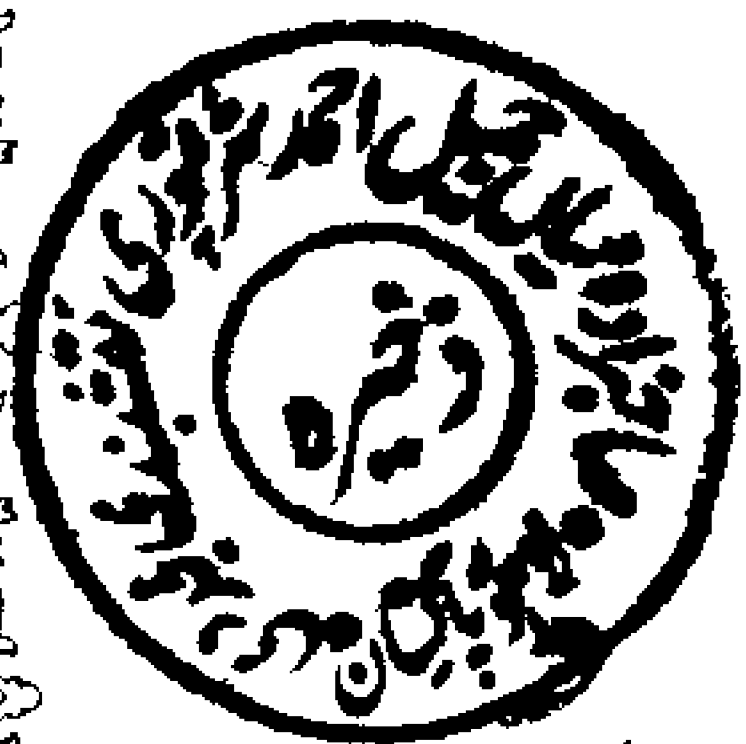
قدیمی کتب خانہ۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۶۔ آرام باغ۔ کراچی ۱

علمی و دینی مطبوعات

قرآن مجید مترجم شیخ الہندؒ۔ کلاں سائز	۱۲۰/-	تفسیر جلالین کلاں (عربی) مجلد	۱۲۰/-	تفسیر ابن کثیر اردو۔ کامل ۵ جلد مجلد	۰/-
ازالۃ الخفاء مترجم کامل در ۴ جلد گلیز ڈائی	۲۸۰/-	صحیح بخاری عربی کامل ۲ جلد گلیز مجلد	۲۹۸/-	تحفہ اثنا عشریہ اردو مجلد	/-
امام ابوحنیفہ اور ان کے ناقدین مجلد	۲۰/-	صحیح مسلم عربی کامل ۲ جلد۔ گلیز مجلد	۲۲۰/-	موطا امام مالک مترجم۔ کامل مجلد	/-
تہذیب العقائد ترجمہ و شرح عقائد نسفی	۱۴/-	سنن النسائی عربی۔ کامل مجلد	۱۲۲/-	تفسیر حقانی۔ کامل در ۵ جلد مجلد	۵۰/-
توضیح التہذیب شرح شرح التہذیب	۱۸/-	مشکوٰۃ شریف عربی	زیر طبع	ترمذی شریف مترجم۔ کامل ۲ جلد مجلد	۱۸۰/-
سلعۃ القربہ فی توضیح شرح النخبہ (اردو)	۶/-	موطا امام محمدؒ۔ عربی۔ گلیز مجلد	۸۰/-	بلوغ المرام۔ مترجم مجلد گیزن ڈائی دار	۴۵/-
کتاب الصلوٰۃ: امام احمد بن حنبل (اردو)	۱۲/-	المعارف: ابن قتیبہ (عربی) مجلد	۶۰/-	علوم القرآن صبحی صالح۔ اردو۔ مجلد	۹۰/-
مختصر شعب الایمان (اردو)	۸/-	المجلۃ (المجلۃ فی الاحکام العدلیۃ) عربی مجلد	۶۰/-	علوم الحدیث صبحی صالح۔ اردو۔ مجلد	۵۰/-
المعلقات السبع مترجم: قاضی سجاد حسین	۱۲/-	شرح الفقہ الاکبر: ابوالمنتہیٰؒ۔ عربی	۸/-	جنت کی کنجی	۱/۵۰
اسباب زوال امت: امیر شکیب ارسلان	۶/-	خلاصہ کیدانی (عربی فارسی) گلیز	۲/۵۰	دوزخ کا کھٹکا	۱/۵۰
ریاض الصالحین (مترجم) درسی ۴ ابواب	۱۲/-	کافیہ مع حل ترکیب	۲۰/-	جنت کا منظر	۳۶/-
نماز مترجم (عکسی) گلیز	۳/-	الرسالۃ المستطرفہ: الکتانی (عربی) مجلد	۲۴/-	داستان یوسف	۸/۵۰
بوستان محشی ۱۸/- مترجم	۲۴/-	الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ (عربی) مجلد	۸۰/-	حکایات اولیاء مجلد	۲۲/۵۰
گلستان محشی ۱۸/- مترجم	۲۲/-	حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح۔ مجلد	۱۰۰/-	حیات الصحابہؓ۔ کامل ۳ جلد مجلد	۱۴۴/-
بہار بوستان (اردو شرح بوستان)	۲۲/-	مفید الطالبین	۲/-	شرح مائۃ عامل مترجم	۱۲/-
بہارستان (اردو شرح گلستان)	۲۴/-	زاد الطالبین (عربی محشیٰ)	۶/-	ارشاد الصرف	۱۲/-
پندنامہ عطار فارسی ۵/- مترجم	۶/-	مجموعہ نحو میر محشیٰ	۱۰/-	تذکرۂ مصنفین درس نظامی	۳۲/-
پنج کتاب فارسی مجلد	۸/-	کافیہ (عربی) محشیٰ	۱۶/-	علم الصیغہ	۸/-
عزیز المبتدی اردو ترجمہ میزان الصرف	۴/-	العقیدۃ الطحاویہ	۱/-	کیمیائے سعادت اردو مجلد	۵۴/-
علم الصرف اولین و اخیرین کامل	۷/-	مرقات مع المرات (منطق) گلیز عکسی	۷/-	امام ابن ماجہ اور علم حدیث مجلد	۴۸/-
صرف بہائی	۳/-	میزان الصرف	۴/-	اصطلاحات الفنون مع تذکرہ المؤلفین	۴۰/-
فارسی بول چال (رہبر فارسی)	۳/-	ہدایہ اولین۔ گلیز۔ مجلد	۱۰۰/-	عالم برزخ۔ (پلاسٹک کور)	۲۴/-
ہدیۂ صغیر اردو شرح نحو میر	۱۲/-	ہدایہ اخیرین گلیز۔ مجلد	۱۱۰/-	قصص القرآن۔ مکمل ۴ جلد مجلد	۱۲۰/-
الفوز الکبیر عربی ۱۶/- اردو ترجمہ	۱۰/-	ہدایۃ النحو گلیز	۱۴/-	مسلمان خاوند و مسلمان بیوی مجلد	۱۰/۵۰
نور الایضاح عربی ۲۰/- اردو ترجمہ و شرح	۲۲/۵۰	نزہۃ الخواطر۔ الجزء الثامن (تذکرۃ العلماء) مجلد	۱۰۰/-	حیات امام احمد بن حنبلؒ مجلد	۵۰/-
عربی کا معلم۔ کامل ۴ حصے	۳۸/-	نفحۃ العرب	۳۶/-	اسلامی مذاہب مجلد	۲۴/-

قدیمی کتب خانہ۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۶۔ آرام باغ۔ کراچی ۱





بوستانِ سعدی

مع فرہنگ

بہ تحشیہ مولانا قاضی سجاد حسین صاحب

ناشر

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ۔ کراچی ۱